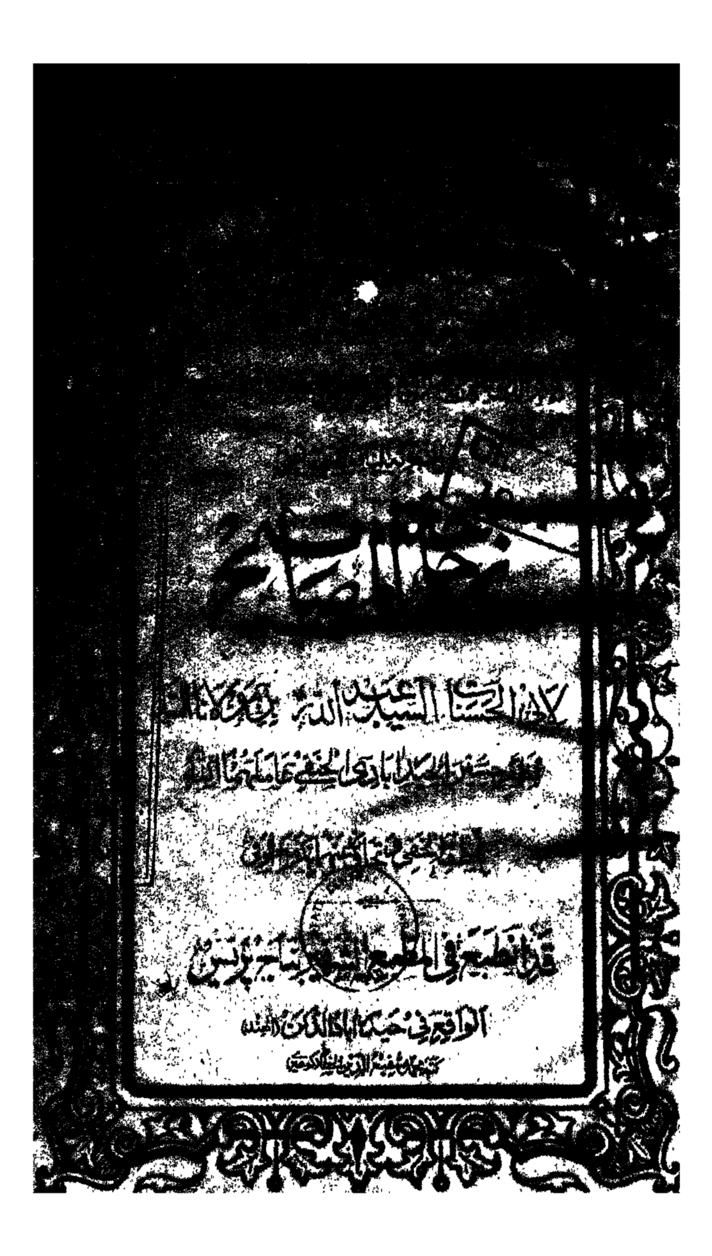
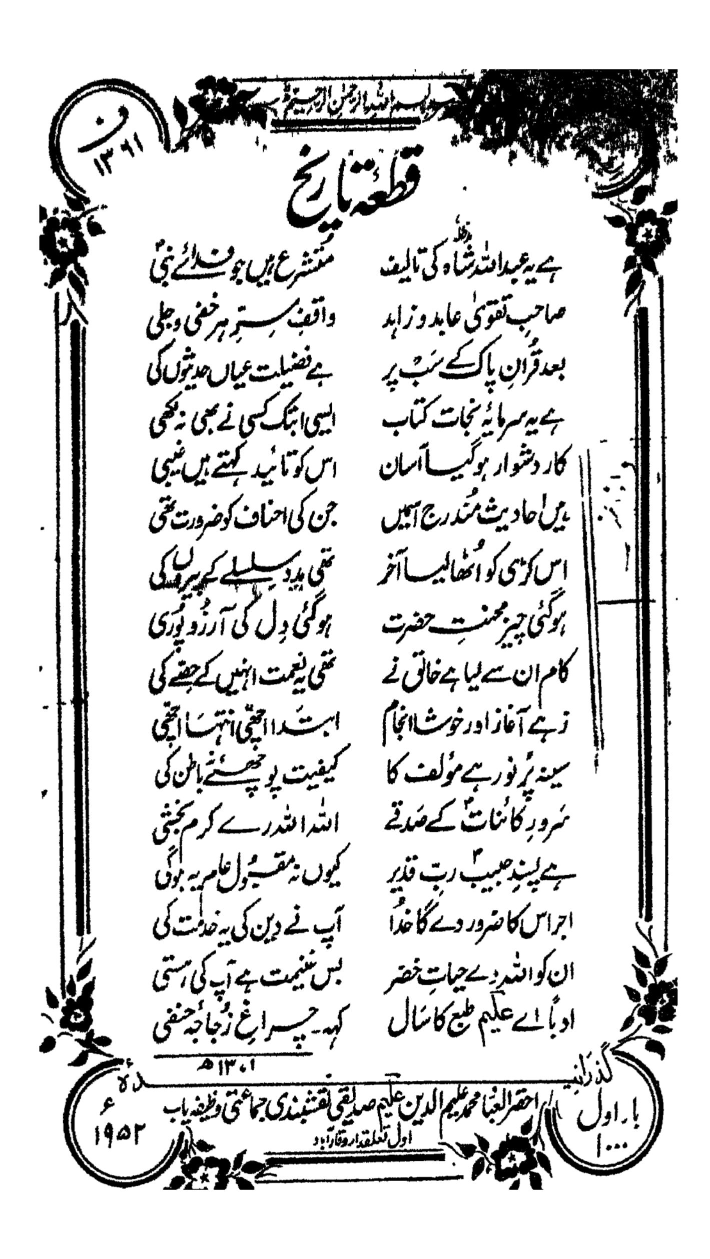


السيد عبد الله
قد طبع في المطبع
الواقعة في حيدراباد الدكن (الهند)



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳۶۱ ف

قطعہ تاریخ

ہے یہ عبداللہ شاہ مدظلہ کی تالیف — متشرع ہیں جو فدائے نبیؐ

صاحب تقویٰ عابد و زاہد — واقف سرِ ہر خفی و جلی

بعد قرآنِ پاک کے سب پر — ہے فضیلت عیاں حدیثوں کی

ہے یہ سرمایۂ نجات کتاب — ایسی ابتک کسی نے بھی نہ لکھی

کارِ دشوار ہوگیا آسان — اس کو تائید کہتے ہیں غیبی

ہیں احادیث مندرج ایسی — جن کی احناف کو ضرورت تھی

اس کڑی کو اٹھالیا آخر — تھی مدد سلسلے کے پیروں کی

ہوگئی چیز محنتِ حضرت — ہوگئی دل کی آرزو پوری

کام ان سے لیا ہے خالق نے — تھی یہ نعمت انہیں کے حصے کی

زہے آغاز اور خوشا انجام — ابتدا اچھی انتہا اچھی

سینہ پُر نور ہے مؤلف کا — کیفیت پوچھئے نہ باطن کی

سرورِ کائناتؐ کے صدقے — اللہ اللہ رے کرم بخشی

ہے پسندِ حبیبؐ ربِ قدیر — کیوں نہ مقبولِ عام یہ ہوگی

اجر اس کا ضرور دے گا خدا — آپ نے دین کی یہ خدمت کی

ان کو اللہ دے حیاتِ خضر — بس غنیمت ہے آپ کی ہستی

ادباً اے علیم طبع کا سال — کہہ چراغِ زجاجۂ حنفی

۱۳۷۱ھ

گذارندہ

احقر العباد محمد علیم الدین علیم صدیقی نقشبندی جماعتی وظیفہ یاب

اول تعلقدار وقارآباد

بار اول ۱۰۰۰

۱۹۵۲ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف زجاجۃ المصابیح

مؤلفہ حضرت مولانا ابو الحسنات سید عبد اللہ شاہ صاحب حیدر آبادی حنفی مدظلہ العالی

"جو مشکوٰۃ المصابیح کے اسلوب پر حنفی حضرات کے لئے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جامع اور مستند ذخیرہ ہے"

الحمد للہ کہ آج اس کتاب کی جلد اول شائع ہو رہی ہے۔ کتاب کی اصلی قدر وقیمت تو مطالعہ سے ہی ظاہر ہو سکے گی۔ تاہم بطور تعارف چند سطور ہدیۂ ناظرین ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ مؤلف مدظلہ العالی نے مشکوٰۃ شریف کے بنظر غائر مطالعہ کے بعد اس امر کی شدید ضرورت محسوس فرمائی کہ جس طرح مشکوٰۃ شریف مسائل کے لحاظ سے شافعی حضرات کے لئے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بہترین مجموعہ ہے بالکل اسی طرح ان احادیث کو بھی یکجا کیا جائے جن پر فقہ حنفی کی بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اہل علم حضرات کی سعی مشکور فرمائے جنہوں نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اور بہترین انداز سے حنفی احادیث جمع فرمائیں لیکن مشکوٰۃ جیسی جامعیت میسر نہ ہوئی۔

ایسی عظیم الشان کتاب کی تالیف اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا مؤلف موصوف کے حصہ میں رکھی تھی۔ چنانچہ مولانا ممدوح نے بتائید غیبی جس کا اظہار اسی زیر نظر کتاب کے دیباچہ میں فرمایا ہے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور اس کو پایۂ تکمیل تک پہونچایا۔ پیش شدہ تالیف کی وجہ سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کرنے والے بخوبی اس امر سے واقف ہو جائیں گے کہ امام صاحب کا قول علاوہ حدیث کے کسی نہ کسی صحابیؓ یا تابعیؒ کے قول سے ماخوذ ہے اس لئے امام ممدوح پر اعتراض صحابیؓ یا تابعیؒ پر اعتراض کے مماثل ہے اور اس طرح یقیناً دنیا کے ایک بڑے حصہ کے

امام کی کوئی بات بے سند نہیں۔

کتاب ہذا میں مؤلف ممدوح نے حسب ذیل امور کا التزام رکھا ہے:۔

۱۔ صحیح بخاری کے طرز پر ہر بڑے عنوان کے بعد متعلقہ آیات قرآنی کو جمع کیا گیا۔

۲۔ چونکہ اس تالیف سے مقصود اصلی مشکاۃ کے طرز پر احناف کے لئے حدیثوں کا ایک جامع ذخیرہ مہیا کرنا تھا۔ اس لئے کتاب و باب و عنوان "مشکاۃ" ہی سے لے گئے۔ البتہ فاضل مصنف مشکاۃ علیہ الرحمۃ نے عنوان میں جن مقامات پر فقہ شافعی کی رعایت رکھی ہے۔ اس کتاب میں بھی ان مقامات پر فقہ حنفی کی رعایت پیش نظر رہی۔

۳۔ مشکاۃ میں ایک مسئلہ کے متعلق احادیث تین فصلوں میں منتشر تھیں جس سے پڑھنے والے میں ایک تو کیفیت تسلسل کا برقرار رہنا اور دوسرے مسائل کا بیک نظر تلاش کرنا دشوار تھا۔ اس لئے ہر مسئلہ سے متعلقہ احادیث بلالحاظ فصل یکجا کیے گئے۔

۴۔ ظاہر ہے کہ فقہ حنفی ایک ناپیدا کنار سمندر ہے علامہ موصوف نے اس بحر ذخار سے انمول موتی چن لئے ہیں۔ ہر مسئلہ میں کئی کئی قول ہیں اس وجہ سے اولاً قول مفتی بہ حاصل کیا گیا۔ ثانیاً اسکے موافق حدیث تلاش کی گئی۔ ثالثاً اس حدیث کی چھان بین کرکے رفع اعتراض کا موقع بہم پہونچایا گیا۔ اسی وجہ سے اکثر احادیث کے آخر میں تنقید رواۃ مذکور ہے۔

۵۔ فقہ حنفی پر اعتراضات کے مدلل جواب، احادیث کی صحیح تعبیر کے بعد حنفی مقاصد کی وضاحت اور حسب ضرورت احادیث سے اور حنفی کتابوں کے حوالہ سے حاشیہ پر مسائل کا اندراج کامل اهتمام سے کیا گیا۔

یہ کتاب چار جلدوں پر مشتمل ہے اور یہ پہلی جلد ہے جو (۵۹۰) صفحات پر کتاب الایمان سے شروع ہوکر باب الاعتکاف پر ختم ہوتی ہے۔ اس کتاب کے اور بھی کئی اہم خصوصیات ہیں جو بوقت مطالعہ ظاہر ہوں گے۔ مختصر یہ کہ جس طرح مشکاۃ شافعی مذہب والوں کیلئے ایک نعمت ہے۔ بالکل اسی طرح یہ کتاب حنفی حضرات کیلئے ایک بہترین اور نادر تحفہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

زجاجة المصابيح

من تأليف حضرة الفاضل الأجل أبي الحسنات السيد عبد الله شاه الحيدرآبادي الحنفي متعنا الله بحياته

بذل المؤلف العلام قصارى مجهوده في جمع تلك الاحاديث وترتيبها التي منها تستنبط مسائل الفقه الحنفي وبها تؤيد (وحذا في ذلك حذو مشكاة المصابيح) وذلل صعابها وانار غياهبها بروية الثاقبة وفكرته الغامضة حتى وجد ضالته المنشودة على احسن ما يرام وجعل الله امنيته ضاحكة مستبشرة بانجاح.

فالحمد لله على ان تيسر لنا ان ننشر جزأ اوّل من اجزاءها القيمة وسنذكر نبذة فيما يأتي من ميزاتها السامية تعريفا اياها الى القراء الكرام ليكونوا على بصيرة منها على ان جوهرها الساطع لا يستطاع تقدير قيمته الا بعد الوصول اليه والظفر به وكشف القناع عنه وهي هذه:—

ليكن القراء على علم بان المؤلف الفاضل لما تفرغ لدرس المشكاة وعكف عليها واجال فكرته في كيفية جمعها ونوعية تبويبها وتنسيقها وعرف انها خير ذخيرة من الاحاديث النبوية التي تؤيد مسائل الفقه الشافعي وتعضدها صمم بوخز شعوره على ان يقفوا اثرها ويتلو تلوها في جمع تلك الاحاديث التي تأسس عليها الفقه الحنفي ولكم من سعى من قبل للقيام بهذه الخدمة الجلّى والقى ما فيه وتخلّى لما لكن لم يستطع ان يأتي بما يساوي المشكوٰة ويضاهيها قدرا وقيمة ولم يطق احدٌ بعدُ ان يسدّ هذا الخلل ويرأب هذا الثأى.

فمما يسرّنا ان الله سبحانه قد اسعد بهذه الخدمة الجليلة الهامة هذا المؤلف الجليل الذي قد جمع بين العلوم منقولها ومعقولها خفيها وجليها والهمه وأيده من وراء الغيب كما يلوح من بيانه في ديباجة الكتاب عن سبب المنافسة في هذا التأليف الأنيق والتصميم عليه. ولقد كشف الغطاء عن من يقدح في قول الامام الأعظم ابي حنيفة رحمه الله واثبت انه ما من قول من اقواله الا وله سند يعتمد عليه ويحتج به وهو اما رواية احد من الصحابة الابرار واما قول احد من التابعين الاخيار.

ومما يزداد به القارئ بصيرة ان المؤلف العلام قد الزم نفسه عدة امور في تأليفه هذا وهي هذه:—

(الاول) قد جمع لكل موضوع كبير من موضوعات الكتب ما يتعلق به من الآيات القرآنية وقد تلا في ذلك تلو الصحيح البخاري ؛

(الثاني) قد سلك المؤلف في تبويب هذا الكتاب مسلك المشكاة لان غايته لم تكن الا ان يدّخر ذخيرة جامعة على اسلوبها توفي بمقصود اصحاب الفقه الحنفي وتشفي غلتهم ؛

(الثالث) كما ان صاحب المشكاة راعا في التبويب وجهة الفقه الشافعي ولاحظه ثقة به وتأييدا اياه فكذلك اقام الفاضل المؤلف مقامه وجهة الفقه الحنفي تحقيقا اياه وتاكيدا عليه ؛

(الرابع) لا توجد مسئلة في المشكاة الا وقد انتثرت احاديثها التي يستدل بها في ثلاثة فصول وذلك مما يشق على القراء التفحص عنها والوقوف عليها لان القارئ في هذه الصورة لم يستطع ان يلم بما قصد اليه في نظرة خاطفة ولكن الفاضل المؤلف اجاد فيما افاد من انه جمع لكل مسئلة كل ما ينوط به من الاحاديث النبوية في موضع واحد لا ترى فيها عوجا ولا فصلا ؛

(الخامس) لاخفاء في ان الفقه الحنفي بحر لا يرى ساحله فما من مسئلة من مسائله الا وفيها اقوال يفوتها الحصر فلذلك تسهيلا على القراء الكرام وتقريبا الى الافهام اخذ المؤلف اللبيب اولا قولا افتى به وثانيا شفعها واتبعها بحديث من الاحاديث النبوية الذي يوافقه ويوثقه وثالثا مهد السبيل الى رد ما يرد عليه من القدح فيه ، وقد ذيل اكثر الاحاديث بالنقد على الرواة لينقشع غمام الريب عما هو الحق ؛

(السادس) لقد زين المؤلف حواشي الكتاب بالاجوبة المؤيدة بالحجج الدامغة وكشف القناع عن المقاصد الحنفية بعد التعبير الصحيح عن الاحاديث وكتب المسائل على احوط طريق ؛

(السابع) يشتمل هذا التأليف الجليل على اربعة اجزاء وهذا جزء اول منها ابتدء المؤلف فيه بكتاب الايمان وانتهى الى باب الاعتكاف ؛

فصفوة ما اقول ان هذا الكتاب قد ازدان بمزايا باهرة تنكشف عليك محاسنها عند ما تطالعه . فليعلم القراء ان مشكاة المصابيح كما هي نعمة عظمى لحضرات الشوافع الكرام فكذلك زجاجة المصابيح خير هدية اهديت الى السادات الاحناف ؛

فهرس الكتب والابواب الواقعة في الجزء الاول من زجاجة المصابيح

الكتب والابواب	صفحة
كتاب الايمان	۶
باب الكبائر وعلامات النفاق	۲۰
باب في الوسوسة	۲۳
باب الايمان بالقدر	۲۶
باب اثبات عذاب القبر	۳۶
باب الاعتصام بالكتاب والسنة	۴۱
كتاب العلم	۵۴
بيان منقبة امامنا الاعظم ابي حنيفة النعمان عليه الرحمة والرضوان	۶۲
كتاب الطهارة	۶۷
باب فضائل الوضوء	۶۸
باب ما يوجب الوضوء	۷۳
باب آداب الخلاء	۸۲
باب السواك	۹۲
باب فرائض الوضوء وسننه وادابه	۹۵
باب الغسل	۱۱۰
باب مخالطة الجنب وما يباح له	۱۱۶
باب احكام المياه	۱۲۱
باب تطهير النجاسات	۱۳۱
باب المسح على الخفين	۱۴۱
باب التيمم	۱۴۵
باب الغسل المسنون	۱۵۰
باب الحيض	۱۵۳
باب المستحاضة	۱۵۷
كتاب الصلوٰة	۱۵۹
باب المواقيت	۱۶۴
باب تاخير الصلوات وتعجيلها	۱۷۰
باب فضائل الصلوٰة	۱۸۱
باب الاذان	۱۸۴
باب فضل الاذان وفضيلة الامامة واجابة المؤذن	۱۹۴
باب	۲۰۱
باب المساجد ومواضع الصلوٰة	۲۰۴
باب الستر	۲۱۶
باب السترة	۲۲۱
باب صفة الصلاة	۲۲۵
باب ما يقرأ بعد التكبير	۲۳۶
باب القراءة في الصلوٰة	۲۴۱
باب الركوع	۲۵۳
باب السجود وفضله	۲۶۶
باب التشهد	۲۷۰
باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم وفضلها	۲۷۴
باب الدعاء في التشهد	۲۷۸
باب الذكر بعد الصلوٰة	۲۸۱
باب ما لا يجوز من العمل في الصلوٰة وما يباح منه	۲۸۷
باب السهو	۲۹۶
باب سجود القرآن	۳۰۰
باب اوقات النهي	۳۰۳
باب الجماعة وفضلها	۳۰۸
باب تسوية الصف	۳۱۴
باب الموقف	۳۱۵
باب الامامة	۳۱۹
باب ما على الامام	۳۲۳
باب ما على المأموم من المتابعة وحكم المسبوق	۳۲۵
باب من صلى صلاة مرتين	۳۲۹
باب السنن وفضائلها	۳۳۲
باب صلوٰة الليل	۳۳۷
باب ما يقول اذا قام من الليل	۳۴۳
باب التحريض على قيام الليل	۳۴۵

الكتب والابواب	صفحہ
باب القصد فی العمل	۳۴۸
باب الوتر	۳۵۰
باب القنوت	۳۵۸
باب قیام شهر رمضان	۳۶۲
تحقیق تاکید سنیة التراویح فی الکتاب والهامش	۳۶۳
وقول ابن تیمیة فیه فی الهامش	۳۶۴
باب صلاة الضحی	۳۶۸
باب التطوع	۳۶۹
(صلوٰة التسبیح)	۳۷۱
باب صلوٰة السفر	۳۷۲
باب الجمعة	۳۷۹
باب وجوبها	۳۸۲
باب التنظیف والتبکیر	۳۸۶
باب الخطبة والصلوٰة	۳۸۹
باب صلاة الخوف	۳۹۴
باب صلوٰة العیدین	۳۹۶
باب فی الاضحیة	۴۰۴
باب العتیرة	۴۱۳
باب صلاة الخسوف	۴۱۳
باب فی سجود الشکر	۴۲۰
باب الاستسقاء	۴۲۰
باب فی الریاح	۴۲۵
کتاب الجنائز	۴۲۷
باب عیادة المریض وثواب المرض	۴۲۷
تحقیق جواز الخروج فی زمن الطاعون فی الکتاب والهامش	۴۳۶
باب تمنی الموت وذکره	۴۴۱
باب ما یقال عند من حضره الموت	۴۴۴
باب غسل المیت وتکفینه	۴۵۱
باب المشی بالجنازة والصلوٰة علیها	۴۵۶
باب دفن المیت	۴۷۲
باب البکاء علی المیت	۴۷۷
باب زیارة القبور	۴۸۵
تحقیق اسلام ابویه صلی الله علیه وسلم فی الهامش والکتاب	۴۸۶
کتاب الزکوٰة	۴۸۹
باب ما یجب فیه الزکوٰة	۴۹۸
باب صدقة الفطر	۵۱۰
باب من لا تحل له الصدقة	۵۱۳
باب من لا تحل له المسئلة ومن تحل	۵۱۷
باب الانفاق وکراهیة الامساک	۵۲۲
باب فضل الصدقة	۵۲۷
باب افضل الصدقة	۵۳۳
باب صدقة المرأة من مال الزوج	۵۳۶
باب من لا یعود فی الصدقة	۵۳۹
کتاب الصوم	۵۴۰
باب رؤیة الهلال	۵۴۴
باب	۵۴۹
باب تنزیه الصوم	۵۵۵
باب صوم المسافر	۵۶۳
باب القضاء	۵۶۸
باب صیام التطوع	۵۷۰
باب	۵۷۷
باب لیلة القدر	۵۸۲
باب الاعتکاف	۵۸۵
تمت	

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی هو نور السموات والارض مثل نوره کمشکوة فیها مصباح. المصباح فی زجاجه. وهو الهادی الی سبل السلام وفجاجه. وملهمنا طریق الحق ومنهاجه. والمعطی باتباع السنن البهاجه وبیده الکریمة انجاح الحاجه. والصلوة والسلام علی رسوله الذی جعله الله للعالمین سراجا وانزل علیه الکتاب ولم یجعل له عوجا وهو الذی دخل الناس فی دینه افواجا. وسمی الخلائق عام مولادته ابتهاجا. وعلی آله واصحابه الذین هم مصابیح الهدی ونجوم الاقتداء ماکان الزیت یضئ سراجاً. اما بعد فیقول افتر عباد الله الی رحمة الله ابوالحسنات السید عبدالله بن مولانا السید مظفر حسین الحیدرآبادی الحنفی عاملهما الله بلطفه الخفی وتجاوز عنهما بکرمه الوفی ان التمسك بهدی النبی صلی الله علیه وسلم لایستتب الابالاقتفاء لما صدر من مشکوة صدره والاعتصام بحبل الله لایتم الا ببیان کشف اسراره. وکان کتاب مشکوة المصابیح الذی الفه مولانا الحبر العلامة والبحر الفهامة مُظهر الحقائق وموضح الدقائق الشیخ التقی النقی ولی الدین محمد بن عبدالله الخطیب التبریزی اجمع کتاب فی

الاحاديث النبويه وانفع لباب من الاسرار المصطفويه واجمع تاليف صنف فی بابه واضبط لشوارد الاحاديث واوابدها ولما سلك الخطيب رفع الله درجته فی تصنيفه مسلك الامام الشافعی رضی الله عنه كثيرا ماكان يختلج فی قلبی ان اؤلف كتابا علی منوال المشكوة اسلك فيه مسلك امامنا الاعظم ابی حنيفة النعمان عليه الرحمة والرضوان الا ان ضيق باعی قد كان يثبّطنی[عه] عن القيام فی هذا المقام حتی رأيت فی المنام ان شمس الضحی وبدر الدجی ونور الهدی ومصباح الظلم حبيبنا النبی الاكرم صلی الله عليه وسلم طلع علیّ وقال سلاما قلت سلام فضمنی روحی فداه الی صدره الذی هو منبع العلم والحكم وعانقنی فلما استيقظتّ فرحا ومسرورا حمدت الله علی هذه النعمة وشكرت له فاصبحت هذه الرويا الصالحة شرحالی صدری وصار عسره علی بها يسری فصممت عزمی بتاليفه وشددت ميزری لكتابته وماوضعت فيه حديثا الا وصليت علی النبی صلی الله عليه وسلم عند وضعه وسميته زجاجة المصابيح والله تعالی اسأل سوال الضارع الخاشع متوسلا بحبيبه المشفع الشافع ان يجعله خالصا لوجهه من فضله وان ينفع المسلمين به كما ينفعهم باصله وان يتقبل هذا ويجعله ذخيرا لمعادی انه بالاجابة جدير وعلی كل شئ قدير. **عن** عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم انما[له] الاعمال بالنيات وانما لامرئ ما نوی

[عه] ای يشغلنی ۱۲

[له] قوله انما الاعمال بالنيات الخ هذا الحديث عند البعض متواتر والعامة علی انه مشهور وقد جرت عادة عامة ارباب السنن والجوامع بتصدير صحاحهم

فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله ومن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امرأة يتزوجها فهجرته

وسنهم بهذا الحديث نظر الى تحسين النية واخلاصها فى مبادى اعمال الخير واشارة الى ان مناط خيرية الافعال الحسنة هو حسن النية وخلوص الطوية و اعلم ان هذا الحديث متفق عليه ورواه الجماعة واتفقوا على ان انما للحصر فالتقدير ان الاعمال تعتبر اذا كانت بنية ولا تعتبر اذا كانت بلا نية فتصير انما بمعنى ما والا وقيل الحصر مستفاد من الجمع المحلى باللام فانه مفيد للاستغراق وهو مستلزم للحصر فالمعنى ليست الاعمال حاصلة الا بالنية ولا يمكن هنا نفى نفس الاعمال لثبوتها حسا وصورة من غير اقتران النية بها فلابد من اضمار شئ يتوجه اليه النفى ويتعلق به الجار فقيل التقدير صحيحة او تصح كما هو رأى الشافعى واتباعه وقيل كاملة او تكمل على رأى ابى حنيفة واصحابه والاظهر ان المقدر معتبرة او تعتبر ليشمل الاعمال كلها سواء كانت عبادات مستقلات كالصلوة والزكوة فان النية تعتبر لصحتها اجماعا او شروطا فى الطاعات كالطهارة وستر العورة فانها تعتبر لحصول ثوابها اتفاقا لعدم توقف الشروط على النية فى الصحة خلافا للشافعى فى الطهارة فعليه بيان الفرق او امورا مباحة فانها قد تنقلب بالنيات حسنات كما انها قد تنقلب سيآت بلا خلاف غاية ما فى الباب ان متعلق الصحة والكمال يعرف من الخارج ولا محذور فيه و تفصيله ان الشافعى وغيره من الائمة قد تمسكوا به فى ان النية شرط فى الوضوء والغسل وغيرهما من وسائل العبادات المقصودة اقول

الی ماهاجر الیه متفق علیه ورواه امام المذهب ابوحنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ

للحنفیة وجوه فی الجواب عنه الاول بالتشبث بمورد الحدیث فانه ورد فی مهاجر ام قیس علی ما یشیر الیه قوله او امرأة ینکحها الخ فانه هاجر لقصد نکاح ام قیس المهاجرة لانه وان لم یترتب علی هجرته ثواب الهجرة فلم یحکم ببطلان هجرته والثانی ان التقدیر حکم الاعمال بالنیات فان کثیرا من الافعال تصدر بلا قصد وارادة والحکم مشترک بین الحکم الدنیوی وهو الصحة والاخروی وهو الثواب ولا یصح ارادتهما معا لبطلان عموم المشترک فتعین ارادة احدهما ولا یجوز ان یکون هو الصحة لان الثواب منوط بالنیة بالاتفاق فهو المتعین للارادة وخلو الوضوء عن الثواب لا یستصحب خلوه عن الصحة وعن کونه مفتاحا للصلوة وفیه تامل والثالث ان النیة عبارة عن قصد التقرب وارادة فعل القربة علی ما یلوح الیه التلویح وانما هی فی العبادات فبهذا تخصص الاعمال بالعبادات الا تری ان صحة الافعال فی المعاملات غیر منوطة بالنیة فلاح ان کون الوضوء عبادة منوط بالنیة ونحن نلتزمه فانه لا یترتب علیه الثواب الا بالنیة وقد صرح فقهاؤنا بان المامور به هو الوضوء المنوی نقله فی النهر الفائق والدر المختار وغیرهما ولا خلاف فی هذا والرابع ان صحة جمیع الاعمال لو کانت مشروطة بالنیة علی ما یقتضیه تعمیمکم لزم ان لا یصح غسل الثوب والبدن واستقبال القبلة وغیرهما الا بالنیة واللازم باطل فالملزوم کذلک لا یقال هذه امور حسیة وهی لا تحتاج الی النیة لان هذه مناقشة فی المثال فنبدله بالنکاح وغیره فانها امور شرعیة فان ترتب ملک البضع علی الایجاب والقبول امر شرعی کالبیع

فی مسنده مع اختلاف یسیر وفیه الاعمال بالنیات الحدیث قال علی القاری رحمه الله الباری ولا یمکن هنا نفی نفس الاعمال لثبوتها حسّا وصورة من غیر اقتران

ولا تمس فیها الحاجة الی النیة لا یقال الماء مزیل بالطبع فاذا ازال النجاسة حسّا حکم بزواله بناء علی الحکم الحسی بخلاف الوضوء فان الحدث نجاسة حکمیة فزوالها بالماء غیر معقول لانا نقول الماء عرف مطهرا ومزیلا للنجاسات بالطبع فی الشرع فالحکمیة انما هی النجاسة فاذا سلم کون الاعضاء نجسة فازالة الماء نجاستها امر معقول والخامس ما سنح لهذا العبد الضعیف القاصر و نسجته عنکبوت الخاطر الفاتر ان المقدر هو الاعتبار الشرعی علی ما هو قولکم کما هو الظاهر فللاعتبار نحوان اعتباره فی نفسه واعتباره لغیره ولا اشتراک بینهما معنی لان الاول مستقل والثانی غیر مستقل ولا یتصور الاشتراک المعنوی بین المستقل وغیره کما حقق فی الکون فی نفسه والکون الرابطی فلا یراد ان معاً فتعین احدهما وهو الاعتبار فی نفسه لانه هو المتبادر الظاهر علی انه متفق علیه بیننا وبینکم فلا یلزم من نفی هذا النحو من الاعتبار انتفاء النحو الثانی فلم یلزم من نفی اعتبار الوضوء فی نفسه اعتباره للصلوة بان یکون مستبیحا لها والله اعلم واعلم ان الشارح القاری قدر الاعتبار ایضا فی هذا المقام وجعله مختلفا باختلاف الحالات فتارة یتحقق فی ضمن الصحة کما فی العبادات المقصودة واخری فی ضمن الکمال کما فی غیر المقصودة حیث قال ای اعتبارها الشامل لصحتها وکمالها باختلاف الحالات وقال العلامة الحلبی فی الغنیة شرح المنیة بعد بیان جواب الحنفیه فالحق ان النزاع فی طریق الاستدلال بالحدیث لفظی فانه یدل علی عدم صحة العبادات

النية بها فلا بد من اضمار شئ يتوجه اليه النفى ويتعلق به الجار فالتقدير
معتبرة او تعتبر على مذهب الامام ابى حنيفة واصحابه

كتاب الايمان

وقول الله عز وجل وقلبه مطمئن بالايمان وقوله وكتب فى قلوبهم
الايمان وقوله ولما يدخل الايمان فى قلوبكم وقوله ان الذين آمنوا وعملوا
الصلحت وقوله وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما فان
بغت احدهما على الاخرى فقاتلوا التى تبغى حتى تفئ الى امر الله وقوله
ربنا واجعلنا مسلمين لك ومن ذريتنا امة مسلمة لك وقوله هو سماكم المسلمين
وقوله اسلمت لرب العالمين وقوله آمن الرسول بما انزل اليه من ربه

بدون النية بالاتفاق ولا يدل على عدم صحة غيرها بدونها بالاتفاق وذلك انه
لا يجوز ان يراد من الاعمال جميعا شرعية او غير شرعية لوجود اكثر الاعمال
الغير الشرعية بدون النية ولا ان يراد الاعمال الشرعية جميعا
عبادات او معاملات لعدم توقف المعاملات على النية بالاتفاق
فتعين ان يراد العبادات او متعلق الثواب والعقاب وحينئذ فانما النزاع
الحقيقى فى ان الطهارة الحكمية هل هى عبادة ليس غير او هى من جملة الافعال العادية
الطبعية التى تتحقق حسًا فان وجد فيها نية القربة كانت عبادة يثاب
عليها والا فلا مر تحققها كما فى سائر الحركات والسكنات والافعال
والتروك التى لها تحقق فى الوجود حسًا انتهى وهكذا سرد الكلام
وفيه تامل اخذته من المرقات وتنسيق النظام فى مسند الامام.

والمؤمنون كل امن بالله وملئكته وكتبه ورسله لانفرق بين احد من رسله وقوله يآيها الذين آمنوا آمنوا بالله ورسوله والكتاب الذى نزّل على رسوله والكتاب الذى انزل من قبل. ومن يكفر بالله وملئكته وكتبه ورسله واليوم الآخر فقد ضل ضلالا بعيدا. عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم اذ طلع

قوله عن عمر الخ انما هذا الحديث والاحاديث التى بعده كلها متعلقة بان الايمان قول وعمل يزيد وينقص وان الايمان والاسلام مغايران فيهما خلاف قال العلامة العينى الخلاف لفظى لان الايمان فى كلام الشارع قد جاء بمعنى اصل الايمان وهو الذى لايعتبر فيه كونه مقرونا بالعمل كما فى قوله صلى الله تعالى عليه وسلم الايمان ان تؤمن بالله وملائكته وبلقائه ورسله وتؤمن بالبعث والاسلام ان تعبد الله ولا تشرك به وتقيم الصلاة وتؤتى الزكاة المفروضة وتصوم رمضان الحديث وقد جاء بمعنى الايمان الكامل وهو المقرون بالعمل كما فى حديث وفد عبد القيس اتدرون ما الايمان بالله وحده قالوا الله ورسوله اعلم قال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلاة وايتاء الزكاة وصيام رمضان وان تعطوا من المغنم الخمس والايمان بهذا المعنى هو المراد بالايمان المنفى فى قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لايزنى الزانى حين يزنى وهو مؤمن الحديث وهكذا كل موضع جاء بمثله والايمان المنجى من دخول النار هو الثانى باتفاق جميع المسلمين والايمان المنجى من الخلود فى النار هو الاول باتفاق اهل السنة ومما يدل على ذلك قوله صلى الله تعالى عليه وسلم فى حديث ابى ذر ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات على ذلك الا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق الحديث

علينا رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لا يرى عليه اثر السفر ولا يعرفه منا احد حتى جلس الى النبي صلى الله عليه وسلم فاسند ركبتيه

وقوله عليه السلام يخرج من النار من كان في قلبه مثقال ذرة من الايمان. فالحاصل ان السلف والشافعي انما جعلوا العمل ركنا من الايمان بالمعنى الثاني دون الاول وحكموا مع فوات العمل ببقاء الايمان بالمعنى الاول وبانه ينجو من النار باعتبار وجوده وان فات الثاني وان المراد بالايمان ان كان هو التصديق فلا يقبل الزيادة والنقصان وان كان الطاعات فيقبلهما والطاعات مكملة للتصديق فكل ما قام من الدليل على ان الايمان لا يقبل الزيادة والنقصان كان مصروفا الى اصل الايمان الذي هو التصديق وكل ما دل على كون الايمان يقبل الزيادة والنقصان فهو مصروف الى الكامل وهو مقرون بالعمل ثم اختلف اهل العلم في ان الاسلام مغاير للايمان او هما متحد ان قال على القاري والحق ان الخلاف لفظي لان الاول بناءه على اللغة والثاني مداره على الشريعة وقيل التحقيق انهما مختلفان باعتبار المفهوم متحدان في المصداق انتهى وقال في هداية المسالك في حل تفسير المدارك الايمان الشرعي عبارة عن التصديق مع الاقرار فقط والعمل ليس بداخل فيه بل خارج عنه وشرط لكماله وهو الراجح عند معاشر الحنفية الماتريدية واما مذهب المحققين فهو ان الايمان هو التصديق فقط وهو الراجح عند الاشاعرة فمن صدق بقلبه ولم يقر بلسانه من غير عذر لم يكن مؤمنا عند الله تعالى وكان من اهل النار عند من يقول بان الاقرار ركن وهو مختار فخر الاسلام وشمس الائمة وكثير من الفقهاء واما من ذهب الى ان الاقرار ليس بركن فهذا الشخص

الى ركبتيه ووضع كفيه على فخذيه وقال يا محمد اخبرني عن الاسلام قال
الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله وتقيم الصلوٰة

عند هم مؤمن عند الله تعالى غير مؤمن فى احكام الدنيا كما ان المنافق عكس ذلك قال
فى شرح المقاصد الخلاف فيما اذا كان قادرا على التكلم وترك التكلم لا على وجه الاباء انتهى
امامن صدق بقلبه ولم يصادف وقتا يقرفيه يكون مؤمنا وفاقا على ما فهم من شرح
المقاصد وايضا قال على القارى فى شرح الشفاء القول بان من لم يتمكن من آتيان
الشهادة لايكون مؤمنا مع تحقق التصديق بقلبه ضعيف انتهى واذا صادف
وقتا يمكن الاقرار فيه وطلب فيه الاقرار فابى عنه لايكون مؤمنا اتفاقا بل يكون
كافرا كفر اعنادا فالحاصل ان الاقرار ركن آخر من الايمان الا ان الاصل هو التصديق
لكن اللسان لما كان معبرا عما فى القلب كان الاقرار دليلا على التصديق وجودا وعدما
فيصح ان يكون ركنا يحتمل السقوط فيكون جزأ معتبرا معه فى حالة الاختيار حتى
يكون عدمه فى غير حالة الاكراه دليلا على عدم التصديق فالركنية بهذا الاعتبار
لا ينافى كون حقيقة الايمان التصديق فمن قال ان الاقرار ركن من الايمان يريد
هذا المعنى واما العمل فهو جزأ من الايمان عند جمهور المحدثين مثل كون
اليد جزأ من الانسان فكما لا ينتفى الانسان بانتفاء اليد بل ينقص كذلك
لا ينتفى الايمان بانتفاء العمل وحاصله انه جزأ من كماله واما عند المعتزلة
والخوارج فالعمل جزأ اصلى ينتفى الايمان بانتفائه فاذا فسر الايمان بالتصديق
فانه لا يزيد ولا ينقص بساطته واذا فسر بانه عبارة عن التصديق والاقرار
والعمل فهو يزيد و ينقص بزيادة الاعمال ونقصانها واما زيادة الايمان ونقصانه
فى الصورة الاولى فيكون بزيادة المؤمن به ونقصانه وبهذا امكن الجمع بين

وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیه سبیلا قال صدقت فعجبنا له یسأله ویصدقه قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن بالله وملٰئکته وکتبه ورسله والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیره وشره قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد الله کانك تراه فان لم تکن تراه فانه یراك قال فاخبرنی عن الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال فاخبرنی عن اماراتها قال ان تلد الامة ربتها وان تری الحفاة العراة العالة رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان قال ثم انطلق فلبثت ملیا ثم قال لی یا عمر اتدری من السائل قلت الله ورسوله اعلم قال فانه جبریل اتاکم یعلمکم دینکم رواه مسلم ورواه ابو هریرة مع اختلاف وفیه فاذا رایت الحفاة العراة الصم البکم ملوك الارض فی خمس لا یعلمهن الا الله ثم قرأ ان الله عنده علم الساعة وینزل الغیث الآیة متفق علیه وعن ابن عمر رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله واقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة والحج وصوم رمضان متفق علیه ـ وعن ابی هریرة رضی الله عنه

ظواهر نصوص الکتاب والسنة التی جاءت بزیادة الایمان ونقصانه ویکون النزاع لفظیا فافهم وتدبر فیه ۱۲

[له] وقوله عن ابی هریرة الخ وقال العینی ان الایمان فی اللغة التصدیق وفی عرف الشرع تصدیق القلب واللسان تمامه وکماله بالطاعات فحینئذ الاخبار عن الایمان بانه بضع وستون شعبة او بضع وسبعون ونحو ذلك یکون من باب اطلاق الاصل علی الفرع

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الايمان بضع وسبعون شعبة فافضلها قول لا اله الا الله وادناها اماطة الاذى عن الطريق والحياء شعبة من الايمان متفق عليه۔ وعن عبد الله بن عمرو رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر مانهى الله عنه هذا لفظ البخاري ولمسلم قال ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم اى المسلمين خير قال من سلم المسلمون من لسانه ويده۔ وعن انس رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين متفق عليه۔ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث من كن فيه وجد بهن حلاوة الايمان من كان الله ورسوله احب اليه مما سواهما ومن احب عبدا لا يحبه الا لله ومن يكره ان يعود فى الكفر بعد ان انقذه الله منه كما يكره ان يلقى فى النار متفق عليه۔ وعن العباس بن عبد المطلب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاق طعم الايمان من رضى بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد رسولا رواه مسلم وعن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفس محمد بيده لا يسمع بى احد من هذه الامة يهودى ولا نصرانى ثم يموت ولم يؤمن بالذى ارسلت به الا كان من اصحاب النار رواه مسلم۔ وعن ابى موسى الاشعرى رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة لهم اجران رجل من اهل الكتاب آمن بنبيه وآمن بمحمد

وذلك لان الايمان هو الاصل والاعمال فروع منه واطلاق الايمان على الاعمال مجاز لانها تكون عن الايمان ۱۲

والعبد المملوك اذا ادّی حق اللہ وحق موالیہ ورجل کانت عندہ امۃ یطأھا فادبھا فاحسن تادیبھا وعلمھا فاحسن تعلیمھا ثم اعتقھا فتزوجھا فلہ اجران متفق علیہ۔ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ویقیموا الصلاۃ ویؤتوا الزکاۃ فاذا فعلوا ذلك عصموا منی دماءھم واموالھم الا بحق الاسلام وحسابھم علی اللہ متفق علیہ الا ان مسلما لم یذکر الا بحق الاسلام۔ وعن انس انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلك المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ رواہ البخاری۔ وعن ابی ھریرۃ قال اتی اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال دُلنی علی عمل اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال تعبد اللہ ولا تشرك بہ شیأ وتقیم الصلوۃ المکتوبۃ وتؤدی الزکوۃ المفروضۃ وتصوم رمضان قال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ھذا شیأ ولا انقص منہ فلما ولی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی رجل من اھل الجنۃ فلینظر الی ھذا متفق علیہ وعن سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال قلت یارسول اللہ قل لی فی الاسلام قولا لا اسأل عنہ احدا بعدك قال قل آمنت باللہ ثم استقم رواہ مسلم۔ وعن طلحۃ بن عبید اللہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اھل نجد ثائر الرأس نسمع دوی صوتہ ولا نفقہ مایقول حتی دنا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ھو یسأل عن الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فقال ھل علی غیرھن فقال لا الا ان تطوع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصیام

شھر رمضان فقال ھل علیّ غیرہ قال لا الا ان تطوع قال وذکر لہ رسول اللّٰہ
صلی اللہ علیہ وسلم الزکوٰۃ فقال ھل علی غیرھا فقال لا الا ان تطوع قال
فادبر الرجل وھو یقول واللہ لا ازید علی ھذا ولا انقص منہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم افلح الرجل ان صدق متفق علیہ۔ وعن ابن عباس
رضی اللہ عنہما قال ان وفد عبد القیس لما اتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من القوم او من الوفد قالوا ربیعۃ قال مرحبا
بالقوم او بالوفد غیر خزایا ولا ندامی قالوا یا رسول اللہ انا لا نستطیع ان نأتیک
الا فی الشھر الحرام وبیننا وبینک ھذ الحی من کفار مضر فمرنا بامر فصل نخبر
بہ من وراءنا وندخل بہ الجنۃ وسألوہ عن الاشربۃ فامرھم باربع ونھاھم
عن اربع امرھم بالایمان باللہ وحدہ قال اتدرون ما الایمان باللہ وحدہ
قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ
واقام الصلاۃ وایتآء الزکاۃ وصیام رمضان وان تعطوا من المغنم الخمس ونھاھم
عن اربع عن الحنتم والدبآء والنقیر والمزفت وقال احفظوھن واخبروابھن
من ورآءکم متفق علیہ ولفظہ للبخاری۔ وعن عبادۃ بن الصامت
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحولہ عصابۃ من اصحابہ بایعونی
علی ان لا تشرکوا باللہ شیئًا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تأتوا
ببھتان تفترونہ بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصوا فی معروف فمن وفی
منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب من ذٰلک شیئًا فعوقب بہ فی الدنیا فھو
کفارۃ لہ ومن اصاب من ذٰلک شیئًا ثم سترہ اللہ علیہ فھو الی اللہ ان
شاء عفا عنہ وان شاء عاقبہ فبایعناہ علی ذٰلک متفق علیہ۔ وعن
ابی سعید الخدری قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اضحیٰ او فطر

الى المصلى فمرعلى النساء فقال يا معشر النساء تصدقن فانى أريتكن اكثر اهل النار فقلن وبم يارسول الله قال تكثرن اللعن وتكفرن العشير ما رايت من ناقصات عقل ودين اذهب للب الرجل الحازم من احدىكن قلن وما نقصان ديننا وعقلنا يارسول الله قال اليس شهادة المرأة مثل نصف شهادة الرجل قلن بلى قال فذلك من نقصان عقلها قال ليس اذا حاضت لم تصل ولم تصم قلن بلى قال فذلك من نقصان دينها متفق عليه۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالىٰ كذبنى ابن آدم ولم يكن له ذٰلك وشتمنى ولم يكن له ذٰلك فاما تكذيبه اياى فقوله لن يعيدنى كما بدأنى وليس اول الخلق باهون على من اعادته واما شتمه اياى فقوله اتخذ الله ولدا وانا الاحد الصمد الذى لم الد ولم اولد ولم يكن لى كفوا احد وفى رواية ابن عباس واما شتمه اياى فقوله لى ولد وسبحانى ان اتخذ صاحبة اوولدا رواه البخارى۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى يؤذينى ابن آدم يسب الدهر وانا الدهر بيدى الامر اقلب الليل والنهار متفق عليه۔ وعن ابى موسى الاشعرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احد اصبر على اذى يسمعه من الله يدعون له الولد ثم يعافيهم ويرزقهم متفق عليه۔ وعن معاذ قال كنت ردف النبى صلى الله عليه وسلم على حمار ليس بينى وبينه الا مؤخرة الرحل فقال يا معاذ هل تدرى ما حق الله على عباده وما حق العباد على الله قلت الله ورسوله اعلم قال فان حق الله على العباد ان يعبدوه ولا يشركوا به شيئا وحق العباد على الله ان لا يعذب من لا يشرك به شيئا قلت يارسول الله افلا ابشر به الناس قال لا تبشرهم فيتكلوا متفق عليه۔

وعن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم ومعاذ ردیفه علی الرحل قال یا معاذ قال لبیك یا رسول الله وسعدیك قال یا معاذ قال لبیك یا رسول الله وسعدیك قال یا معاذ قال لبیك یا رسول الله وسعدیك ثلاثا قال ما من احد یشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله صدقا من قلبه الا حرمه الله علی النار قال یا رسول الله افلا اخبر به الناس فیستبشروا قال اذا یتکلوا فاخبر بها معاذ عند موته تأثما متفق علیه۔ وعن ابی ذر قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم وعلیه ثوب ابیض وهو نائم ثم اتیته وقد استیقظ فقال ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات علی ذٰلك الا دخل الجنة قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق علی رغم انف ابی ذر وکان ابو ذر اذا حدث بهذا قال وان رغم انف ابی ذر متفق علیه۔ وعن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من شهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له وان محمدا عبده ورسوله وان عیسی عبد الله ورسوله وابن امته وکلمته القاها الی مریم وروح منه والجنة والنار حق ادخله الله الجنة علی ما کان من العمل متفق علیه۔ وعن عمرو بن العاص قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقلت ابسط یمینك فلا بایعك فبسط یمینه فقبضت یدی فقال مالك یا عمرو قلت اردت ان اشترط قال تشترط ماذا قلت ان یغفر لی قال اما علمت یا عمرو ان الاسلام یهدم ما کان قبله وان الهجرة تهدم ما کان قبلها وان الحج[1] یهدم ما کان قبله رواه مسلم۔ وعن معاذ قال قلت

[1] قوله وان الحج یهدم الخ کذا فی الدر المختار وسیأتی تحقیقه فی کتاب الحج ۱۲

یارسول الله اخبرنی بعمل یدخلنی الجنة ويباعدنی من النار قال لقد سألت
عن امر عظيم وانه يسير على من يسره الله تعالیٰ عليه تعبد الله ولا تشرك
به شيأ وتقيم الصلاة وتؤتی الزکاة وتصوم رمضان وتحج البيت ثم قال الا ادلك
على ابواب الخير الصوم جنة والصدقة تطفئ الخطيئة كما يطفئ الماء النار
وصلاة الرجل فی جوف الليل ثم تلا تتجافى جنوبهم عن المضاجع حتى بلغ
يعملون ثم قال الا ادلك برأس الامر وعموده وذروة سنامه قلت بلى
يا رسول الله قال رأس الامر الاسلام وعموده الصلاة وذروة سنامه
الجهاد ثم قال الا اخبرك بملاك ذلك كله قلت بلى يا نبی الله فاخذ بلسانه
فقال كف عليك هذا فقلت يا نبی الله وانا لمؤاخذون بما نتكلم به قال
ثكلتك امك يا معاذ وهل يكب الناس فی النار على وجوههم او على مناخرهم
الا حصائد السنتهم رواه احمد والترمذی وابن ماجة۔ وعن
ابی امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احب لله وابغض لله
واعطى لله ومنع لله فقد استكمل الايمان رواه ابوداود ورواه الترمذی عن
معاذ بن انس مع تقديم وتأخير وفيه فقد استكمل ايمانه۔ وعن ابی ذر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الاعمال الحب فی الله والبغض
فی الله رواه ابوداؤد۔ وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمؤمن من امنه الناس
على دمائهم واموالهم رواه الترمذی والنسائی وزاد البيهقی فی شعب الايمان
برواية فضالة والمجاهد من جاهد نفسه فی طاعة الله والمهاجر من
من هجر الخطايا والذنوب۔ وعن انس قال قلما خطبنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم الا قال لا ايمان لمن لا امانة له ولا دين لمن لا عهد له

رواه البيهقي في شعب الايمان ۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا ايمان لمن لا امانة له ولا دين لمن لا عهد له والذى
نفس محمد بيده لا يستقيم دين عبد حتى يستقيم لسانه ولا يستقيم له
حتى يستقيم قلبه ولا يدخل الجنة من لا يأمن جاره بوائقه فقيل
ما البوائق يا رسول الله قال غشمه وظلمه وايما رجل اصاب مالا من حرام وانفق منه
لم يبارك له فيه وان تصدق منه لم يقبل منه وما بقي فزاده الى النار الا ان
الخبيث لا يكفر الخبيث ولكن الطيب يكفر رواه الطبراني في معجمه الكبير
وعن عبادة بن الصامت قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول من شهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله حرم الله عليه النار
رواه مسلم ۔ وعن عثمان رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من مات وهو يعلم انه لا اله الا الله دخل الجنة رواه مسلم ۔
وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثنتان موجبتان
قال رجل يا رسول الله ما الموجبتان قال من مات يشرك بالله شيئاً
دخل النار ومن مات لا يشرك بالله شيأ دخل الجنة رواه مسلم ۔ وعن
ابى هريرة قال كنا قعودا حول رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعنا
ابوبكر وعمر رضى الله عنهما في نفر فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم
من بين اظهرنا فأبطأ علينا وخشينا ان يقتطع دوننا وفزعنا فقمنا
فكنت اول من فزع فخرجت ابتغي رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى
اتيت حائطا للانصار لبنى النجار فدرت به هل اجد له بابا فلم اجد
فاذا ربيع يدخل في جوف حائط من بئر خارجة والربيع الجدول
قال فاحتفزت فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو هريرة

فقلت نعم یا رسول اللہ قال ما شانك قلت کنت بین اظہرنا فقمت فابطأت
علینا فخشینا ان تقتطع دوننا ففزعنا فکنت اول من فزع فاتیت ھذا
الحائط فاحتفزت کما یحتفز الثعلب وھؤلاء الناس ورائی فقال یا اباھریرة
واعطانی نعلیہ فقال اذھب بنعلیّ ھاتین فمن لقیك من
وراء ھذا الحائط یشھد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بھا قلبہ فبشرہ بالجنة
فکان اول من لقیت عمر فقال ما ھاتان النعلان یا اباھریرة قلت ھاتان
نعلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثنی بھما من لقیت یشھد ان لا الہ
الا اللہ مستیقنا بھا قلبہ بشرتہ بالجنة فضرب عمر بین ثدیي فخررت
لاستی فقال ارجع یا اباھریرة فرجعت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاجھشت بالبکاء ورکبنی عمر واذا ھو علی اثری فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مالك یا اباھریرة قلت لقیت عمر فاخبرتہ بالذی بعثتنی بہ
فضرب بین ثدیي ضربة خررت لاستی فقال ارجع فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یا عمر ما حملك علی ما فعلت قال یا رسول اللہ بابی انت
وامی ابعثت اباھریرة بنعلیك من لقی یشھد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا
بھا قلبہ بشرہ بالجنة قال نعم قال فلا تفعل فانی اخشی ان یتکل الناس
علیھا فخلھم یعملون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخلھم رواہ مسلم۔
وعن معاذ بن جبل قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مفاتیح الجنة شھادة ان لا الہ الا اللہ رواہ احمد۔ وعن عثمان
رضی اللہ عنہ قال ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین
توفی حزنوا علیہ حتی کاد بعضھم یوسوس قال عثمان وکنت منھم فبینا
انا جالس مر علیّ عمر وسلم فلم اشعر بہ فاشتکی عمر الی ابی بکر رضی اللہ عنھما

ثم اقبلا حتى سلما علي جميعا فقال ابوبكر ما حملك ان لا ترد على اخيك عمر سلامه قلت ما فعلت فقال عمر بلى والله لقد فعلت قال قلت والله ما شعرت انك مررت ولا سلمت قال ابوبكر صدق عثمان قد شغلك عن ذلك امر فقلت اجل قال ما هو قلت توفى الله تعالى نبيه صلى الله عليه وسلم قبل ان نسأله عن نجاة هذا الامر قال ابوبكر قد سألته عن ذلك فقمت اليه وقلت له بابي انت وامي انت احق بها قال ابوبكر قلت يا رسول الله ما نجاة هذا الامر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبل مني الكلمة التي عرضت على عمي فردها فهي له نجاة رواه احمد۔ وعن المقداد انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يبقى على ظهر الارض بيت مدر ولا وبر الا ادخله الله كلمة الاسلام بعز عزيز وذل ذليل اما يعزهم الله فيجعلهم من اهلها او يذلهم فيدينون لها قلت فيكون الدين كله لله رواه احمد وعن وهب بن منبه قيل له اليس لا اله الا الله مفتاح الجنة قال بلى ولكن ليس مفتاح الا وله اسنان فان جئت بمفتاح له اسنان فتح لك والا لم يفتح لك رواه البخاري في ترجمة باب۔ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احسن احدكم اسلامه فكل حسنة يعملها تكتب له بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف وكل سيئة يعملها تكتب بمثلها حتى لقي الله متفق عليه۔ وعن ابي امامة ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الايمان قال اذا سرتك حسنتك وساءتك سيئتك فأنت مومن قال يا رسول الله فما الاثم قال اذا حاك في نفسك شئ فدعه رواه احمد۔ وعن عمرو بن عبسة قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله من معك

علی هذا الامر قال حر وعبد قلت ما الاسلام قال طیب الکلام واطعام الطعام قلت ما الایمان قال الصبر والسماحة قال قلت ای الاسلام افضل قال من سلم المسلمون من لسانه ویده قال قلت ای الایمان افضل قال خلق حسن قال قلت ای الصلوٰة افضل قال طول القنوت قال قلت ای الهجرة افضل قال ان تهجر ماکره ربک قال فقلت فای الجهاد افضل قال من عقر جواده واهریق دمه قال قلت ای الساعات افضل قال جوف اللیل الاٰخر رواه احمد۔ وعن معاذ بن جبل قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من لقی الله لا یشرك به شیئا ویصلی الخمس ویصوم رمضان غفر له قلت افلا ابشرهم یا رسول الله قال دعهم یعملوا رواه احمد۔ وعنه انه سأل النبی صلی الله علیه وسلم عن افضل الایمان قال ان تحب لله وتبغض لله وتعمل لسانك فی ذکر الله قال وماذا یا رسول الله قال وان تحب للناس ما تحب لنفسك وتکره لهم ما تکره لنفسك رواه احمد۔

باب الکبائر وعلامات النفاق

وقول الله عزوجل الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربك واسع المغفرة ۔ وقوله فاعقبهم نفاقا فی قلوبهم الی یوم یلقونه بما اخلفوا الله ما وعدوه وبما کانوا یکذبون۔ وعن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال قال رجل یا رسول الله ای الذنب اکبر عند الله قال ان تدعو لله ندا وهو خلقك قال ثم ای قال ان تقتل ولدك خشیة ان یطعم معك قال ثم ای قال ان تزانی حلیلة جارك فانزل الله تصدیقها والذین لا یدعون مع الله الٰها اٰخر ولا یقتلون النفس التی حرم الله الا بالحق

ولا یزنون الآیۃ متفق علیہ ـ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس رواہ البخاری ـ وفی روایۃ انس وشہادۃ الزور بدل الیمین الغموس ـ متفق علیہ ـ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتنبوا السبع الموبقات قالوا یا رسول اللہ وما ھن قال الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربا واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات متفق علیہ ـ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مؤمن ولا یشرب الخمر حین یشربھا وھو مؤمن ولا ینتھب نھبۃ یرفع الناس الیہ فیھا ابصارھم حین ینتھبھا وھو مؤمن ولا یغل احدکم حین یغل وھو مؤمن فایاکم ایاکم متفق علیہ ـ وفی روایۃ ابن عباس ولا یقتل حین یقتل وھو مؤمن قال عکرمۃ قلت لابن عباس کیف ینزع الایمان منہ قال ھکذا وشبک بین اصابعہ ثم اخرجھا فان تاب عاد الیہ ھکذا وشبک بین اصابعہ وقال ابو عبد اللہ لا یکون ھذا مؤمنا تاما ولا یکون لہ نور الایمان ھذا لفظ البخاری ـ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ المنافق ثلاث زاد مسلم وان صام وصلی وزعم انہ مسلم ثم اتفقا اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان متفق علیہ ـ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا اؤتمن خان واذا حدث

كذب واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر متفق عليه ۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المنافق كالشاة العائرة بين الغنمين تعير الى هذه مرة والى هذه مرة رواه مسلم ۔ وعن صفوان بن عسال قال قال يهودى لصاحبه اذهب بنا الى هذا النبى فقال له صاحبه لا تقل نبى انه لو سمعك لكان له اربع اعين فاتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألاه عن تسع ايات بينات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التى حرم الله الا بالحق ولا تمشوا ببرئ الى ذى سلطان ليقتله ولا تسحروا ولا تأكلوا الربوا ولا تقذفوا محصنة ولا تولوا للفرار يوم الزحف وعليكم خاصة اليهود ان لا تعدوا فى السبت قال فقبلا يديه ورجليه[1] فقالا نشهد انك نبى قال فما يمنعكم ان تتبعونى قالا ان داؤد عليه السلام دعا ربه ان لا يزال من ذريته نبى انا نخاف ان تبعناك ان يقتلنا اليهود رواه الترمذى وابوداود والنسائى ۔ وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث من اصل الايمان الكف عمن قال لا اله الا الله لا تكفره بذنب ولا تخرجه من الاسلام بعمل والجهاد ماض مذ بعثنى الله الى ان يقاتل اخر هذه الامة الدجال لا يبطله جور جائر ولا عدل عادل والايمان بالاقدار رواه ابوداؤد ۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا زنى العبد خرج منه الايمان وكان فوق رأسه

---

[1] قوله فقبلا يديه ورجليه ولذلك قال فى الدر المختار طلب من عالم او زاهد ان يدفع اليه قدمه ويمكنه من قدمه ليقبله اجابه وقيل لا ۱۲

کالظلۃ فاذا خرج من ذلک العمل رجع الیہ الایمان رواہ الترمذی وابوداؤد

وعن معاذ قال وصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعشر کلمات قال لاتشرک باللہ شیأ وان قتلت وحرقت ولا تعقن والدیک وان امراک ان تخرج من اھلک ومالک ولا تترکن صلاۃ مکتوبۃ متعمدا فان من ترک صلاۃ مکتوبۃ متعمدا فقد برئت منہ ذمۃ اللہ ولا تشربن خمرا فانہ رأس کل فاحشۃ وایاک والمعصیۃ فان بالمعصیۃ حل سخط اللہ وایاک والفرار من الزحف وان ھلک الناس واذا اصاب الناس موت وانت فیھم فاثبت وانفق علی عیالک من طولک ولا ترفع عنھم عصاک ادبا واخفھم فی اللہ رواہ احمد۔ وعن حذیفۃ قال انما النفاق کان علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاما الیوم فانما ھو الکفر او الایمان رواہ البخاری۔

باب فی الوسوسۃ

وقول اللہ عزوجل الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس۔ وقولہ ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدوا انما یدعو حزبہ لیکونوا من اصحٰب السعیر ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز عن امتی ما وسوست بہ صدورھا مالم تعمل بہ او تتکلم متفق علیہ۔ وعنہ قال جاء ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسألوہ انا نجد فی انفسنا ما یتعاظم احدنا ان یتکلم بہ قال او قد وجدتموہ قالوا نعم قال ذاک صریح الایمان رواہ مسلم۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من

خلق کذا حتی یقول من خلق ربك فاذا بلغه فلیستعذ بالله ولینته متفق علیه

وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لایزال الناس یتساءلون حتی یقال هذا خلق الله الخلق فمن خلق الله فمن وجد من ذلك شیأ فلیقل آمنت بالله ورسله متفق علیه ۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل به قرینه من الجن وقرینه من الملائکة قالوا وایاك یارسول الله قال وایای ولکن الله اعاننی علیه فاسلم فلا یأمرنی الا بخیر رواه مسلم ۔ وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم متفق علیه ۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من بنی ادم مولود الا یمسه الشیطان حین یولد فیستهل صارخا من مس الشیطان غیر مریم وابنها متفق علیه ۔ وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صیاح المولود حین یقع نزغة من الشیطان متفق علیه ۔ وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابلیس یضع عرشه علی الماء ثم یبعث سرایاه یفتنون الناس فادناهم منه منزلة اعظمهم فتنة یجئی احدهم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت شیأ قال ثم یجئی احدهم فیقول ما ترکته حتی فرقت بینه وبین امرأته قال فیدنیه منه ویقول نعم انت قال الاعمش اراه قال فیلتزمه رواه مسلم

وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطان قد ایس من ان یعبده المصلون فی جزیرة العرب ولکن فی التحریش بینهم رواه مسلم ۔ وعن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم جاءه رجل فقال انی احدث نفسی بالشئی لان اکون حممة احب الی من ان اتکلم به قال الحمد لله الذی رد امره

الی الوسوسۃ رواہ ابوداؤد۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان للشیطان لمۃ بابن آدم وللملک لمۃ فاما لمۃ الشیطان فایعاد
بالشر وتکذیب بالحق واما لمۃ الملک فایعاد بالخیر وتصدیق بالحق فمن
وجد ذٰلک فلیعلم انہ من اللہ فلیحمد اللہ ومن وجد الاخریٰ فلیتعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم ثم قرأ الشیطان یعدکم الفقر ویأمرکم بالفحشاء رواہ
الترمذی۔ وقال ھذا حدیث غریب۔ وعن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لایزال الناس یتساءلون حتی یقال ھذا خلق اللہ
الخلق فمن خلق اللہ فاذا قالوا ذٰلک فقولوا اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم
یولد ولم یکن لہ کفوا احد ثم لیتفل عن یسارہ ثلاثا ولیستعذ باللہ
من الشیطان الرجیم رواہ ابوداؤد۔ وعن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لن یبرح الناس یتساءلون حتی یقولوا ھذا اللہ خلق
کل شیٔ فمن خلق اللہ عزوجل رواہ البخاری ولمسلم قال قال اللہ عزوجل
ان امتک لایزالون یقولون ماکذا ماکذا حتی یقولوا ھذا اللہ خلق الخلق فمن
خلق اللہ عزوجل۔ وعن عثمان بن ابی العاص قال قلت یارسول اللہ ان
الشیطان قد حال بینی وبین صلاتی وبین قراءتی یلبسہا علیّ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ذاک شیطان یقال لہ خنزب فاذا احسستہٗ فتعوذ باللہ
منہ واتفل علی یسارک ثلاثا ففعلت ذٰلک فاذھبہ اللہ عنی رواہ مسلم
وعن القاسم بن محمد ان رجلا سألہ فقال انی اھم فی صلاتی فیکبر
ذٰلک علیّ فقال لہ امض فی صلاتک فانہ لن یذھب ذٰلک عنک حتی تنصرف
وانت تقول ما اتممت صلاتی رواہ مالک۔

باب الایمان بالقدر

وقول اللہ عزوجل اللہ خالق کل شئ۔ وقولہ فعال لما یرید وقولہ ولا حبۃ فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔ وقولہ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین۔ عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنۃ قال وکان عرشہ علی الماء رواہ مسلم۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل شئ بقدر حتی العجز والکیس رواہ مسلم۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ علیہ وسلم احتج آدم وموسی عند ربھما فحج آدم موسی قال موسی انت آدم الذی خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ واسجد لک ملائکتہ واسکنک فی جنتہ ثم اھبطت الناس بخطیئتک الی الارض قال آدم انت موسی الذی اصطفاک اللہ برسالتہ وبکلامہ اعطاک الالواح فیھا تبیان کل شئ وقربک نجیا فبکم وجدت اللہ کتب التوراۃ قبل ان اخلق قال موسی باربعین عاما قال آدم فھل وجدت فیھا فعصی آدم ربہ فغوی قال نعم قال افتلومنی علی ان عملت عملا کتبہ اللہ علی ان اعملہ قبل ان یخلقنی باربعین سنۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحج آدم موسی رواہ مسلم۔ وعن ابن مسعود قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق ان خلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین یوما نطفۃ ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یبعث اللہ الیہ ملکا باربع کلمات فیکتب

عمله واجله ورزقه وشقی او سعید ثم ینفخ فیہ الروح فوالذی لا اله غیره ان احدکم لیعمل بعمل اهل الجنۃ حتی ما یکون بینه وبینها الا ذراع فیسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اهل النار فیدخلها وان احدکم لیعمل بعمل اهل النار حتی ما یکون بینه وبینها الا ذراع فیسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اهل الجنۃ فیدخلها متفق علیه۔ وعن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العبد لیعمل عمل اهل النار وانه من اهل الجنۃ ویعمل عمل اهل الجنۃ وانه من اهل النار وانما الاعمال بالخواتیم متفق علیه۔ وعن عائشۃ رضی الله عنها قالت دعی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی جنازۃ صبی من الانصار فقلت یا رسول الله طوبی هذا عصفور من عصافیر الجنۃ لم یعمل السوء ولم یدرکه فقال اوغیر ذلك یا عائشۃ ان الله خلق للجنۃ اهلا خلقهم لها وهم فی اصلاب اٰبائهم وخلق للنار اهلا خلقهم لها وهم فی اصلاب اٰبائهم رواه مسلم۔ وعن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما منکم من احد الا وقد کتب مقعده من النار ومقعده من الجنۃ قالوا یا رسول الله افلا نتکل علی کتابنا وندع العمل قال اعملوا فکل میسر لما خلق له اما من کان من اهل السعادۃ فسییسر لعمل السعادۃ واما من کان من اهل الشقاوۃ فسییسر لعمل الشقاوۃ ثم قرأ واما من اعطی واتقی وصدّق بالحسنی الاٰیۃ متفق علیه۔ وعن ابی هریرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله کتب علی ابن آدم حظه من الزنا ادرك ذلك لا محالۃ فزنا العین النظر وزنا اللسان المنطق والنفس تمنی وتشتهی والفرج یصدق ذلك

ویکذبہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال کتب علی ابن آدم نصیبہ من
من الزنامدرک ذٰلک لامحالۃ العینان زناھما النظر والاذنان زناھما
الاستماع واللسان زناہ الکلام والید زناھا البطش والرجل
زناھا الخطا والقلب یھوی ویتمنیٰ ویصدّق ذٰلک الفرج ویکذبہ
وعن عمران بن حصین ان رجلین من مزینۃ قالا یا رسول اللہ
ارایت ما یعمل الناس الیوم ویکدحون فیہ اشئ قضی علیھم ومضی
فیھم من قدر سبق او فیما یستقبلون بہ مما اتاھم بہ نبیھم
وثبتت الحجۃ علیھم فقال لا بل شئ قضی علیھم ومضی فیھم وتصدیق
ذٰلک فی کتاب اللہ عزوجل ونفس وما سواھا فالھمھا فجورھا
وتقواھا رواہ مسلم۔ وعن ابی ھریرۃ قال قلت یا رسول اللہ
انی رجل شاب وانا اخاف علی نفسی العنت ولا اجد ما اتزوّج بہ
النساء کانہ یستاذنہ فی الاختصاء قال فسکت عنی ثم قلت مثل ذٰلک فسکت عنی
ثم قلت مثل ذٰلک فسکت عنی ثم قلت مثل ذٰلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یا ابا ھریرۃ جف القلم بما انت لاق فاختص علی ذٰلک اوذر رواہ البخاری
وعن عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان قلوب بنی آدم کلھا بین اصبعین من
اصابع الرحمن کقلب واحد یصرفہ کیف یشاء ثم قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اللھم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک
رواہ مسلم۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یہوّدانہ
او ینصرانہ او یمجسانہ کما تنتج البھیمۃ بھیمۃ جمعاء ھل تحسون

فیہا من جدعاء ثم یقول فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذٰلک الدین القیم متفق علیہ۔ **وعن** ابی موسیٰ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخمس کلمات فقال ان اللہ لا ینام ولا ینبغی لہ ان ینام یخفض القسط ویرفعہ یرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النہار وعمل النہار قبل عمل اللیل حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سُبُحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ رواہ مسلم۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید اللہ ملأی لا تغیضہا نفقۃ سحاء اللیل والنہار ارایتم ما انفق مذ خلق السماء والارض فانہ لم یغض ما فی یدہ وکان عرشہ علی الماء وبیدہ المیزان یخفض ویرفع متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم یمین اللہ ملأی۔ **وعنہ** قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذراری المشرکین قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین متفق علیہ **وعن** عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب قال ما اکتب قال اکتب القدر فکتب ما کان وما ہو کائن الی الابد رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اسنادا۔ **وعن** مسلم بن یسار قال سئل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن ہذہ الآیۃ واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الآیۃ قال عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسأل عنہا فقال ان اللہ خلق اٰدم ثم مسح ظہرہ بیمینہ فاستخرج منہ ذریۃ فقال خلقت ہؤلاء للجنۃ وبعمل اہل الجنۃ یعملون ثم مسح ظہرہ فاستخرج منہ ذریۃ فقال خلقت ہؤلاء للنار وبعمل اہل النار یعملون فقال رجل ففیم العمل یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ

علیه وسلم ان الله اذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل اهل الجنة حتی یموت علی عمل من اعمال اهل الجنة فید خله به الجنة واذا خلق العبد للنار استعمله بعمل اهل النار حتی یموت علی عمل من اعمال اهل النار فید خله به النار رواه مالك والترمذی وابوداؤد۔ وعن عبدالله بن عمرو قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی یدیه کتابان فقال اتدرون ماهذان الکتابان قلنا لا یارسول الله الا ان تخبرنا فقال للذی فی یده الیمنی هذا کتاب من رب العالمین فیه اسماء اهل الجنة واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل علی آخرهم فلا یزاد فیهم ولا ینقص منهم ابدا ثم قال للذی فی شماله هذا کتاب من رب العالمین فیه اسماء اهل النار واسماء ابائهم وقبائلهم ثم اجمل علی اخرهم فلا یزاد فیهم ولا ینقص منهم ابدا فقال اصحابه ففیم العمل یارسول الله ان کان امر قد فرغ منه فقال سددوا وقاربوا فان صاحب الجنة یختم له بعمل اهل الجنة وان عمل ای عمل وان صاحب النار یختم له بعمل اهل النار وان عمل ای عمل ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدیه فنبذهما ثم قال فرغ ربکم من العباد فریق فی الجنة وفریق فی السعیر رواه الترمذی۔

وعن ابی خزامة عن ابیه قال قلت یارسول الله ارایت رقی نسترقیها ودواء نتداوی به وتقاة نتقیها هل ترد من قدر الله شیأ قال هی من قدر الله رواه احمد والترمذی وابن ماجة۔ وعن ابی هریرة قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن نتنازع فی القدر فغضب حتی احمر وجهه حتی کانما فقیٔ فی وجنتیه حب الرمان فقال ابهذا امرتم ام بهذا ارسلت الیکم انما هلك من کان قبلکم حین

تنازعوا فی ھذا الامر عزمت علیکم ان لا تنازعوا فیہ رواہ الترمذی ۔ وعن ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ خلق آدم من قبضۃ قبضہا من جمیع الارض فجاء بنو آدم علی قدر الارض منھم الاحمر والابیض والاسود وبین ذلک والسھل والحزن والخبیث والطیب رواہ احمد والترمذی وابوداؤد ۔ وعن عبداللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ خلق خلقہ فی ظلمۃ فالقی علیھم من نورہ فمن اصابہ من ذلک النور اھتدی ومن اخطاٴہ ضل فلذلک اقول جف القلم علی علم اللہ رواہ احمد والترمذی ۔ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ آمنا بک وبما جئت بہ فھل تخاف علینا قال نعم ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبھا کیف یشاء رواہ الترمذی وابن ماجۃ ۔ وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل القلب کریشۃ بارض فلاۃ یقلبھا الریاح ظھرا لبطن رواہ احمد ۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن بالموت والبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر رواہ الترمذی وابن ماجۃ ۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من امتی لیس لھما فی الاسلام نصیب المرجئۃ والقدریۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ۔ وعن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یقول یکون فی امتی خسف و مسخ وذٰلک فی المکذبین بالقدر رواہ ابوداؤد وروی الترمذی نحوہ۔ وعنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ ان مرضوا فلاتعودوھم وان ماتوا فلاتشھدوھم رواہ احمد وابوداود۔ وعن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تجالسوا اھل القدر ولا تفاتحوھم رواہ ابوداؤد۔ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ستۃ لعنتھم ولعنھم اللّٰہ وکل نبی یجاب الزائد فی کتاب اللّٰہ والمکذب بقدر اللّٰہ والمتسلط بالجبروت لیعز من اذلہ اللّٰہ ویذل من اعزہ اللّٰہ والمستحل لحرم اللّٰہ والمستحل من عترتی ماحرم اللّٰہ والتارک لسنتی رواہ البیھقی فی المدخل ورزین فی کتابہ وعن مطر بن عُکامِس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قضی اللّٰہ لعبد ان یموت بارض جعل لہ الیھا حاجۃ رواہ احمد والترمذی۔ وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھوّدانہ وینصّرانہ قیل فمن مات صغیرا یارسول اللّٰہ قال اللّٰہ اعلم بما کانوا عاملین رواہ امامنا ابوحنیفہ۔ وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ عزوجل فرغ الی کل عبد من خلقہ من خمس من اجلہ وعملہ ومضجعہ واثرہ ورزقہ رواہ احمد۔ وعن عائشۃ قالت سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول من تکلم فی شیٔ من القدر سئل عنہ یوم القیامۃ ومن لم یتکلم فیہ لم یسئل عنہ رواہ ابن ماجۃ۔ وعن ابن الدیلمی قال اتیت ابی بن کعب

فقلت له قد وقع فی نفسی شیٔ من القدر فحدثنی لعل الله ان یذهبه من قلبی فقال لو ان الله عزوجل عذب اهل سمواته واهل ارضه عذبهم وهو غیر ظالم لهم ولو رحمهم کانت رحمته خیرا لهم من اعمالهم ولو انفقت مثل احد ذهبا فی سبیل الله ماقبله الله منك حتی تؤمن بالقدر وتعلم ان ما اصابك لم یکن لیخطئك وان ما اخطأك لم یکن لیصیبك ولومت علی غیر هذا لدخلت النار قال ثم اتیت عبد الله بن مسعود فقال مثل ذلك قال ثم اتیت حذیفة بن الیمان فقال مثل ذلك ثم اتیت زید بن ثابت فحدثنی عن النبی صلی الله علیه وسلم مثل ذلك رواه احمد وابوداؤد وابن ماجة۔ وعن نافع ان رجلا اتی ابن عمر فقال ان فلانا یقرأ علیك السلام فقال انه بلغنی انه قد احدث فان کان قد احدث فلا تقرئه منی السلام فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یکون فی امتی او فی هذه الامة خسف ومسخ او قذف فی اهل القدر رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح غریب۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ذراری المؤمنین فی الجنة یکفلهم ابراهیم رواه الحاکم فی المستدرك۔ وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما خلق الله آدم مسح ظهره فسقط عن ظهره کل نسمة هو خالقها من ذریته الی یوم القیامة وجعل بین عینی کل انسان منهم وبیصا من نور ثم عرضهم علی آدم فقال ای رب من هؤلاء قال ذریتك فرأی رجلا منهم فاعجبه وبیص ما بین عینیه قال ای رب من هذا قال داؤد فقال ای رب کم جعلت عمره قال ستین سنة قال رب زده

من عمری اربعین سنة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما انقضی
عمر آدم الا اربعین جاءہ ملک الموت فقال آدم اولم یبق من عمری اربعون
سنة قال اولم تعطها ابنک داؤد فجحد آدم فجحدت ذریتہ ونسی آدم
فاکل من الشجرة فنسیت ذریتہ وخطأ آدم وخطأت ذریتہ رواہ
الترمذی۔ وعن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال خلق اللہ آدم حین خلقہ فضرب کتفہ الیمنی فاخرج ذریة
بیضاء کانہم الذر وضرب کتفہ الیسری فاخرج ذریة سوداء کانہم
الحمم فقال للذی فی یمینہ الی الجنة ولا ابالی وقال للذی فی کتفہ
الیسری الی النار ولا ابالی رواہ احمد۔ وعن ابی نضرة ان
رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ ابوعبد اللہ
دخل علیہ اصحابہ یعودونہ وھو یبکی فقالوا لہ ما یبکیک الم
یقل لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ من شاربک ثم اقرہ
حتی تلقانی قال بلی ولکن سمعت رسول اللہ علیہ وسلم یقول ان
اللہ عزوجل قبض بیمینہ قبضة واخری بالید الاخری وقال
ھذہ لھذہ وھذہ لھذہ ولا ابالی ولا ادری فی ای القبضتین
انا رواہ احمد۔ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اخذ اللہ المیثاق من ظھر آدم بنعمان یعنی عرفة فاخرج
من صلبہ کل ذریة ذرأھا فنثرھم بین یدیہ کالذر ثم کلمھم قبلا
قال الست بربکم قالوا بلی شھدنا ان تقولوا یوم القیامة انا کنا
عن ھذا غافلین او تقولوا انما اشرک آباؤنا من قبل وکنا ذریة من
بعدھم افتھلکنا بما فعل المبطلون رواہ احمد۔ وعن ابی بن کعب

فی قول الله عزوجل و اذ اخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم
قال جمعهم فجعلهم ازواجا ثم صورهم فاستنطقهم فتکلموا ثم اخذ
علیهم العهد والمیثاق واشهدهم علی انفسهم الست بربکم قالوا
بلی قال فانی اشهد علیکم السموات السبع والارضین السبع واشهد
علیکم اباکم آدم ان تقولوا یوم القیامة لم نعلم بهذا اعلموا انه لا اله
غیری ولا رب غیری ولا تشرکوا بی شیأ انی سأرسل الیکم رسلی
یذکرونکم عهدی ومیثاقی وانزل علیکم کتبی قالوا شهدنا بانك ربنا
والهنا لا رب لنا غیرك ولا اله لنا غیرك فاقروا بذلك ورفع علیهم
آدم علیه السلام ینظر الیهم فرأی الغنی والفقیر وحسن الصورة
ودون ذلك فقال رب لولا سویت بین عبادك قال انی احببت ان
اشکر ورأی الانبیاء فیهم مثل السرج علیهم النور خصوا بمیثاق
آخر فی الرسالة والنبوة وهو قوله تبارك وتعالی واذ اخذنا من النبیین
میثاقهم الی قوله عیسی بن مریم کان فی تلك الارواح فارسله الی
مریم علیها السلام فحدث عن ابی انه دخل من فیها رواه احمد۔
وعن ابی الدرداء قال بینما نحن عند رسول الله صلی الله علیه
وسلم نتذاکر ما یکون اذ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا
سمعتم بجبل زال عن مکانه فصدقوه واذا سمعتم برجل تغیر
عن خلقه فلا تصدقوا به فانه یصیر الی ما جبل علیه رواه احمد۔
وعن ام سلمة قالت یا رسول الله لا یزال یصیبك فی کل عام وجع
من الشاة المسمومة التی اکلت قال ما اصابنی شیئ منها الا وهو مکتوب
علی وآدم فی طینته رواه ابن ماجة۔

باب اثبات عذاب القبر

وقول الله عز وجل ربنا امتنا اثنتين واحييتنا اثنتين ـ وقوله النار يعرضون عليها غدوا وعشيا ويوم تقوم الساعة ادخلوا آل فرعون اشد العذاب ـ وقوله يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت فى الحياة الدنيا وفى الآخرة ويضل الله الظالمين ويفعل الله ما يشاء ـ وعن البراء بن عازب عن النبى صلى الله عليه وسلم قال المسلم اذا سئل فى القبر يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فذلك قوله يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت فى الحياة الدنيا وفى الآخرة وفى رواية عن النبى صلى الله عليه وسلم قال يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت نزلت فى عذاب القبر يقال له من ربك فيقول ربى الله ونبيى محمد متفق عليه ـ وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا وضع فى قبره وتولى عنه اصحابه انه يسمع قرع نعالهم اتاه ملكان فيقعدانه فيقولان ما كنت تقول فى هذا الرجل لمحمد فاما المؤمن فيقول اشهد انه عبد الله ورسوله فيقال له انظر الى مقعدك من النار قد ابدلك الله به مقعدا من الجنة فيراهما جميعا واما المنافق والكافر فيقال له ما كنت تقول فى هذا الرجل فيقول لا ادرى كنت اقول ما يقول الناس فيقال له لا دريت ولا تليت ويضرب بمطارق من حديد ضربة فيصيح صيحة يسمعها من يليه غير الثقلين رواه البخارى وروى مسلم نحوه ـ وعن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احدكم اذا مات عرض عليه مقعده بالغداة والعشى ان كان

من اهل الجنة فمن اهل الجنة وان كان من اهل النار فمن اهل النار فيقال هذا مقعدك حتى يبعثك الله اليه يوم القيامة متفق عليه۔ وعن عائشة رضى الله عنها ان يهودية دخلت عليها فذكرت عذاب القبر فقالت لها اعاذك الله من عذاب القبر فسألت عائشة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر حق قالت عائشة فما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد صلى صلاة الا تعوذ بالله من عذاب القبر متفق عليه۔ وعن زيد بن ثابت قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فى حائط لبنى النجار على بغلة له ونحن معه اذ حادت به فكادت تلقيه واذا اقبر ستة او خمسة فقال من يعرف اصحاب هذه الا قبر قال رجل انا قال فمتى ماتوا قال فى الشرك فقال ان هذه الامة تبتلى فى قبورها فلولا ان لا تدافنوا لدعوت الله ان يسمعكم من عذاب القبر الذى اسمع منه ثم اقبل علينا بوجهه فقال تعوذوا بالله من عذاب النار قالوا نعوذ بالله من عذاب النار قال تعوذوا بالله من عذاب القبر قالوا نعوذ بالله من عذاب القبر قال تعوذوا بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قالوا نعوذ بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قال تعوذوا بالله من فتنة الدجال قالوا نعوذ بالله من فتنة الدجال رواه مسلم۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقبر الميت اتاه ملكان اسودان ازرقان يقال لاحدهما المنكر وللآخر النكير فيقولان ما كنت تقول فى هذا الرجل فيقول هو عبد الله ورسوله اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فيقولان قد كنا نعلم انك تقول هذا ثم يفسح له فى قبره سبعون

ذراعا فی سبعين ثم ينوّر له فيه ثم يقال له نم فيقول ارجع الى اهلى فاخبرهم
فيقولان نم كنومة العروس الذى لا يوقظه الا احب اهله اليه حتى يبعثه
الله من مضجعه ذٰلك وان كان منافقا قال سمعت الناس يقولون
قولا فقلت مثله لا ادرى فيقولان قد كنا نعلم انك تقول ذٰلك فيقال
للارض التئمى عليه فتلتئم عليه فتختلف اضلاعه فلا يزال فيها معذبا
حتى يبعثه الله من مضجعه ذلك رواه الترمذى۔ وعن البراء
بن عازب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يأتيه ملكان فيجلسانه
فيقولان له من ربك فيقول ربى الله فيقولان له ما دينك فيقول دينى
الاسلام فيقولان ما هذا الرجل الذى بعث فيكم فيقول هو رسول الله
صلى الله عليه وسلم فيقولان له وما يدريك فيقول قرأت كتاب الله
فآمنت به وصدقت فذلك قوله يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت
الآية قال فينادى منادٍ من السماء ان صدق عبدى فافرشوه من الجنة
والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الى الجنة فيفتح قال فيأتيه من
روحها وطيبها ويفتح له فيها مد بصره واما الكافر فذكر موته قال
ويعاد روحه فی جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان من ربك
فيقول هاه هاه لا ادرى فيقولان له ما دينك فيقول هاه هاه لا ادرى
فيقولان ما هذا الرجل الذى بعث فيكم فيقول هاه هاه لا ادرى فينادى
منادٍ من السماء ان كذب فافرشوه من النار والبسوه من النار وافتحوا له
بابا الى النار قال فيأتيه من حرها وسمومها قال ويضيق عليه قبره
حتى تختلف فيه اضلاعه ثم يقيض له اعمى اصم معه مرزبة من
حديد لو ضرب بها جبل لصار ترابا فيضربه بها ضربة يسمعها ما بين

المشرق والمغرب الا الثقلين فيصير ترابا ثم يعاد فيه الروح رواه احمد۔
وابوداؤد۔ وعن عثمان انه كان اذا وقف على قبر بكى حتى يبل
لحيته فقيل له تذكر الجنة والنار فلا تبكي وتبكي من هذا فقال ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان القبر اول منزل من منازل
الآخرة فان نجا منه فما بعده ايسر منه وان لم ينج منه فما بعده
اشد منه قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رايت منظراً
قط الا والقبر افظع منه رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی
هذا حديث غريب۔ وعنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا
فرغ من دفن الميت وقف عليه فقال استغفروا لاخيكم ثم سلوا له
بالتثبيت فانه الآن يسئل رواه ابوداؤد۔ وعن ابی سعيد
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليسلط على الكافر في قبره تسعة
وتسعون تنينا تنهسه وتلدغه حتى تقوم الساعة لو ان تنينا منها نفخ
في الارض ما انبتت خضراء رواه الدارمی۔ وعن جابر قال
خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى سعد بن معاذ حين
توفي فلما صلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ووضع في قبره
وسوّی عليه سبّح رسول الله صلى الله عليه وسلم فسبّحنا طويلاً
ثم كبر فكبرنا فقيل يا رسول الله لم سبّحت ثم كبرت قال لقد
تضايق على هذا العبد الصالح قبره حتى فرجه الله عنه رواه احمد۔
وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا
الذی تحرك له العرش وفتحت له ابواب السماء وشهده سبعون
الفا من الملائكة لقد ضم ضمة ثم فرج عنه رواه النسائی۔

وعن اسماء بنت ابی بکر قالت قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خطیبا فذکر فتنۃ القبر التی یفتتن فیہا المرء فلما ذکر ذلک ضج المسلمون
ضجۃ رواہ البخاری ھکذا وزاد النسائی حالت بینی وبین ان افھم
کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سکنت ضجتھم قلت لرجل
قریب منی ای بارک اللہ فیک ماذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی آخر قولہ قال قال قد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من
فتنۃ الدجال۔ وعن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا ادخل المیت القبر مثلت لہ الشمس عند غروبہا
فیجلس یمسح عینیہ ویقول دعونی اصلی رواہ ابن ماجۃ۔ وعن
ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت یصیر الی القبر
فیجلس الرجل فی قبرہ غیر فزع ولا مشغوب ثم یقال فیم کنت فیقول
کنت فی الاسلام فیقال ما ھذا الرجل فیقول محمد رسول اللہ جاءنا
بالبینات من عند اللہ فصدقناہ فیقال لہ ھل رایت اللہ فیقول
ماینبغی لاحد ان یری اللہ فیفرج لہ فرجۃ قبل النار فینظر الیہ
یحطم بعضہا بعضا فیقال لہ انظر الی ما وقاک اللہ ثم یفرج لہ فرجۃ
قبل الجنۃ فینظر الی زھرتہا وما فیہا فیقال لہ ھذا مقعدک
علی الیقین کنت وعلیہ مت وعلیہ تبعث ان شاء اللہ تعالی ویجلس
الرجل السوء فی قبرہ فزعا مشغوبا فیقال لہ فیم کنت فیقول
لا ادری فیقال لہ ما ھذا الرجل فیقول سمعت الناس یقولون قولا
فقلتہ فیفرج لہ فرجۃ قبل الجنۃ فینظر الی زھرتہا وما فیہا
فیقال لہ انظر الی ما صرف اللہ عنک ثم یفرج لہ فرجۃ الی النار

فینظر الیہا یحطم بعضہا بعضا فیقال لہ ہذا مقعدک علی الشک کنت وعلیہ مت وعلیہ تبعث ان شاء اللہ تعالیٰ رواہ ابن ماجۃ۔

باب الاعتصام بالکتاب والسنة

وقول اللہ عزوجل واعتصموا بحبل اللہ جمیعا وقولہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ وقولہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم وقولہ وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا وقولہ ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصٰلحین وقولہ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد متفق علیہ۔ وعن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الہدی ہدی محمد وشر الامور محدثاتہا وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ مسلم وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابغض الناس الی اللہ ثلاثۃ ملحد فی الحرم ومبتغ فی الاسلام سنۃ الجاہلیۃ ومطلب دم امرئ مسلم بغیر حق لیہریق دمہ رواہ البخاری۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابی قیل ومن ابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی رواہ البخاری۔ وعن جابر قال جاءت ملائکۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو نائم فقالوا ان لصاحبکم ہذا مثلا فاضربوا لہ

مثلاً قال بعضہم انہ نائم وقال بعضہم ان العین نائمۃ والقلب یقظان
فقالوا مثلہ کمثل رجل بنی دارا وجعل فیہا مأدبۃ وبعث داعیا فمن
اجاب الداعی دخل الدار واکل من المأدبۃ ومن لم یجب الداعی
لم یدخل الدار ولم یأکل من المأدبۃ فقالوا اولوہا لہ یفقہہا قال
بعضہم انہ نائم وقال بعضہم ان العین نائمۃ والقلب یقظان فقالوا
الدار الجنۃ والداعی محمد فمن اطاع محمدا فقد اطاع اللہ ومن عصیٰ
محمدا فقد عصی اللہ ومحمد فرق بین الناس رواہ البخاری۔ وعن
انس قال جاء ثلاثۃ رھط الی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسألون
عن عبادۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما اخبروا بہا کانہم تقالوھا
فقالوا این نحن من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد غفر اللہ لہ ما
تقدم من ذنبہ وما تأخر فقال احدھم اما انا فاصلی اللیل ابدا
وقال الآخر انا اصوم النہار ابدا ولا افطر وقال الآخر انا اعتزل النساء
فلا اتزوج ابدا فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیہم فقال انتم الذین
قلتم کذا وکذا اما واللہ انی لاخشاکم للہ واتقاکم لہ لکنی اصوم
وافطر واصلی وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی
متفق علیہ۔ وعن عائشۃ قالت صنع رسول اللہ علیہ وسلم
شیأ فرخص فیہ فتنزہ عنہ قوم فبلغ ذٰلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فخطب فحمد اللہ ثم قال ما بال اقوام یتنزھون عن الشئ اصنعہ
فواللہ انی لاعلمہم باللہ واشدھم لہ خشیۃ متفق علیہ۔ وعن
رافع بن خدیج قال قدم نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم
یؤبرون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نصنعہ قال لعلکم لو لم تفعلوا

كان خير افتركوه فنقصت قال فذكروا ذلك له فقال انما انا بشر اذا امرتكم بشئ من امر دينكم فخذوا به واذا امرتكم بشئ من رأيي فانما انا بشر رواه مسلم وعن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما مثلی ومثل ما بعثنی الله به کمثل رجل اتی قوما فقال یا قوم انی رایت الجیش بعینیّ وانی انا النذیر العریان فالنجاء النجاء فاطاعہ طائفة من قومه فادلجوا فانطلقوا علی مهلهم فنجوا وکذبت طائفة منهم فاصبحوا مکانهم فصبحهم الجیش فاهلکهم واجتاحهم فذلك مثل من اطاعنی فاتبع ما جئت به ومثل من عصانی وکذب ما جئت به من الحق متفق علیه۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثلی کمثل رجل استوقد نارا فلما اضاءت ما حولها جعل الفراش وهذه الدواب التی تقع فی النار یقعن فیها وجعل یحجزهن ویغلبنه فیقتحمن فیها فانا آخذ بحجزکم عن النار وانتم تقحمون فیها هذه روایة البخاری ولمسلم نحوها وقال فی آخرها قال فذلك مثلی ومثلکم انا آخذ بحجزکم عن النار هلم عن النار هلم عن النار فتغلبونی تقحمون فیها۔ وعن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل ما بعثنی الله به من الهدی والعلم کمثل الغیث الکثیر اصاب ارضا فکانت منها طائفة طیبة قبلت الماء فانبتت الکلأ والعشب الکثیر وکانت منها اجادب امسکت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا وسقوا وزرعوا واصاب منها طائفة اخری انما هی قیعان لا تمسك ماء ولا تنبت کلأ فذلك مثل من فقه فی دین الله ونفعه ما بعثنی الله به فعلم وعلم ومثل من لم یرفع بذلك رأسا ولم یقبل هدی الله الذی ارسلت به متفق علیه۔ وعن عائشة قالت تلا رسول الله صلی الله علیه

وسلم هو الذی انزل علیک الکتاب منه آیات محکمات وقرأ الی وما یذکر الا اولوا الالباب قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا رایت وعند مسلم رأیتم الذین یتبعون ما تشابه منه فاولئک الذین سماهم الله فاحذروهم متفق علیه۔ وعن عبد الله بن عمرو قال هجرت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما قال فسمع اصوات رجلین اختلفا فی آیة فخرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم یعرف فی وجهه الغضب فقال انما هلک من کان قبلکم باختلافهم فی الکتاب رواه مسلم وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن شئ لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسئلته رواه مسلم وروی البخاری نحوه۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواه مسلم وعنه قال کان اهل الکتاب یقرؤن التوراة بالعبرانیة ویفسرونها بالعربیة لاهل الاسلام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تصدقوا اهل الکتاب ولا تکذبوهم وقولوا آمنا بالله وما انزل الینا الآیة رواه البخاری۔ وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع رواه مسلم۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من نبی بعثه الله فی امة قبلی الا کان له فی امته حواریون واصحاب یأخذون بسنته ویقتدون بأمره ثم انها تخلف من بعدهم خلوف

یقولون ما لا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاهدهم بیدہ فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن ولیس وراء ذٰلک من الایمان حبة خردل رواه مسلم۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من دعا الی هدی کان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ینقص ذٰلک من اجورهم شیأ ومن دعا الی ضلالة کان علیه من الاثم مثل آثام من تبعه لا ینقص ذٰلک من آثامهم شیأ رواه مسلم۔ وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بدأ الاسلام غریبا وسیعود کما بدأ فطوبی للغرباء رواه مسلم۔ وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الایمان لیأرز الی المدینة کما تأرز الحیة الی جحرها متفق علیه۔ وعن ربیعة الجرشی قال اتی نبی الله صلی الله علیه وسلم فقیل له لتنم عینک وتسمع اذنک ولیعقل قلبک قال فنامت عینی وسمعت اذنای وعقل قلبی قال فقیل لی سید بنی دارا فصنع فیها مأدبة وارسل داعیا فمن اجاب الداعی دخل الدار واکل من المأدبة ورضی عنه السید ومن لم یجب الداعی لم یدخل الدار ولم یأکل من المأدبة وسخط علیه السید قال فالله السید ومحمد الداعی والدار الاسلام والمأدبة الجنة رواه الدارمی۔ وعن ابی رافع قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا الفین احدکم متکئا علی اریکته یأتیه الامر من امری مما امرت به او نهیت عنه فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب الله اتبعناه رواه احمد وابوداود والترمذی وابن ماجة والبیهقی فی دلائل النبوة۔ وعن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا انی

اوتیت القرآن ومثله معه الا یوشك رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیه من حلال فاحلوه وما وجدتم فیه من حرام فحرموه وان ما حرم رسول الله کما حرم الله الا لا یحل[1] لکم الحمار الاهلی ولا کل ذی ناب من السباع ولا لقطة معاهد الا ان یستغنی عنها صاحبها ومن نزل بقوم فعلیهم ان یقروه فان لم یقروه فله ان یُعْقِبَهم بمثل قراه رواه ابوداود وروی الدارمی نحوه وکذا ابن ماجة الی قوله کما حرم الله وقال علی القاری رحمه الله الباری قوله فعلیهم[2] ان یقروه فان لم یقروه فله ان یعقبهم بمثل قراه کان فی بدء الاسلام والامر باخذ مقدار القری من مال المنزول به کرها کان من جملة العقوبات التی نسخت بوجوب الزکوة۔ وعن العرباض بن سارية قال قام رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ایحسب احدکم متکئا علی اریکته یظن ان الله لم یحرم شیأ الا ما فی هذا القرآن الا وانی وا لله

---

[1] قوله الا لا یحل لکم الحمار الاهلی شروع فی بیان ما ثبت بالسنة ولیس له اثر فی الکتاب علی سبیل التمثیل لا التحدید کذا قاله الطیبی وقوله ولا لقطة معاهد وجه التخصیص الاهتمام بشان المعاهد لعهده لان النفس ربما تتساهل فی لقطته لکونه کافرا کذا فی المرقات۔

[2] قوله فعلیهم ان یقروه الخ هذا کان فی بدء الاسلام فانه علیه الصلوة والسلام کان یبعث الجیوش الی الغزو وکانوا یمرون فی طریقهم باحیاء العرب لیس هناك سوق یشترون منه الطعام ولا معهم زاد فاوجب علیهم ضیافتهم لئلا ینقطعوا عن الغزو فلما قوی الاسلام وغلبت الشفقة والرحمة علی الناس نسخ الوجوب وبقی الجواز والاستحباب قاله فی المرقات۔

قد امرت ووعظت ونہیت عن اشیاء انہا لمثل القرآن او اکثروان اللہ
لم یحل لکم ان تدخلوا بیوت اہل الکتاب الا باذن ولا ضرب نسائہم
ولا اکل ثمارہم اذا اعطوکم الذی علیہم رواہ ابوداود۔ وعنہ قال
صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم ثم اقبل علینا بوجہہ
فوعظنا موعظۃ بلیغۃ ذرفت منہا العیون ووجلت منہا القلوب فقال
رجل یا رسول اللہ کان ہذہ موعظۃ مودع فاوصنا فقال اوصیکم
بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان کان عبدا حبشیا فانہ من یعش
منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء
الراشدین المہدیین تمسکوابہا وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم
ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ
احمد وابوداود والترمذی وابن ماجۃ الا انہما لم یذکرا الصلاۃ
وعن عبد اللہ بن مسعود قال خط لنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خطا ثم قال ہذا سبیل اللہ ثم خط خطوطا عن یمینہ
وعن شمالہ وقال ہذہ سبل علی کل سبیل منہا شیطان یدعو
الیہ وقرأ وان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ الآیۃ رواہ احمد
والنسائی والدارمی۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت
بہ رواہ البغوی فی شرح السنۃ وقال النووی فی اربعینہ ہذا حدیث
صحیح رویناہ فی کتاب الحجۃ باسناد صحیح۔ وعن بلال
ابن الحرث المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیا
سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من

عمل بها من غيران ينقص من اجورهم شيأ ومن ابتدع بدعة
ضلالة لايرضاها الله ورسوله كان عليه من الاثم مثل آثام من
عمل بها لا ينقص ذلك من اوزارهم شيأ رواه الترمذی وعن
عمرو بن عوف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الدين
ليأرز الى الحجاز كما تأرز الحية الى جحرها وليعقلن الدين من الحجاز
معقل الاروية من رأس الجبل ان الدين بدأ غريبا وسيعود كما
بدأ فطوبى للغرباء وهم الذين يصلحون ما افسد الناس من
بعدى من سنتى رواه الترمذی وعن عبد الله بن عمرو
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليأتين على امتى كما اتى
على بنى اسرائيل حذو النعل بالنعل حتى ان كان منهم من اتى
امه علانية لكان فى امتى من يصنع ذلك وان بنى اسرائيل تفرقت
على ثنتين وسبعين ملة وتفترق امتى على ثلاث وسبعين
ملة كلهم فى النار الا ملة واحدة قالوا من هى يا رسول الله قال
ما انا عليه واصحابى رواه الترمذی وفى رواية احمد وابى داود
عن معاوية ثنتان وسبعون فى النار وواحدة فى الجنة وهى
الجماعة وانه سيخرج فى امتى اقوام تتجارى بهم تلك الاهواء
كما يتجارى الكلب بصاحبه لايبقى منه عرق ولا مفصل الا دخله
وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الله لايجمع امتى اوقال امة محمد على ضلالة ويد الله على
الجماعة ومن شذ شذ فى النار رواه الترمذی وعنه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانه

من شذ شذ فی النار رواہ ابن ماجۃ۔ وعنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی وذلک من سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ رواہ الترمذی۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید رواہ البیہقی فی کتاب الزہد لہ۔ وعن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اتاہ عمر فقال انا نسمع احادیث من یہود تعجبنا افتری ان نکتب بعضہا فقال امتہوکون انتم کما تہوکت الیہود والنصاری لقد جئتکم بہا بیضاء نقیۃ ولو کان موسی حیا ماوسعہ الا اتباعی رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان۔ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ من اکل طیبا وعمل فی سنۃ وامن الناس بوائقہ دخل الجنۃ فقال رجل یا رسول اللہ ان ہذا الیوم لکثیر فی الناس قال وسیکون فی قرون بعدی رواہ الترمذی۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر بہ ہلک ثم یأتی زمان من عمل منہم بعشر ما امر بہ نجا رواہ الترمذی۔ وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ضل قوم بعد ہدی کانوا علیہ الا اوتوا الجدل ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الآیۃ ما ضربوہ لک الا جدلا بل ہم قوم خصمون رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ۔ وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا تشددوا علی انفسکم فیشدد اللہ علیکم

فان قوما شددوا علی انفسھم فشدد اللہ علیھم فتلک بقایاھم فی الصوامع والدیار رھبانیۃ ابتدعوھا ما کتبناھا علیھم رواہ ابوداؤد۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل القرآن علی خمسۃ اوجہ حلال وحرام ومحکم ومتشابہ وامثال فاحلوا الحلال وحرموا الحرام واعملوا بالمحکم وآمنوا بالمتشابہ واعتبروا بالامثال ھذا لفظ المصابیح وروی البیہقی فی شعب الایمان ولفظہ فاعملوا بالحلال واجتنبوا الحرام واتبعوا المحکم۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامر ثلاثۃ امر بین رشدہ فاتبعہ وامر بین غیہ فاجتنبہ وامر اختلف فیہ فکلہ الی اللہ عزوجل رواہ احمد۔ وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان ذئب الانسان کذئب الغنم یأخذ الشاذۃ والقاصیۃ والناحیۃ وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعۃ والعامۃ رواہ احمد۔ وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ رواہ احمد وابوداود۔ وعن مالک بن انس مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ کذا فی المؤطا۔ وعن غضیف بن الحرث الثمالی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلھا من السنۃ فتمسک بسنۃ خیر من احداث بدعۃ رواہ احمد۔ وعن حسان قال ما ابتدع قوم بدعۃ فی دینھم الا نزع اللہ من سنتھم مثلھا ثم لا یعیدھا الیھم الی یوم القیامۃ رواہ الدارمی۔ وعن ابراھیم بن میسرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ

فقد اعان على هدم الاسلام رواه البیهقی فی شعب الایمان مرسلا۔
وعن ابن عباس قال من تعلم کتاب الله ثم اتبع ما فیه هداه الله
من الضلالة فی الدنیا ووقاه یوم القیامة سوء الحساب فی روایة قال
من اقتدى بکتاب الله لا یضل فی الدنیا ولا یشقى فی الآخرة ثم تلا هذه
الآیة فمن اتبع هدای فلا یضل ولا یشقى رواه رزین ۔ وعن ابن مسعود
ان رسول الله صلى الله علیه وسلم قال ضرب الله مثلا صراطا مستقیما
وعن جنبتی الصراط سوران فیهما ابواب مفتحة وعلى الابواب ستور
مرخاة وعند رأس الصراط داع یقول استقیموا على الصراط ولا تعوجوا
وفوق ذلك داع یدعو کلما هم عبد ان یفتح شیأ من تلك الابواب
قال ویحك لا تفتحه فانك ان تفتحه تلجه ثم فسره فاخبر ان الصراط
هو الاسلام وان الابواب المفتحة محارم الله وان الستور المرخاة
حدود الله وان الداعی على رأس الصراط هو القرآن وان الداعی
من فوقه هو واعظ الله فی قلب کل مؤمن رواه رزین ورواه احمد
والبیهقی فی شعب الایمان عن النواس بن سمعان وکذا الترمذی عنه
الا انه ذکر اخصر منه۔ وعن ابن مسعود قال من کان مستنا
فلیستن بمن قد مات فان الحی لا تؤمن علیه الفتنة اولئك اصحاب
محمد صلى الله علیه وسلم کانوا افضل هذه الامة ابرها قلوبا واعمقها
علما واقلها تکلفا اختارهم الله لصحبة نبیه ولاقامة دینه فاعرفوا
لهم فضلهم واتبعوهم على اثرهم وتمسکوا بما استطعتم من اخلاقهم
وسیرهم فانهم کانوا على الهدى المستقیم رواه رزین۔ وعن
جابر ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه اتى رسول الله صلى الله علیه وسلم

بنسخة من التوراة فقال يا رسول الله هذه نسخة من التوراة فسكت فجعل يقرأ ووجه رسول الله صلى الله عليه وسلم يتغير فقال ابو بكر ثكلتك الثواكل ما ترى ما بوجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فنظر عمر الى وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اعوذ بالله من غضب الله وغضب رسوله رضينا بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد نبيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفس محمد بيده لو بدا لكم موسى فاتبعتموه وتركتمونى لضللتم عن سواء السبيل ولو كان حيا وادرك نبوتى لاتبعنى رواه الدارمى۔ وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلامى[1] لا ينسخ كلام الله وكلام الله

---

[1] قوله كلامى لا ينسخ كلام الله الخ انما يجوز النسخ بالكتاب والسنة متفقا ومختلفا فيجوز نسخ الكتاب بالكتاب والسنة وكذا يجوز نسخ السنة بالسنة والكتاب فهى اربع صور عندنا اى نسخ الكتاب بالكتاب ونسخ السنة بالسنة ونسخ الكتاب بالسنة ونسخ السنة بالكتاب خلافا للشافعى فى المختلف فلا يجوز عنده الا نسخ الكتاب بالكتاب والسنة بالسنة قلنا لما كان النسخ بيان مدة الحكم المطلق جاز ان يبين الله مدة كلام رسوله او رسوله مدة كلام ربه وقوله صلى الله عليه وسلم كلامى لا ينسخ كلام الله يؤيد ظاهرا مذهب الشافعى ولكن المراد به ما قوله اجتهادا او رأيا هذا كلامه صلى الله عليه وسلم لا ينسخ كلام الله وغيره من الاحاديث الثابتة بالوحى يكون ناسخا للكتاب ويؤيده قوله صلى الله عليه وسلم كنسخ القرآن فى الحديث الآتى على معنى نسخ الاحاديث القرآن باضافة المصدر الى المفعول فمثاله نسخ الوصية

ینسخ کلامی وکلام اللّٰہ ینسخ بعضہ بعضا رواہ الدارقطنی۔ وقال الشیخ فی اللمعات وقد ثبت عند الحنفیۃ ان الحدیث یکون ناسخا للکتاب فالمراد بکلامی فی ہذا الحدیث ای ما اقولہ اجتہادا ورأیا ولوحمل قولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کنسخ القرآن فی الحدیث الآتی علی معنی نسخ الاحادیث القرآن باضافۃ المصدر الی المفعول لثبت الحدیث ناسخا للکتاب۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

للوالدین والاقربین بقولہ علیہ السلام لاوصیۃ لوارث واجیب بان الناسخ انما ہو آیۃ المیراث وفیہ بحث اذ الکلام فی الوصیۃ لافی مقدار الموصی بہ ومن ہذا القبیل قولہ علیہ السلام نحن معاشر الانبیاء لانورث ہذا ہو النوع الاول والنوع الثانی وکلام اللّٰہ ینسخ کلامی وہذا یؤید مذہب ابی حنیفۃ فی الجواز خلافا للشافعی ومثالہ نسخ التوجہ الی بیت المقدس فانہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان متوجہا الی الکعبۃ ثم تحول الی بیت المقدس بالسنۃ ثم نسخ بقولہ تعالی فول وجہک شطر المسجد الحرام والنوع الثالث وکلام اللّٰہ ینسخ بعضہ بعضا وہذا لاخلاف فیہ کآیات المسالمۃ بآیات القتال بقی فی الحدیث قسم رابع وہو نسخ السنۃ بالسنۃ وجوازہ متفق علیہ ومثالہ کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور الافزوروہا فاجتمع فی ہذا الحدیث الناسخ والمنسوخ وہو مستفاد من الحدیث الآتی وہو قولہ احادیثنا ینسخ بعضہا بعضا التقطتہ من نور الانوار وقمر الاقمار واللمعات والمرقات وقال فی ردالمحتار اختلفوا فی سجود الملائکۃ قیل کان للّٰہ تعالیٰ والتوجہ الی آدم للتشریف کاستقبال الکعبۃ وقیل بل لآدم علی وجہ التحیۃ والاکرام ثم نسخ بقولہ علیہ السلام لوامرت احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجہا تاتارخانیہ قال فی تبیین المحارم

ان احادیثنا ینسخ بعضها بعضا کنسخ القرآن رواہ الدارقطنی۔ وعن ابی ثعلبۃ الخشنی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ فرض فرائض فلا تضیعوھا
وحرم حرمات فلا تنتھکوھا وحد حدودا فلا تعتدوھا وسکت عن اشیاء
من غیر نسیان فلا تبحثوا عنھا رواہ الدارقطنی۔

کتاب العلم

وقول اللہ عزوجل فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین
ولینذروا قومہم اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون وقولہ ومن یؤت الحکمۃ
فقد اوتی خیرا کثیرا وقولہ قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین
لا یعلمون وقولہ یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم
درجات وقولہ رب زدنی علما۔ عن عبد اللہ بن عمرو قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیۃ وحدثوا عن
بنی اسرائیل ولا حرج ومن کذب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار
رواہ البخاری۔ وعن سمرۃ بن جندب والمغیرۃ بن شعبۃ
قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حدث عنی بحدیث
یری انہ کذب فھو احد الکاذبین رواہ مسلم۔ وعن معاویۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین
وانما انا قاسم واللہ یعطی متفق علیہ۔ وعن ابی ھریرۃ

والصحیح الثانی ولم یکن عبادۃ لہ بل تحیۃ واکراما ولذا امتنع عنہ ابلیس وکان جائزا فیما مضی
کما فی قصۃ یوسف قال ابو منصور الماتریدی وفیہ دلیل علی نسخ الکتاب بالسنۃ۔۱۲

قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الناس معادن کمعادن الذھب والفضۃ خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا رواہ مسلم۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحسد الا فی اثنتین رجل اٰتاہ اللہ مالا فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق ورجل اٰتاہ اللہ الحکمۃ فھو یقضی بھا ویعلمھا متفق علیہ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلاثۃ الا من صدقۃ جاریۃ اوعلم ینتفع بہ اوولد صالح یدعولہ رواہ مسلم۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نفس عن مؤمن کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیامۃ ومن یسّر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والآخرۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ واللہ فی عون العبد ماکان العبد فی عون اخیہ ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سھل اللہ لہ بہ طریقا الی الجنۃ وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینھم الا نزلت علیھم السکینۃ وغشیتھم الرحمۃ وحفتھم الملائکۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ ومن بطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ رواہ مسلم۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اوّل الناس یقضی علیہ یوم القیامۃ رجل استشھد فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا فقال فما عملت فیھا قال قاتلت فیک حتی استشھدت قال کذبت ولکنک قاتلت لان یقال جریٔ فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجھہ حتی القی فی النار ورجل تعلم العلم وعلمہ وقرء القرآن فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا قال فما عملت فیھا قال تعلمت العلم وعلمتہ وقرأت فیک القرآن قال کذبت ولکنک تعلمت العلم لیقال انک عالم وقرأت القرآن لیقال ھو قاریٔ فقد قیل ثم

امربه فسحب على وجهه حتى القى فى النار ورجل وسع الله عليه واعطاه
من اصناف المال كله فاتى به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فيها قال
ما تركت من سبيل تحب ان ينفق فيها الا انفقت فيها لك قال كذبت
ولكنك فعلت ليقال هو جواد فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه ثم القى
فى النار رواه مسلم ۔ وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد ولكن يقبض العلم
بقبض العلماء حتى اذا لم يبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا
فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا متفق عليه ۔ وعن شقيق قال كان
عبد الله بن مسعود يذكر الناس فى كل خميس فقال له رجل يا
ابا عبد الرحمٰن لوددت انك ذكرتنا فى كل يوم قال اما انه يمنعنى من ذلك
انى اكره ان املكم وانى اتخولكم بالموعظة كما كان النبى صلى الله عليه وسلم
يتخولنا بها مخافة السآمة علينا متفق عليه ۔ وعن انس قال كان
النبى صلى الله عليه وسلم اذا تكلم بكلمة اعادها ثلاثا حتى تفهم عنه
واذا اتى على قوم فسلم عليهم سلم عليهم ثلاثا رواه البخارى ۔ وعن
ابى مسعود الانصارى قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم
فقال انه ابدع بى فاحملنى فقال ما عندى فقال رجل يا رسول الله
انا ادله على من يحمله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دل
على خير فله مثل اجر فاعله رواه مسلم ۔ وعن جرير قال كنا
فى صدر النهار عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءه قوم عراة
مجتابى النمار او العباء متقلدى السيوف عامتهم من مضر بل كلهم من
مضر فتمعر وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم لما رأى بهم من الفاقة

فدخل ثم خرج فامر بلالا فاذن واقام فصلی ثم خطب فقال یا ایها الناس
اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدة الی آخر الآیة ان الله کان علیکم
رقیبا والآیة التی فی الحشر اتقوا الله ولتنظر نفس ما قدمت لغد تصدق
رجل من دیناره من درهمہ من ثوبہ من صاع برہ من صاع تمرہ حتی قال
ولو بشق تمرة قال فجاء رجل من الانصار بصرة کادت کفہ تعجز عنها بل
قد عجزت ثم تتابع الناس حتی رأیت کومین من طعام وثیاب حتی رأیت
وجہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم یتہلل کانہ مذهبة فقال رسول الله
علیہ وسلم من سنّ فی الاسلام سنة حسنة فلہ اجرها واجر من عمل بها
من بعدہ من غیر ان ینقص من اجورهم شیٔ ومن سنّ فی الاسلام سنة
سیئة کان علیہ وزرها ووزر من عمل بها من بعدہ من غیر ان ینقص
من اوزارهم شیٔ رواہ مسلم ۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول الله
صلی الله علیہ وسلم لا تقتل نفس ظلما الا کان علی ابن آدم الاول
کفل من دمها لانہ اول من سن القتل متفق علیہ ۔ وعن کثیر
بن قیس قال کنت جالسا مع ابی الدرداء فی مسجد دمشق فجاءہ
رجل فقال یا ابا الدرداء انی جئتک من مدینة الرسول صلی الله
علیہ وسلم لحدیث بلغنی انک تحدث عن رسول الله علیہ وسلم
ما جئت لحاجة قال فانی سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول
من سلک طریقا یطلب فیہ علما سلک الله بہ طریقا من طرق الجنة
وان الملائکة لتضع اجنحتها رضا لطالب العلم وان العالم لیستغفر لہ من
فی السموات ومن فی الارض والحیتان فی جوف الماء وان فضل العالم
علی العابد کفضل القمر لیلة البدر علی سائر الکواکب وان العلماء

ورثۃ الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما وانما ورثوا العلم فمن اخذہ اخذ بحظ وافر رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی۔ وعن ابی امامۃ الباھلی قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان احدھما عابد والآخر عالم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ واھل السموات والارض حتی النملۃ فی جحرھا وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر رواہ الترمذی ورواہ الدارمی عن مکحول مرسلا ولم یذکر رجلان وقال فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم تلا ھذہ الآیۃ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء وسرد الحدیث الی آخرہ۔ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الناس لکم تبع وان رجالا یأتونکم من اقطار الارض یتفقھون فی الدین فاذا اتوکم فاستوصوابھم خیرا رواہ الترمذی۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ الحکیم فحیث وجدھا فھو احق بھا رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وابراھیم بن الفضل الراوی یضعف فی الحدیث۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد رواہ الترمذی وابن ماجۃ۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم وواضع العلم عند غیر اھلہ کمقلد الخنازیر الجواھر واللؤلؤ والذھب رواہ ابن ماجۃ وروی البیھقی فی شعب الایمان الی قولہ مسلم وقال ھذا حدیث متنہ مشھور واسنادہ

ضعیف وقد روی من اوجہ کلہا ضعیف۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان لا تجتمعان فی منافق حسن سمت ولا فقہ فی الدین رواہ الترمذی۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج فی طلب العلم فہو فی سبیل اللہ حتی یرجع رواہ الترمذی والدارمی۔ وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع اللہ العلماء یوم القیامۃ فیقول انی لم اجعل حکمتی فی قلوبکم الا وانا ارید بکم الخیر اذہبوا الی الجنۃ فقد غفرت لکم علی ما کان منکم رواہ امامنا ابوحنیفۃ۔ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یشبع المؤمن من خیر یسمعہ حتی یکون منتہاہ الجنۃ رواہ الترمذی۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیامۃ بلجام من نار رواہ احمد وابوداود والترمذی وروا ہ ابن ماجۃ عن انس۔ وعن کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم لیجاری بہ العلماء اولیماری بہ السفہاء او یصرف بہ وجوہ الناس الیہ ادخلہ اللہ النار رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ اللہ لا یتعلمہ الا لیصیب بہ عرضا من الدنیا لم یجد عرف الجنۃ یوم القیامۃ یعنی ریحہا رواہ احمد وابوداود وابن ماجۃ۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظہا ووعاہا واداہا

فرب حامل فقه غیر فقیه ورب حامل فقه الی من هو افقه منه ثلاث لا یغل
علیهن قلب مسلم اخلاص العمل للہ والنصیحة للمسلمین ولزوم
جماعتهم فان دعوتهم تحیط من ورائهم رواه الشافعی والبیهقی فی
المدخل ورواه احمد والترمذی وابوداود وابن ماجة والدارمی عن
زید بن ثابت الا ان الترمذی واباداود لم یذکرا ثلاث لا یغل علیهن
الی آخره ـ وعن ابن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول نضر اللہ امرأ سمع منا شیأ فبلغه کما سمعه فرب مبلغ اوعی له
من سامع رواه الترمذی وابن ماجة ورواه الدارمی عن ابی الدرداء
وعن ابن عباس رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا
الحدیث عنی الا ما علمتم فمن کذب علیّ متعمدا فلیتبوّأ مقعده من النار رواه
الترمذی ورواه ابن ماجة عن ابن مسعود وجابر ولم یذکرا اتقوا الحدیث عنی
الا ما علمتم وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن
برأیه فلیتبوّأ مقعده من النار وفی روایة من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوّأ مقعده
من النار ـ رواه الترمذی وعن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیه فاصاب فقد اخطأ رواه الترمذی
وابوداؤد ـ وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم المراء فی القرآن کفر رواه احمد وابوداؤد ـ وعن
عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال سمع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قوما یتدارؤن فی القرآن فقال انما هلك من کان قبلکم
بهذا ضربوا کتاب اللہ بعضه ببعض وانما نزل کتاب اللہ یصدق
بعضه بعضا فلا تکذبوا بعضه ببعض فما علمتم منه فقولوا وما جهلتم

فكلوه الى عالمه رواه احمد وابن ماجة۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انزل القرآن على سبعة احرف لكل آية منها ظهر وبطن ولكل حد مطلع رواه البغوى فى شرح السنة۔ وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العلم ثلاثة آية محكمة اوسنة قائمة او فريضة عادلة وما كان سوى ذلك فهو فضل رواه ابوداود وابن ماجة۔ وعن عوف بن مالك الاشجعى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقص الا امير او مأمور او مختال رواه ابوداود ورواه الدارمى عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده وفى روايته او مراء بدل او مختال۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من افتى بغير علم كان اثمه على من افتاه ومن اشار على اخيه بامر يعلم ان الرشد فى غيره فقد خانه رواه ابوداود۔ وعن معاوية قال ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن الاغلوطات رواه ابوداود۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا الفرائض والقرآن وعلموا الناس فانى مقبوض رواه الترمذى۔ وعن ابى الدرداء قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فشخص ببصره الى السماء ثم قال هذا اوان يختلس فيه العلم من الناس حتى لا يقدروا منه على شئ رواه الترمذى۔ وعن ابى هريرة رواية يوشك ان يضرب الناس اكباد الابل يطلبون العلم فلا يجدون احدا اعلم من عالم المدينة رواه الترمذى وفى جامعه قال ابن عيينة انه مالك بن انس ومثله عن عبد الرزاق قال اسحق بن موسى وسمعت ابن عيينة انه قال هو العمرى الزاهد

واسمه عبد العزیز ابن عبد اللہ۔ وعنــــہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لوکان الدین معلقا بالثریا لتناولہ رجل من
فارس متفق علیہ وروی الطبرانی عن قیس بن سعد بن عبادۃ نحوہ وفی
روایتہ لوکان العلم بدل لوکان الدین وقال الحافظ السیوطی ھذا الحدیث
الذی رواہ الشیخان اصل صحیح یعتمد علیہ فی [illegible] لابی حنیفۃ
وھو متفق علی صحتہ وفی حاشیۃ الشبراملسی علی المواھب عن العلامۃ
الشامی تلمیذ الحافظ السیوطی قال ما جزم بہ شیخنا من ان ابا حنیفۃ
ھو المراد من ھذا الحدیث ظاھر لا شک فیہ لانہ لم یبلغ من ابناء فارس
فی العلم مبلغہ احد۔ وعنــــہ فیما اعلم عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ
سنۃ من یجدد لھا دینھا رواہ ابوداود۔ وعن ابراھیم ابن عبد الرحمن
العذری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحمل ھذا العلم من کل
خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتأویل الجاھلین
رواہ البیھقی فی کتاب المدخل۔ وعن الحسن مرسلا قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جاءہ الموت وھو یطلب العلم لیحیی
بہ الاسلام فبینہ وبین النبیین درجۃ واحدۃ فی الجنۃ رواہ الدارمی
وعنــــہ مرسلا قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجلین
کانا فی بنی اسرائیل احدھما کان عالما یصلی المکتوبۃ ثم یجلس فیعلم
الناس الخیر والآخر یصوم النھار ویقوم اللیل ایھما افضل قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فضل ھذا العالم الذی یصلی المکتوبۃ ثم یجلس فیعلم
الناس الخیر علی العابد الذی یصوم النھار ویقوم اللیل کفضلی علی ادناکم

رواہ الدارمی۔ وعن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل الفقیہ فی الدین ان احتیج الیہ نفع وان استغنی عنہ اغنی نفسہ رواہ رزین۔ وعن عکرمۃ ان ابن عباس قال حدث الناس کل جمعۃ مرۃ فان ابیت فمرتین فان اکثرت فثلاث مرات ولا تمل الناس ھذا القران ولا الفینک تأتی القوم وھم فی حدیث من حدیثھم فتقص علیھم فتقطع علیھم حدیثھم فتملھم ولکن انصت فاذا امروک فحدثھم وھم یشتھونہ وانظر السجع من الدعاء فاجتنبہ فانی عھدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لا یفعلون ذلک رواہ البخاری۔ وعن واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم فادرکہ کان لہ کفلان من الاجر فان لم یدرکہ کان لہ کفل من الاجر رواہ الدارمی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما یلحق المؤمن من عملہ وحسناتہ بعد موتہ علما علمہ ونشرہ وولدا صالحا ترکہ ومصحفا ورثہ او مسجدا بناہ او بیتا لابن السبیل بناہ او نھرا اجراہ او صدقۃ اخرجھا من مالہ فی صحتہ وحیاتہ تلحقہ من بعد موتہ رواہ ابن ماجۃ والبیھقی فی شعب الایمان۔ وعن عائشۃ انھا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل اوحی الی انہ من سلک مسلکا فی طلب العلم سھلت لہ طریق الجنۃ وسلبت کریمتیہ اثبتہ علیھما الجنۃ وفضل فی علم خیر من فضل فی عبادۃ وملاک الدین الورع رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔ وعن ابن عباس قال تدارس العلم ساعۃ من اللیل خیر من احیائھا رواہ الدارمی۔

وعن عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بمجلسین

فی مسجدہ فقال کلاھما علی خیر واحدھما افضل من صاحبہ اما ھؤلاء فید عون اللہ ویرغبون الیہ فان شاء اعطاھم وان شاء منعھم واما ھؤلاء فیتعلمون الفقہ او العلم ویعلمون الجاھل فھم افضل وانما بعثت معلما ثم جلس فیھم رواہ الدارمی۔ وعن ابی الدرداء قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماحد العلم الذی اذا بلغہ الرجل کان فقیھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینھا بعثہ اللہ فقیھا وکنت لہ یوم القیامۃ شافعا وشھیدا۔ وعن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تدرون من اجود جودا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال اللہ تعالیٰ اجود جودا ثم انا اجود بنی ادم واجودھم من بعدی رجل علم علما فنشرہ یاتی یوم القیامۃ امیرا وحدہ او قال امۃ واحدۃ۔ وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال منھومان لا یشبعان منھوم فی العلم لایشبع منہ ومنھوم فی الدنیا لایشبع منھا روی البیھقی الاحادیث الثلاث فی شعب الایمان وقال الامام احمد فی حدیث ابی الدرداء ھذا متن مشھور فی مابین الناس ولیس لہ اسناد صحیح۔ وعن عون قال قال عبد اللہ بن مسعود منھومان لایشبعان صاحب العلم وصاحب الدنیا ولایستویان اما صاحب العلم فیزداد رضا للرحمن واما صاحب الدنیا فیتمادی فی الطغیان ثم قرأ عبد اللہ کلا ان الانسان لیطغی ان راٰہ استغنی قال وقال الآخر انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء رواہ الدارمی۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اناسا من امتی سیتفقھون فی الدین ویقرؤن القرآن یقولون نأتی الامراء فنصیب من دنیاھم

ونعتزلہم بدینناو لایکون ذلک کما لایجتنی من القتاد الا الشوک کذلک لایجتنی من قربہم الا قال محمد بن الصباح کانہ یعنی الخطایا رواہ ابن ماجۃ۔ وعن عبد اللہ بن مسعود قال لو ان اہل العلم صانوا العلم ووضعوہ عند اہلہ لسادوا بہ اہل زمانہم ولکنہم بذلوہ لاہل الدنیا لینالوا بہ من دنیاہم فہانوا علیہم سمعت نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم یقول من جعل الہموم ہما واحدا ہم آخرتہ کفاہ اللہ ہم دنیاہ ومن تشعبت بہ الہموم احوال الدنیا لم یبال اللہ فی ای اودیتہا ہلک رواہ ابن ماجۃ ورواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر من قولہ من جعل الہموم الی آخرہ۔ وعن الاعمش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفۃ العلم النسیان واضاعتہ ان تحدث بہ غیر اہلہ رواہ الدارمی مرسلا۔ وعن سفیان بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال لکعب من ارباب العلم قال الذین یعملون بما یعلمون قال فما اخرج العلم من قلوب العلماء قال الطمع رواہ الدارمی۔ وعن الاحوص بن حکیم عن ابیہ قال سأل رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشر فقال لا تسألونی عن الشر وسلونی عن الخیر یقولہا ثلاثا ثم قال الا ان شر الشر شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء رواہ الدارمی۔ وعن ابی الدرداء قال ان من اشر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیامۃ عالم لا ینتفع بعلمہ رواہ الدارمی۔ وعن زیاد بن حدیر قال قال لی عمر ہل تعرف ما یہدم الاسلام قال قلت لا قال یہدمہ زلۃ العالم وجدال المنافق بالکتاب وحکم الائمۃ المضلین رواہ الدارمی وعن

الحسن قال العلم علمان فعلم فى القلب فذالك العلم النافع وعلم على اللسان فذالك حجة الله عزوجل على ابن آدم رواه الدارمى۔ وعن ابى هريرة قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وعاءين فاما احدهما فبثثته فيكم واما الآخر فلو بثثته قطع هذا البلعوم يعنى مجرى الطعام رواه البخارى۔ وعن عبدالله قال ايها الناس من علم شيأ فليقل به ومن لم يعلم فليقل الله اعلم فان من العلم ان تقول لما لا تعلم الله اعلم قال الله تعالى لنبيه قل ما اسئلكم عليه من اجر وما انا من المتكلفين متفق عليه۔ وعن ابن سيرين قال ان هذا العلم دين فانظروا عمن تأخذون دينكم رواه مسلم وعن حذيفة قال يا معشر القراء استقيموا فقد سبقتم سبقا بعيدا وان اخذتم يمينا وشمالا لقد ضللتم ضلالا بعيدا رواه البخارى۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعوذوا بالله من جب الحزن قالوا يا رسول الله وما جب الحزن قال واد فى جهنم يتعوذ منه جهنم كل يوم اربعمائة مرة قيل يا رسول الله ومن يدخلها قال القراء المراؤن باعمالهم رواه الترمذى وكذا ابن ماجة وزاد فيه وان من ابغض القراء الى الله تعالى الذين يزورون الامراء قال المحاربى يعنى الجورة۔ وعن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك ان يأتى على الناس زمان لا يبقى من الاسلام الا اسمه ولا يبقى من القرآن الا رسمه مساجدهم عامرة وهى خراب من الهدى علماؤهم شر من تحت اديم السماء من عندهم تخرج الفتنة وفيهم تعود رواه البيهقى فى شعب الايمان۔ وعن

زياد بن لبيد قال ذكر النبي صلى الله عليه وسلم شيأ فقال ذاك عند اوان ذهاب العلم قلت يا رسول الله وكيف يذهب العلم ونحن نقرأ القرآن ونقرئه ابناءنا ويقرئه ابناءنا ابناءهم الى يوم القيامة فقال ثكلتك امك زياد ان كنت لاراك من افقه رجل بالمدينة اوليس هذه اليهود والنصارى يقرؤن التوراة والانجيل لا يعملون بشئ مما فيهما رواه احمد وابن ماجة وروى الترمذي عنه نحوه وكذا الدارمي عن ابي امامة۔ وعن ابن مسعود قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا العلم وعلموه الناس تعلموا الفرائض وعلموها الناس تعلموا القرآن وعلموه الناس فاني امرؤ مقبوض والعلم سيقبض وتظهر الفتن حتى يختلف اثنان في فريضة لا يجدان احدا يفصل بينهما رواه الدارمي والدارقطني۔ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل علم لا ينفع به كمثل كنز لا ينفق منه في سبيل الله رواه احمد والدارمي۔

كتاب الطهارة

وقول الله عزوجل فيه رجال يحبون ان يتطهروا ، والله يحب المطّهرين۔ عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفتاح الصلاة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم رواه ابوداؤد والترمذي والدارمي۔ وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفتاح[له] الجنة الصلاة ومفتاح الصلوٰة الطهور رواه احمد۔ وعن

له قوله مفتاح الجنة اى مفتاح درجاتها والا فقد تقدم ان مفتاحها كلمة التوحيد ۱۲ مرقات

شبيب بن ابی روح عن رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى صلاة الصبح فقرأ الروم فالتبس
عليه فلما صلى قال ما بال اقوام يصلون معنا لايحسنون الطهور وانما يلبس
علينا القرآن اولئك رواه النسائی۔

باب فضائل الوضوء

وقول الله عزوجل مايريد الله ليجعل عليكم من حرج ولكن
يريد ليطهركم وليتم نعمته عليكم لعلكم تشكرون عن ابی مالك
الاشعری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطهور[1] شطر الايمان
والحمد لله تملأ الميزان وسبحان الله والحمد لله تملأن اوتملأ مابين
السموات والارض والصلوة نور والصدقة برهان والصبر ضياء والقرآن
حجة لك اوعليك كل الناس يغدو فبائع نفسه فمعتقها اوموبقها رواه
مسلم وفی رواية لا اله الا الله والله اكبر تملأن مابين السماء والارض
وعن رجل من بنی سليم قال عدهن رسول الله صلى الله عليه
وسلم فی يدی اوفی يده قال التسبيح نصف الميزان والحمد لله يملأه
والتكبير يملأ مابين السماء والارض والصوم نصف الصبر والطهور
نصف الايمان رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن وعن
ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ادلكم على مايمحوالله

---

[1] قوله الطهور شطر الايمان الاظهران يقال انما كان شطرا له لان الايمان يحط الكبائر
والصغائر والوضوء يختص بالصغائر ولابد من تقييد هذا الوضوء عندنا ايضا بالنية

به الخطايا ويرفع به الدرجات قالوا بلى يا رسول الله قال اسباغ الوضوء على المكاره وكثرة الخطا الى المساجد وانتظار الصلاة بعد الصلاة فذلكم الرباط وفي حديث مالك بن انس فذلكم الرباط فذلكم الرباط ردد مرتين رواه مسلم وفي رواية الترمذي ثلاثا. وعن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطاياه من جسده حتى تخرج من تحت اظفاره رواه مسلم. وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينه مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرج كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء او مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب رواه مسلم. وعن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من امرئ مسلم تحضره صلاة مكتوبة فيحسن وضوءها وخشوعها وركوعها الا كانت كفارة لما قبلها من الذنوب ما لم يؤت كبيرة وذلك الدهر كله رواه مسلم. وعنه انه توضأ فافرغ على يديه ثلاثا ثم تمضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يده اليمنى الى المرفق ثلاثا ثم غسل يده اليسرى الى المرفق ثلاثا ثم مسح برأسه ثم غسل رجله اليمنى ثلاثا ثم اليسرى ثلاثا ثم قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ نحو وضوئي هذا ثم قال من توضأ وضوئي هذا ثم يصلي ركعتين لا يحدث

ليصير عبادة مكفر السيئة كذا في المرقات ۱۲

نفسہ فیہما بشئ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ متفق علیہ ولفظہ للبخاری۔
وعن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
ما من مسلم یتوضأ فیحسن وضوأہ ثم یقوم فیصلی رکعتین مقبلا علیہما
بقلبہ ووجہہ الاوجبت لہ الجنۃ رواہ مسلم۔ وعن عمر بن الخطاب
رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما منکم من احد
یتوضأ فیبلغ او فیسبغ الوضوء ثم یقول اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمدا
عبدہ ورسولہ وفی روایۃ اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ
واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ الا فتحت لہ ابواب الجنۃ الثمانیۃ
یدخل من ایہا شاء رواہ مسلم وزاد الترمذی اللہم اجعلنی
من التوابین واجعلنی من المتطہرین۔ وعن ابی سعید قال
قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من توضأ فقال بعد فراغہ[1] من
وضوئہ سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب
الیک کتب فی رق ثم جعل فی طابع فلم یکسر الی یوم القیامۃ رواہ النسائی
والحاکم۔ وعن ثوبان قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
من توضأ فاحسن الوضوء ثم رفع بصرہ الی السماء ثم قال اشہد ان

---

[1] قولہ فقال بعد فراغہ الخ وقال فی شرح المنیۃ الکبیر من اداب الوضوء ان یقول بعد
فراغہ سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الٰہ الا انت وحدک لا شریک لک استغفرک
واتوب الیک واشہد ان محمدا عبدک ورسولک ناظرا الی السماء وان یقول عند تمامہ او فی
خلالہ اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین واجعلنی من عبادک الصالحین الذین
لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون لکن قال فی الحلیۃ ان الوارد فی السنۃ بعدہ متصلا بما تقدم من ذکر
الشہادتین۔۱۲

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ فتحت لہ ابواب الجنۃ یدخل من ایّھا شاء رواہ النسائی۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امتی یدعون یوم القیامۃ غرًا محجلین من اٰثار الوضوء فمن استطاع منکم ان یطیل[۱] غرتہ فلیفعل متفق علیہ۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبلغ الحلیۃ من المؤمن حیث یبلغ الوضوء رواہ مسلم۔ وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استقیموا ولن تحصوا واعلموا ان خیر اعمالکم الصلاۃ ولا یحافظ علی الوضوء الا مؤمن رواہ مالک واحمد وابن ماجۃ والدارمی۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من[۲] توضأ علی طہر کتب لہ عشر حسنات رواہ الترمذی۔

---

[۱] قولہ ان یطیل غرتہ وقال فی رد المحتار من آداب الوضوء اطالۃ غرتہ وتحجیلہ وفی البحر اطالۃ الغرۃ تکون بالزیادۃ علی الحد المحدود وفی الحلیۃ والتحجیل یکون فی الیدین والرجلین وھل لہ حد لم اقف فیہ علی شئی لاصحابنا ونقل النووی اختلاف الشافعیۃ فیہ علی ثلاثۃ اقوال الاول انہ یستحب الزیادۃ فوق المرفقین والکعبین بلا توقیت الثانی الی نصف العضد والساق الثالث الی المنکب والرکبتین قال والاحادیث تقتضی ذلک کلہ اھ ونقل ط الثانی عن شرح الشرعۃ مقتصرا علیہ ۱۲

[۲] قولہ من توضأ علی طہر الخ ومن الآداب ان یتوضأ علی الوضوء قالہ فی المنیۃ وقال فی رد المحتار وانما یستحب الوضوء اذا صلی بالوضوء الاول صلوۃ او عمل عملا مما ھو المقصود من شرعیتہ کسجدۃ التلاوۃ ومس المصحف کذا فی الشرعۃ والقنیۃ ۱۲

وعن عبد الله الصنابحي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا توضأ العبد المؤمن فمضمض خرجت الخطايا من فيه واذا استنثر
خرجت الخطايا من انفه واذا غسل وجهه خرجت الخطايا من وجهه
حتى تخرج من تحت اشفار عينيه فاذا غسل يديه خرجت الخطايا من
يديه حتى تخرج من تحت اظفار يديه فاذا مسح برأسه خرجت
الخطايا من رأسه حتى تخرج من اذنيه فاذا غسل رجليه خرجت الخطايا
من رجليه حتى تخرج من اظفار رجليه ثم كان مشيه الى المسجد
وصلاته نافلة له رواه مالك مرسلا۔ وعن ابي هريرة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى المقبرة فقال السلام عليكم دار
قوم مؤمنين وانا ان شاء الله بكم لاحقون وددت انا قد رأينا اخواننا
قالوا اولسنا اخوانك يا رسول الله قال انتم اصحابي واخواننا الذين لم
يأتوا بعد فقالوا كيف تعرف من لم يأت بعد من امتك يا رسول الله
فقال ارايت لو ان رجلا له خيل غر محجلة بين ظهري خيل دهم بهم
الا يعرف خيله قالوا بلى يا رسول الله قال فانهم ياتون غرا محجلين
من الوضوء وانا فرطهم على الحوض رواه مسلم۔ وعن ابي الدرداء
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول من يؤذن له بالسجود
يوم القيامة وانا اول من يؤذن له ان يرفع راسه فانظر الى ما بين
يدي فاعرف امتي من بين الامم ومن خلفي مثل ذلك وعن يميني
مثل ذلك وعن شمالي مثل ذلك فقال رجل يا رسول الله كيف تعرف
امتك من بين الامم فيما بين نوح الى امتك قال هم غر محجلون من
اثر الوضوء ليس احد كذلك غيرهم واعرفهم انهم يؤتون كتبهم بايمانهم

واعی فہم تسعی بین ایدیہم ذریتھم رواہ احمد۔

باب مایوجب الوضوء

وقول اللہ عزوجل اوجاء احد منکم من الغائط عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلاۃ من احدث حتی یتوضأ متفق علیہ۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلاۃ بغیر طھور ولا صدقۃ من غلول رواہ مسلم وعن منذر ابی یعلی الثوری عن محمد بن الحنفیۃ قال سمعتہ یحدث عن ابیہ قال کنت اجد مذیا فامرت المقداد ان یسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک واستحییت ان اسألہ لان ابنتہ عندی فسألہ فقال ان کل فحل یمذی فاذا کان المنی ففیہ الغسل واذا کان[1] المذی ففیہ الوضوء رواہ الطحاوی ورواہ البخاری

---

[1] قولہ واذا کان المذی ففیہ الوضوء قال الطحاوی ذھب قوم الی ان غسل المذاکیر واجب علی الرجل اذا امذی واذا بال وخالفھم فی ذلک آخرون فقالوا لم یکن ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ایجاب غسل المذاکیر ولکنہ لیتقلص المذی فلا یخرج افلا تری ان علیا لما ذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما اوجبہ علیہ فی ذلک ذکر وضوء الصلوۃ فثبت بذلک ان ماکان سوی وضوء الصلوۃ مما امر بہ فانما کان ذلک لغیر المعنی الذی وجب لہ وضوء الصلوۃ وھذا قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد بن الحسن رحمہم اللہ تعالیٰ ۔۱۲

ومسلم نحوه۔ وعن عائش بن انس قال سمعت علياً على المنبر يقول كنت رجلا مذاء فاردت ان اسأل النبي صلى الله عليه وسلم فاستحييت منه لان ابنته كانت تحتي فامرت عمارا فسأله فقال يكفي منه الوضوء رواه الطحاوی۔ وعن علي قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم من المذی فقال من المذی الوضوء ومن المنی الغسل رواه الترمذی وعن سعيد بن جبير قال اذا امذى الرجل غسل الحشفة وتوضأ وضوءه للصلوة رواه الطحاوی۔ وعن ابن عباس قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اكل كتف شاة ثم صلى ولم يتوضأ متفق عليه وروى الطحاوی مثله۔ وعنه قال اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم كتفا ثم مسح يده بمسح كان تحته ثم قام فصلى رواه ابوداؤد وابن ماجة وعن ام سلمة رضی الله عنها انها قالت قربت الى النبي صلى الله عليه وسلم جنبا مشويا فاكل منه ثم قام الى الصلاة ولم يتوضأ رواه احمد۔ وعن محمد بن المنكدر قال دخلت على بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم فقلت حدثيني فی شئ مما غيرت النار فقالت قل ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتينا الا قلينا له حبة تكون بالمدينة فياكل منها ويصلی ولا يتوضأ رواه الطحاوی۔ وعن ابی رافع قال اشهد لقد كنت اشوی لرسول الله صلى الله عليه وسلم بطن الشاة ثم صلى ولم يتوضأ رواه مسلم وروى الطحاوی نحوه۔ وعنه قال هديت له شاة فجعلها فی القدر فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا يا ابا رافع فقال شاة اهديت لنا يا رسول الله فطبختها فی القدر قال ناولنی الذراع يا ابا رافع فناولته الذراع ثم قال ناولنی الذراع الآخر فناولته الذراع الآخر ثم قال

ناولنی الذراع الآخر فقال له یا رسول اللہ انما للشاۃ ذراعان فقال له
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک لو سکت لناولتنی ذراعا فذراعا
ماسکت ثم دعا بماء فتمضمض فاہ وغسل اطراف اصابعہ ثم قام فصلی
ثم عاد الیہم فوجد عندہم لحما باردا فاکل ثم دخل المسجد فصلی
ولم یمس ماء رواہ احمد ورواہ الدارمی عن ابی عبید الا انہ لم یذکر
ثم دعا بماء الی آخرہ۔ وعن انس بن مالک قال کنت انا وابی
وابو طلحۃ جلوسا فاکلنا لحما وخبزا ثم دعوت بوضوء فقالا لم تتوضأ
فقلت لہذا الطعام الذی اکلنا فقالا اتتوضأ من الطیبات لم یتوضأ منہ
من ہو خیر منک رواہ احمد۔ وعن سوید بن النعمان انہ خرج
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام خیبر حتی اذا کانوا بالصہباء
وہی من ادنی خیبر صلی العصر ثم دعا بالازواد فلم یؤت الا السویق
فامر بہ فثری فاکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واکلنا ثم قام الی المغرب
فمضمض ومضمضنا ثم صلی ولم یتوضأ رواہ البخاری وروی الطحاوی
ومحمد مثلہ۔ وعن جابر قال اکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مرقا بلحم ثم صلی رواہ امامنا ابو حنیفۃ۔ وعن وہب بن
کیسان قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول رأیت ابا بکر الصدیق اکل
لحما ثم صلی ولم یتوضأ رواہ محمد فی المؤطا۔ وعن عبد اللہ انہ
تعشی مع عمر بن الخطاب ثم صلی ولم یتوضأ رواہ محمد فی المؤطا۔
وعن ابان بن عثمان ان عثمان بن عفان اکل لحما وخبزا فتمضمض
وغسل یدیہ ثم مسحہما بوجہہ ثم صلی ولم یتوضأ رواہ محمد فی المؤطا
وعن سعید بن ابی بردۃ عن ابیہ قال قال ابن عمر لابی ہریرۃ

ما تقول فی الوضوء مما غیرت النار قال توضأ منه قال فما تقول فی الدهن والماء المسخن یتوضأ منه فقال انت رجل من قریش وانا رجل من دوس قال یا ابا هریرة لعلك تلتجئ الی هذه الآیة بل هم قوم خصمون رواه الطحاوی۔ وعن جابر بن عبد الله قال کان آخر الامرین من رسول الله صلی الله علیه وسلم ترك الوضوء مما مست النار رواه الطحاوی والنسائی وقال الامام النووی فی شرح مسلم وهو حدیث صحیح۔ وعن جابر بن سمرة ان رجلا سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم انتوضأ من لحوم الغنم قال ان شئت فتوضأ وان شئت فلا تتوضأ قال انتوضأ من لحوم الابل قال نعم[1] فتوضأ من لحوم الابل قال اصلی فی مرابض الغنم قال نعم قال اصلی فی مبارك الابل قال لا رواه مسلم۔ وعن عبد الله ابن عباس قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم شرب لبناً فمضمض وقال ان له دسما متفق علیه۔ وعن بریدة ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی الصلوات یوم الفتح بوضوء واحد ومسح علی خفیه فقال له عمر لقد صنعت الیوم شیأ لم تکن تصنعه فقال عمداً صنعته یا عمر رواه مسلم۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا وجد احدکم فی بطنه شیأ فاشکل علیه اخرج منه شئ ام لا فلا یخرجن من المسجد حتی[2] یسمع صوتا

---

[1] قوله نعم فتوضأ الامر علی الاستحباب قاله الشامی۔ ۱۲

[2] قوله حتی یسمع وفی الدر المختار مع رد المحتار ولو ایقن بالطهارة وشك بالحدث او بالعکس اخذ بالیقین ۱۲

او یجد ریحا رواہ مسلم۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا وضوء الا من صوت او ریح رواہ احمد والترمذی۔ وعن علی بن طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فلیتوضأ ولا تأتوا النساء فی اعجازھن رواہ الترمذی وابوداؤد۔ وعن معاویۃ بن ابی سفیان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما العینان وکاء السہ فاذا نامت العین استطلق الوکاء رواہ الدارمی۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکاء السہ العینان فمن نام فلیتوضأ رواہ ابوداؤد وقال الشیخ الامام محیی السنۃ رحمہ اللہ ھذا فی غیر القاعد لما صح عن انس قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم ثم یصلون ولا یتوضؤون رواہ ابوداود والترمذی الا انہ ذکر فیہ ینامون بدل ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم وقال الشیخ الامام ابن الہمام رحمہ اللہ تعالی ھذا فی غیر القائم والساجد والراکع ایضاً لما صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجب الوضوء علی من نام جالسا او قائما او ساجدا حتی یضع جنبہ فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ رواہ البیہقی وفی روایۃ لہ عن ابی ہریرۃ نحوہ موقوفا واسنادہ جید۔ وعن ابن عباس انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نام وھو ساجد حتی غط او نفخ ثم قام یصلی فقلت یا رسول اللہ انک قد نمت قال ان الوضوء لا یجب الا علی من نام مضطجعا فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ رواہ ابوداؤد والترمذی۔ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی من نام قائما او قاعدا وضوء حتی یضطجع جنبہ الی الارض

رواہ ابن عدی۔ وعن حذیفۃ بن الیمان قال کنت جالسا فی مسجد المدینۃ اخفق فاحتضننی رجل من خلفی فالتفت فاذا انا بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یارسول اللہ وجب علیّ وضوء قال لا حتی تضع جنبک علی الارض رواہ ابن عدی۔ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الوضوء علی من نام مضطجعا فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ رواہ الترمذی وابوداؤد۔ وعن طلق ابن علی قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مس الرجل ذکرہ بعد مایتوضأ قال وھل ھو الا بضعۃ منہ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان فی صحیحہ ومحمد فی المؤطا وقال الترمذی ھذا الحدیث احسن شیٔ یروی فی ھذا الباب وروی الطحاوی مثلہ وقال ھذا حدیث مستقیم الاسناد غیر مضطرب فی اسنادہ ومتنہ واسند الی ابن المدینی انہ قال حدیث ملازم بن عمرو احسن من حدیث بسرۃ وعن عمرو بن علی الفلاس انہ قال حدیث طلق عندنا اثبت من حدیث بسرۃ بنت صفوان وقول محیی السنۃ وغیرہ حدیث بسرۃ ناسخ لان طلقا قدم فی اول سنی الھجرۃ ومتن حدیث بسرۃ رواہ ابوھریرۃ وھو متاخر الاسلام قال الشیخ الامام ابن الھمام انما یصح ان لو اثبتوا ان طلقا توفی قبل اسلام ابی ھریرۃ اورجع الی ارضہ ولم تبق لہ صحبۃ بعد ذلک ولیسوا بقادرین علی ذلک کیف وھم قد رووا عنہ حدیثا ضعیفا من مس ذکرہ فلیتوضأ وقالوا سمع منہ علیہ السلام الناسخ والمنسوخ علی ان حدیث ابی ھریرۃ ضعیف ایضا لان فی سندہ یزید بن عبد الملک ثم حدیث طلق مرجح بما تقدم عن ابن المدینی وغیرہ

وبان حديث الرجال اقوى لانهم احفظ واضبط ولذا جعلت شهادة امرأتين بشهادة رجل وبان امر النواقض مما يحتاج اليه الخاص والعام وقد ثبت عن علي وعمار بن ياسر وعبد الله بن مسعود وابن عباس وحذيفة بن اليمان وعمران بن حصين وابي الدرداء وسعد بن ابي وقاص انهم لايرون النقض منه فخفاءه عن هؤلاء مع احتياجهم اليه وظهوره لامرأة غير محتاجة اليه في غاية البعد مع ما فيه من مخالفة القياس ففيه الانقطاع الباطن من وجوه انتهى ملخصا هكذا في الحلبي۔ وعن ابن عباس قال في مس الذكر وانت في الصلوة قال ما ابالي مسسته او مسست انفي، رواه محمد والطحاوي۔ وعن البراء بن قيس قال سألت حذيفة بن اليمان عن الرجل مس ذكره فقال انما هو كمسه رأسه رواه محمد والطحاوي وابن ابي شيبة وعن قيس قال جاء رجل الى عبد الله بن مسعود قال اني مسست ذكري وانا في الصلوة فقال عبد الله افلا قطعته ثم قال وهل ذكرك الا كسائر جسدك رواه محمد۔ وعن قيس بن ابي حازم قال جاء رجل الى سعد بن ابي وقاص قال ايحل لي ان امس ذكري وانا في الصلوة فقال ان علمت ان منك بضعة نجسة فاقطعها رواه محمد والطحاوي وروى الطبراني في الكبير نحوه ورجاله موثقون قاله في مجمع الزوائد۔ وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقبل بعض ازواجه ثم يصلي ولا يتوضأ رواه ابوداؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة وقال صاحب المشكاة قال الترمذي لايصح عند اصحابنا بحال اسناد عروة عن عائشة قال الطيبي هذا الكلام لايصح بحال لان في الصحيحين سماع عروة عن عائشة اكثر من ان

يحصى فانه كان تلميذها انتهى وايضا قال صاحب المشكاة لا يصح اسناد ابراهيم التيمي عنها وقال ابوداود وهذا مرسل وابراهيم التيمي لم يسمع عن عائشة **لكن** لا بأس به لان المرسل حجة عندنا وعند الجمهور وروى البزار فى مسنده باسناد حسن مثله۔ **وعنها** قالت كنت انام بين يدى رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجلاى فى قبلته فاذا سجد غمزنى فقبضت رجلى واذا قام بسطتهما قالت والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح رواه محيى السنة وروى البخارى ومسلم والنسائى نحوه۔ وقال الزيلعى واسناد النسائى على شرط الصحيح۔ **وعنها** قالت كنت نائمة الى جنب رسول الله صلى الله عليه وسلم ففقدته من الليل فلمسته بيدى فوقعت يدى على قدميه وهو ساجد وهو يقول اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك رواه محيى السنة وروى مسلم نحوه **وعن** يحيى بن سعيد ان عمر بن الخطاب خرج الى الصلوٰة فقبلته امرأته فصلى ولم يتوضأ رواه عبد الرزاق۔ **وعن** ابن عباس قال ما ابالى قبلتها او شممت ريحانا رواه عبد الرزاق۔ **وعن** على بن ابى طالب قال اللمس هو الجماع ولكن الله كنى عنه رواه ابن ابى شيبه وابن جرير وروى محيى السنة عن مجاهد وقتادة مثله۔ **وعن** ابن عباس فى قوله او لامستم النساء قال هو الجماع رواه ابن ابى شيبة وابن جرير۔ **وعن** الحسن قال الملامسة الجماع رواه ابن ابى شيبة۔ **وعن** عمر بن عبد العزيز عن تميم الدارى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوضوء من كل دم سائل رواه الدارقطنى وقال صاحب المشكوة

قال الدارقطني عمر بن عبد العزيز لم يسمع من تميم الداري ولا رآه قال الشيخ الامام ابن الهمام لا بأس به لان المرسل عندنا وعند جمهور العلماء حجة انتهى ثم قال الدارقطني فيه يزيد بن خالد ويزيد ابن محمد مجهولان والجواب عنه انه روى من طرق يقوّي بعضها بعضا فارتقى الى مرتبة الحسن وروى ابن عدي في كامله عن زيد مثله مرفوعا وقال الشيخ الدهلوي في فتح المنان يزيد بن خالد ويزيد بن محمد قد اختلف فيهما وقد وثقوه كما في الكاشف للذهبي والمجهول مجهول العين وهو من لم يروعنه غير واحد ولم يوثق ومن روى عنه اثنان واكثر فهو ليس بمجهول وعن حسين المعلم بسنده الى معدان بن ابي طلحة عن ابي الدرداء ان النبي صلى الله عليه وسلم قاء فتوضأ قال فلقيت ثوبان في مسجد دمشق فذكرت ذلك له فقال صدق انا صببت له وضوءه رواه ابوداؤد والترمذي والنسائي وقال الترمذي هو اصح شئ في هذا الباب وقد قال الحاكم هو على شرطهما۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ضحك في الصلوة قهقهة فليعد الوضوء والصلاة رواه ابن عدي في الكامل۔ وفي رواية للدارقطني عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا قهقه في الصلوٰة اعاد الوضوء واعاد الصلوة وعن معبد بن ابي معبد الخزاعي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينما هو في الصلواة اذا قبل اعمى يريد الصلوة فوقع في زبية فاستضحك القوم فقهقهوا فلما انصرف النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان منكم قهقه فليعد الوضوء والصلوة رواه[1] امامنا ابو حنيفة [illegible] والطبراني

[1] قوله رواه فهذا الحديث في مسند الامام مسند مرسل ورجال كتب الآثار ثقات

وعبد الرزاق وابن ابی شیبۃ وابن عدی وابو داؤد فی مراسیلہ نحوہ۔ ورجال روایۃ عبد الرزاق رجال الصحیحین کذا فی نصب الرایہ۔ وعن معاذ بن جبل قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال یا رسول اللہ ارایت رجلا لقی امرأۃ ولیس بینہما معرفۃ فلیس یاتی الرجل الی امرأتہ شیأ الا قد اتی ھو الیہا الا انہ لم یجامعہا قال فانزل اللہ اقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیآت ذٰلک ذکری للذاکرین فامرہ ان یتوضأ ویصلی قال معاذ فقلت یا رسول اللہ اھی لہ خاصۃ ام للمؤمنین عامۃ قال بل للمؤمنین عامۃ رواہ الترمذی قال صاحب البدائع ھذا حدیث فیہ دلیل علی ان المباشرۃ الفاحشۃ تنقض الوضوء۔

باب آداب الخلاء

وقول اللہ عزوجل فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا[1] القبلۃ ولا تستدبروھا ولکن شرقوا او غربوا متفق علیہ قال الشیخ الامام صدر الشریعۃ رحمہ اللہ ھذا الحدیث

مشہور ون ومعبد ھذا صحابی قالہ فی احیاء السنن۔۱۲

[1] قولہ فلا تستقبلوا القبلہ ولا تستدبروھا اختلفوا فیما بینہم فی کون ھذا النہی مطلقا او مقیدا فقال الامام الہمام ابوحنیفۃ المقدام رضی اللہ تعالی عنہ ان النہی عام فلا یجوز الاستقبال ولا الاستدبار مطلقا لا فی البنیان ولا فی الفیافی وھذا مبنی علی اصل لہ وھو ان احکام الشرع معللۃ الا نادرا حیث لم یعلم لنا علۃ وان کان فی نفس الامر

عندنا على عمومه يستوى الصحراء والبنيان فى حرمة الاستقبال والاستدبار
لما روى عن عطاء بن يزيد الليثى قال ابو ايوب فقدمنا الشام فوجدنا

معللا ايضا فالنهى عن استقبال القبلة واستدبارها مبنى على علة تعم الكنف
والفيافى واجابوا عن الاحاديث التى وردت على خلاف ذلك باجوبة والشافعى
رحمه الله تعالى فقد علل النهى كما عللنا غير انه قال الاستقبال والاستدبار كلاهما
سواء ولكن النبى صلى الله عليه وسلم لما رخص فى الاستقبال بفعله لزم الترخص
فى الاستدبار ايضا لاستواءهما فوجب الجمع بين الروايات بحمل النهى على الفيافى
والاجازة على الكنف فيجوز استقبال القبلة واستدبارها عند قضاء الحاجة
فى البنيان فهذا ناش على اصله من حمل المطلق على المقيد ولكنا لما لم نقل به اجرينا
المطلق على اطلاقه واما احمد بن حنبل فلم يتصرف فى الحكم بتعديته الى غيره بل
اخرج الاستدبار عن عموم النهى بفعله صلى الله عليه وسلم وابقى سائر الصور
تحت النهى والحاصل ان الاصل فى الاحكام لما كان ان يعلل وجب تعليل النهى
الوارد فى ذلك فسوينا بين الاستقبال والاستدبار والصحراء والبنيان وفعل الشافعى
كذلك غير انه حمل المطلق على المقيد فاخرج الكنف وكل منا ومنهم يفتقر
الى الجواب عما يخالف مذهبه ولم يستثن ابن حنبل غير الصورة
الواحدة فقط جريا على اصله المذكور من عدم التعليل وانت تعلم ان رأى
ابى ايوب الراوى يوافق راى الحنفية حيث استغفر فى استقبال مراحيض
الشام ولولا انه عم النهى عنده لما فعل ذلك وكان استغفاره لما يقع فى اول
وهلة من جلوسه من استقبال القبلة وكان استغفاره هذا بقلبه اذ ليس ذلك بمقام
تكلم او يكون ثمه بقلبه ثم بعد الخروج منه بلسانه كذا فى الكوكب الدرى ۱۲

مراحيض بنيت قبل القبلة فننحرف ونستغفر الله عز وجل رواه البخاری
والطحاوی۔ وعن رافع بن اسحٰق انه سمع ابا ایوب الانصاری
وهو بمصر یقول والله ما ادری کیف اصنع بهذه الکرابیس وقد قال
رسول الله صلى الله علیه وسلم اذا ذهب احدکم الی الغائط او لبول
فلا یستقبل القبلة ولا یستدبرها رواه النسائی والطحاوی۔ وعن
سلمان رضی الله عنه قال نهینا ان نستقبل القبلة لقضاء الحاجة رواه
الطحاوی وروی مسلم نحوه۔ وعن اسامة قال ان رسول الله
صلى الله علیه وسلم نهی ان یستقبل القبلة بغائط او بول رواه البزار
وسعید ابن منصور۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله
علیه وسلم انما انا لکم بمنزلة الوالد اعلمکم فاذا اتی احدکم الغائط فلا
یستقبل القبلة ولا یستدبرها ولا یستطیب بیمینه رواه احمد وابوداؤد
والنسائی وابن ماجة وابن حبان والطحاوی۔ وعن عبد الرحمٰن بن یزید
عن رجل من اصحاب رسول الله صلى الله علیه وسلم قال له رجل انی اظن
ان صاحبکم یعلمکم حتی انه یعلمکم کیف تأتون الغائط فقال له اجل وان
شجرت انه لیفعل انه لینهانا اذا اتی احدنا الغائط ان یستقبل القبلة
رواه الطحاوی ورواه مسلم واحمد نحوه۔ وعن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلى الله علیه وسلم من لم یستقبل القبلة ولم یستدبرها
فی الغائط کتب له حسنة ومحی عنه سیئة رواه الطبرانی فی الاوسط
وسنده حسن۔ وعن ابی مجلز قال نهی رسول الله صلى الله علیه
وسلم ان یبال فی قبلة المسجد رواه ابوداؤد فی مراسیله مرسلا وعن
مکحول قال نهی رسول الله صلى الله علیه وسلم ان یبال بابواب المساجد

رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ مرسلاً۔ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء یقول اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث متفق علیہ۔ وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذہ الحشوش محتضرۃ فاذا اتی احدکم الخلاء فلیقل اعوذ باللہ من الخبث والخبائث رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر ما بین اعین الجن وعورات بنی آدم اذا دخل احدھم الخلاء ان یقول بسم اللہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب واسنادہ لیس بقوی قال علی القاری ومع ھذا یعمل بہ فی فضائل الاعمال سیما وقد رواہ احمد والنسائی عنہ وروی الطبرانی عن انس نحوہ۔ وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال غفرانک رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی۔ وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی رواہ ابن ماجۃ وعن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبرین فقال انھما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدھما فکان لایستتر من البول وفی روایۃ لمسلم لایستنزہ من البول واما الآخر فکان یمشی بالنمیمۃ ثم اخذ جریدۃ رطبۃ فشقھا بنصفین ثم غرز فی کل قبر واحدۃ قالوا یا رسول اللہ لم صنعت ھذا فقال لعلہ ان یخفف عنھما ما لم ییبسا متفق علیہ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا اللاعنین قالوا وما اللاعنان یا رسول اللہ قال الذی یتخلی فی طریق الناس او فی ظلھم رواہ مسلم۔ وعن معاذ قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم اتقوا الملاعن الثلاثة البراز فی الموارد
وقارعة الطريق والظل رواه ابوداؤد وابن ماجة۔ وعن ابی قتادة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا شرب احدکم فلا يتنفس
فی الاناء واذا اتی الخلاء فلا يمس ذکره بيمينه ولا يتمسح بيمينه
متفق عليه۔ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمسکن
احدکم ذکره بيمينه وهو يبول ولا يتمسح من الخلاء بيمينه
ولا يتنفس فی الاناء رواه مسلم۔ وعن ابی هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استطاب احدکم فلا يستطب
بيمينه ليستنج بشماله رواه ابن ماجة۔ وعن عائشة قالت کانت
يد رسول الله صلى الله عليه وسلم اليمنى لطهوره وطعامه وکانت
يده اليسرى لخلائه وما کان من اذى رواه ابوداؤد۔ وعن ابی هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اکتحل فليوتر من فعل فقد
احسن ومن لا فلا حرج ومن استجمر فليوتر من فعل فقد احسن ومن
لا فلا حرج ومن اکل فما تخلل فليلفظ وما لاك بلسانه فليبتلع من فعل فقد
احسن ومن لا فلا حرج ومن اتی الغائط فليستتر فان لم يجد الا ان يجمع
کثيبا من رمل فليستدبره فان الشيطان يلعب بمقاعد بنی ادم من
فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج رواه ابوداؤد وابن ماجة والدارمی
وعن سلمة بن قيس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا
استجمرت فاوتر رواه النسائی وقال فيه الرخصة فی الاستطابة بحجر
واحد۔ وعن عبد الرحمن بن الاسود عن ابيه انه سمع عبد الله
يقول اتی النبی صلى الله عليه وسلم الغائط وامرنی ان اتيه بثلثة احجار

فوجدت حجرين والتمست الثالث فلم اجده فاخذت روثةً فاتيت
بهن النبي صلى الله عليه وسلم فاخذ الحجرين والقى الروثة وقال هذه ركس
رواه النسائي وقال فيه الرخصة فى الاستطابة بحجرين وروى الطحاوي
عن عبد الله بن مسعود مثله وقال ففي هذا الحديث ما يدل على ان
النبي صلى الله عليه وسلم قعد للغائط فى مكان ليس فيه احجار لقوله
لعبد الله ناولني ثلثة احجار ولو كان بحضرته من ذلك شئ لما احتاج
الى ان يناوله من غير ذلك المكان فلما اتاه عبد الله بحجرين وروثة
فالقى الروثة واخذ الحجرين دل ذلك على استعماله الحجرين وعلى انه
قد رأى ان الاستجمار بهما يجزئ ما يجزئ منه الاستجمار بالثلث لانه
لو كان لا يجزئ الاستجمار بما دون الثلث لما اكتفى بالحجرين ولامر عبد الله
ان يبغيه ثالثا ففي تركه ذلك دليل على اكتفائه بالحجرين. وعن
ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تستنجوا بالروث
ولا بالعظام فانها زاد اخوانكم من الجن رواه الترمذي والنسائي الا انه
لم يذكر زاد اخوانكم من الجن. وعن رويفع بن ثابت قال قال
لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا رويفع لعل الحياة ستطول بك بعدي
فاخبر الناس ان من عقد لحيته او تقلد وترا او استنجى برجيع دابة
او عظم فان محمدا منه برئ رواه ابو داؤد والنسائي وسنده حسن وعن
ابن مسعود قال لما قدم وفد الجن على النبي صلى الله عليه وسلم قالوا يا
رسول الله انه امتك ان يستنجوا بعظم او روثة او حممة فان الله جعل
لنا فيها رزقا فنهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك رواه ابو داؤد
وعن جابر قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم ان يستنجي ببعرة او عظم

رواه احمد ومسلم وابوداؤد والنسائی۔ وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال رأیت عمر بن الخطاب بال ثم مسح[1] ذکره بالتراب ثم التفت الینا فقال هکذا علمنا رواه الطبرانی[2] فی الاوسط وابونعیم فی الحلیة۔ وعنه قال کان عمر بن الخطاب یبول ثم یمسح ذکره بحجر او بغیره ثم اذا توضأ لم یمس ذکره الماء رواه عبد الرزاق۔ وعن مولی عمر یسار بن نمیر قال کان عمر اذا بال قال ناولنی شیأً استنجی به فاناوله العود او الحجر او یاتی حائطا یمسح به او یمسه الارض ولم یکن یغسله رواه البیهقی وقال انه اصح ما فی الباب نقله فی رسائل الارکان وکذا نقل الشیخ عبد الحق۔ وعن انس

---

[1] قوله ثم مسح ذکره بالتراب الخ وفی نیل الاوطار عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا ذهب احدکم الی الغائط فلیستطب بثلاثة احجار فانها تجزئ عنه رواه احمد والنسائی وابوداؤد والدارقطنی وقال اسناده صحیح حسن وفیه ایضا وقوله فانها تجزئ عنه ای تکفیه وهو دلیل لمن قال بکفایة الاحجار وعدم وجوب الاستنجاء بالماء والیه ذهبت الشافعیة والحنفیة وبه قال ابن الزبیر وسعد بن ابی وقاص وابن المسیب وعطاء اهـ ولما ثبت کفایة الاستنجاء بالحجر فقط فی موضع الغائط فی بعض الاوقات وکان موضع البول ایضا نجسا تجب طهارته بالدلائل الشرعیة کقوله علیه السلام استنزهوا من البول ولم یغسله بالماء ثبت ایضا جواز طهارة موضع البول بالاحجار قاله فی تعلیق احیاء السنن ۱۲

[2] قوله رواه الطبرانی وفیه روح بن جناح وهو مختلف فیه ووثقه بعضهم کما فی تهذیب التهذیب ومیزان الاعتدال فسلم الاثر من الجرح ۱۲

قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل الخلاء فاحمل انا وغلام .
اداوة من ماء وعنزة يستنجي بالماء متفق عليه وعن ابي هريرة
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اتى الخلاء اتيته بماء في تور او ركوة
فاستنجى ثم مسح يده على الارض ثم اتيته باناء آخر فتوضأ رواه ابوداؤد
وروى الدارمي والنسائي معناه وعن علي قال ان من كان قبلكم كانوا
يبعرون بعرا وانتم تثلطون ثلطا فاتبعوا الحجارة الماء رواه ابن ابي شيبة
والبيهقي باسناد حسن. وعن ابي ايوب وجابر وانس ان هذه الآية
لما نزلت فيه رجال يحبون ان يتطهروا والله يحب المطهرين قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يا معشر الانصار ان الله قد اثنى عليكم في الطهور فما
طهوركم قالوا نتوضأ للصلوة ونغتسل من الجنابة ونستنجي بالماء فقال
فهو ذاك فعليكموه رواه ابن ماجة. وعن انس قال كان النبي
صلى الله عليه وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمه رواه ابوداؤد
والنسائي والترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب وقال
ابوداؤد هذا حديث منكر قال ابن حجر دل تصحيح الترمذي له
على انه ثبت عنده فانجبر ما ذكره ابوداؤد فيكون حجة وفي رواية
ابي داؤد وضع بدل نزع وعن جابر قال كان النبي صلى الله عليه
وسلم اذا اراد البراز انطلق حتى لا يراه احد رواه ابوداؤد. وعن
ابي موسى قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم فاراد ان
يبول فاتى دمثا في اصل جدار فبال ثم قال اذا اراد احدكم ان يبول
فليرتد لبوله رواه ابوداود. وعن انس قال كان النبي صلى الله
عليه وسلم اذا اراد الحاجة لم يرفع ثوبه حتى يدنو من الارض رواه الترمذي

وابوداؤد والدارمی۔ وعن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایبولن احدکم فی مستحمہ ثم یغتسل فیہ اویتوضأ فیہ فان عامۃ الوسواس منہ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی الاانہما لم یذکرا ثم یغتسل فیہ اویتوضأ فیہ وعن عبد اللہ بن سرجس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایبولن احدکم فی جحر رواہ ابوداؤد والنسائی۔ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایخرج الرجلان یضربان الغائط کاشفین عن عورتہما یتحدثان فان اللہ یمقت علی ذلک رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ وعن الحکم بن سفیان قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال توضأ ونضح[1] فرجہ رواہ ابوداؤد والنسائی۔ وعن زید بن حارثۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان جبریل اتاہ فی اول ما اوحی الیہ فعلمہ الوضوء والصلوۃ فلما فرغ من الوضوء اخذ غرفۃ من الماء فنضح بہا فرجہ رواہ احمد والدارقطنی۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءنی جبریل فقال یا محمد اذا توضأت فانتضح رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وسمعت محمدا یعنی البخاری یقول الحسن بن علی الہاشمی الراوی منکر الحدیث

[1] قولہ ونضح فرجہ فی بعض کتب ارباب التصوف تسمیۃ ہذہ المسئلۃ ببل السراویل وقالوا استحبابہ وسرہ دفع الشبہات ولم اجد ہذہ التسمیۃ فی کتب الفقہ واما من ظن خروج القطرۃ فصلوتہ باطلۃ کذا فی العرف الشذی ۱۲۔

قال. الطیبی مع ذلك فهو لم یشتد ضعفه لتعدد طرقه السابقة فیکون حجة فی فضائل الاعمال وعن امیمة بنت رقیقة قالت کان للنبی صلی الله علیه وسلم قدح من عید ان تحت سریره یبول فیه باللیل رواه ابوداؤد والنسائی۔ وعن عائشة رضی الله عنها قالت من حدثکم ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوه ما کان یبول الا قاعدا رواه احمد والترمذی والنسائی واسناده حسن جید وقال الترمذی حدیث عائشة احسن شئ فی هذا الباب واصح وعن عبدالرحمن بن حسنة قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی یده الدرقة فوضعها ثم جلس فبال الیها فقال بعضهم انظروا الیه یبول کما تبول المرأة فسمعه النبی صلی الله علیه وسلم فقال ویحک اما علمت ما اصاب صاحب بنی اسرائیل کانوا اذا اصابهم البول قرضوه بالمقاریض فنهاهم فعذب فی قبره رواه ابوداؤد وابن ماجة ورواه النسائی عنه عن ابی موسی وعن عمر قال رأنی النبی صلی الله علیه وسلم وانا ابول قائما فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد رواه الترمذی وابن ماجة قال الشیخ الامام محیی السنة رحمه الله قد صح عن حذیفة قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم سباطة قوم فبال[1] قائما متفق علیه وروی امام المذهب ابوحنیفة عنه نحوه قیل کان ذلك لعذر وعن عائشة قالت بال رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام عمر خلفه بکوز من ماء فقال

---

[1] قوله فبال قائما قال العلماء یکره ان یبول قائما الا لعذر وهی کراهة تنزیه لا تحریم واما بوله صلی الله وسلم فی السباطة التی بقرب الدور فقد ذکر

ماهذا یاعمر فقال ماء تتوضأ به قال ما امرت کلما بلت ان اتوضأ ولو فعلت لکانت سنة رواه ابوداؤد وابن ماجة۔

باب السواك

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواك مع کل وضوء رواه مالك والشافعی والطحاوی والبیهقی فی السنن وروی الطبرانی فی الاوسط عن علی مثله وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتهم عند کل صلوة بوضوء ومع کل وضوء بسواك رواه احمد والنسأی والحاکم فی المستدرك وعنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواك عند کل وضوء رواه النسأی وابن خزیمة فی صحیحه والحاکم وقال صحیح الاسناد والبخاری تعلیقا وعن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواك مع الوضوء عند کل صلوة رواه ابن حبان فی صحیحه وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

عیاض انه لعله طال علیه مجلس حتی حفزه البول فلم یمکنه التباعد اه اولما روی انه صلی الله علیه وسلم بال قائما لجرح بمابضه بهمزة ساکنة بعد المیم وباء موحدة وهو باطن الرکبة او لوجع کان بصلبه والعرب کانت تستشفی به او لکونه لم یجد مکانا للقعود او فعله بیانا للجواز وتمامه فی الضیاء قاله فی رد المختار ۱۲۔

لولا ان اشق على امتى لامرتهم بتأخير العشاء وبالسواك عند كل صلاة
متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا ان اشق
على امتى لفرضت عليهم السواك مع الوضوء ولأخرت صلوة العشاء الآخرة
الى اخر نصف الليل رواه الحاكم في المستدرك والبيهقي في السنن۔
وعن جعفر بن تمام بن العباس بن عبد المطلب عن ابيه قال ان ناساً
من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم دخلوا على النبي صلى الله عليه
وسلم فقال ما اراكم قُلْحاً استاكوا فلولا ان اشق على امتى لامرتهم
بالسواك عند كل صلوة وفي رواية مالي اراكم تدخلون عليّ قُلْحاً
استاكوا فلولا ان اشق على امتى لامرتهم ان يستاكوا عند كل صلوة

له عند كل صلوة قال في رد المحتار السواك للوضوء عندنا اى سنة للوضوء وعند الشافعي للصلوة قال في البحر وقالوا فائدة الخلاف تظهر فيمن صلى بوضوء واحد صلوات يكفيه عندنا لا عنده اه اقول يظهر لي التوفيق بان معنى قولهم السواك للوضوء عندنا بيان ما تحصل به الفضيلة الواردة فيما رواه احمد من قوله صلى الله عليه وسلم صلوة بسواك افضل من سبعين صلوة بغير سواك اى انها تحصل بالاتيان به عند الوضوء وعند الشافعي لا تحصل الا بالاتيان به عند الصلوة فعندنا كل صلوة صلاها بذلك الوضوء لها هذه الفضيلة خلافاً له ولا يلزم من هذا نفي استحبابه عندنا لكل صلوة ايضاً حتى يحصل التنافي وكيف لا يستحب للصلوة التي هي مناجاة الرب تعالى مع انه يستحب للاجتماع بالناس وممن صرح باستحباب السواك عند الصلوة ايضاً الحلبي في شرح المنية الصغير وفي التاترخانية عن التتمة ويستحب السواك عندنا عند كل صلوة ووضوء فاغتنم هذا التحرير الفريد ۱۲

اوعند کل وضوء رواه امامنا ابوحنیفة مرسلا قال ابن حبان تمام الراوی ثقة تابعی ولیس هو تمام الضعیف۔ وعن شریح بن هانئ قال سألت عائشة بای شئ کان یبدأ رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل بیته قالت بالسواك رواه مسلم۔ وعن حذیفة قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا قام للتهجد من اللیل یشوص فاه بالسواك متفق علیه۔ وعن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحیة والسواك واستنشاق الماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانة وانتقاص الماء یعنی الاستنجاء قال الراوی ونسیت العاشر الا ان یکون المضمضة رواه مسلم وفی روایة الختان بدل اعفاء اللحیة وروی ابوداؤد عن عمار بن یاسر مثله۔ وعنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم السواك مطهرة للفم مرضاة للرب رواه الشافعی واحمد والدارمی والنسأی وروی البخاری فی صحیحه بلا اسناد۔ وعن ابی ایوب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اربع من سنن المسلمین الحیاء ویروی الختان والتعطر والسواك والنکاح رواه الترمذی۔ وعن عائشة رضی الله عنها قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم لایرقد من لیل ولا نهار فیستیقظ الا یتسوك قبل ان یتوضأ رواه احمد وابوداؤد۔ وعنها قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یستاك فیعطینی السواك لاغسله فابدأ به فاستاك ثم اغسله وادفعه الیه رواه ابوداؤد۔ وعن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ارانی فی المنام اتسوك بسواك فجاءنی

رجلان احدهما اکبر من الآخر فناولت السواك الاصغر منهما فقیل لی کبر فدفعته الی الاکبر منهما متفق علیه۔ وعن ابی امامة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ما جاءنی جبریل علیه السلام قط الا امرنی بالسواك لقد خشیت ان احفی مقدم فیّ رواه احمد۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لقد اکثرت علیکم فی السواك رواه البخاری۔ وعن عائشة رضی اللہ عنها قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یستن وعنده رجلان احدهما اکبر من الآخر فاوحی الیه فی فضل السواك ان کبر اعط السواك اکبرهما رواه ابوداؤد وعنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم تفضل الصلوة التی یستاك لها علی الصلاة التی لا یستاك لها سبعین ضعفا رواه البیهقی فی شعب الایمان۔ وعن ابی سلمة عن زید بن خالد الجهنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواك عند کل صلاة ولأخرت صلاة العشاء الی ثلث اللیل قال فکان زید بن خالد یشهد الصلوة فی المسجد وسواکه علی اذنه موضع القلم من اذن الکاتب لا یقوم الی الصلوة الا استن ثم رده الی موضعه رواه الترمذی وابوداؤد الا انه لم یذکر ولأخرت صلاة العشاء الی ثلث اللیل وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح۔

باب فرائض الوضوء وسننه وآدابه

قال اللہ عزّوجل یایها الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوة فاغسلوا

وجوهكم وايديكم الى المرافق وامسحوا برؤسكم وارجلكم (بالنصب) الى الكعبين۔ عن انس قال خرج عمر رضى الله عنه متقلدا سيفه فلقيه رجل من بنى زهرة فقال اين تعمد يا عمر فقال اريد ان اقتل محمدا قال وكيف تأمن من بنى هاشم وبنى زهرة وقد قتلت محمدا فقال ما اراك الا قد صبوت قال افلا ادلك على العجب ان ختنك واختك صبوا وتركا دينك فمشى عمر فاتاهما وعندهما خباب فلما سمع بحس عمر توارى فى البيت فدخل فقال ما هذه الهيمنة[1] وكانوا يقرؤن طه قالا ما عدا حديثا تحدثناه بيننا قال فلعلكما قد صبوتما فقال له ختنه يا عمر ان كان الحق فى غير دينك فوثب عليه عمر فوطئه وطأ شديدا فجاءت اخته لتدفعه عن زوجها فنفحها[2] نفحة بيده فدمى وجهها فقالت وهى غضباء وان كان الحق فى غير دينك انى اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فقال عمر اعطونى الكتاب الذى هو عندكم فاقرأه وكان عمر يقرء الكتاب فقالت اخته انك رجس وانه لا يمسه الا المطهرون فقم فاغتسل[3] او توضأ فقام فتوضأ ثم اخذ الكتاب

---

[1] الهيمنة، آواز نرم ۱۲ [2] قوله فنفحها نفحة اى ضربها ضربة بيده كذا فى حاشية تاريخ الخلفاء ۱۲ [3] قوله فاغتسل او توضأ الخ وقال فى التوضيح الحسن على احياء السنن اما وجه الاستدلال على الرواية الاولى فنقول ان نية الكافر لا تعتبر فلا يقال بصحة الوضوء لمس القرآن فى القصة المذكورة الا بعدم اشتراط النية وهو مذهبنا فصح وضوء عمر فى تلك الحالة على

فقرأ طه الحديث رواه ابن سعد وابو يعلى والحاكم والبيهقي فى الدلائل
وفي الحديث الآخر الذي اخرجه ابونعيم في الدلائل وابن عساكر عن
ابن عباس روى قول عمر بانه قال نقمت فاغتسلت فاخرجوا الى
صحيفة الحديث هذه الروايات كلها فى تاريخ الخلفاء للامام العلامة
السيوطي وروى الدارقطني نحوه وقد جوده في نصب الراية فقال
اثران جيد ان فسانه وآخر. وعن ابي هريرة وابن مسعود وابن
عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من توضأ وذكر اسم الله فانه يطهر
جسده كله ومن توضأ ولم يذكر اسم الله لم يطهر الاموضع الوضوء رواه
الدارقطني وروى البيهقي في السنن عن ابن عباس مثله وعن ابي بكر الصديق

مذهبنا ويلزم على مذهب من اشترط النية لصحة الوضوء عدم صحته
وهو باطل كما ترى فلم يثبت اشتراط النية شرعا والحديث الموقوف في مثل
هذا المقام في حكم الحديث المرفوع لانه مما لا يدرك بالرأى واما
على الرواية الاخرى فنقول ان ذلك الغسل ما خلى عن الوضوء
فان نفس الغسل بغير الوضوء لا يكفي لمس القرآن فصح الوضوء بغير
النية بهذا الوجه ايضا وقال صاحب الهداية فالنية في الوضوء
سنة عندنا وعند الشافعي فرض لانه عبادة فلا يصح بدون النية
كالتيمم ولنا انه لا يقع قربة الا بالنية ولكنه يقع مفتاحا
للصلوة لوقوعه طهارة باستعمال المطهر بخلاف التيمم لان
التراب غير مطهر الا في حال ارادة الصلوة اوهو ينبئ عن
القصد انتهى ١٢-

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا توضأ العبد فذكر اسم الله
طهر جسده كله وان لم يذكر لم يطهر الا ما اصابه الماء رواه ابن
ابی شیبة۔ وعن مكحول قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اذا تطهر الرجل وذكر اسم الله طهر جسده كله واذا لم يذكر اسم الله
حين يتوضأ لم يطهر منه الا مكان الوضوء رواه سعيد بن منصور
وعن الحسن الكوفی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من ذكر الله عند الوضوء طهر جسده كله فان لم يذكر اسم الله
لم يطهر منه الا ما اصاب الماء رواه عبد الرزاق مرسلا۔ وعن عائشة
قالت كان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا مسّ طهور اسمی الله
رواه الدارقطنی فی سننه وفی روایة للبزار كان رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذا ابتدء الوضوء سمی۔ وعن ابی هريرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استيقظ احدكم من
نومه فلا يغمس يده فی الاناء حتی يغسلها ثلاثا فانه لا يدری
این باتت يده رواه مسلم وروی البخاری نحوه۔ وعن ابن عباس
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تمضمضوا واستنشقوا
والاذنان من الراس رواه ابونعيم فی الحلية وعن ابی هريرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استيقظ احدكم
من منامه فتوضأ فليستنثر ثلاثا فان الشيطان يبيت علی خيشومه
رواه البخاری وروی مسلم نحوه۔ وعن عمرو بن شعيب عن ابيه
عن جده قال جاء اعرابی الی النبی صلی الله علیه وسلم يسأله
عن الوضوء فاراه ثلاثا ثلاثا ثم قال هكذا الوضوء فمن زاد علی هذا

فقد اساء وتعدی وظلم رواه النسائی وابن ماجۃ وروی ابوداؤد معناه۔ وعن عثمان رضی اللہ عنہ انہ توضأ بالمقاعد فقال الا اریکم وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوضأ ثلاثا ثلاثا رواه مسلم وروی الطحاوی نحوه قال البیہقی اعتمد الشافعی فی تکرار المسح علی ھذا الحدیث وروایۃ ابی انس عن عثمان مطلقۃ والروایات الثابتۃ عنہ المفسرۃ تدل علی ان التکرار وقع فیما عدا الراس من الاعضاء وانہ مسح برأسہ مرۃ واحدۃ[1]۔ وعن الربیع بنت معوذ بن عفراء انھا رأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ قالت مسح راسہ ومسح ما اقبل منہ وما ادبر وصدغیہ واذنیہ مرۃ واحدۃ رواه الترمذی وقال قد روی من غیر وجہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ مسح براسہ مرۃ والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم۔ وفی روایۃ للبخاری فمسح رأسہ فاقبل بھما وادبر مرۃ واحدۃ ثم غسل رجلیہ الی الکعبین۔ وعن عثمان قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فمسح راسہ مرۃ رواه ابن ماجۃ وابن ابی شیبۃ۔ وعن علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ ثلاثا ثلاثا الا المسح مرۃ مرۃ رواه ابن ابی شیبۃ۔ وعن عبداللہ بن زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح راسہ بیدیہ فاقبل

---

[1] قولہ مرۃ واحدۃ قال صاحب الھدایۃ قال الشافعی السنۃ ھو التثلیث بمیاه مختلفۃ اعتبارا بالمغسول ثم قال والذی یروی من التثلیث محمول علیہ بماء واحد وھو مشروع علی ما روی عن ابی حنیفۃ ۱۲

بهما وادبر بدأ بمقدم راسه ثم ذهب بهما الی قفاه ثم ردهما حتی رجع
الی المكان الذی بدأ منه ثم غسل رجليه رواه الترمذی وقال هذا
حديث اصح شئ فی هذا الباب واحسن وروی البخاری مثله وعن
ابن عباس ان النبی صلی الله عليه وسلم مسح براسه واذنيه ظاهرهما
وباطنهما رواه الترمذی۔ وعنه ان النبی صلی الله عليه وسلم
مسح براسه واذنيه باطنهما بالسباحتين وظاهرهما بابهاميه
رواه النسائی۔ وعن ابی امامة قال توضأ النبی صلی الله عليه
وسلم فغسل وجهه ثلاثا ويديه ثلثا ومسح برأسه وقال الاذنان
من الراس رواه الترمذی۔ وعنه ذكر وضوء رسول الله صلی الله
عليه وسلم قال وكان يمسح الماقين وقال الاذنان من الرأس رواه ابن
ماجة وابوداؤد والترمذی وذكرا قال حماد لا ادری الاذنان من الرأس
من قول ابی امامة ام من قول رسول الله صلی الله عليه وسلم وقال
علی القاری وانت خبير بان مثل هذا الايقال من قبل الرأی فموقوفه
فی حكم المرفوع ايضا۔ وعن ابن عباس انه رأی النبی صلی الله
عليه وسلم يتوضأ ثلثا ثلثا ومسح برأسه واذنيه مسحة واحدة
رواه ابوداؤد۔ وعن عبد الله بن زيد قال قال رسول الله صلی الله
عليه وسلم الاذنان من الرأس رواه ابن ماجة وروی الدارقطنی
عن ابن عباس مثله۔ قال ابن القطان اسناده صحيح لاتصاله
وثقة رواته وقال الزيلعی هذا امثل اسنادا فی هذا الباب
وعن ابی امامة الباهلی ان رسول الله صلی الله عليه وسلم توضأ
فمسح اذنيه مع الرأس وقال الاذنان من الرأس رواه الطحاوی۔

وعن ربیع بنت معوذ بن عفراء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
توضأ عندها فمسح رأسه على مجاری الشعر ومسح صدغيه واذنيه
ظاهرهما وباطنهما رواه الطحاوی۔ وعن حميد قال رأيت
انس بن مالك توضأ فمسح اذنيه ظاهرهما وباطنهما مع رأسه
وقال ان ابن مسعود كان يأمر بالاذنين رواه الطحاوی وعن نافع
عن ابن عمر انه كان يقول الاذنان من الرأس فامسحوهما رواه الطحاوی
وعن الربيع بنت معوذ ان النبی صلى الله عليه وسلم توضأ فادخل
اصبعه فی جحری اذنيه رواه ابوداؤد واحمد وابن ماجة وعن
عبد الله بن زيد انه رأى النبی صلى الله عليه وسلم توضأ وانه
مسح رأسه بماء غير فضل يديه رواه الترمذی ورواه مسلم
مع زوائد قال علی القاری وفيه انه عمل باحد الجائزين عندنا
وعنه ان النبی صلى الله عليه وسلم توضأ وانه مسح رأسه بماء
غبر[1] من فضل يديه رواه الترمذی۔ وعن طلحة بن مصرف
عن ابيه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وعلى اٰله
وسلم يمسح رأسه مرة واحدة حتى يلغ القذال رواه ابوداؤد۔
وعنه عن ابيه عن جده قال رأيت النبی صلى الله عليه وسلم
مسح مقدم رأسه حتى بلغ القذال من مقدم عنقه رواه الطحاوی
وعن عمرو بن كعب عن ابيه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم توضأ فمسح لحيته وقفاه رواه ابن السكن وعن ابن عمر

---

[1] قوله غبر ای بقی ۱۲ مرقات

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح الرقبة امان من الغل يوم القيامة رواه الديلمي فى الفردوس ۔ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ ومسح يديه على عنقه امن من الغل يوم القيامة رواه ابونعيم ۔ وعن موسى بن طلحة انه قال من مسح قفاه مع رأسه وقى الغل يوم القيامة رواه ابوعبيد موقوفا قال العينى هذا موقوف فى حكم المرفوع لكونه مما لا مجال للرأى فيه ۔ وعن طلحة بن مصرف عن ابيه عن جده قال رأيت النبى صلى الله عليه وسلم يفصل بين المضمضة والاستنشاق رواه ابوداؤد ۔ وعن ابى وائل شهدت عليا وعثمان توضأ ثلثا ثلثا وافردا المضمضة والاستنشاق ثم قالا هكذا رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ رواه ابن السكن فى صحيحه وعن سفيان بن سلمة قال شهدت عثمان توضأ ثلاثا ثلاثا وافرد المضمضة من الاستنشاق ثلاثا ثم قال هكذا توضأ النبى صلى الله عليه وسلم رواه البغوى ۔ وعن كعب بن عمرو اليامى ان النبى صلى الله عليه وسلم توضأ فمضمض ثلثا واستنشق ثلثا يأخذ لكل واحدة ماء جديدا رواه الطبرانى ۔ وعن ابن بريدة عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم توضأ مرة مرة رواه امامنا ابوحنيفة ۔ وعن عبد الله بن زيد قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ مرتين مرتين وقال هو نور على نور رواه رزين وعن عثمان رضى الله عنه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ثلاثا ثلاثا وقال هذا وضوئى ووضوء الانبياء قبلى

ووضوء ابراهيم رواه رزين والنووی ضعفه فی شرح مسلم وقال ابن حجر وقضية كلام غيره ان سنده حسن وعن ثابت بن ابی صفية قال قلت لابی جعفر هو محمد الباقر حدثك جابر ان النبی صلی الله عليه وسلم توضأ مرة مرة ومرتين مرتين وثلاثا ثلاثا قال نعم رواه الترمذی وابن ماجة۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من توضأ واحدة فتلك وظيفة الوضوء التی لابد منها ومن توضأ اثنين فله كفلان ومن توضأ ثلثا فذلك وضوئی ووضوء الانبياء من قبلی رواه احمد وفی رواية للدارقطنی والبيهقی وابن حبان وابن ماجة واحمد والطبرانی ان النبی صلی الله عليه وسلم توضأ مرة مرة وقال هذا وضوء لا يقبل الله الصلوة الا به وتوضأ مرتين مرتين وقال هذا وضوء من يضاعف الاجر مرتين وتوضأ ثلثا ثلثا وقال هذا وضوئی ووضوء الانبياء من قبلی۔ قال الترمذی والعمل علی هذا عند عامة اهل العلم ان الوضوء يجزئ مرة مرة ومرتين افضل وافضله ثلث وليس بعده شئ۔ وعن عبد الله بن المغفل انه سمع ابنه يقول اللهم انی اسئلك القصر الابيض عن يمين الجنة قال ای بنی سل الله الجنة وتعوذ به من النار فانی سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول انه سيكون فی هذه الامة قوم يعتدون فی الطهور والدعاء رواه احمد وابوداؤد وابن ماجة۔ وعن ابی بن كعب عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ان للوضوء شيطانا يقال له الولهان فاتقوا وسواس الماء رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حديث غريب وليس اسناده بالقوی عند اهل الحديث

لانا لا نعلم احدا اسنده غیر خارجة وهو لیس بالقوی عند اصحابنا وعن عبد الله بن عمرو بن العاص ان النبی صلی الله علیه وسلم مر بسعد وهو یتوضأ فقال ماهذا السرف یا سعد قال افی الوضوء سرف قال نعم وان کنت علی نهر جار رواه احمد وابن ماجة۔ وعن عبد الله بن عمرو قال رجعنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم من مکة الی المدینة حتی اذا کنا بماء بالطریق تعجل قوم عند العصر فتوضؤا وهم عجال فانتهینا الیهم واعقابهم تلوح لم یمسها الماء فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ویل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء رواه مسلم۔ وعن لقیط بن صبرة قال قلت یا رسول الله اخبرنی عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما رواه ابو داؤد والترمذی والنسائی وروی ابن ماجة والدارمی الی قوله بین الاصابع وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا توضأت فخلل اصابع یدیك ورجلیك رواه الترمذی وروی ابن ماجة نحوه۔ وعن المستورد بن شداد قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا توضأ یدلك اصابع رجلیه بخنصره رواه الترمذی وابو داؤد وابن ماجة۔ وعن انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا توضأ اخذ کفا من ماء فادخله تحت حنکه فخلل به لحیته وقال هکذا امرنی ربی رواه ابو داؤد۔ وعن عثمان رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یخلل لحیته رواه الترمذی والدارمی وعن ابن عمر کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا توضأ عرك عارضیه بعض العرك ثم شبك لحیته باصابعه من تحتها رواه ابن ماجة

وعن ابی رافع قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ وضوء الصلوٰۃ حرک خاتمه فی اصبعه رواه الدارقطنی وابن ماجۃ۔ وعن عائشۃ رضی اللہ عنها قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ما استطاع فی شانه کله فی طهوره وترجله وتنعله متفق علیه وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبستم واذا توضأتم فابدؤا بأیامنکم رواه احمد وابو داؤد۔ وعن عطاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فحسر العمامة ومسح مقدم رأسه او قال ناصیته رواه البیهقی۔ وعن انس رضی اللہ عنه قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ وعلیه عمامة قطریة فادخل یدیه من تحت العمامة فمسح مقدم رأسه رواه ابو داؤد وروی الحاکم عن ابی معقل نحوه وقال الشمنی ومعلوم ان الناصیة ومقدم الرأس احد جوانبها الاربعة فلو کان مسح الربع لیس بجزئ لم یقتصر علیه السلام فی ذلك الوقت علیه ولو کان مسح ما دونه مجزیا لفعله علیه الصلوٰة والسلام ولو مرة فی عمره تعلیما للجواز۔ وعن الزهری عن سالم عن ابیه انه کان یمسح بمقدم رأسه اذا توضأ رواه الطحاوی۔ وعن مالك قال بلغنی عن جابر بن عبد اللہ انه سئل عن العمامة فقال لا حتی یمس الشعر الماء رواه محمد وقال بهذا نأخذ وهو قول ابی حنیفة رحمه اللہ۔ وعن نافع قال رأیت صفیة بنت ابی عبید تتوضأ وتنزع خمارها ثم تمسح برأسها قال نافع وانا یومئذ صغیر رواه محمد وقال بهذا نأخذ لا یمسح علی الخمار ولا العمامة بلغنا ان المسح علی العمامة کان فترك وهو قول ابی حنیفة والعامة من فقهائنا۔ وعن ابی حیة قال

رأيت عليا توضأ فغسل كفيه حتى انقاها ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا وذراعيه ثلاثا ومسح برأسه مرة ثم غسل قدميه الى الكعبين ثم قام فاخذ فضل طهوره فشربه وهو قائم ثم قال احببت ان اريكم كيف كان طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذى والنسأى. وعن الحسين بن على قال دعا على بوضوء فقرب له فغسل كفيه ثلاث مرات قبل ان يدخلهما فى وضوئه ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا ثم غسل وجهه ثلثا ثم غسل يده اليمنى الى المرفق ثلاثا ثم اليسرى كذلك ثم مسح برأسه مسحة واحدة ثم غسل رجله اليمنى الى الكعبين ثلاثا ثم اليسرى كذلك ثم قام قائما فقال لى ناولنى فناولته الذى فيه فضل وضوئه فشربه قائما فعجبت فلما رأى عجبى قال لا تعجب فانى رأيت اباك النبى صلى الله عليه وسلم يصنع مثل ما رأيتنى يقول بوضوئه هذا ويشرب فضل وضوئه قائما رواه النسائى والطحاوى وابن جرير وصححه وابن ابى شيبة. وفى مسند امامنا ابى حنيفة عن على بن ابى طالب انه توضأ فغسل كفيه ثلثا ومضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجهه ثلثا وذراعيه ثلثا ومسح رأسه وغسل قدميه وقال هذا وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم وفى رواية عن على انه دعا بماء فغسل كفيه ثلثا وتمضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجهه ثلثا وذراعيه ثلثا ومسح رأسه ثلثا وغسل قدميه ثلثا ثم قال هذا وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عبد الله بن محمد بن يعقوب يعنى به من

روى عن ابى حنيفة فى هذا الحديث ان النبى صلى الله عليه وسلم
مسح رأسه ثلثا على انه وضع يده على يافوخه ثم مد يديه
الى مؤخر راسه ثم الى مقدم رأسه فجعل ذلك ثلث مرات
وانما ذلك مرة واحدة لانه لم يباين يده ولا اخذ الماء ثلث مرات
فهو كمن جعل الماء فى كفه ثم مده الى كوعه الا ترى انه بيّن فى
الاحاديث التى روى عنه وهم الجارود بن زيد وخارجة بن
مصعب واسد بن عمران ان المسح كان مرة واحدة وبيّن ان معناه
ماذكرنا وعن حمران قال رأيت عثمان توضأ فافرغ على يديه
ثلثا فغسلهما ثم مضمض ثلثا واستنثر ثلثا ثم غسل وجهه ثلثا ثم
غسل يده اليمنى الى المرفق ثلثا ثم غسل اليسرى مثل ذلك ثم مسح رأسه
ثم غسل قدميه اليمنى ثلثا ثم اليسرى ثلثا ثم قال رأيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يتوضأ من نحو وضوئى هذا ثم قال من توضأ نحو وضوئى
هذا وفى رواية مثل وضوئى هذا ثم صلى ركعتين لا يحدث فيها نفسه
غفر له ما تقدم من ذنبه رواه البخارى ومسلم وابوداؤد والنسائى
واحمد والدارقطنى وابن حبان وابن خزيمة ـ وعن ابى علقمة
عن عثمان بن عفان انه دعا يوما بوضوء ثم دعا ناسا من اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم فافرغ يده اليمنى على يده اليسرى
وغسلهما ثلثا ثم مضمض ثلثا واستنشق ثلثا ثم غسل وجهه
ثلثا ثم غسل يديه ثلثا الى المرفقين ثم مسح برأسه ثم غسل
رجليه فانقاهما ثم قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ
مثل هذا الوضوء الذى رأيتمونى توضأته ثم قال من توضأ

فاحسن الوضوء ثم صلی رکعتین کان من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ ثم
قال اکذلک یا فلان قال نعم ثم قال اکذلک یا فلان قال نعم حتی
استشھد ناسا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال
الحمد للہ الذی وافقتمونی علی ھذا رواہ الدارقطنی۔ وعن
عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانت علینا رعایۃ الابل
فجاءت نوبتی فروحتہا بعشی فادرکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قائما یحدث الناس فادرکت من قولہ ما من مسلم یتوضأ
فیحسن وضوءہ ثم یقوم فیصلی رکعتین مقبلا علیہما بقلبہ
ووجھہ الا وجبت لہ الجنۃ رواہ مسلم۔ وعن ابی ھریرۃ
رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لبلال یا بلال
حدثنی بارجی عمل عملتہ فی الاسلام فانی سمعت دف نعلیک بین
یدی فی الجنۃ قال ما عملت عملا ارجی عندی من انی لم اتطہر
طہورا فی ساعۃ من لیل او نہار الا وصلیت بذلک الطہور ما کتب
لی ان اصلی رواہ البخاری۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من قرأ فی اثر وضوئہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر
واحدۃ کان من الصدیقین ومن قرأھا مرتین کان فی دیوان
الشھداء ومن قرأھا ثلثا یحشرہ اللہ محشر الانبیاء رواہ الدیلمی
قال الحلبی وایضا روی فی ذلک آثار لا بأس بھا فی الفضائل منہا
ان من قرأھا فی اثر الوضوء غفر اللہ لہ ذنوب خمسین سنۃ۔ وعن
معاذ بن جبل قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ
مسح وجھہ بطرف ثوبہ رواہ الترمذی۔ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا

قالت كانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خرقة[1] ينشف بها اعضاءه بعد الوضوء رواه الترمذي وقال هذا حديث ليس بالقائم وابو معاذ الراوي ضعيف عند اهل الحديث وقد رخص قوم من اهل العلم من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم في المنديل بعد الوضوء قال علي القاري لايتصور ان يفعل مثل عثمان وانس والحسن بن علي من قبل انفسهم شيأ بل فعلهم يدل على ان للحديث اصلا والعمل بالحديث ولو ضعيفا اولى من العمل بالرأي ولو قويا۔ وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ لكل صلاة وكان احدنا يكفيه الوضوء مالم يحدث رواه الدارمي۔ وعن محمد بن يحيى بن حبان قال قلت لعبيد الله بن عبد الله بن عمر ارأيت وضوء

---

[1] قوله خرقة ينشف بها الخ قال ابن حجر هذا ان صح فمحمول على انه لعذر اولبيان الجواز لان ميمونة اتته بعد وضوئه بمنديل فرده وجعل ينفض الماء بيده ولذا قال اصحابنا الشافعية يسن للمتوضئ والمغتسل ترك التنشيف للاتباع اهـ وفي الخانية لا بأس عند الحنفية للمتوضئ والمغتسل ان يتمسح بالمنديل لما روي عن رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم انه فعل ذلك وهو الصحيح الا انه ينبغي ان لايبالغ ولا يستقصي وفي شرح الكنز للزيلعي لا بأس بالتمسح بالمنديل بعد الوضوء روي ذلك عن عثمان وانس والحسن بن علي ومسروق وقال في معراج الدراية الا انه لايبالغ فيبقى اثر الوضوء على اعضائه وصرح باستحباب التمسح صاحب المنية هذا ويمكن ان يكون رده صلى الله تعالى عليه وسلم لعذر او لبيان الجواز كذا في المرقات وغيره ۱۲۔

عبد اللہ بن عمر لکل صلاۃ طاہرا کان او غیر طاہر عمن اخذہ فقال
حدثتہ اسماء بنت زید بن الخطاب ان عبد اللہ بن حنظلۃ بن ابی عامر
الغسیل حدثہا ان رسول اللہ علیہ وسلم کان امر بالوضوء لکل صلاۃ طاہرا کان
او غیر طاہر فلما شق ذلک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بالسواک
عند کل صلاۃ ووضع عنہ الوضوء الا من حدث قال فکان عبد اللہ یری
ان بہ قوۃ علی ذلک ففعلہ حتی مات رواہ احمد۔ وعن ابی غطیف الھذلی
قال صلیت مع عبد اللہ بن عمر بن الخطاب الظہر فانصرف فی مجلس فی
دارہ فانصرفت معہ حتی اذا نودی بالعصر دعا بوضوء فتوضأ ثم خرج و
خرجت معہ فصلی العصر ثم رجع الی مجلسہ ورجعت معہ حتی اذا
نودی بالمغرب دعا بوضوء فتوضأ فقلت لہ ای شئ ھذا یا ابا عبد الرحمن
الوضوء عند کل صلوۃ فقال وقد فطنت لھذا منی لیست بسنۃ ان کان
لکافی وضوئی لصلوۃ الصبح صلوات کلہا ما لم احدث ولکنی سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من توضأ علی طہر کتب اللہ لہ بذلک
عشر حسنات ففی ذلک رغبت یا ابن اخی رواہ الطحاوی۔ وعن عائشۃ
قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوضع لہ وضوءہ وسواکہ فاذا
قام من اللیل تخلی ثم استاک رواہ ابو داؤد۔

باب الغسل

وقول اللہ عز وجل وان کنتم جنبا فاطہروا وقولہ ولا تقربوھن
حتی یطہرن بالتشدید وقولہ او لامستم النساء عن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس احدکم بین شعبہا الاربع

ثم جهد ها فقد وجب الغسل وان لم ينزل رواه مسلم وروى البخاری نحوه۔ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الماء من الماء رواه مسلم قال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ اللہ ھذا منسوخ وقال ابن عباس انما الماء من الماء فی الاحتلام رواه الترمذی وعن ابی بن کعب قال انما کان الماء من الماء رخصۃ فی اول الاسلام ثم نھی عنھا رواه الترمذی وابو داؤد والدارمی واحمد وصححہ الترمذی وعن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قالت ام سلیم یارسول اللہ ان اللہ لایستحیی من الحق فھل علی المرأۃ من غسل اذا احتلمت قال نعم اذا رأت الماء فغطت ام سلمۃ وجھھا وقالت یا رسول اللہ وتحتلم المرأۃ قال نعم تربت یمینك فبم یشبھھا ولدھا متفق علیہ وزاد مسلم بروایۃ ام سلیم ان ماء الرجل غلیظ ابیض وماء المرأۃ رقیق اصفر فمن ایھما علا او سبق یکون منہ الشبہ۔ وعن عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یجد البلل ولایذکر احتلاما قال یغتسل وعن الرجل الذی یری انہ قد احتلم ولایجد بللا قال لاغسل علیہ قالت ام سلیم ھل علی المرأۃ تری ذلك غسل قال نعم ان النساء شقائق الرجال رواه الترمذی وابو داؤد وروی الدارمی وابن ماجۃ الی قولہ لاغسل علیہ۔ قال الخطابی فیہ من الفقہ اثبات القیاس والحاق النظیر بالنظیر وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل فعلتہ انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغتسلنا رواه الترمذی وابن ماجۃ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فضحت الماء فاغتسل رواه ابوداؤد

وفی روایة لاحمد اذا خذفت الماء فاغتسل واذا لم تکن خاذفا فلا تغتسل۔ وعنہ قال کنت رجلا مذّاء فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیت المذی فاغسل ذکرك وتوضأ وضوءك للصلوٰة واذا فضخت الماء فاغتسل رواہ النسائی واحمد فی مسندہ ورجالہ کلہم ثقات وعن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکسل ولا یغتسل الی فتح مکة ثم اغتسل بعد ذٰلك وامر الناس بالغسل رواہ ابن حبان فی صحیحہ۔ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان سائلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایوجب الماء الا الماء فقال اذا التقی الختانان وغابت الحشفة فقد اوجب الغسل انزل او لم ینزل رواہ الطبرانی فی معجمہ الوسط وروی الامام ابو محمد عبد اللہ بن وھب فی مسندہ نحوہ۔ وعن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المضمضة والاستنشاق للجنب فریضة رواہ الدارقطنی والبیہقی والحاکم وقال الدارقطنی والحاکم ھذا حدیث لیس بالقائم وبرکة الراوی ضعیف نقل العلامة العینی عن الامام تقی الدین انہ قال قد روی ھذا الحدیث موصولا من غیر طریق برکة ایضا اخرجہ الامام ابو برکة الخطیب من جہة الدارقطنی حدثنا علی بن محمد بن مِہران حدثنا سلیمان المہدی حدثنا حماد بن سَلَمة حدثنا سفیان الثوری عن خالد عن ابن سیرین عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ بھذا الحدیث۔ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ سئل عمن نسی المضمضة والاستنشاق قال لا یعید الا ان یکون جنبا رواہ البیہقی وروی الامام ابو حنیفة مثلہ۔ وعنہ قال اذا

نسیت المضمضة والاستنشاق وانت جنب فاعد صلوتك رواه عبد الرزاق وسعيد بن منصور. وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت كل شعرة جنابة فاغسلوا الشعر وانقوا البشرة رواه ابو داؤد والترمذی وابن ماجة قال العلامة العینی فی الانف ایضا شعور فیفترض غسله بهذا الحدیث ایضا وقال اهل اللغة ان البشرة ما ظهر من البدن ففرضیة المضمضة بهذا الحدیث ایضا لان الفم من ظاهر البدن وعن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك موضع شعرة من جنابة لم یغسلها فعل بها كذا وكذا من النار قال علی فمن ثم[1] عادیت رأسی فمن ثم عادیت رأسی ثلاثا رواه ابو داؤد وسكت عنه وفی التلخیص الحبیر اسناده صحیح وقال علی القاری والحدیث حسن فیقوی به حدیث الترمذی السابق مع ان الضعف فیه انما هو فی اسناد الترمذی دون اسنادی ابی هریرة روی احمد والدارمی مثله الا انهما لم یكررا فمن ثم عادیت رأسی وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل من الجنابة یبدأ فیغسل یدیه ثم یفرغ بیمینه علی شماله فیغسل فرجه ثم یتوضأ وضوءه للصلوة ثم یأخذ الماء فیدخل اصابعه فی اصول الشعر حتی اذا رأی ان قد استبرأ حفن ثلث حفنات علی رأسه ثم افاض علی

---

[1] قوله فمن ثم عادیت الخ قال الشیخ ابن حجر ولا یخفی ان فعله كرم الله وجهه اذا كان مخالفا لسنته علیه الصلوة والسلام وبقیة الخلفاء من عدم الحلق الا بعد فراغ النسك یكون رخصة لا سنة ۱۲

سائر جسده ثم غسل رجليه رواه مسلم وروى ابوداؤد الطيالسي نحوه وزاد في آخره فاذا فرغ غسل رجليه ۔ وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يغتسل من الجنابة بدأ بكفيه فغسلهما ثم غسل مرافغه وافاض عليه الماء فاذا انقاهما اهوى بهما الى حائط ثم يستقبل الوضوء ويفيض الماء على رأسه رواه ابوداؤد وعنها قالت لئن شئتم لأرينكم اثر يد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحائط حيث كان يغتسل من الجنابة رواه ابوداؤد وعنها قالت ان امرأة من الانصار سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن غسلها من المحيض فامرها كيف تغتسل ثم قال خذي[1] فرصة من مسك فتطهري بها قالت كيف اتطهر بها فقال تطهري بها قالت كيف اتطهر بها قال سبحان الله تطهري بها فاجتذبتها الي فقلت تتبعي بها اثر الدم متفق عليه وعن ام سلمة قالت قلت يارسول الله اني امرأة اشد ضفر رأسي افانقضه لغسل الجنابة فقال لا انما يكفيك ان تحثي على رأسك ثلاث حثيات ثم تفيضين عليك الماء فتطهرين رواه مسلم وعن جابر قال اذا اغتسلت المرأة من جنابة فلا تنقض شعرها ولكن تصب الماء على اصوله وتبله رواه الدارمي وعن عطاء انه سئل عن المرأة يصيبها الجنابة ورأسها معقوص تحله قال لا ولكن تصب رأسها الماء صبا حتى تروى اصول الشعر رواه الدارمي وعن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ بالمد ويغتسل بالصاع الى خمسة امداد متفق عليه وعن موسى الجهني قال اتي مجاهد بقدح حزرته ثمانية ارطال فقال حدثتني عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل

---

[1] قوله [illegible] فرصة من مسك الخ قال العيني في عمدة القاري في بيان استنباط الاحكام فيه استحباب التطيب [illegible] من الحيض والنفاس على جميع المواضع التي اصابها الدم من بدنها قال المحاملي [illegible] الحارق [illegible] دافع للرائحة الكريهة واختلف في وقت استعمالها لذلك فقال بعضهم بعد الغسل وقال آخرون قبله وفيه استحباب تطيب فرج المرأة بأخذ قطعة من صوف ونحوها وتجعل عليها مسكا او نحوه وتدخلها في فرجها بعد الغسل [illegible]

بمثل هذا رواه النسائی۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجزئ فی الوضوء رطلان من ماء رواہ الترمذی وعن معاذة قالت قالت عائشة رضی اللہ عنہا کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد بینی وبینہ فیبادرنی حتی اقول دع لی دع لی قالت وھما جنبان متفق علیہ۔ وعن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوضأ بعد الغسل رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجة اسنادہ صحیح وعنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغسل رأسہ بالخطمی وھو جنب یجتزئ بذلك ولا یصب علیہ الماء رواہ ابوداؤد وعن یعلیٰ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلا یغتسل بالبراز فصعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان اللہ حیی ستیر یحب الحیاء والتستر فاذا اغتسل احدکم فلیستتر رواہ ابوداؤد والنسائی وفی روایتہ قال ان اللہ ستیر فاذا اراد احدکم ان یغتسل فلیتوار بشئ وعن علی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اغتسلت من الجنابة وصلیت الفجر فرأیت قدر موضع الظفر لم یصبہ الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت مسحت علیہ بیدك اجزأك رواہ ابن ماجة وعن عبادة بن الصامت قال سألنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البول فقال اذا مسکم شئ فاغسلوہ[1] فانی اظن انّ منہ عذاب القبر

[1] قولہ فاغسلوہ الخ ظاھر حدیث غسل الثوب من البول مرة یوافق ما قالہ الشافعی من انہ یطھر بالغسل مرة لان الماء طھور فاذا استعمل مرة یطھر کما یطھر البدن

رواه البزار وقال فی التلخیص اسناده حسن وفی حدیث غسل الثوب من البول مرة ایوب بن جابر وقد اختلفوا فی تضعیفه۔

باب مخالطة الجنب وما يباح له

وقول الله عزوجل لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُوْن۔ عن ابی هريرة قال لقيني رسول الله صلی الله عليه وسلم وانا جنب فاخذ بيدی فمشيت معه حتی قعد فانسللت فأتيت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال اين كنت يا ابا هريرة فقلت له فقال سبحان الله ان المؤمن لا ينجس هذا لفظ البخاری ولمسلم معناه وزاد بعد قوله فقلت له لقد لقيتني وانا جنب فكرهت ان اجالسك حتی اغتسل وكذا للبخاری فی رواية اخری وعن عائشة قالت كان رسول الله صلی الله عليه وسلم يغتسل من الجنابة ثم يستدفئ بی قبل ان اغتسل رواه ابن ماجة وروی الترمذی نحوه وفی شرح السنة بلفظ المصابيح۔ وعن ابن عمر قال ذكر عمر ابن الخطاب رضی الله عنه

من النجاسة الحكمية وعلماءنا الحنفية اعتبروا غلبة الظن ثم قدروها بالغسل ثلاث مرات لان التكرار لابد منه للاستخراج كما ورد فی حديث المستيقظ فانه عليه السلام امر الغسل ثلاث مرات فی النجاسة الموهومة ففی المتحققه اولی ثم لابد من العصر فی كل مرة فی ظاهر الرواية فان العصر هو المستخرج وعن محمد اذا غسلت ثلاثا وعصرت فی المرة الثالثة تطهر المرات والمستخلص ملتقط منهما ۱۲۔

لرسول الله صلى الله عليه وسلم انه تصيبه الجنابة من الليل فقال له
رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ واغسل ذكرك ثم نم متفق عليه
وعن عائشة رضى الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يصيب من اهله ثم ينام ولا يمسّ ماءً فان استيقظ من
آخر الليل عاد واغتسل رواه محمد فى الموطا عن امامنا ابى حنيفة قال
البيهقى والنووى هذا الحديث صحيح وروى ابوداؤد والترمذى نحوه
وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رجع من المسجد
صلى ما شاء الله ثم مال الى فراشه والى اهله فان كانت له حاجة
قضاها ثم ينام كهيأته ولا يمس الماء رواه الطحاوى وروى ابن
ابى شيبة وابن جرير وعبد الرزاق وسعيد بن منصور مثله وعن
ام سلمة رضى الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يجنب ثم ينام ثم ينتبه ثم ينام رواه احمد - وعن عائشة رضى الله
عنها قالت كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا كان جنبا فاراد ان يأكل
او ينام توضأ وضوءه للصلاة متفق عليه - وعنها ان النبى صلى الله
عليه وسلم كان اذا اراد ان ينام وهو جنب توضأ وضوءه للصلوة قبل
ان ينام وكان اذا اراد ان يطعم وهو جنب غسل كفيه ومضمض
فاه ثم طعم رواه الدارقطنى وقال صحيح - وعن ابى سَلمَة ان
عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان ينام
وهو جنب توضأ واذا اراد ان يأكل او يشرب قالت غسل يديه ثم
يأكل او يشرب رواه النسائى وروى ابن ابى شيبة وسعيد بن منصور
نحوه - وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اذا اراد ان یأکل وھو جنب غسل کفیہ رواہ الطحاوی۔ وعنھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یأکل او یشرب وھو جنب غسل یدیہ وتمضمض ثم شرب او اکل رواہ عبد الرزاق وسعید بن منصور قال اصحابنا فظھر من ھٰذہ الاحادیث انہ لا بأس ان یأکل الجنب او یشرب او ینام علی غیر وضوء واحب الیھم ان یتوضأ من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج۔ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم اھلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ بینھما وضوءاً رواہ مسلم۔ وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجامع ثم یعود ولا یتوضأ رواہ الطحاوی۔ وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف علی نسائہ بغسل واحد رواہ مسلم وروی الترمذی نحوہ وقال حدیث انس حدیث صحیح وھو قول غیر واحد من اھل العلم منھم الحسن البصری ان لا بأس ان یعود قبل ان یتوضأ۔ وعن ابی رافع قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف ذات یوم علی نسائہ یغتسل عند ھذہ وعند ھذہ قال فقلت لہ یا رسول اللہ الا تجعلہ غسلا واحدا آخرا قال ھذا ازکی واطیب واطھر رواہ احمد وابوداؤد واسنادہ حسن قال العلامۃ الشامی فیستفاد من ھذہ الاحادیث ان المعاودۃ من غیر وضوء ولا غسل بین الجماعین امر جائز وان الافضل ان یتخللھا الغسل او الوضوء۔ وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ عزوجل علی کل احیانہ رواہ مسلم۔ وعن علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من الخلاء فیقرئنا القرآن ویأکل معنا اللحم

ولم يكن يحجبه او يحجزه عن القرآن شئی لیس الجنابة رواه
ابوداؤد والنسائی وروی ابن ماجة نحوه۔ وعن ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقرأ الحائض ولا الجنب شیأ من القرآن
رواه الترمذی۔ وعن المهاجر بن قنفذ انه اتی النبی صلی اللہ علیه
وسلم وهو یبول فسلم علیه فلم یرد علیه حتی توضأ ثم اعتذر الیه وقال
انی کرهت ان اذکر اللہ الا علی طهر رواه ابوداؤد وروی النسائی الی قوله
حتی توضأ وقال فلما توضأ رد علیه قال علماءنا فثبت بهذه الاحادیث
ان الوضوء لمطلق الذکر مندوب وترکه خلاف الاولی وهو مرجع کراهة
التنزیه۔ وعن نافع قال انطلقت مع ابن عمر فی حاجة فقضی
ابن عمر حاجته وکان من حدیثه یومئذ ان قال مر رجل فی سکة من السکک
فلقی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وقد خرج من غائط او بول فسلم علیه
فلم یرد علیه حتی اذا کاد الرجل ان یتواری فی السکة ضرب رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم بیدیه علی الحائط ومسح بهما وجهه ثم ضرب ضربة
اخری فمسح ذراعیه ثم رد علی الرجل السلام وقال انه لم یمنعنی ان
ارد علیک السلام الا انی لم اکن علی طهر رواه ابوداؤد قال مشائخنا
فی الحدیث دلیل علی ان التیمم یجوز لکل مالا تشترط الطهارة له ولو مع
وجود الماء واما ما تشترط له فیشترط فقد الماء کتیمم للقراءة فان محدثا
فکالاول او جنبا فکالثانی۔ وعن الحکم بن عمرو قال نهی رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم ان یتوضأ الرجل بفضل طهور المرأة رواه ابوداؤد
وابن ماجة والترمذی وزاد وقال بسؤرها وقال هذا حدیث
حسن صحیح۔ وعن حمید الحمیری قال لقیت رجلا

صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربع سنین کما صحبہ ابوھریرۃ قال نہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغتسل المرأۃ بفضل الرجل اویغتسل
الرجل بفضل المرأۃ زاد مسدد ولیغترفا جمیعا رواہ ابوداؤد والنسائی
وزاد احمد فی اولہ نہی ان یمتشط احدنا کل یوم اویبول فی مغتسل
رواہ ابن ماجۃ عن عبد اللہ ابن سرجس۔ قال علماءنا ان ھذا
النہی للتنزیہ۔ وعن ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی جفنۃ فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یتوضأ منہ فقالت یارسول اللہ انی کنت جنبا فقال ان الماء
لایجنب رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ وروی الدارمی
نحوہ وفی شرح السنۃ عنہ عن میمونۃ بلفظ المصابیح
وعن ابن عمر کان الرجال والنساء یتوضؤن جمیعا فی زمن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ محمد والنسائی وقال محمد لابأس
بأن تتوضأ المرأۃ وتغتسل مع الرجل من اناء واحد ان بدأت قبلہ او
بدأ قبلہا وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ وعن عبد اللہ بن ابی بکر
بن محمد بن عمرو بن حزم ان فی الکتاب الذی کتبہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لعمرو بن حزم ان لایمس القرآن الا طاھر رواہ مالک
والدارقطنی وروی الحاکم فی المستدرک نحوہ وقال صحیح الاسناد
ولم یخرجاہ ورواہ الطبرانی والبیہقی فی سننہ وعن عائشۃ قالت
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجھوا ھذہ البیوت عن المسجد
فانی لا احل المسجد لحائض ولاجنب رواہ ابوداؤد وعن مجاھد
قال لایمر الجنب ولا الحائض فی المسجد انما نزلت ولاجنبا الا عابری سبیل

للمسافر یتیمم ویصلی رواہ عبد بن حمید۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ ولاکلب ولاجنب رواہ ابوداؤد والنسائی۔ وعن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لاتقربہم الملائکۃ جیفۃ الکافر والمتضمخ بالخلوق والجنب الا ان یتوضأ رواہ ابوداؤد۔

باب احکام المیاہ

وقول اللہ عزوجل یحرم علیہم الخبائث وقولہ وانزلنا من السماء ماء طہورا وقولہ وینزل علیکم من السماء ماء لیطہرکم بہ وقولہ انزل من السماء ماء فسالت اودیۃ بقدرہا۔ عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبال فی الماء الراکد رواہ مسلم وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لایجری ثم یغتسل فیہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال لایغتسل[1] احدکم فی الماء الدائم وہو جنب قالوا کیف یفعل یا اباہریرۃ قال یتناولہ تناولا۔ وعن جابر قال

---

[1] قولہ لایغتسل احدکم فی الماء الدائم وہو جنب قال القاضی تقیید النہی بالحال یدل علی ان المستعمل فی غسل الجنابۃ اذا کان راکدا لایبقی علی ما کان والا لم یکن للنہی المقید فائدۃ وذلک اما بزوال الطہارۃ کما قال ابوحنیفۃ اوبزوال الطہوریۃ کما قال الشافعی اھ وکذا ہو قول محمد وعلیہ الفتوی کذا فی المرقات ۱۲۔

مرضت فاتانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی وابوبکر فوجدانی قد
اغمی علیّ فتوضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم صب وضوءہ علیّ فافقت
متفق علیہ۔ وعن ابی جحیفۃ خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاتی بوضوء فتوضأ فجعل الناس یأخذون من فضل وضوئہ
فیتمسحون بہ رواہ البخاری۔ وعن المسور بن مخرمۃ قال اذا توضأ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کادوا یقتتلون علی وضوئہ رواہ البخاری
وفی السعایۃ فھذہ الاخبار وامثالھا تدل علی طہارۃ الماء
المستعمل والا لم یکن للتبرک والتمسح ونحو ذلک معنی اھ والفتوی
علی ان الماء المستعمل طاہر فی مذہب ابی حنیفۃ۔ وعن ابن سیرین
ان زنجیا وقع فی زمزم یعنی مات فامر بہ ابن عباس فاخرج وامر
بھا ان تنزح قال فغلبتھم عین جاءت من الرکن قال فامر بھا فدست
بالقباطی والمطارف حتی نزحوھا فلما نزحوھا انفجرت علیھم
رواہ الدارقطنی مرسلا وقال العلامۃ النیموی اسنادہ صحیح وروی
البیھقی وابن ابی شیبۃ وعبد الرزاق نحوہ وسند ابن ابی شیبۃ صحیح
وعن عطاء ان حبشیا وقع فی زمزم فمات فامر ابن الزبیر فنزح
ماؤھا فجعل الماء لا ینقطع فنظر فاذا عین تجری من قبل الحجر الاسود
فقال ابن الزبیر حسبکم رواہ الطحاوی وروی ابن ابی شیبۃ نحوہ
وقال الامام ابن الھمام سندہ صحیح۔ وعن الشعبی فی الطیر
والسنور ونحوھما یقع فی البیر قال ینزح منھا اربعون دلواً رواہ الطحاوی
وقال الامام ابن الھمام سندہ صحیح۔ وعن ابراھیم النخعی فی البیر
یقع فیھا الجرز او السنور فیموت قال یدلو منھا اربعین دلوا رواہ الطحاوی

وعن حماد بن ابی سلیمان انہ قال فی دجاجۃ وقعت فی بیر فماتت قال ینزح منہا قدر اربعین دلوا او خمسین ثم یتوضأ منہا رواہ الطحاوی۔ وعن انس رضی اللہ عنہ انہ قال فی الفارۃ اذا ماتت فی البیر واخرجت من ساعتہا نزح منہا عشرون دلوا وثلثون رواہ الطحاوی من طرق فی غیر شرح الآثار قالہ الامام ابن الہمام والزیلعی وروی ابو علی الحافظ السمرقندی مثلہ باسنادہ مرفوعا۔ وعن معمر قال اخبرنی من سمع الحسن یقول اذا ماتت الدابۃ فی البیر اخذ نا منہا وان تفسخت نزحت رواہ عبد الرزاق۔ وعن جابر قال انتہیت الی غدیر[1] فاذا فیہ حمار میت فکففنا عنہ حتی انتہی الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الماء لا ینجسہ شئی فاستقینا وارو ینا وحملنا رواہ ابن ماجۃ وروی الطحاوی نحوہ وفی روایۃ لعبد الرزاق عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ او شرب من غدیر کان یلقی فیہ لحوم الکلاب والجیف فذکر لہ ذلک فقال ان الماء لا ینجسہ شئی

اختلف العلماء فی نجاسۃ الماء فقالت **الظاہریۃ والامام مالک** لا یتنجس الماء لملاقاۃ النجاسۃ مالم یتغیر احد اوصافہ الثلاثۃ وذہب **الحنفیۃ والشافعیۃ والحنابلۃ واسحاق** الی انہ یتنجس القلیل بملاقاۃ النجاسۃ وان لم یتغیر احد اوصافہ لکن اختلفوا فی تعیین القلیل فذہب **الامامان الشافعی واحمد** الی التحدید بالقلتین

---

[1] قولہ انتہیت الی غدیر الخ قال علی القاری فی شرح النقایۃ واعلم ان علماءنا اتفقوا علی ان الغدیر العظیم فی حکم الجاری واختلفوا بما ذا یعتبر فقال المتقدمون بعدم تحرک

وقال الامام ابو حنیفة علی ما فی الهدایة ان الغدیر العظیم الذی لایتحرك احد طرفیه بتحریك الطرف الآخر اذا وقعت نجاسة فی احد جانبیه جاز الوضوء من الجانب الآخر وبعضهم قدروا المساحة عشرا فی عشر بذراع الکرباس توسعة للامر علی الناس وعلیه الفتوی۔

طرفه عند تحریك الطرف الآخر بان لاینخفض ولایرتفع عن ساعته ثم عن ابی حنیفة رحمه الله تحریك الاغتسال لان الحاجة الی الحیاض فیه اشد وهو روایة عن ابی یوسف وعنه تحریك الید توسعة علی الناس وعن محمد تحریك التوضی لانه الوسط وهو روایة عن ابی حنیفة وفی الغایة ظاهر الروایة عن ابی حنیفة اعتباره بغلبة الظن بان غلب علی ظن المتوضی وصول النجاسة الی الجانب الآخر لایتوضأ به والا توضأ قال وهو الاصح وقال ابو عصمة کان محمد یقدره بعشر فی عشر ثم رجع الی قول ابی حنیفة وقال لا اقدر فیه شیئاً لکن التقدیر مختار ابن المبارك ومشائخ بلخ وجماعة من المتاخرین قال ابو اللیث وعلیه الفتوی وبه قال صاحب الهدایة ثم اعلم ان الشافعی قدره بقلتین بحدیث القلتین قلنا ضعفه جماعة منهم الحافظ ابن عبد البر والقاضی اسماعیل بن اسحاق وابو بکر بن العربی المالکیون وقال البیهقی انه لیس بالقوی وقد ترکه الغزالی والرویانی مع شدة اتباعهما للشافعی وعن استاذ البخاری علی بن المدنی انه قال لم یثبت حدیث القلتین ولان ابن العباس وابن الزبیر امرا بنزح ماء زمزم حین مات فیها الزنجی ولو کان هذا صحیحا لاحتج به بقیة الصحابة والتابعین علیهما به فیرد بکبر الوضوء مما مسته النار ثم حدیث القلتین ضعفه ابو داؤد ایضا للاضطراب فی سنده کذا فی متنه اه وقال فی احیاء السنن ومارُوی

وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حریم البیر اربعون ذراعا من جوانبها کلها رواه احمد وعن الحسن ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من احتفر بیرا کان له ما حولها اربعون ذراعا رواه ابو یوسف وروی ابن ماجة والطبرانی عن عبد الله بن مغفل نحوه مرفوعا وعن الشعبی انه قال حریم البیر اربعون ذراعا من ههنا وههنا وههنا وههنا لا یدخل احد فی حریمه ولا فی مائه رواه ابو یوسف وقال صدر الشریعة فیکون لها حریمها من کل جانب عشرة ففهم من هذا انه اذا اراد آخر ان یحفر فی حریمها بیرا یمنع منه لانه یجذب الماء الیها وینقص الماء فی البیر الاولی وان اراد ان یحفر بیر بالوعة یمنع ایضا لسرایة النجاسة الی البیر الاولی وتنجیس مائها ولا یمنع فی ماوراء الحریم وهو عشر فی عشر فعلم ان الشرع اعتبر العشر

من احادیث القلتین یحمل علی ما اذا کان الماء مبسوطا علی الارض کما یکون فی الحیاض وقد وقعت الاحادیث فی جواب السؤال عنها والمبسوط من القلتین اذا کان عمقه بحیث لا ینحسر الارض بالاغتراف منه کان فی السعة حیث لا یتحرک طرف منه بحرکة طرف آخر وهذا هو حد الکثیر فی المذهب وقد ره للضبط علی العوام بعشر فی عشر هذا من افادات سید العلماء فی عصره مولانا رشید احمد المحدث الگنگوهی وجربناه نحن فوجدناه کذلک والسر فی قید البسطان النجاسة یضمحل ولا یوثر فی کل وجه الماء الذی هو محل للاغتراف للوضوء واذا قل السعة قوی اثر النجاسة فی اجزاء وجه الماء فتدبر ۱۲

فی العشو فی عدم سرایة النجاسة حتی لو کانت النجاسة تسری یحکم بالمنع
وعن الواقدی قال ان بیر بضاعة کانت فیه طریقا للماء الی البساتین
فکان الماء لایستقر فیها فکان حکم مائها کحکم ماء الانهار رواه الطحاوی
وفی السعایة ان جماعة من النقاد قد وثقوا الواقدی وقال العینی
فی البنایة ان الواقدی وهو من اهل المدینة اعلم بحالها ومن انکره
فلعل مراده انه لم یکن ماء جار علی وجه الارض وماء بضاعة کان جاریا
تحت الارض۔ وعن راشد بن سعد قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم الماء لاینجسه شئ الا ما غلب علی لونه او طعمه او ریحه
رواه الطحاوی والدارقطنی مرسلا وصحح ابو حاتم ارساله وروی ابن
ماجة والطبرانی فی الاوسط والکبیر نحوه۔ وعن ابی هریرة قال
سأل رجل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انا نرکب
البحر ونحمل معنا القلیل من الماء فان توضأنا به عطشنا افنتوضأ بماء البحر
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هو الطهور ماؤه والحل میتته رواه
مالک والترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجة والدارمی ومحمد وعن
سلمان رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یا سلمان کل
طعام وشراب وقعت فیه دابة لیس لها دم فماتت فیه فهو حلال اکله
وشربه ووضوءه رواه الدارقطنی۔ وعن ام هانئ قالت اغتسل
رسول الله صلی الله علیه وسلم هو ومیمونة فی قصعة فیها اثر العجین
رواه النسائی وابن ماجة۔ وعن ابی زید عن عبد الله بن مسعود
ان النبی صلی الله علیه وسلم قال له لیلة الجن ما فی اداوتک قال قلت
نبیذ قال تمرة طیبة وماء طهور رواه ابو داؤد وابن ماجة والبزار

والطبرانی والدارقطنی وابن عدی وبزار واحمد والترمذی وابن ابی شیبۃ والطحاوی فتوضأ منہ وقال الترمذی ابوزید مجھول والجواب عنہ ان ابابکر بن العربی ذکر فی شرح جامع الترمذی ان ابازید مولی عمرو بن حریث روی عنہ راشد بن کیسان العبسی الکوفی وابوروق وبھذا یخرج عن حد الجھالۃ ولا یعرف الا بکنیۃ فیجوز ان یکون الترمذی اراد بہ انہ مجھول الاسم ولا یضر ذلک فان جماعۃ من الرواۃ لا تعرف اسماؤھا وانما عرفوا بالکنی کذا ذکرہ الامام ابن الھمام والعینی۔ وقال صاحب المشکاۃ صح عن علقمۃ عن عبد اللہ بن مسعود قال لم اکن لیلۃ الجن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم والجواب عنہ من وجوہ احدھا انہ ذکر الامام ابن الھمام ان ما روی عن ابن مسعود انہ سئل عن لیلۃ الجن فقال لم اکن لیلۃ الجن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھو معارض بما فی حدیث ابن ابی شیبۃ من انہ کان معہ وروی ایضا ابوحفص بن شاھین عنہ انہ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجن وعنہ انہ رأی قوما من الزط فقال ھؤلاء اشبہ من رأیت بالجن لیلۃ الجن والاثبات مقدم علی النفی وثانیھا ما ذکرہ الحافظ ابن حجر وغیرہ فی التطبیق بین روایات الاثبات وبین روایات النفی ان ابن مسعود لم یکن مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی موضع ملاقاتہ مع الجن وقراءتہ القرآن علیھم وانما جلس حیث خط لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ان اتاہ کما فی مسند احمد فحیث نفی ابن مسعود اوغیرہ معیتہ اراد بھا المعیۃ الخاصۃ فلا تنافی بینہ وبین روایۃ المعیۃ فی تلک اللیلۃ

وثالثها انه ذكر العيني ان اربعة عشر رجلا رووا شركة ابن مسعود مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة الجن وذلك كاف للاستدلال انتهى وروى عن علي رضي الله تعالى عنه انه كان لا يرى بأسا بالوضوء بنبيذ التمر وبه قال الحسن والاوزاعي وقال عكرمة النبيذ وضوء من لم يجد الماء قاله في عمدة القاري۔ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السنور سبع رواه الحاكم وصححه ورواه الدارقطني واحمد نحوه۔

وعن كبشة بنت كعب بن مالك وكانت تحت ابن ابي قتادة ان ابا قتادة دخل عليها فسكبت له وضوا فجاءت هرة تشرب منه فاصغى لها الاناء حتى شربت قالت كبشة فرآني انظر اليه فقال اتعجبين يا ابنة اخي قالت فقلت نعم فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انها ليست بنجس انها من[1] الطوافين عليكم او الطوافات رواه مالك واحمد والترمذي وابو داؤد والنسائي وابن ماجة والدارمي ومحمد وقال الترمذي حسن صحيح۔ وعن داؤد بن صالح بن دينار عن امه ان مولاتها ارسلتها بهريسة الى عائشة قالت فوجدتها تصلي فاشارت الى ان ضعيها فجاءت هرة فاكلت منها فلما انصرفت عائشة من صلاتها اكلت من حيث اكلت الهرة فقالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انها ليست بنجس انها من الطوافين عليكم واني رأيت رسول الله

---

[1] قوله من الطوافين افاد الشيخ ان علة الطواف تدل على ان الاصل فيها النجاسة وانما عفي عنها للحاجة فيكون سؤر جميع السباع نجسا الا فيما تحقق فيه الضرورة وهي الهرة قاله في تعليق احياء السنن ١٢۔

صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بفضلہا رواہ ابوداؤد وقال النیموی اسنادہ حسن وروی الترمذی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ولغت فیہ الھرۃ غسل مرۃ وصححہ وروی الطحاوی وآخرون عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طھور الاناء اذا ولغ فیہ الھر ان یغسل مرۃ او مرتین وقال الدارقطنی ھذا صحیح وعن ابی ھریرۃ قال اذا ولغ الھر فی الاناء فاھرقہ واغسلہ مرۃ رواہ الدارقطنی موقوفا واسنادہ صحیح وقال الحلبی ان المتعلق بالسباع حکمان حکم السؤر وحکم اللحم فثبت فی الھرۃ حکم اللحم وھو الحرمۃ لعدم المعارض وحکم الضرورۃ وحکم السؤر شیئان النجاسۃ کسباع البھائم والکراھۃ کسباع الطیر فاذا انتفی ارادۃ النجاسۃ لعلۃ الطواف قلنا تعین ارادۃ الکراھۃ وبہ قال ابوحنیفۃ وعن الشافعی انہ طاھر وعن جابر بن عبد اللہ قال نھی[1] النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر ورخص فی لحوم الخیل رواہ البخاری وفی روایۃ لہ عن ابن عمر نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن لحوم الحمر الاھلیۃ یوم خیبر وعن عمر بن الخطاب

---

[1] قولہ نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ تعارضت الادلۃ فی اباحۃ لحمہ وحرمتہ وایضا اختلف الصحابۃ فی نجاستہ وطھارتہ فروی عن ابن عباس طھارتہ وروی عن ابن عمر کراھتہ فاوجب الشک فی سؤرہ والاصح فی التمسک علی ما فی البحر والبنایۃ وغیرھما ھو التردد فی الضرورۃ فان الحمار تربط فی الدور والافنیۃ ویشرب من الاوانی وللضرورۃ اثر فی اسقاط النجاسۃ کما فی سؤر الھرۃ والفارۃ الا ان الضرورۃ فی الحمار دون الضرورۃ فیھما لدخولھما مضائق البیت دونہ ولولم تکن

رضی اللہ عنہ قال لا تغتسلوا بالماء المشمس[له] فانہ یورث البرص رواہ الدارقطنی۔ وعن اسلم مولی عمران عمر بن الخطاب کان یسخن لہ ماء فی قمقمۃ ویغتسل بہ رواہ الدارقطنی وقال اسنادہ صحیح وعن اسلمان عمر کان یتوضأ بالحمیم ویغتسل بہ رواہ سعید بن منصور

الضرورۃ ثابتۃ اصلا کما فی الکلب والسبع لوجب الحکم بالنجاسۃ بلا اشکال ولو کانت الضرورۃ فیہ کضرورۃ الفار والھرۃ لوجب الحکم باسقاط النجاسۃ بلا اشکال فلما ثبتت الضرورۃ من وجہ دون وجہ واستوی موجب النجاسۃ والطہارۃ تساقطا المتعارض ووجب المصیر الی الاصل والاصل ھھنا شیأن الطہارۃ فی جانب الماء والنجاسۃ فی جانب اللعاب فبقی الامر مشکلا ھذا حاصل ما فی السعایۃ ۱۲

له قولہ لا تغتسلوا بالماء المشمس الخ قال فی رد المحتار اقول وقدمنا فی مندوبات الوضوء عن الامداد ان منہا ان لا یکون بماء مشمس وبہ صرح فی الحلیۃ مستدلا بما صح عن عمر من النہی عنہ ولذا صرح فی الفتح بکراہتہ ومثلہ فی البحر وقال فی معراج الدرایۃ وفی القنیۃ وتکرہ الطہارۃ بالمشمس لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لعائشۃ رضی اللہ عنہا حین سخنت الماء بالشمس لا تفعلی یا حمیراء فانہ یورث البرص وعن عمر مثلہ وفی روایۃ لا یکرہ وبہ قال مالک واحمد وعند الشافعی یکرہ ان قصد تشمیسہ وفی الغایۃ وکرہ بالمشمس فی قطر حار فی اوان منطبعۃ واعتبار القصد ضعیف وعدمہ غیر موثر اھ ما فی المعراج فقد علمت ان المعتمد الکراھۃ عندنا لصحۃ الاثر وان عدمہا روایۃ والظاہر انہا تنزیہیۃ عندنا ایضا بدلیل عدہ فی المندوبات فلا فرق حینئذ بین مذہبنا ومذہب الشافعی فاغتنم ھذا التحریر ۱۲

وعن ابن عباس قال لا بأس ان یغتسل بالحمیم ویتوضأ منه رواہ عبد الرزاق بسند صحیح

باب تطهیر النجاسات

وقول اللّٰه عز وجل وثیابك فطهر وقوله من ماء مهین وقوله ومن اصوافها واوبارها واشعارها اثاثا ومتاعا الی حین عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیهرقه ولیغسله ثلاث مرات رواہ ابن عدی وروی الدارقطنی نحوه مرفوعا۔ وعنه قال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاهرقه ثم اغسله ثلاث مرات رواہ الدارقطنی موقوفا وفی نصب الرایة قال الشیخ تقی الدین فی الامام وهذا اسند صحیح وروی الطحاوی نحوه۔ وعنه انه کان اذا ولغ الکلب فی الاناء اهراقه ثم غسله ثلاث مرات رواہ الدارقطنی بسند صحیح۔ وعن معمر قال سألت الزهری عن الکلب یلغ فی الاناء قال یغسل ثلث مرات رواہ عبد الرزاق۔ وعن ابن عمر قال کنت ابیت فی المسجد فی عهد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وکنت فتی شابا عزبا وکانت الکلاب تبول وتقبل وتدبر فی المسجد ولم یکونوا یرشون شیأ من ذلك رواہ ابوداؤد وسکت عنه وروی البخاری نحوه۔ وقال ابوداؤد فیه دلیل علی طهور الارض اذا یبست وعن محمد بن الحنفیة قال ذکاة الارض یبسها رواہ ابن ابی شیبة وفی روایة له عن ابی جعفر الباقر رحمه اللّٰه مثله وعن ابی قلابة قال جفوف الارض طهورها رواہ عبد الرزاق وروی ابن ابی شیبة

نحوه ورجاله رجال الصحيح۔ وعن اسماء بنت ابی بکر قالت سألت امرأة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ارأیت احدانا اذا اصاب ثوبها الدم من الحیضة کیف تصنع فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اصاب ثوب احداکن الدم من الحیضة فلتقرصه ثم لتنضحه[1] بماء ثم لتصل فیه متفق علیه وروی ابن ابی شیبة فی مصنفه عن سعید بن جبیر قال ان کان بعض امهات المؤمنین لتقرص الدم عن ثوبها بریقها وعن الحسن بن علی رضی الله عنهما انه رأی فی قمیصه دما فبزق فیه ثم دلکه وروی عن عمر رضی الله عنه ومیمون بن مهران مثله وروی البخاری فی باب هل تصلی المرأة فی ثوب حاضت فیه عن عائشة رضی الله عنها انها قالت ما کان لاحدانا الا ثوب واحد تحیض فیه فاذا اصابه شئی من

---

[1] قوله ثم لتنضحه بماء الخ قال الخطابی ان فیه دلیلاً علی تعیین الماء لازالة النجاسة وکذا استدل به البیهقی فی سننه وهو مذهب مالکؒ والشافعیؒ واحمدؒ ومحمدؒ وزفرؒ اذ قالوا ان الطهارة من النجاسة لا تحصل الا بما یحصل به طهارة الحدث وقال الامام الاعظم وابو یوسف رضی الله عنهما یجوز التطهیر بکل مائع طاهر وانت خبیر بانه لاحجة لهم علی الحنفیة فی هذا الحدیث لان فیه طهارة الثوب بالماء ولا ینکره احد والخلاف فی الطهارة بغیر الماء والحدیث لا یتناوله نفیا ولا اثباتا بل ساکت عنه فلیت شعری کیف استدل به الخطابی والبیهقی وایضا فحکم النجاسة اخف من الحدث بدلیل ما ورد عن عائشة وسعید بن جبیر وغیرهما وبدلیل صحة صلوة المحجر بالحجر ولو بقی هنالک اثر النجاسة بخلاف الطهارة عن الحدث

دم قالت (ای فعلت) بریقها فمصعته[1] بظفرها ویروی فقصعته وعن ام سلمة قالت لها امرأة انی اطیل ذیلی وامشی فی المکان[2] القذر قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یطهره ما بعده رواه مالك والشافعی واحمد والترمذی وابوداؤد والدارمی وقال المرأة ام ولد لابراهیم بن عبد الرحمن بن عوف۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا وطئ احدکم بنعله الاذی فان التراب له طهور رواه ابوداؤد باسناد صحیح ولابن ماجة معناه ورواه الحاکم فی المستدرك وقال الحدیث صحیح علی شرط مسلم۔ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا جاء احدکم الی المسجد فلینظر فان رأی فی نعله اذی اوقذرا فلیمسحه ولیصل فیهما رواه ابوداؤد وروی ابن حبان والحاکم نحوه وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا وطئ احدکم الاذی بنعله اوخفیه فطهورهما التراب رواه الطحاوی وابن خزیمة وعن یحیی بن وثاب قال سئل ابن عباس خرج الی الصلوة فوطئ علی عذرة

لو بقی علی البدن لمعة کالذرة لم یصبها الماء لم تصح طهارته الا بغسلها فافهم هذا نبذة ماذکره فی اوجز المسالك ومن شاء التفصیل فلینظر ثمه ۱۲۔

[1] قوله فمصعته الخ والمصع بمهملتین الاذهاب والقصع بمهملتین الدلك کذا فی شرح النقایة ۱۲۔

[2] قوله فی المکان القذر هذا یقید بالیابس وهذا التاویل علی تقدیر صحة الحدیث متعین عند الکل لانعقاد الاجماع علی ان الثوب اذا اصابته نجاسة لایطهر الا بالغسل بخلاف الخف فان فیه خلافا فاطلاق التطهیر مجازی کذا فی المرقات ۱۲۔

قال ان كانت رطبة غسل ما اصابه وان كانت يابسة لم تضره رواه ابن ابى شيبة ورجاله رجال الصحيح۔ وعن الاسود وهمام عن عائشة قالت كنت افرك المنى من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم واما منا ابو حنيفة وبرواية علقمة والاسود واما منا ابى حنيفة عن عائشة نحوه وفيه ثم يصلى فيه قال الطحاوى وليس فى هذا عندنا دليل على طهارة المنى فقد يجوز ان يكون كانت تفعل به هذا فيطهر بذلك الثوب والمنى فى نفسه نجس كما قد روى فيما اصاب النعل والخف من الاذى فكان التراب يجزئ من غسلهما وليس فى ذلك دليل على طهارة الاذى فى نفسه فكذلك ما روى فى المنى يحتمل ان يكون كان حكمه كذلك يطهر الثوب بازالتهم اياه عنه بالفرك وهو فى نفسه نجس كما كان الاذى يطهر النعل بازالتهم اياه عنها وهو فى نفسه نجس وعن عائشة قالت كنت افرك المنى من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يابسا واغسله اذا كان رطبا رواه الدارقطنى والبيهقى والطحاوى وابو عوانة فى صحيحه وقال النيموى اسناده صحيح۔ وعن عمار بن ياسر قال اتى علىّ رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا على بئر ادلو ماء فى ركوة قال يا عمار ما تصنع قلت يا رسول الله بابى انت وامى اغسل ثوبى من نخامة اصابته فقال يا عمار انما يغسل الثوب من خمس من الغائط والبول والقئ والدم والمنى يا عمار ما نخامتك ودموع عينيك والماء الذى فى ركوتك الاسواء رواه الدارقطنى[1]۔ وعن سليمان ابن يسار

---

[1] قوله رواه الدارقطنى من حديث ثابت بن حماد عن على بن زيد عن سعيد بن المسيب

قال سألت عائشۃ عن المنی یصیب الثوب فقالت کنت اغسلہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیخرج الی الصلوۃ واثر الغسل فی ثوبہ متفق علیہ۔ وعن معاویۃ بن ابی سفیان انہ سأل ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی الثوب الذی کان یجامع فیہ قالت نعم اذا لم یر فیہ اذیً رواہ النسائی وابوداؤد واسنادہ صحیح وقال ابن الملک والشیخ عبد الحق ان ھذہ الاحادیث ادلۃ علی نجاسۃ المنی کما ھو قول امام المذھب ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ انتھی وکذا رطوبۃ فرج المرأۃ نجسۃ فانھا مخلوطۃ بالمنی النجس قالہ فی تعلیق احیاء السنن۔ وعن عائشۃ قالت اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصبی فبال علی ثوبہ فدعا بماء فاتبعہ ایاہ رواہ البخاری والنسائی ومحمد وروی الطحاوی نحوہ وقال اتباع الماء حکمہ حکم الغسل الاتری ان رجلا لو اصاب ثوبہ عذرۃ فاتبعھا الماء حتی ذھب بھا ان ثوبہ قد طھر وعنھا قالت اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصبی یرضع فبال فی حجرہ فدعا بماء فصبہ علیہ رواہ مسلم۔ وعنھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن عار الحدیث علی بن زید روی لہ مسلم مقرونا بہ وقال العجلی لا بأس بہ وفی موضع اٰخر فکتب حدیثہ وروی لہ الحاکم فی المستدرک وقال الترمذی صدوق واما ثابت فلم یتھمہ احد بالوضع غیر البیھقی مع انہ ذکرہ فی کتابہ المعرفۃ ولم ینسبہ الی الوضع وانما حکی فیہ قول الدارقطنی وابن عدی وقال البزار وثابت بن حماد کان ثقۃ ولا یعرف انہ روی غیر ھذا الحدیث ولہ متابع رواہ الطبرانی

يوتى بالصبيان فيدعو لهم فاتي بصبي مرة فبال عليه فقال صبوا عليه الماء صبا رواه الطحاوى واسناده صحيح وعن ابى ليلى انه كان عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى بطنه الحسن او الحسين قال فبال حتى رأيت بوله على بطن رسول الله صلى الله عليه وسلم اساريع قال فوثبنا اليه قال فقال دعوا ابني ولا تفزعوا ابني قال ثم دعا بماء فصبه عليه رواه احمد وروى الطحاوى نحوه ـ وعن سماك بن حرب قال ان ام الفضل قالت يا رسول الله رأيت ان عضوا من اعضائك فى بيتى قال تلد فاطمة غلاما وترضعيه بلبن قثم فولدت حسينا فاخذته فبيناهو يقبله اذ بال عليه فقرصته فبكى فقال آذيتنى فى ابنى ثم جاء بماء فحدره حدرا رواه احمد وروى الطحاوى نحوه ـ وعن الحسن عن امه انها ابصرت ام سلمة تصب على بول الغلام ما لم يطعم فاذا طعم غسلته وكان تغسل بول الجارية رواه ابوداود ـ وعن عبد الله بن عكيم قال اتانا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا تنتفعوا من الميتة باهاب ولا عصب[له] رواه الترمذى وابوداود والنسائى وابن ماجة والطحاوى

فى معجمه الكبير وفيه ابراهيم قاله العلامة العينى فى شرح الهداية ١٢ ـ

له قوله ولا عصب وقال فى رد المحتار وعصبها اى الميتة طاهر على المشهور اى من طهارة العصب كما جزم به فى الوقاية والدرر وغيرها بل ذكر فى البدائع وتبعه فى الفتح انه لاخلاف فيه لكن تعقبه فى البحر بانه فى غاية البيان ذكر فيه روايتين احدهما انه طاهر لانه عظم والاخرى انه نجس لان فيه حياة والحس يقع به وصحح فى السراج الثانية ١٢ ـ

وقال البيهقي فيه دليل على نهي الانتفاع بجلود الميتة قبل الدباغ كذا
قال ابن حبان في صحيحه وفي سنن ابي داؤد قال النضر بن شُميل يسمى اهابا
ما لم يدبغ فاذا دبغ لا يسمى اهابا وانما يقال له شن وقربة وعن سودة
زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت ماتت لنا شاة فدبغنا مسكها ثم
ما زلنا ننبذ فيه حتى صار شنا رواه البخاري وروى امامنا ابو حنيفة
والطحاوي نحوه۔ وعن عبد الله بن عباس قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول اذا دبغ الاهاب فقد طهر رواه مسلم ومحمد
وروى الطحاوي نحوه وعن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم امر ان يستمتع بجلود الميتة اذا دبغت رواه مالك وابوداؤد
ومحمد وعن سلمة بن المحبق قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
جاء في غزوة تبوك على اهل بيت فاذا قربة معلقة فسأل الماء فقالوا
له يا رسول الله انها ميتة فقال دباغها طهورها رواه احمد وابوداؤد
والطحاوي وفي التلخيص اسناده صحيح۔ وعن ابن عباس ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما اهاب دبغ فقد طهر رواه امامنا
ابو حنيفة والترمذي والطحاوي وابن ماجة۔ وعن جابر بن عبد الله
قال كنا نصيب مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في مغانمنا من المشركين
الاسقية فنقتسمها وكلها ميتة فننتفع بذلك رواه الطحاوي۔ وعن
عبد الله بن عباس قال تصدق على مولاة لميمونة بشاة فماتت فمر بها
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هلا اخذتم اهابها فدبغتموه
فانتفعتم به فقالوا انها ميتة فقال انما حرم اكلها متفق عليه وروى الطحاوي
ومحمد نحوه۔ وعنه قال ماتت شاة لسودة بنت زمعة فقالت يا رسول الله

ماتت فلانة تعنی الشاة قال فلولا اخذتم مسکها فقالت ناخذ مسک شاة قد ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما قال اللہ قل لا اجد فیما اوحی الیّ محرما علی طاعم یطعمہ الآیة فانہ لا بأس بان تدبغوہ فتنتفعوا بہ قالت فارسلت الیھا فسلخت مسکھا فدبغتہ فاتخذت منہ قربة حتی تخرقت رواہ الطحاوی واحمد باسناد صحیح۔ وعن میمونة قالت مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجال من قریش یجرون شاة لھم مثل الحمار فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اخذتم اھابھا قالوا انھا میتة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطھرھا الماء والقرظ رواہ احمد وابوداؤد والطحاوی۔ وعن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استمتعوا بجلود المیتة اذا ھی دبغت ترابا کان او رمادا او ملحا او ما کان[1] بعد ان یظھر صلاحہ رواہ الدارقطنی وعن ابراھیم قال کل شیء یمنع الجلد من الفساد فھو دباغ رواہ محمد فی الآثار۔ وعن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس انما حرم

---

[1] قولہ او ما کان بعد ان یظھر صلاحہ وقال فی رد المحتار ولو بشمس ای ونحوہ من الدباغ الحکمی واشار بہ الی خلاف الامام الشافعی والی انہ لا فرق بین نوعی الدباغة فی سائر الاحکام قال فی البحر الا فی حکم واحد وھو انہ لو اصابہ الماء بعد الدباغ الحقیقی لا یعود نجسا باتفاق الروایات وبعد الحکمی فیہ روایتان اھ والاصح عدم العود قھستانی عن المضمرات وقید الخلاف فی مختارات النوازل بما اذا دبغ بالحکمی قبل الغسل بالماء قال فلو بعدہ لا تعود نجاستہ اتفاقا ۱۲۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المیتۃ لحمها فاما الجلد والشعر والصوف فلا بأس به رواه الدارقطنی۔ **وعنه** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمه الا کل شئ من المیتۃ حلال الا ما اکل منها فاما الجلد والقرن والشعر والصوف والسن والعظم فکله حلال لانه لا یذکی رواه الدارقطنی۔ **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمتشط بمشط من عاج رواه البیهقی۔ **وعنه** قال لما رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ نحر نسکه ثم ناول الحالق شقه الایمن فحلقه فاعطاه اباطلحۃ ثم ناوله شقه الایسر فحلقه فقال اقسمه بین الناس رواه الترمذی **وقال** صاحب العنایۃ وعلی القاری فیه دلیل علی طهارۃ شعر الآدمی **وعن** المقدام بن معدیکرب قال نهی[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس جلود السباع والرکوب علیها رواه ابوداؤد والنسائی۔

---

[1] قوله نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس جلود السباع الخ هذا النهی نهی تحریم عند الشافعی لان استعمالها اما قبل الدباغ فلا یجوز لانها نجسۃ واما بعده فان کان علیه الشعر فهی ایضا نجسۃ لان الشعر لا یطهر بالدباغ عنده لان الدباغ لا یغیر الشعر عن حاله او النهی نهی تنزیه هذا عند ابی حنیفۃ لان الشعر طاهر عنده فان لبس جلود السباع والرکوب علیها من دأب الجبابرۃ والاعاجم وعمل المترفین فلا یلیق باهل الصلاح ویکره اخذته من المرقات ولعدم نجاستها قال فی العالمگیریۃ عن ابی حنیفۃ رحمه اللہ تعالی لا بأس بلبس قلنسوۃ الثعالب کذا فی المبسوط وعن ابی حنیفۃ رحمه اللہ تعالی انه

وعن ابی الملیح بن اسامة عن ابيه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نهى عن جلود السباع رواه احمد وابوداؤد والنسائی وزاد الترمذی
والدارمی ان تفترش - وعن ابی الملیح انه كره[له] ثمن جلود السباع
رواه الترمذی وعن جابر انه كان لا يرى بجلود السباع بأسا اذا دبغت
وعن عروة بن الزبير كان له سرج نمور وعن يحيى بن عتيق قال رأيت
الحسن البصری علی سرج نمر ورأيت محمد بن سيرين على سرج نمر
روى الاحاديث الثلاثة الطحاوى فی مشكل الآثار وعن عبد الله
بن مسعود قال كنا نصلی مع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ولا نتوضأ
من الموطئ رواه الترمذی وقال علی القاری فيه دليل على ان
طين الشارع معفو لعموم البلوى - وعن ابی هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم استنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر منه
رواه الحاكم وقال صحيح على شرطهما وروى البزار نحوه ورواه الدارقطنی
وقال صحيح - وفي رواية للحاكم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما فرغ
من دفن صحابی صالح ابتلی بعذاب القبر جاء الى امرأته فسألها عن عماله

قال لا بأس بالفرو من السباع كلها وغير ذلك من الميتة المدبوغة والمذكاة وقال
ذكاتها دباغها كذا فی المحيط ولا بأس بجلود النمر والسباع كلها اذا دبغت ان يجعل
منها مصلى او ميسرة السرج كذا فی الملتقط ۱۲۔

له قوله كره ثمن جلود السباع قال المظهر ذلك قبل الدباغ لنجاستها اما بعده
فلا كراهة وفی فتاوى قاضی خان ان بيع جلود الميتات باطل اذا لم تكن
مذبوحة او مدبوغة كذا فی المرقات ۱۲۔

فقالت كان[له] يرعى الغنم ولا يتنزه من بوله فحينئذ قال عليه السلام استنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر منه قال الحاكم هذا حديث صحيح واتفق المحدثون على صحته۔ وعن الحسن انه كره ابوال الابل والبقر والغنم رواه الطحاوی وفی روایة له عن ابی الاحوص قال قال عبد الله ما كان الله يجعل فی رجس اوفيما حرم شفاء۔

باب المسح على الخفين

قال الله عز وجل يايها الذين امنوا اذا قمتم الى الصلوٰة فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق وامسحوا برؤسكم وارجلكم بالجر الى الكعبين۔ عن المغيرة قال مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم على الخفين فقلت يا رسول الله نسيت قال بل انت نسيت بهذا امرنی ربی عز وجل رواه احمد وابو داؤد۔ وعن عائشة قالت ما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح منذ انزلت عليه سورة المائدة حتى لحق بالله رواه الدارقطنی وعن ابی هريرة قال ان النبی صلى الله عليه وسلم قال له وضئ قال فاتيته بوضوء فتوضأ ومسح على خفيه قلت يا رسول الله لم تغسل رجليك قال انی ادخلتهما وهما طاهران رواه

[له] قوله كان يرعى الغنم الخ فيه دلالة على نسخ حكم حديث العرنيين والذی يدل على كون حديث العرنيين منسوخا بهذا الحديث ان المثلة التی تضمنها حديث العرنيين منسوخة بالاتفاق لانها كانت فی ابتداء الاسلام قاله فی نور الانوار ۱۲۔

احمد والبیہقی۔ وعن ابن عباس قال اشهد ان النبی صلی الله علیه وسلم مسح علی الخفین رواه البزار قال امامنا ابوحنیفة ماقلت بالمسح حتی جاءنی فیه مثل ضوء النهار واخاف الکفر علی من لم یر المسح علی الخفین۔ وعن اسامة بن زید قال دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم وبلال الاسواف فذهب لحاجته ثم خرج قال اسامة فسألت بلالا ما صنع فقال بلال ذهب النبی صلی الله علیه وسلم لحاجته ثم توضأ فغسل وجهه ویدیه ومسح برأسه ومسح علی الخفین ثم صلی رواه النسائی۔ وعن عباد بن زیاد من ولد المغیرة بن شعبة ان النبی صلی الله علیه وسلم ذهب لحاجته فی غزوة تبوك قال فذهبت معه بماء قال فجاء النبی صلی الله علیه وسلم فسکبت علیه قال فغسل وجهه ثم ذهب یخرج یدیه فلم یستطع من ضیق کمی جبته فاخرجهما من تحت جبته فغسل یدیه ومسح برأسه ومسح علی الخفین ثم جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم وعبد الرحمن بن عوف یؤمهم قد صلی بهم سجدة فصلی معهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم صلی الرکعة التی بقیت ففزع الناس له ثم قال لهم قد احسنتم رواه محمد فی المؤطا وروی البخاری نحوه۔ وعن ابی بکرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه رخص للمسافر ثلاثة ایام ولیالیهن وللمقیم یوما ولیلة اذا تطهر فلبس خفیه ان یمسح علیهما رواه الاثرم فی سننه وابن خزیمة والدارقطنی وقال الخطابی هو صحیح الاسناد هکذا فی المنتقی وصححه ابن خزیمة وعن شریح بن هانئ قال سألت علی بن ابی طالب عن المسح علی الخفین فقال جعل رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاثة ایام ولیالیهن للمسافر ویوما ولیلة

للمقیم رواہ مسلم وروی الطحاوی نحوہ۔ وعن صفوان بن عسال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ ایام ولیالیھن للمسافر ویوم ولیلۃ للمقیم لا تنزعہ من نوم ولا بول ولا غائط الا من جنابۃ رواہ الطبرانی فی الکبیر وروی الترمذی والنسائی نحوہ۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ احدکم ولبس خفیہ فلیصل فیھما ولیمسح علیھما ثم لا یخلعھما ان شاء الا من جنابۃ رواہ الدارقطنی والحاکم وصححہ۔ وعن ابی عثمان النھدی قال اختلف سعد وابن عمر فی المسح علی الخفین فقال سعد امسح علی الخفین فقال ابن عمر لا امسح فقال سعد بینی وبینک ابوک فقدمنا علی عمر فذکرنا ذلک لہ فقال عمر عمک اعلم منک اذا لبست خفیک علی طھارۃ ثم احدثت توضأت ومسحت علی خفیک اجزأ مسح ذلک الی ساعتک تلک من لیل کان او نھار رواہ سعید بن منصور۔ وعن المغیرۃ بن شعبۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بال ثم توضأ ومسح علی خفیہ ووضع یدہ الیمنی علی خفہ الیمنی ویدہ الیسری علی خفہ الیسری ثم مسح اعلاھما مسحۃ واحدۃ حتی کانی انظر الی اصابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الخفین رواہ ابن ابی شیبۃ وروی البیھقی نحوہ۔ وعن علی انہ قال لو کان الدین بالرأی لکان اسفل الخف اولی بالمسح من اعلاہ وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی ظاھر خفیہ رواہ ابوداؤد باسناد حسن وللدارمی معناہ وفی التلخیص اسنادہ صحیح۔ وعن جابر قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برجل یتوضأ فغسل خفیہ فنخسہ برجلہ وقال لیس ھکذا

السنة امرنا بالمسح هكذا وامر بيديه على خفيه رواه الطبرانى فى الاوسط وفى رواية له ثم اراه بيده من مقدم الخفين الى اصل الساق مرة وفرج بين اصابعه وفى رواية لابن المنذر عن عمر بن الخطاب انه مسح على خفيه حتى رؤى آثار اصابعه على خفيه خطوطا۔ وعن الحسن قال المسح على الخفين خطوطا بالاصابع رواه سعيد بن منصور۔ وعن ابى موسىٰ قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح على جوربيه ونعليه رواه الطحاوى وروى احمد والترمذى وابوداؤد وابن ماجة نحوه وقال الطحاوى لانرى المسح على النعلين وكان من الحجة فى ذلك انه قد يجوز ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح على نعلين تحتهما جوربان وكان قاصدا بمسحه ذلك الى جوربيه لاالى نعليه وجورباه مما لوكانا عليه بلا نعلين جازله ان يمسح عليهما فكان مسحه ذلك مسحا اراد به الجوربين فاتى ذلك على الجوربين والنعلين فكان مسحه على الجوربين هو الذى تطهربه ومسحه على النعلين فضل فلما احتمل حديثه ما ذكرنا ولم يكن فيه حجة فى جواز المسح على النعلين التمسنا ذلك من طريق النظر لنعلم كيف حكمه فرأينا الخفين اللذين قد جوز المسح عليهما اذا تخرقا حتى بدت القدمان منهما او اكثر القدمين فكل قد اجمع انه لايمسح عليهما فلما كان المسح على الخفين انما يجوز اذا غيبا القدمين ويبطل ذلك اذا لم يغيبا القدمين وكانت النعلان غير مغيبين للقدمين ثبت انهما كالخفين اللذين لايغيبان القدمين وعن عبد خير قال رأيت عليا وهو يعرض اهل السجون بال ثم توضأ ومسح على جوربيه رواه سعيد بن منصور۔ وعن ابراهيم قال ان ابن مسعود كان

یمسح علی خفیہ ویمسح علی جوربیہ رواہ عبد الرزاق۔ وعن بلال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسحوا علی الخفین والموق رواہ الطبرانی والبغوی۔ وعن عطاء بن یسار عن عبد اللہ بن رواحۃ واسامۃ بن زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل دار حمل هو وبلال فخرج الیهما بلال فاخبرهما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ومسح علی الموقین رواہ ابن عساکر وروی احمد وابو داؤد عن بلال نحوہ مرفوعا۔ وعن حماد عن ابراهیم انہ کان یمسح علی الجرموقین رواہ محمد فی الآثار۔ وعن هشام بن عروۃ عن ابیہ انہ رأی اباہ یمسح علی الخفین علی ظهورهما لا یمسح بطونهما قال ثم یرفع العمامۃ فیمسح برأسہ رواہ محمد فی الموطا وروی عن ابن عمر انہ کان فی غزوۃ فنزع خفیہ وغسل قدمیہ ولم یعد الوضوء۔ وعن ابراهیم قال اذا کنت علی مسح وانت علی وضوء فنزعت خفیک فاغسل قدمیک رواہ محمد فی الآثار۔

باب التیمم

وقول اللہ عز وجل وان کنتم مرضٰی او علی سفر او جاء احد منکم من الغائط او لامستم النساء فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا فامسحوا بوجوهکم وایدیکم وقولہ ولا جنبا الا عابری سبیل حتی تغتسلوا وقولہ ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطهرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون۔ عن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ حتی اذا کنا بالبیداء او ذات الجیش

انقطع عقد لی فاقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی التماسہ واقام الناس معہ ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء فاتی الناس ابابکر رضی اللہ عنہ فقالوا الاتری ماصنعت عائشۃ اقامت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبالناس ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء فجاء ابوبکر رضی اللہ عنہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واضع رأسہ علی فخذی وقد نام فقال حبست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء قالت عائشۃ فعاتبنی ابوبکر وقال ماشاء اللہ ان یقول وجعل یطعن بیدہ فی خاصرتی فما منعنی من التحرک الامکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی فخذی فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اصبح علی غیر ماء فانزل اللہ عزوجل آیۃ التیمم فقال اُسید بن حضیر ماھی باول برکتکم یاآل ابی بکر قالت فبعثنا البعیر الذی کنت علیہ فوجدنا العقد تحتہ رواہ النسائی وروی البخاری ومسلم نحوہ۔ وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصعید الطیب وضوء المسلم وان لم یجد الماء عشر سنین فاذا وجد الماء فلیمسہ بشرہ فان ذٰلک خیر رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وروی النسائی نحوہ الی قولہ عشر سنین قال الزجاج الصعید وجہ الارض کان علیہ تراب اولم یکن ترابا کان اوصخرا لاغبار علیہ قال ولا اعلم خلافا بین اھل اللغۃ فی ان الصعید وجہ الارض وقال علماءنا ففی ھذا الحدیث دلیل علی ان التیمم رافع للحدث لامبیح لہ وان خروج الوقت غیر ناقض للتیمم بل حکمہ حکم الوضوء فیصح فی الوقت وقبلہ ویصلی بہ ماشاء من فرض ونفل ولا یجمع بینہما لما فیہ من الجمع بین البدل والمبدل وفی اطلاقہ دلالۃ علی نفی تخصیص الناقضیۃ بالوجدان خارج الصلاۃ

وعن علی وعبد اللہ بن عمرو وابی ھریرۃ وجابر وابن عباس وحذیفۃ وانس وابی امامۃ وابی ذر قالوا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جعلت لی الارض کلھا مسجدا وطھورا رواہ الترمذی وروی البخاری نحوہ۔ وعن عمران قال کنا فی سفر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس فلما انفتل من صلاتہ اذا ھو برجل معتزل لم یصل مع القوم فقال ما منعک یا فلان ان تصلی مع القوم قال اصابتنی جنابۃ ولا ماء قال علیک بالصعید فانہ یکفیک متفق علیہ۔ وعن علی قال فی قولہ ولا جنبا الا عابری سبیل نزلت ھذہ الآیۃ فی المسافر تصیبہ الجنابۃ فیتیمم ویصلی وفی روایۃ لا یقرب الصلوۃ الا ان یکون مسافرا تصیبہ الجنابۃ فلا یجد الماء فیتیمم ویصلی حتی یجد الماء رواہ البیھقی وابن ابی شیبۃ والفریابی وابن المنذر وابن ابی حاتم وعن ابن عباس قال فی قولہ ولا جنبا الا عابری سبیل یقول لا تقربوا الصلواۃ وانتم جنب اذا وجدتم الماء فان لم تجدوا الماء فقد احلت لکم ان تمسحوا بالارض رواہ ابن جریر وعبد بن حمید من طرق۔ وعنہ فی قولہ ولا جنبا الا عابری سبیل قال ھو المسافر لا یجد الماء فیتیمم ویصلی رواہ الطبرانی وابن ابی شیبۃ وعبد الرزاق وعن ابی ھریرۃ قال ان ناسا من اھل البادیۃ اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا انا نکون بالرمال الاشھر الثلاثۃ والاربعۃ ویکون فینا الجنب والنفساء والحائض ولسنا نجد الماء فقال علیکم بالارض ثم ضرب بیدہ الارض لوجھہ ضربۃ واحدۃ ثم ضرب ضربۃ اخری فمسح بھا علی یدیہ الی المرفقین رواہ احمد والطبرانی وابو یعلی وعن جابر قال جاء رجل فقال اصابتنی جنابۃ

و انی تمعکت فی التراب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اضرب ھکذا
وضرب بیدیہ الارض فمسح وجھہ ثم ضرب بیدیہ الی المرفقین رواہ
الحاکم فی المستدرک وقال اسنادہ صحیح وفی روایۃ للبخاری ثم نفضھما
وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التیمم ضربۃ للوجہ وضربۃ
للذراعین الی المرفقین رواہ الدارقطنی وقال رجالہ کلھم ثقات وروی الحاکم
مثلہ وقال صحیح الاسناد وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم التیمم ضربتان ضربۃ للوجہ وضربۃ للیدین الی المرفقین
رواہ الحاکم والدارقطنی وابن عدی وروی البزار عن عائشۃ مثلہ
مرفوعا۔ وعن الاسلع قال ارانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیف امسح فضرب بکفیہ الارض رفعھما لوجھہ ثم ضرب ضربۃ اخری
فمسح ذراعیہ باطنھما وظاھرھما حتی مس بیدیہ المرفقین رواہ
البیھقی والدارقطنی والطبرانی۔ وعن عمرو بن العاص قال لما
بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام ذات السلاسل احتلمت فی لیلۃ
باردۃ شدیدۃ البرد فاشفقت ان اغتسلت ان اھلک فتیممت ثم
صلیت باصحابی الصبح فلما قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ذکرت ذٰلک لہ فقال یا عمرو صلیت باصحابک وانت جنب قلت نعم
یا رسول اللہ انی احتلمت فی لیلۃ باردۃ شدیدۃ البرد فاشفقت ان
اغتسلت ان اھلک وذکرت قول اللہ ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان
بکم رحیما فتیممت ثم صلیت فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولم یقل شیأ رواہ احمد وابوداؤد والحاکم وابن المنذر وابن ابی حاتم
وروی الطبرانی نحوہ۔ وعن علی فی الرجل یکون فی السفر فتصیبہ الجنابۃ

ومعه الماء القليل يخاف ان يعطش قال يتيمم ولا يغتسل رواه الدارقطني وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاءت الجنازة وانت على غير وضوء فتيمم رواه ابن عدي وعنه قال اذا خفت ان تفوتك الجنازة وانت على غير وضوء فتيمم وصل رواه ابن ابي شيبة ورجاله رجال مسلم الا المغيرة وهو محتج به قاله الزيلعي وعن ابن عمر انه اتي بجنازة وهو على غير وضوء فتيمم وصلى عليها رواه الدارقطني والبيهقي في المعرفة. وعن الحسن البصري انه سئل عن الرجل في الجنازة على غير وضوء فان ذهب يتوضأ تفوته قال يتيمم ويصلي رواه سعيد بن منصور وعن ابراهيم في الرجل تفجأه الجنازة وهو على غير وضوء قال يتيمم ويصلي عليها رواه الطحاوي وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اجنب فاراد ان ينام توضأ او تيمم رواه البيهقي باسناد حسن وعن ابي الجهيم بن الحرث ابن الصمة قال اقبل النبي صلى الله عليه وسلم من نحو بئر جمل فلقيه رجل فسلم عليه فلم يرد النبي صلى الله عليه وسلم حتى اقبل على الجدار فمسح بوجهه ويديه ثم رد عليه السلام متفق عليه قال علماءنا فيستفاد من هذه الاحاديث ان كل موضع يفوت فيه الاداء لا الى خلف فانه يجوز له التيمم كنوم وسلام ورده وصلاة الجنازة والعيد والكسوف وسنن رواتب وما يفوت الى خلف لا يجوز له التيمم كالجمعة وعن علي قال اذا لم يجد الماء فليؤخر التيمم الى الوقت الآخر رواه عبد الرزاق وعن ابي سعيد الخدري قال خرج رجلان في سفر فحضرت الصلاة وليس معهما ماء فتيمما صعيدا طيبا فصليا ثم وجدا الماء في الوقت فاعاد احدهما الصلاة بوضوء

ولم يعد الآخر ثم اتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرا ذٰلك فقال للذی[1] لم يعد اصبت السنة واجزأتك صلاتك وقال للذی توضأ واعاد لك الاجر مرتين رواه ابوداؤد والدارمي وروى النسائي نحوه وقد روى هو وابوداؤد ايضا عن عطاء بن يسار مرسلا وعن ابن عمر قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمسح على الجبائر رواه الدارقطني وعن زيد بن علي عن ابيه عن جده الحسين بن علي بن ابي طالب عن علي بن ابي طالب قال انكسرت احدى زندى فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فامرني[2] ان امسح على الجبائر رواه ابن ماجة والبيهقي والدارقطني وعن ابن عمر انه توضأ وكفه معصوبة فمسح عليها وعلى العصابة وغسل سوى ذٰلك رواه المنذری

باب الغسل المسنون

عن ابي بكر الصديق وعمران بن حصين قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة كفرت عنه ذنوبه وخطاياه فاذا اخذ

---

[1] قوله للذی لم يعد الخ اجمعوا على انه اذا رأى الماء بعد فراغه من الصلوة لا اعادة عليه وان كان الوقت باقيا واختلفوا فيما اذا وجد الماء بعد دخوله فی الصلواة فالجمهور على انه لا يقطعها وهی صحيحة وقال ابوحنيفة واحمد فی رواية يبطل تيممه اما اذا تيمم ثم وجد الماء قبل دخول الصلوة فالاجماع على بطلان تيممه كذا فی المرقات ۱۲۔

[2] قوله فامرني ان امسح على الجبائر هذا يدل على الاكتفاء بالمسح والغسل كما هو مذهب ابي حنيفة دون الجمع بين التيمم وغسل سائر البدن بالماء كما ذهب اليه الشافعي اخذته من المرقات ۱۲۔

فی المشی کتب له بکل خطوۃ عشرون حسنة رواه الطبرانی فی الکبیر والاوسط وفی روایة ابن حبان من اغتسل یوم الجمعة لم یزل طاهرا الی الجمعة الاخری۔

وعن عکرمة قال ان ناسا من اهل العراق جاؤا فقالوا یا ابن عباس اتری الغسل یوم الجمعة واجبا قال لا ولکنه اطهر وخیر لمن اغتسل ومن لم یغتسل فلیس علیه بواجب وسا خبرکم کیف بدء الغسل کان الناس مجهودین یلبسون الصوف ویعملون علی ظهورهم وکان مسجدهم ضیقا مقارب السقف انما هو عریش فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فی یوم حار وعرق الناس فی ذلك الصوف حتی ثارت منهم ریاح آذی بذلك بعضهم بعضا فلما وجد رسول الله صلی الله علیه وسلم تلك الریاح قال ایها الناس اذا کان هذا الیوم فاغتسلوا ولیمس احدکم افضل ما یجده من دهنه وطیبه قال ابن عباس ثم جاء الله بالخیر ولبسوا غیر الصوف وکفوا العمل ووسع مسجدهم وذهب بعض الذی کان یؤذی بعضهم بعضا من العرق رواه ابوداؤد والطحاوی وعن حماد عن ابراهیم النخعی قال سألته عن الغسل یوم الجمعة والغسل من الحجامة والغسل فی العیدین قال ان اغتسلت فحسن وان ترکت فلیس علیك فقلت له الم یقل رسول الله صلی الله علیه وسلم من راح الی الجمعة فلیغتسل قال بلی ولکن لیس من الامور الواجبة وانما هو کقوله تعالی واشهدوا اذا تبایعتم فمن اشهد فقد احسن ومن ترك فلیس علیه وکقوله تعالی فاذا قضیت الصلوٰة فانتشروا فی الارض فمن انتشر فلا بأس ومن جلس فلا بأس رواه محمد فی المؤطا وعن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من توضأ یوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل رواه احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی

والدارمی وعن عبداللہ بن مسعود قال من السنۃ الغسل یوم الجمعۃ
رواہ البزار ورجالہ ثقات قالہ فی مجمع الزوائد وعن انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جاء منکم للجمعۃ فلیغتسل فلما کان
الشتاء قلنا یا رسول اللہ امرتنا بالغسل للجمعۃ وقد جاء الشتاء ونحن
نجد البرد فقال من اغتسل فبھا ونعمت ومن لم یغتسل فلاحرج رواہ
ابن عدی فی الکامل وعن حفصۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی کل محتلم الرواح الی الجمعۃ وعلی من راح الی المسجد الغسل
رواہ الطحاوی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حق علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبعۃ ایام یوما یغسل فیہ رأسہ وجسدہ
متفق علیہ وعن الفاکہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل
یوم الجمعہ ویوم الفطر ویوم النحر ویوم عرفۃ رواہ احمد والطبرانی۔
وعن مصعب بن ثابت ان ثابت بن ابی قتادۃ قال ان ابا قتادۃ قال لہ
اغتسل للجمعۃ فقال لہ قد اغتسلت للجنابۃ رواہ الطحاوی وعن
ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل یوم الفطر
ویوم الاضحی رواہ ابن ماجۃ وعن عروۃ بن الزبیر انہ اغتسل للعید
وقال انہ السنۃ رواہ البیھقی وعن ابن عمر انہ کان یغتسل یوم الفطر
قبل ان یغدو رواہ مالک وعن الفاکہ بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یغتسل یوم الفطر ویوم النحر ویوم عرفۃ رواہ ابن ماجۃ
وعن خارجۃ بن زید بن ثابت عن ابیہ انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم تجرد لاھلالہ واغتسل رواہ الترمذی والدارمی وعن عائشۃ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج مکۃ اغتسل حین یرید ان یحرم

رواه الطبرانی وعن ابن عمر قال من السنة ان یغتسل اذا اراد ان
یحرم رواه ابن ابی شیبة وعن عائشة رضی اللہ عنها ان النبی صلی اللہ
علیه وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابة ویوم الجمعة ومن الحجامة ومن
غسل المیت رواه ابوداؤد وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم من غسل میتا فلیغتسل رواه ابن ماجة وزاد احمد والترمذی
وابوداؤد ومن حمله فلیتوضأ وعن قیس بن عاصم انه اسلم فامره
النبی صلی اللہ علیه وسلم ان یغتسل بماء وسدر رواه الترمذی وابوداؤد
والنسائی وعن واثلة بن الاسقع قال لما اسلمت اتیت النبی صلی اللہ علیه
وسلم فقال اغتسل بماء وسدر واحلق عنك شعر الکفر رواه ابونعیم وروی
الطبرانی فی الکبیر عن قتادة ابی هشام نحوه ورجاله ثقات (قاله فی مجمع
الزوائد) وعن نافع قال کان ابن عمر اذا دخل ادنی الحرم امسك ثم یبیت
بذی طوی ثم یصلی به الصبح ویغتسل ویحدث ان النبی صلی اللہ علیه
وسلم کان یفعل ذلك رواه البخاری۔

باب الحیض

وقول اللہ عزوجل ویسئلونك عن المحیض قل هو اذی فاعتزلوا النساء فی
المحیض۔ عن ابی امامة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
اقل الحیض للجاریة البکر والثیب الثلاث واکثر ما یکون عشرة ایام
فاذا زاد فهی مستحاضة رواه الدارقطنی وعن انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الحیض ثلاثة ایام واربعة وخمسة
وستة وسبعة وثمانیة وتسعة وعشرة فاذا جاوزت العشرة فهی

مستحاضۃ رواہ ابن عدی وروی الدارقطنی عن عبد اللہ بن مسعود مثلہ
موقوفا **وعن** واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اقل الحیض ثلاثۃ ایام واکثرہ عشرۃ ایام رواہ الدارقطنی **وعن**
معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحیض دون ثلاثۃ
ایام ولاحیض فوق عشرۃ ایام رواہ ابن عدی **وعن** الخدری قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقل الحیض ثلاث واکثرہ عشر واقل
مابین الحیضتین خمسۃ عشر یوما رواہ ابن الجوزی **وقال** فی ردالمحتار
وقد روی تقدیر الاقل والاکثر عن ستۃ من الصحابۃ بطرق متعددۃ
ھی ترتفع الی الحسن کما بسط ذلک الکمال والعینی فی شرح الھدایۃ
ولخصہ فی البحر **وعن** عثمان[1] بن ابی العاص رضی اللہ تعالی عنہ
انہ قال الحائض اذا جاوزت عشرۃ ایام فھی بمنزلۃ المستحاضۃ تغتسل
وتصلی رواہ الدارقطنی قال البیہقی ھذا الاثر لا بأس باسنادہ۔ **وعن**
انس انہ قال ادنی الحیض ثلثۃ ایام رواہ الدارمی فی سننہ رجالہ رجال
مسلم۔ **وعن** امسلمۃ قالت کانت النفساء تقعد علی عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اربعین یوما رواہ ابوداؤد والترمذی **وعن**
انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت للنفساء اربعین یوما الا ان تری
الطہر قبل ذلک رواہ الدارقطنی وابن ماجۃ **وعن** ابی الدرداء
وابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنظر النفساء اربعین
یوما الا ان تری الطہر قبل ذلک فان بلغت اربعین یوما ولم ترا الطہر

---

[1] صحابی ۱۲

فلتغتسل وهي بمنزلة المستحاضة رواه ابن عدي وابن عساكر وعن عائشة
في الحامل ترى الدم لا يمنعها ذٰلك من الصلوٰة رواه ابن ابي شيبة في مصنفه
رجاله رجال الجماعة وعن علي قال ان الله رفع الحيض عن الحبلى
وجعل الدم بما تغيض الارحام وعن ابن عباس قال ان الله رفع الدم
عن الحبلى وجعله رزقا للولد رواهما ابن شاهين نقلهما صاحب الجوهر
النقي وعن ابراهيم قال اذا رأت الحبلى الدم فليست بحائض
فلتصل ولتصم وليأتها زوجها وتصنع ما تصنع الطاهر رواه محمد
في الآثار وعن علقمة بن ابي علقمة عن امه مولاة عائشة زوج
النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت كان النساء يبعثن الى عائشة
بالدرجة فيها الكرسف فيه الصفرة من الحيض فتقول لا تعجلين حتى
ترين القصة البيضاء تريد بذلك الطهر من الحيض رواه مالك وعبد الرزاق
باسناد صحيح وروى البخاري مثله تعليقا وعن معاذة قالت
سألت عائشة فقلت ما بال الحائض تقضي الصوم ولا تقضي الصلاة
فقالت احرورية انت قلت لست بحرورية ولكنني اسأل قالت كان
يصيبنا ذٰلك فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلاة متفق عليه
وعن عبد الله بن سعد قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم

له قوله في الحامل ترى الدم الخ لهذه الآثار قال في الهداية والدم الذي تراه الحامل
ابتداء او حال ولادتها قبل خروج الولد استحاضة وان كان ممتدا وقال الشافعي
رحمة الله عليه حيض اعتبارا بالنفاس اذ هما جميعا من الرحم ولنا ان بالحبل ينسد
فم الرحم كذا العادة والنفاس بعد انفتاحه بخروج الولد ۱۲ـــ

ما یحل لی من امرأتی وھی حائض قال لک ما[1] فوق الازار رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ واحمد وفی النیل فی روایۃ ابی داؤد صدوقان وبقیتہ ثقات ورواہ ابویعلی عن عمرو رجالہ رجال الصحیح وعن عائشۃ قالت کنت اغتسل انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد وکلانا جنب وکان یأمرنی فاتزر[2] فیباشرنی وانا حائض وکان یخرج رأسہ الیّ وھو معتکف فاغسلہ وانا حائض متفق علیہ وعن زید بن اسلم قال ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما یحل لی من امرأتی وھی حائض فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشد علیھا ازارھا ثم شأنک باعلاھا رواہ مالک والدارمی مرسلا وعن عائشۃ قالت کنت اشرب وانا حائض ثم اناولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فیّ فیشرب واتعرق العرق وانا حائض ثم اناولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فیّ رواہ مسلم۔ وعنھا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتکئ فی حجری وانا حائض ثم یقرأ القرآن متفق علیہ وعنھا قالت قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناولینی الخمرۃ من المسجد فقلت انی حائض فقال ان حیضتک لیست فی یدک رواہ مسلم

---

[1] قولہ ما فوق الازار وحدہ الفقھاء بما بین السرۃ والرکبۃ عملا بالعرف الغالب کذا فی فتح الباری ۱۲۔ [2] قولہ فاتزر فیباشرنی الخ والمعنی فاعقد الازار فی وسطی وھذا یدل علی جواز الاستمتاع بما فوق الازار دون ما تحتہ وبہ قال ابوحنیفۃ ومالک والشافعی فی قولہ الجدید ولعل قولہ علیہ الصلاۃ والسلام اصنعوا کل شیئ الا النکاح کان رخصۃ وفعلہ عزیمۃ تعلیما للامۃ فانہ احوط فان من یرتع حول الحمی یوشک ان یقع فیہ کذا فی المرقات ۱۲

وعن میمونة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی مرط بعضہ علیّ وبعضہ علیہ وانا حائض متفق علیہ وعن عائشة انہا کانت تنام مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لحاف وھی حائض رواہ سعید بن منصور۔ وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی حائضا اوامرأة فی دبرھا اوکاھنا فقد کفر بما انزل علی محمد رواہ الترمذی وابن ماجة والدارمی وفی روایتہما فصدقہ بما یقول فقد کفر۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الرجل باھلہ وھی حائض فلیتصدق بنصف دینار رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی وابن ماجة وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان دما احمر فدینار واذا کان دما اصفر فنصف دینار رواہ الترمذی۔ وقال اکثر العلماء لاشئ علیہ سوی الاستغفار وھو قول اصحابنا ایضا ثم ان الذین ذھبوا الی عدم وجوب الصدقة اجابوا ان قولہ صلی اللہ علیہ وسلم یتصدق محمول علی الاستحباب ان شاء تصدق والالا قالہ العلامة العینی فی عمدة القاری وکذا فی العالمگیریہ وقال فی بذل المجھود اختلفوا فی وجوب الکفارة فی اتیان الحائض فقال مالک وابوحنیفة والشافعی لایجب علیہ شئی بل یستحب ان یتصدق ان وطئی فی اول الحیض بدینار وفی آخرہ بنصف دینار ویستغفر اللہ تعالی۔

باب المستحاضة

عن ام سلمة قالت ان امرأة کانت تہراق الدم علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فاستفتت لها ام سلمة النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتنظر عدد اللیالی
والایام التی کانت تحیضهن من الشهر قبل ان یصیبها الذی اصابها فلتترك
الصلاة قدر ذلك من الشهر فاذا خلفت ذلك فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب
ثم لتصل رواه مالك والشافعی واحمد وابوداؤد وابن ماجة والدارقطنی
والبیهقی والدارمی وروی النسائی معناه وقال النووی اسناد ابی داؤد
علی شرطهما وعن هشام بن عروة عن ابیه قال لیس علی المستحاضة ان
تغتسل الا غسلا واحدا ثم تتوضأ بعد ذلك للصلوة رواه محمد عن مالك
فی الموطا وروی الطبرانی عن سودة بنت زمعة نحوه مرفوعا وكذا عبد الرزاق
والطحاوی وسعید بن منصور عن عائشة موقوفا وعن عائشة قالت سئل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المستحاضة قال تدع الصلوة ایامها
ثم تغتسل غسلا واحدا ثم تتوضأ عند كل صلوة رواه ابن حبان فی صحیحه
باسناد صحیح وعنها ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمة بنت ابی
حبیش توضئ لوقت كل صلاة رواه امامنا ابوحنیفة وروی محمد مثله
فی الاصل وفی روایة للبخاری والترمذی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال للمستحاضة ثم توضئ لكل صلوة حتی یجیئ ذلك الوقت وعن
ابی سلمة ان ام حبیبة بنت جحش كانت تهراق الدم وانها سألت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فامرها ان تغتسل عند كل صلوة وتصلی رواه سعید
بن منصور وروی الطحاوی نحوه وفی روایة لابن ماجة ثم اغتسلی وتوضئی
لكل صلوة وفی روایة لمسلم عن عائشة نحوه وعن عائشة ان ام حبیبة كانت
تستحاض فتمكث السنین وانها كانت تدخل المركن حتی یعلوا الدم
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیست بالحیضة انما هو عرق وكانت

تغتسل لکل صلوۃ رواہ سعید بن منصور والطحاوی وعبد الرزاق نحوہ
وقال فقہاءنا نیستفاد من ھذہ الاحادیث ان المعتادۃ ترد لعادتہا
وتغتسل غسلا واحدا اذا مضت ایام اقرائہا ثم تتوضأ لوقت کل صلوۃ
وتصلی الی الوقت الآخر وان سال دمہا واما المعتادۃ التی استمر دمہا
واشتبہ علیہا کل من عدد ایام الحیض والمکان فتتحری ومضت علی ما
استقر رأیہا علیہ وان لم یکن لہا رأی لا یحکم بشئ من الحیض والطہر
علی التعیین بل تاخذ بالاحوط فتغتسل لکل صلواۃ وان اشتبہ
علیہا البعض فان ترددت بین الطہر وبین دخول الحیض صلت
بالوضوء لوقت کل صلوۃ وان ترددت بین الطہر وبین الخروج من الحیض
اغتسلت لوقت کل صلوۃ وعن ابن عباس قال المستحاضۃ لاباس ان یجامعہا
زوجہا رواہ عبد الرزاق وفی روایۃ ابوداؤد والبیہقی عن عکرمۃ عن
حمنۃ بنت جحش انہا کانت مستحاضۃ وکان زوجہا یجامعہا وسکت
ابوداؤد عنہ وقال النووی اسنادہ حسن۔

کتاب الصلوٰۃ

وقول اللہ عز وجل اقیموا الصلوۃ وقولہ واقم الصلوۃ ان الصلوۃ
تنہی عن الفحشاء والمنکر وقولہ وأمر اھلک بالصلوۃ واصطبر علیہا
وقولہ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ وقولہ
والذین ھم علی صلاتہم یحافظون اولئک فی جنات مکرمون وقولہ
وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین یظنون انہم ملاقوا ربہم وانہم الیہ
راجعون وقولہ رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی وقولہ فخلف

من بعدهم خلف اضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات فسوف يلقون غيا وقوله ان المنافقين يخادعون الله وهو خادعهم واذا قاموا الى الصلوة قاموا كسالى يراؤن الناس. عن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من علم ان الصلوة حق واجب دخل الجنة رواه احمد والحاكم فى المستدرك وعن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايزال الشيطان ذعرا من المؤمن ما حافظ على الصلوات الخمس فاذا ضيعهن تجرأ عليه واوقعه فى العظائم وطمع فيه رواه ابونعيم وابوبكر محمد بن الحسين البخاری فى اماليه والرافعى. وعن عمار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام العبد فى صلاته ذر البر على رأسه حتى يركع فاذا ركع علته رحمة الله حتى يسجد والساجد يسجد على قدمى الله فليسأل وليرغب رواه سعيد بن منصور مرسلا وعن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المصلى ليقرع باب الملك وانه من يدوم قرع الباب يوشك ان يفتح له رواه الديلمى وعن ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا خمسكم وصوموا شهركم وادوا زكاة اموالكم واطيعوا اذا امركم تدخلوا جنة ربكم رواه احمد والترمذى وعن عبد الله بن عمرو بن العاص عن النبى صلى الله عليه وسلم انه ذكر الصلوة يوما فقال من حافظ عليها كانت له نورا وبرهانا ونجاة يوم القيامة ومن لم يحافظ عليها لم تكن له نورا ولا برهانا ولا نجاة وكان يوم القيامة مع قارون وفرعون وهامان وابى بن خلف رواه احمد والدارمى والبيهقى فى شعب الايمان. وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الرجل نور فى قلبه فمن شاء منكم فلينور قلبه رواه الديلمى وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ان لله تعالى ملكا ينادى عند كل صلوة يا بنى آدم قوموا الى نيرانكم التى اوقدتموها على انفسكم فاطفئوها بالصلوة رواه الضياء والطبرانى فى الكبير وعن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للمصلى ثلاث خصال يتناثر البر من عنان السماء الى مفرق رأسه وتحف به الملائكة من لدن قدميه الى عنان السماء ويناديه مناد لو يعلم المصلى من يناجى ما انفتل رواه محمد بن نصر فى الصلوة مرسلا وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما يحاسب به العبد صلاته فان صلحت صلح سائر عمله وان فسدت فسد سائر عمله ثم يقول انظروا هل لعبدى من نافلة فان كانت له نافلة اتم بها الفريضة ثم الفرائض كذلك لعائذة الله ورحمته رواه ابن عساكر وهو حسن وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان مكفرات لما بينهن اذا اجتنبت الكبائر رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارأيتم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل فيه كل يوم خمسا هل يبقى من درنه شئ قالوا لا يبقى من درنه شئ قال فذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله بهن الخطايا متفق عليه وعن ابن مسعود قال ان رجلا اصاب من امرأة قبلة فاتى النبى صلى الله عليه وسلم فاخبره فانزل الله تعالى واقم الصلوة طرفى النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيآت فقال الرجل يا رسول الله ألى هذا قال لجميع امتى كلهم وفى رواية لمن عمل بها من امتى متفق عليه وعنه قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انى عالجت امرأة فى

اقصى المدينة وانى اصبت منها مادون ان امسها فانا هذا فاقض فى
ما شئت فقال له عمر لقد سترك الله لو سترت على نفسك قال ولم
يرد النبى صلى الله عليه وسلم عليه شيأ وقام الرجل فانطلق فاتبعه
النبى صلى الله عليه وسلم رجلا فدعاه وتلا عليه هذه الآية واقم
الصلوٰة طرفى النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيآت
ذٰلك ذكرى للذاكرين فقال رجل من القوم يا نبى الله هذا له خاصة
فقال بل للناس كافة رواه مسلم وعن انس قال جاء رجل
فقال يا رسول الله انى اصبت حدا فاقمه علىّ قال ولم يسأله عنه
وحضرت الصلاة فصلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قضى
النبى صلى الله عليه وسلم الصلوٰة قام الرجل فقال يا رسول الله انى
اصبت حدا فاقم فىّ كتاب الله قال اليس قد صليت معنا قال نعم
قال فان الله قد غفر لك ذنبك او حدك متفق عليه وعن ابى ذر
ان النبى صلى الله عليه وسلم خرج زمن الشتاء والورق يتهافت فاخذ
بغصنين من شجرة قال فجعل ذلك الورق يتهافت قال فقال يا ابا ذر
قلت لبيك يا رسول الله قال ان العبد المسلم ليصلى الصلوٰة يريد بها
وجه الله فتهافت عنه ذنوبه كما تهافت هذا الورق عن هذه الشجرة
رواه احمد وعن سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان المسلم ليصلى وخطاياه مرفوعة على رأسه فكلما سجد تحاتت فيفرغ
عنه حين يفرغ من صلاته وقد تحاتت خطاياه رواه الطبرانى
فى الكبير والبيهقى فى شعب الايمان وعن عثمان قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان العبد المسلم اذا توضأ فاتم وضوئه ثم دخل

فی صلاتہ فاتم صلاتہ خرج من صلاتہ کما یخرج من بطن امہ من الذنوب رواہ ابن عساکر وعن زید بن خالد الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی سجدتین لایسھو فیہما غفر اللہ لہ ماتقدم من ذنبہ رواہ احمد وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس صلوات افترضھن اللہ تعالیٰ من احسن وضوء ھن وصلاھن لوقتھن واتم رکوعھن وخشوعھن کان لہ علی اللہ عھد ان یغفر لہ ومن لم یفعل فلیس لہ علی اللہ عھد ان شاء غفر لہ وان شاء عذبہ رواہ احمد وابوداؤد وروی مالک والنسائی نحوہ وعن ابن مسعود قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال احب الی اللہ قال الصلوٰۃ لوقتھا قلت ثم ای قال برالوالدین قلت ثم ای قال الجھاد فی سبیل اللہ قال حدثنی بھن ولو استزدتہ لزادنی متفق علیہ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الصلوٰۃ لقی اللہ تعالیٰ وھو علیہ غضبان رواہ الطبرانی فی الکبیر وعن ابی الدرداء قال اوصانی خلیلی ان لاتشرک باللہ شیأ وان قطعت وحرقت ولاتترک صلاۃ مکتوبۃ متعمدا فمن ترکھا متعمدا فقد برئت منہ الذمۃ ولاتشرب الخمر فانھا مفتاح کل شر رواہ ابن ماجۃ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترک الصلاۃ رواہ مسلم۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الایمان والکفر ترک الصلاۃ رواہ الترمذی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بین العبد والشرک الاترک الصلوٰۃ فان ترکھا فقد اشرک رواہ ابن ماجۃ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من ترك الصلوٰة متعمدا فقد كفر جهارا رواه الطبرانی فی الاوسط وعن بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم العهد الذی بیننا وبینهم الصلاة فمن ترکها فقد کفر رواه احمد والترمذی والنسائی وابن ماجة۔ وعن عبد الله بن شقیق قال کان اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم لایرون شیأ من الاعمال ترکه کفر غیر الصلاة رواه الترمذی وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مروا اولادکم بالصلاة وهم ابناء سبع سنین واضربوهم علیها وهم ابناء عشر سنین وفرقوا بینهم فی المضاجع رواه ابوداؤد۔

باب المواقیت

وقول الله عز وجل ان الصلوٰة کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا وقوله واقم الصلوٰة طرفی النهار وزلفا من اللیل وقوله اقم الصلوٰة لدلوك الشمس الی غسق اللیل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشهودا وقوله وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها ومن آنائ اللیل فسبح واطراف النهار لعلك ترضٰی وقوله فسبحان الله حین تمسون وحین تصبحون وله الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظهرون عن همام قال سمعت عطاء بن ابی رباح قال حدثنی رجل منهم ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فسأله عن مواقیت الصلوٰة فامره ان یشهد الصلوٰة معه فصلی الصبح فعجل ثم صلی الظهر فعجل ثم صلی العصر فعجل ثم صلی المغرب فعجل ثم صلی العشاء فعجل ثم صلی الصلوات کلها من الغد فاخر ثم قال للرجل ما بین صلاتی فی هٰذین الوقتین

وقت كله رواه الطحاوى. وعن ابی جریج عن سليمان بن موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوٰة الظهر حين تميل الشمس رواه عبد الرزاق مرسلا وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان للصلوٰة اولا وآخرا وان اول وقت الظهر حين تزول الشمس وآخر وقتها حين يدخل وقت العصر رواه الترمذى واحمد وعن عبد الله بن رافع مولى ام سلمة رضى الله عنها زوج النبى صلى الله عليه وسلم عن ابى هريرة انه سأله عن وقت الصلوٰة فقال ابو هريرة انا اخبرك صل[1] الظهر اذا كان ظلك مثلك والعصر اذا كان ظلك مثليك رواه مالك باسناد صحيح وروى عبد الرزاق نحوه موقوفا وروى عنه مرفوعا فى التمهيد فثبت بظاهر هذا الحديث ان اداء الظهر حين صار الظل مثلا يجوز ويبقى وقت الظهر بعد المثل ايضا وفى رواية للبخارى مرفوعا فقال له ابرد حتى ساوى الظل التلول احتجوا لابى حنيفة بهذا الحديث امر فيه بابراد الظهر حتى ساوى الظل التلول ولا يحصل ذلك الابراد الا اذا بلغ ظل كل شئ مثليه وعن جابر صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حين صار ظل كل شئ مثليه رواه ابن ابى شيبة بسند لا بأس به وعن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما اجلكم فى اجل من خلا من الامم ما بين

---

[1] قوله صل الظهر اذا كان ظلك مثلك و ز حسن ما فى السراج عن شيخ الاسلام ان الاحتياط ان لا يوخر الظهر الى المثل وان لا يصلى العصر حتى يبلغ المثلين ليكون مؤديا للصلاتين فى وقتهما بالاجماع كذا فى رد المحتار ۱۲-

صلاة العصر الى مغرب الشمس وانما مثلكم ومثل اليهود والنصارى
كرجل استعمل عمالا فقال من يعمل لى الى نصف النهار على قيراط قيراط
فعملت اليهود الى نصف النهار على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لى من
نصف النهار الى صلاة العصر على قيراط قيراط فعملت النصارى من
نصف النهار الى صلاة العصر على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لى من صلاة
العصر الى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين الا فانتم الذين يعملون
من صلاة العصر الى مغرب الشمس الا لكم الاجر مرتين فغضبت اليهود
والنصارى فقالوا نحن اكثر عملا واقل عطاء قال الله تعالى فهل ظلمتكم
من حقكم شيأ قالوا لا قال الله تعالى فانه فضلى اعطيه من شئت
رواه البخارى واستدل به علماءنا تقوية لقول امامنا ابى حنيفة
رحمه الله تعالى ان اول العصر بصيرورة ظل كل شئ مثليه اذ لا
يتصور ان يكون النصارى اكثر عملا من هذه الامة الا باعتبار
هذه المدة وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت صلوة العصر ما لم تصفر الشمس
ويسقط قرنها الاول رواه مسلم وفى رواية وقت العصر ما لم تغرب الشمس
وقال العلامة العينى فى حديث من ادرك ركعة الخ انه قد تواترت الآثار
عن النبى صلى الله عليه وسلم بالنهى عن الصلوٰة عند طلوع الشمس
وغروبها ما لم تتواتر باباحة الصلوٰة عند ذٰلك فدل ذٰلك على ان ما كان
فيه الاباحة كان كلاهما منسوخا[1] بما كان فيه التواتر بالنهى ويؤيده

---

[1] قوله منسوخا فان قلت ما حقيقة النسخ فى هذا والذى تذكره احتمال وهل

ما وقع فی روایۃ مسلم صل الصلوٰۃ لوقتہا واختارہ صاحب رد المحتار
وقال الامام الحافظ الطحاوی فی تاویل حدیثی من ادرک رکعۃ الخ انہ
یحتمل ان یکون معنی الادراک فی الصبیان الذین یدرکون یعنی یبلغون
قبل طلوع الشمس والحیض اللاتی یطہرن والنصاری الذین یسلمون لانہ
لما ذکر فی ہذا الادراک ولم یذکر الصلوٰۃ فیکون ہؤلاء الذین سمیناہم
ومن اشبہہم مدرکین لہذہ الصلوٰۃ فیجب علیہم قضاءہا وان کان
الذی بقی علیہم من وقتہا اقل من المقدار الذی یصلونہا فیہ وعن

یثبت النسخ بالاحتمال قلت حقیقۃ النسخ ھنا انہ اجتمع فی ھذا الموضع محرم ومبیح
وقد تواترت الاخبار والآثار فی باب المحرم ما لم تتواتر فی باب المبیح وقد عرف
من القاعدۃ ان المحرم والمبیح اذا اجتمعا یکون العمل للمحرم ویکون المبیح منسوخا
۹ذلک لان الناسخ ھو المتأخر ولاشک ان الحرمۃ متأخرۃ عن الاباحۃ لان الاصل
فی الاشیاء الاباحۃ والتحریم عارض ولایجوز العکس لانہ یلزم النسخ مرتین
قال العینی فافہم فانہ کلام دقیق قد لاح لی من الانوار الالھیۃ فان قلت انما
ورد النھی المذکور عن الصلوٰۃ فی التطوع خاصۃ ولیس بنھی عن قضاء الفرائض
قلت دل حدیث عمران بن حصین الذی اخرجہ البخاری ومسلم وغیرھما
علی ان الصلوٰۃ الفائتۃ قد دخلت فی النھی عن الصلوٰۃ عند طلوع الشمس
وعند غروبہا وعن عمران انہ قال سرینا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی
غزوۃ اوقال فی سریۃ فلما کان آخر السحر عرسنا فما استیقظنا حتی ایقظنا حر الشمس
الحدیث وفیہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر صلوٰۃ الصبح حتی فاقت عنہم الی ان ارتفعت
الشمس ولم یصلہا قبل الارتفاع فدل ذلک النھی عام یشمل الفرائض والنوافل

ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول وقت المغرب حین تغرب الشمس وان آخر وقتہا حین یغیب الافق رواہ الترمذی واحمد وفی روایۃ للطبرانی ثم اذن للمغرب حین غربت الشمس فاخرہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کاد یغیب بیاض النہار وھو الشفق فیما یُریٰ وقال الہیثمی اسنادہ حسن وعن جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی المغرب اذا وجبت الشمس رواہ الطحاوی وعن سلمۃ بن الاکوع قال کنا نصلی المغرب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توارت بالحجاب رواہ الطحاوی وعن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقتُ المغربِ مالم یسقط ثور الشفق رواہ مسلم وفی روایۃ عن انس انہ قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم متی اصلی العشاء فقال صلی اللہ علیہ وسلم حین اسود الافق وفی روایۃ لابی داؤد مرفوعا ویصلی العشاء حین[1] یسود الافق وصححہ ابن خزیمۃ وغیرہ وعن ابی ہریرۃ قال قال

والتخصیص بالتطوع ترجیح بلا مرجح کذا فی عمدۃ القاری ١٢۔

[1] قولہ حین یسود الافق قال فی الاختیار الشفق البیاض وھو مذہب الصدیق ومعاذ بن جبل وعائشۃ رضی اللہ عنہم قلت و رواہ عبد الرزاق عن ابی ہریرۃ وعن عمر بن عبد العزیز ولم یرو البیہقی الشفق الاحمر الا عن ابن عمر و تمامہ فیہ واذا تعارضت الاخبار والآثار فلا یخرج وقت المغرب بالشک کما فی الہدایۃ وغیرہا قال العلامۃ قاسم فثبت ان قول الامام ھو الاصح ومشی علیہ فی البحر ولکن تعامل الناس الیوم فی عامۃ البلاد علی قولہما وقد ایدہ فی النہر تبعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول وقت العشاء حین یغیب الافق

رواہ الترمذی واحمد وعن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ

وسلم قال وقت العشاء اذا املأ الليل بطن کل واد رواہ الطبرانی

فی الاوسط وعنہا انہا قالت اعتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ

حتی ذھب عامۃ[۱] اللیل وحتی نام اھل المسجد ثم خرج فصلی وقال انہ

لوقتہا لولا ان اشق علی امتی رواہ الطحاوی والنسائی ومسلم وعن نافع بن

جبیر قال کتب عمر الی ابی موسی وصل العشاء ای اللیل شئت ولا تغفلہا

رواہ الطحاوی ورجالہ ثقات وعن عبید بن جریج انہ قال لابی ھریرۃ

ما افراط صلوۃ العشاء قال طلوع الفجر رواہ الطحاوی واسنادہ صحیح

وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر فجران

للنقایۃ والوقایۃ والدرر والاصلاح ودرر البحار والامداد والمواھب

وشرحہ البرھان وغیرھم مصرحین بان علیہ الفتوی وفی السراج

قولہما اوسع وقولہ احوط کذا فی رد المحتار ۱۲

[۱] قولہ عامۃ اللیل تکلم الطحاوی فی شرح الآثار ھھنا کلاما حسنا ملخصہ

انہ قال یظہر من مجموع الاحادیث ان آخر وقت العشاء حین یطلع الفجر وذلک

ان ابن عباس وابا موسی الاشعری وابا سعید الخدری رضی اللہ عنہم رووا ان

النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخرھا الی ثلث اللیل وروی ابو ھریرۃ وانس

رضی اللہ عنہما انہ اخرھا حین انتصف اللیل وروی ابن عمر رضی اللہ عنہ

انہ اخرھا حین ذھب ثلثا اللیل وروت عائشۃ رضی اللہ عنہا انہ اعتم

بہا حتی ذھب عامۃ اللیل وکل ھذہ الروایات فی الصحیح قال فثبت بذلک

فاما الذی یکون کذنب السرحان فلایحل الصلوٰة ولایحرم الطعام واما الذی یذهب مستطیلا فی الافق فانه یحل الصلوٰة ویحرم الطعام رواه الحاکم فی المستدرک وفی روایة لمسلم نحوه وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اول وقت الفجر حین یطلع الفجر وان اٰخر وقتها حین تطلع الشمس رواه احمد والترمذی وعن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الوتر بلیل رواه احمد وابویعلی وعن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم زادنی ربی صلوٰة وهی الوتر وقتها ما بین العشاء الی طلوع الفجر رواه احمد وعن عائشة قالت من کل اللیل اوتر رسول الله صلی الله علیه وسلم من اول اللیل واوسطه واٰخره وانتهی وتره الی السحر متفق علیه وعن ابن عمر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا طلع الفجر فقد ذهب کل صلوٰة اللیل والوتر فاوتروا قبل طلوع الفجر رواه الترمذی وعن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال بادروا الصبح بالوتر رواه مسلم۔

باب تاخير الصلوات وتعجيلها

عن خالد بن دینار صلی بنا امیرنا الجمعة ثم قال لانس کیف کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی الظهر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اشتد البرد بکر بالصلوٰة واذا اشتد الحر ابرد بالصلوٰة رواه البخاری وعن انس بن مالک وابی مسعود ان رسول الله

ان اللیل کله وقت له قاله العلامة العینی فی شرح الهدایة ۱۲۔

صلی اللہ علیہ وسلم کان یعجلہا فی الشتاء ویؤخرہا فی الصیف رواہ الطحاوی۔ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان الحر ابرد بالصلوٰۃ واذا کان البرد عجل رواہ النسائی ورجالہ ثقات من رجال الصحیح وقال علی القاری بھذا یجمع بین الاخبار المتعارضۃ الظاہر فی الظہر انہ کان یعجلہا وانہ کان یؤخرہا واما ما وقع فیہا من التعجیل حتی عند شدۃ الحر فقال البیہقی انہ منسوخ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوٰۃ وفی روایۃ للبخاری عن ابی سعید بالظہر فان شدۃ الحر من فیح جہنم واشتکت النار الی ربہا فقالت رب اکل بعضی بعضا فاذن لہا بنفسین نفس فی الشتاء ونفس فی الصیف اشد ما تجدون من الحر واشد ما تجدون من الزمہریر متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری فاشتد ما تجدون من الحر فمن سمومہا واشد ما تجدون من البرد فمن زمہریرہا۔ وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان الیوم الحار فابردوا بالصلوٰۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم رواہ الطحاوی وعن المغیرۃ بن شعبۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الظہر بالہجیر ثم قال ان شدۃ الحر من فیح جہنم فابردوا بالصلوٰۃ رواہ الطحاوی وقال فاخبر المغیرۃ فی حدیثہ ھذا ان امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالابراد بالظہر بعد ان کان یصلیہا فی الحر فثبت بذلک نسخ تعجیل الظہر فی شدۃ الحر ووجب استعمال الابراد فی شدۃ الحر وعن ابی ذر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاراد المؤذن ان یؤذن فقال لہ ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال لہ ابرد

ثم اراد ان یؤذن فقال له ابرد حتی ساوی الظل التلول فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان شدۃ الحرمن فیح جہنم رواہ البخاری وعنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی منزل فاذن بلال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَہْ یا بلال ثم اراد ان یؤذن فقال مَہْ یا بلال ثم اراد ان یؤذن فقال مَہْ یا بلال حتی رأینا فئ التلول ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شدۃ الحرمن فیح جہنم فابردوا بالصلوۃ اذا اشتد الحر رواہ الطحاوی وروی الترمذی نحوہ وقال معنی من ذہب الی تاخیر الظہر فی شدۃ الحرھو اولی واشبہ بالاتباع واما ما ذہب الیہ الشافعی ان الرخصۃ لمن ینتاب من البعد وللمشقۃ علی الناس فان فی حدیث ابی ذر مایدل علی خلاف ما قال الشافعی فلو کان الامر علی ما ذہب الیہ الشافعی لم یکن للابراد فی ذٰلک الوقت معنی لاجتماعہم فی السفر وکانوا لایحتاجون ان ینتابوا من البعد وعن عبد الواحد بن نافع قال دخلت مسجد الکوفۃ فاذن مؤذن بالعصر وشیخ جالس فلامہ وقال ان ابی اخبرنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یأمر بتاخیر ہذہ الصلاۃ فسألت عنہ فقالوا ہذا عبد اللہ بن رافع بن خدیج رواہ الدارقطنی والبیہقی وعن عبد الرحمٰن بن علی بن شیبان عن ابیہ عن جدہ قال قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فکان یؤخر العصر ما دامت الشمس بیضاء نقیۃ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وعن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد تعجیلا للظہر منکم وانتم اشد تعجیلا للعصر منہ رواہ احمد والترمذی واسنادہ صحیح رجالہ علی شرط الصحیح۔ وعن زیاد بن عبد اللہ النخعی قال

کنا جلوسا مع علی رضی اللہ عنہ فی المسجد الاعظم فجاء المؤذن فقال الصلوٰۃ
فقال اجلس فجلس ثم عاد فقال لہ ذٰلک فقال علی ھذا الکلب یعلمنا
الصلوٰۃ فقام علی فصلی بنا العصر ثم انصرفنا فرجعنا الی المکان الذی کنا
فیہ جلوسا فجثونا للرکب لنزول الشمس للغروب نتراآھا رواہ الحاکم وقال
صحیح الاسناد ولم یخرجاہ وروی الدارقطنی مثلہ وعن عکرمۃ قال
کنا مع ابی ھریرۃ فی جنازۃ فلم یصل العصر وسکت حتی راجعناہ مرارا
فلم یصل العصر حتی رأینا الشمس علی رأس اطول جبل بالمدینۃ رواہ
الطحاوی۔ وعن حماد عن ابراھیم النخعی قال ادرکت اصحاب
ابن مسعود یصلون العصر فی اٰخر وقتہا رواہ محمد فی کتاب الحجج۔
وعن ابی قلابۃ قال انما سمیت العصر لتعصر رواہ الطحاوی وعن
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک صلاۃ المنافق یجلس
یرقب الشمس حتی اذا اصفرت وکانت بین قرنی الشیطان قام فنقر
اربعا لا یذکر اللہ فیہا الا قلیلا رواہ مسلم وعن بریدۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکروا بالصلوۃ یوم الغیم فانہ من
ترک صلوٰۃ العصر حبط عملہ رواہ احمد وابن ماجۃ وابن حبان
وعن مرثد بن عبد اللہ قال قدم علینا ابو ایوب غازیا وعقبۃ بن
عامر یومئذ علی مصر فاخر المغرب فقام الیہ ابو ایوب فقال ما ھذہ
الصلوٰۃ یا عقبۃ قال شغلنا قال اما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لا تزال امتی بخیر او قال علی الفطرۃ ما لم یؤخروا المغرب الی
ان تشتبک النجوم رواہ ابوداؤد وعن ابی ایوب قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صلوا صلوٰۃ المغرب مع سقوط الشمس بادروا بہا

طلوع النجم رواه الطبرانی فی الکبیر وعنه قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم بادروا بصلوة المغرب قبل طلوع النجم رواه احمد والدارقطنی
وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوا المغرب حین
فطر الصائم مبادرة طلوع النجم رواه ابن ابی شیبة وعن رافع بن خدیج
قال کنا نصلی المغرب مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فینصرف احدنا
وانه لیبصر مواقع نبله متفق علیه وعن عبد العزیز بن رفیع قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم عجلوا صلوة النهار فی یوم غیم واخروا المغرب
رواه ابوداؤد فی مراسیله قال العزیزی اسناده قوی مع ارساله وحسنه
فی الجامع الصغیر بالرمز وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتهم ان یؤخروا العشاء الی ثلث
اللیل او نصفه رواه احمد والترمذی وابن ماجة وقال الترمذی حسن
صحیح وعن عائشة رضی الله عنها قالت کانوا یصلون العتمة فیما بین
ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول متفق علیه وعن النعمان بن بشیر
قال انا اعلم بوقت هذه الصلاة صلاة العشاء الآخرة کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم یصلیها لسقوط القمر لثالثة رواه ابوداؤد والدارمی
وعن عبد الله بن عمر قال مکثنا ذات لیلة ننتظر رسول الله صلی الله
علیه وسلم صلاة العشاء الآخرة فخرج الینا حین ذهب ثلث اللیل
او بعده فلا ندری اشئ شغله فی اهله او غیر ذٰلک فقال حین خرج
انکم لتنتظرون صلاة ماینتظرها اهل دین غیرکم ولولا ان یثقل علی
امتی لصلیت بهم هذه الساعة ثم امر المؤذن فاقام الصلوة وصلی
رواه مسلم وعن جابر بن سمرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم

یصلی الصلوات نحوا من صلاتکم وکان یؤخر العتمة بعد صلاتکم شیئاً وکان یخفف الصلوٰة رواہ مسلم۔ وعن ابی سعید قال صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاة العتمة فلم یخرج حتی مضی نحو من شطر اللیل فقال خذوا مقاعدکم فاخذنا مقاعدنا فقال ان الناس قد صلوا واخذوا مضاجعهم وانکم لن تزالوا فی صلاة ما انتظرتم الصلاة ولولا ضعف الضعیف وسقم السقیم لاخرت هذہ الصلوٰة الی شطر اللیل رواہ ابوداؤد والنسائی وعن عمرو بن دینار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن صلوٰة العشاء حتی یفوته وقتها فلا نامت عینه رواہ ابن عساکر مرسلا وعن رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی ولیس عند النسائی فانه اعظم للاجر وقال الترمذی حدیث رافع بن خدیج حدیث حسن صحیح وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوروا بالفجر فانه اعظم للاجر رواہ الطبرانی فی الکبیر وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسفروا بالفجر یغفر لکم رواہ الدیلمی وعن ابی بکر الصدیق عن بلال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال اصبحوا بالصبح فانه خیر لکم رواہ الطبرانی فی الکبیر وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نور بالفجر نور اللہ فی قبرہ وقلبه وقبل صلاته رواہ الدیلمی وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتزال امتی علی الفطرة ما اسفروا بصلوٰة الفجر رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط وعن رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسفروا بصلوة الصبح حتى يرى القوم مواقع نبلهم رواه الطيالسی وعنه
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوروا بالصبح بقدر ما يبصر القوم
مواقع نبلهم رواه الطبرانی فی الکبیر وعن عبد اللہ بن محمد بن عقیل
قال سمعت جابر بن عبد اللہ يقول كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم يؤخر
الفجر كاسمها رواه الطحاوی بسند صحیح۔ وعن ابراهيم قال ما اجتمع
اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی شئ ما اجتمعوا علی التنوير رواه
الطحاوی وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال ما رأيت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلوة الا لميقاتها الا صلاتين صلاة المغرب
والعشاء بجمع وصلی الفجر يومئذ قبل ميقاتها بغلس رواه مسلم وعن
ابی اسحاق قال سمعت عبد الرحمن بن يزيد يقول حج عبد اللہ فامرنی
علقمة ان الزمه فلما كانت ليلة مزدلفة وطلع الفجر قال اقم فقلت
يا ابا عبد الرحمن ان هذه لساعة ما رأيتك تصلی فيها قط فقال ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كان لا يصلی هذه يعنی هذه الصلوة
الا هذه الساعة فی هذا المكان من هذا اليوم قال عبد اللہ هما صلاتان
تحولان عن وقتهما صلوة المغرب بعد ما ياتی الناس من مزدلفة وصلوة
الغداة حين يبزغ الفجر رأيت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يفعل
ذلك رواه الطحاوی وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اجعلوا آخر صلاتكم بالليل وترا رواه مسلم وعن ابی هريرة قال
اوصانی خليلی بثلاث صيام ثلاثة ايام من كل شهر وركعتی الضحی وان
اوتر قبل ان انام متفق عليه وعن غضيف بن الحرث قال قلت
لعائشة أرأيت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كان يغتسل من الجنابة

فی اول اللیل ام فی اخرہ قالت ربما اغتسل فی اول اللیل وربما اغتسل فی آخرہ
قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت کان یوتر اول اللیل
ام فی اخرہ قالت ربما اوتر فی اول اللیل وربما اوتر فی آخرہ قلت اللہ اکبر
الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت کان یجہر بالقراءۃ ام یخفت
قالت ربما جہر بہ وربما خفت قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل
فی الامر سعۃ رواہ ابو داؤد وروی ابن ماجۃ الفصل الاخیر وعن
جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خاف ان لا یقوم من
اخر اللیل فلیوتر اولہ ومن طمع ان یقوم اخرہ فلیوتر اخر اللیل فان صلاۃ
اخر اللیل مشہودۃ وذلک افضل رواہ مسلم واحمد وعن الولید بن العیزار
قال سمعت ابا عمرو الشیبانی یقول حدثنا صاحب ہذہ الدار واشار
الی دار عبد اللہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل
احب الی اللہ تعالیٰ قال الصلوۃ علی وقتہا وبر الوالدین والجہاد فی
سبیل اللہ عزوجل رواہ النسائی وعن علی ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال یا علی ثلاث لا تؤخرہا الصلوۃ اذا اتت والجنازۃ اذا
حضرت والایم اذا وجدت لہا کفوا رواہ الترمذی وعن عائشۃ
رضی اللہ عنہا قالت ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ لوقتہا
الآخر مرتین حتی قبضہ اللہ تعالیٰ رواہ الترمذی وعن ابی ذر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انت اذا کانت علیک
امراء یمیتون الصلاۃ او یؤخرونہا عن وقتہا قلت فما
تأمرنی قال صل الصلوۃ لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصل
فانہا لک نافلۃ رواہ مسلم وقال العلامۃ العینی

حديث من ادرك ركعة منسوخ[1] وعن عبادة بن الصامت قال قال
لى رسول الله صلى الله عليه وسلم انها ستكون عليكم بعدى امراء يشغلهم
اشياء عن الصلوة لوقتها حتى يذهب وقتها فصلوا الصلوة لوقتها فقال
رجل يا رسول الله اصلى معهم قال نعم رواه ابوداؤد وعن نافع ان ابن عمر
كان يقول من صلى صلوة المغرب او الصبح ثم ادركها فلا يعيد لهما غير ما قد
صلاها رواه مالك وروى الدارقطنى عن ابن عمر نحوه مرفوعا وعن انس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نسى[2] صلاة او نام عنها فكفارتها
ان يصليها اذا ذكرها وفى رواية لا كفارة لها الا ذلك متفق عليه وعن
ابى قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس فى النوم تفريط انما التفريط
فى اليقظة فاذا نسى احدكم صلاة او نام عنها فليصلها اذا ذكرها
فان الله تعالى قال واقم الصلاة لذكرى رواه مسلم وعن ابى سعيد
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نام عن الوتر او نسيه فليصل

---

[1] قوله منسوخ مضى تحقيقه فى باب المواقيت ١٢

[2] قوله من نسى صلاة او نام عنها فكفارتها ان يصليها اذا ذكرها احتج به الشافعى
على جواز قضاء الفوائت فى الوقت المنهى عن الصلوة فيه وعندنا كره تحريما
صلوة مطلقا ولو قضاء او واجبة او نفلا فى هذه الاوقات المنهية لانه
ليس بلازم ان يصلى فى اول حال الذكر غاية ما فى الباب ان ذكره سبب
لوجوب القضاء فاذا ذكرها فى الوقت المنهى واخرها الى ان يخرج ذلك
وصلى يكون عاملا بالحديثين احدهما هذا والآخر حديث النهى فى الوقت
المنهى عنه اخذ تر من عمدة القارى ويؤيده حديث التعرس الذى يأتى بعده ١٢

اذا ذكرہ واذا استیقظ رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجة **وعن**
سعید بن المسیب ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حین قفل من
خیبر اسری حتی اذا کان من اخر اللیل عرس وقال لبلال اکلأ لنا الصبح
فنام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم واصحابہ وکلأ بلال ما قدر لہ
ثم استند الی راحلتہ وھو مقابل الفجر فغلبتہ عیناہ فلم یستیقظ
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولا بلال ولا احد من الرکب حتی ضربتہم
الشمس ففزع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال یا بلال فقال بلال
یا رسول اللّٰہ اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسک قال اقتادوا فبعثوا
رواحلھم فاقتادوا شیأ ثم امر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بلالا
فاقام الصلاۃ فصلی بھم الصبح ثم قال حین قضی الصلوٰۃ من نسی
صلوٰۃ فلیصلھا اذا ذکرھا فان اللّٰہ عزوجل یقول اقم الصلوٰۃ لذکری رواہ
مالک ومسلم **وقال** علماءنا ان اقتیادھم وخروجھم من ذٰلک الوادی
کان لانہ انتبہ حین طلوع الشمس ومن السنۃ ان لا یصلی عند
طلوعھا ولا عند غروبھا فلا یجوز اداء الفائتۃ فی الساعات التی
نھی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الصلوٰۃ فیھا وخص الذکر
بالذکر فی غیر ھذہ الاوقات **وعن** شعبۃ قال سألت الحکم وحمادا
عن الرجل ینام عن الصلوٰۃ فیستیقظ وقد طلع من الشمس شئ قالا
لا یصلی حتی تنبسط الشمس رواہ الطحاوی **وعن** ابن عمر[1] قال قال

---

[1] قولہ وعن ابن عمر الخ ھذہ الاحادیث بیان الاحکام المتعلقۃ بقضاء الصلوات
الفائتۃ لصاحب الترتیب ولابن الھمام فی فتح القدیر وصاحب البحر الرائق

رسول الله صلى الله عليه وسلم من نسي صلوة فلم يذكرها الا وهو مع الامام فسلم من صلاته فاذا فرغ من صلاته فليعد التي نسي ثم ليعد التي صلى مع الامام رواه الدارقطني والبيهقي وروى الطبراني والخطيب نحوه وعن حبيب وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى المغرب ونسي العصر فقال لاصحابه هل رأيتموني صليت العصر قالوا لا يا رسول الله ما صليتها فامر المؤذن فاذن ثم اقام فصلى العصر ونقض الاولى ثم صلى المغرب رواه احمد والطبراني وابو نعيم وعن جابر ان عمر بن الخطاب يوم الخندق جعل يسب كفار قريش وقال يا رسول الله ماكدت اصلي العصر حتى كادت الشمس تغرب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فوالله ما صليتها فنزلنا الى بطحان فتوضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم وتوضأنا فصلى العصر بعد ما غربت الشمس وصلى بعدها المغرب رواه البخاري ومسلم وعن ابراهيم في رجل نسي الظهر فذكرها وهو في العصر قال ينصرف فيصلي الظهر ثم يصلي العصر رواه الطحاوي وعن زيد بن اسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نام عن وتره فليصل اذا اصبح رواه الترمذي مرسلا وقال علي القاري يعني قبل فرض الصبح اذا كان صاحب ترتيب ان امكن والا فبعده ولو آخر العمر وعن ابي عبيدة عن ابيه عبد الله بن مسعود

في شرح المنار كلام طويل على ما ذهب اليه اصحابنا من اشتراط اداء القضاء قبل الاداء لصحة الاداء من شاء فليراجع اليهما ١٢ـ

قال ان المشرکین شغلوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اربع صلوات
یوم الخندق حتی ذھب من اللیل ما شاء اللہ فامر بلالا فاذن ثم
اقام فصلی الظھر ثم اقام فصلی العصر ثم اقام فصلی المغرب ثم اقام
فصلی العشاء رواہ الترمذی والنسائی وروی ابن حبان والبزار نحوہ
وقال علماءنا بھذہ الاحادیث احتج اصحابنا فی فرضیۃ الترتیب بین
الوقتیات والفوائت وبین الفوائت بعضھا ببعض۔

باب فضائل الصلوٰۃ

وقول اللہ عزوجل حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی عن
عمارۃ بن رویبۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لن
یلج النار احد صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا یعنی الفجر والعصر
رواہ مسلم۔ وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من صلی البردین دخل الجنۃ متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعاقبون فیکم ملائکۃ باللیل وملائکۃ
بالنھار ویجتمعون فی صلاۃ الفجر وصلاۃ العصر ثم یعرج الذین باتوا
فیکم فیسألھم ربھم وھو اعلم بھم کیف ترکتم عبادی فیقولون ترکناھم
وھم یصلون واتیناھم وھم یصلون متفق علیہ وعنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم الناس ما فی النداء والصف
الاول ثم لم یجدوا الا ان یستھموا علیہ لاستھموا ولو یعلمون ما فی التھجیر[1]

---

[1] قولہ ولو یعلمون ما فی التھجیر الخ لا یقال الامر بالابراد ینافی الامر بالتھجیر لان الابراد

لاستبقوا اليه ولو يعلمون ما فی العتمة والصبح لاتوهما ولو حبوا متفق عليه
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس صلوٰة أثقل
على المنافقين من الفجر والعشاء ولو يعلمون ما فيهما لاتوهما ولو حبوا
متفق عليه وعن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من صلى العشاء فی جماعة فكانما قام نصف الليل ومن صلى الصبح
فی جماعة فكانما صلى الليل كله رواه مسلم وعن ابن عمر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لايغلبنكم الاعراب على اسم صلاتكم المغرب
قال وتقول الاعراب هی العشاء وقال لايغلبنكم الاعراب على اسم
صلاتكم العشاء فانها فی كتاب الله العشاء فانها تعتم بحلاب الابل رواه
مسلم۔ وعن جندب القسری قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من صلى صلاة الصبح فهو فی ذمة الله فلايطلبنكم الله من ذمته
بشئ فانه من يطلبه من ذمته بشئ يدركه ثم يكبه على وجهه فی
نارجهنم رواه مسلم وفی بعض نسخ المصابيح القشيری بدل القسری
وعن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم فی قوله تعالى ان
قرآن الفجر كان مشهودا قال تشهده ملائكة الليل وملائكة النهار
رواه الترمذی۔ وعن سلمان قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول من غدا الى صلوٰة الصبح غدا براية الايمان ومن غدا الى
السوق غدا براية ابليس رواه ابن ماجة وعن ابی بكر بن سليمان
بن ابی حثمة ان عمر بن الخطاب فقد سليمان بن ابی حثمة

تاخير قليل لايخرج بذلك عن التهجير فان الهاجرة تطلق على الوقت الى ان يقرب العصر كذا فی المرقات ۱۲

فی صلوٰة الصبح وان عمر غدا الی السوق وکان منزل سلیمان بین السوق والمسجد فمر عمر علی ام سلیمان الشفاء فقال لم ار سلیمان فی الصبح فقالت بات یصلی فغلبته عیناہ فقال عمر لان اشهد صلوٰة الصبح احب الی من ان اقوم لیلة رواہ مالك وعن ابن عمر عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال افضل الصلوٰة عند اللّٰه تعالی صلوٰة الصبح یوم الجمعة فی جماعة رواہ ابو نعیم فی الحلیة والبیهقی فی شعب الایمان وعن عبد الرحمٰن بن عوف قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم صلوٰة الهجیر من صلوٰة اللیل رواہ ابن نصر والطبرانی فی الکبیر وعن علی ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال یوم الخندق حبسونا عن صلوٰة الوسطیٰ صلاة العصر ملأ اللّٰه بیوتهم وقبورهم نارا متفق علیه وعنه رضی اللّٰه عنه قال قاتلنا الاحزاب فشغلونا عن صلوٰة العصر حتی کربت الشمس ان تغیب فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اللّٰهم املأ قلوب الذین شغلونا عن الصلوٰة الوسطی نارا واملأ بیوتهم نارا واملأ قبورهم نارا قال علی کنا نری انها صلوٰة الفجر رواہ الطحاوی. وعن ابن مسعود وسمرة بن جندب قالا قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم صلاة الوسطیٰ صلاة العصر رواہ الترمذی وعن ابی هریرة انه اقبل حتی نزل دمشق علی آل ابی کلثم الدوسی فاتی المسجد فجلس فی غربیه فتذاکروا الصلوٰة الوسطیٰ فاختلفوا فیها فقال اختلفنا فیها کما اختلفتم ونحن بفناء بیت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وفینا الرجل الصالح ابو هاشم بن عتبة بن ربیعة بن عبد شمس فقال انا اعلم لکم ذلك فاتی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وکان

جريا عليه فاستاذن فدخل ثم خرج الينا فاخبرنا انها صلوٰة العصر رواه الطحاوی وعن عبد الرحمن بن لبيبة الطائفی انه سأل ابا هريرة عن الصلوٰة الوسطیٰ فقال سأقرأ عليك القرآن حتی تعرفها اليس يقول الله عزوجل فی كتابه اقم الصلوٰة لدلوك الشمس الظهر الی غسق الليل المغرب ومن بعد صلوٰة العشاء ثلث عورات لكم العتمة ويقول ان قرآن الفجر كان مشهودا الصبح ثم قال حافظوا علی الصلوات والصلوٰة الوسطیٰ وقوموا لله قانتين هی العصر هی العصر رواه الطحاوی وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم الذی يفوته صلوٰة العصر فكانما وتر اهله وماله متفق عليه وعن بريدة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من ترك صلوٰة العصر فقد حبط عمله رواه البخاری وعن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اعتموا بهذه الصلوٰة فانكم قد فضلتم بها علی سائر الامم ولم تصلها امة قبلكم رواه ابوداؤد وعن امامة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من صلی العشاء فی جماعة فقد اخذ حظه من ليلة القدر رواه الطبرانی فی الكبير۔

باب الاذان

وقول الله عزوجل واذا ناديتم الی الصلوٰة اتخذوها هزوا ولعبا ذلك بانهم قوم لا يعقلون وقوله يا ايها الذين آمنوا اذا نودی للصلوٰة من يوم الجمعة۔ عن ابن عمر قال كان المسلمون حين قدموا المدينة يجتمعون فيتحينون للصلوٰة وليس ينادی بها احد فتكلموا

یوما فی ذٰلك فقال بعضهم اتخذوا مثل ناقوس النصاری وقال بعضهم
قرنا مثل قرن الیهود فقال عمر اولا تبعثون رجلا ینادی بالصلوٰة فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بلال قم فناد بالصلوٰة متفق علیه
وقال علی القاری ای ناد بالصلوٰة جامعة لما فی مرسل عند ابی سعید
ان بلالا كان ینادی بقوله الصلوٰة جامعة ثم شرع الاذان وفی شرح مسلم
عن القاضی عیاض الظاهر انه اعلام واخبار بحضور وقتها ولیس علی
صفة الاذان الشرعی قال النووی هذا هو الحق انتهی وعن عبد الله
بن زید الانصاری قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قد همه الاذن حتی همّ ان یأمر رجالا فیقومون علی الآطام فیرفعون
ویشیرون الی الناس بالصلواة حتی رأیت فیما یری النائم كان رجلا
علیه ثوبان اخضران علی سور المسجد یقول الله اكبر الله اكبر اربعا
اشهد ان لا اله الا الله مرتین اشهد ان محمدا رسول الله مرتین
حیّ علی الصلوٰة مرتین حیّ علی الفلاح مرتین الله اكبر الله اكبر
لا اله الا الله ثم قام فقال مثلها وقال فی آخرها قد قامت الصلوٰة
قد قامت الصلوٰة فاخبرت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال
اذهب فقصها علی بلال ففعلت فاقبل الناس سراعا ولا یدرون
الا انه فرغ فاقبل عمر بن الخطاب وقال لولا ماسبقنی به لاخبرتك
انه قد طاف بی الذی طاف به رواه ابو الشیخ وروی ابن ماجة
وابوداؤد واحمد نحوه وصححه الترمذی وابن خزیمة والبخاری
فیما حكاه عنه الترمذی فی العلل وعن ــــــ ابن ابی لیلی قال
حدثنا اصحابنا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لقد اعجبنی

ان تكون صلوٰة المسلمين المؤمنين واحدة حتى لقد هممت ان ابث رجالا في الدور ينادون بالصلوٰة وحتى هممت ان آمر رجالا يقومون على الآطام ينادون المسلمين بحين الصلواة قال فجاء رجل من الانصار فقال يا رسول الله انی لما رجعت لما رأيت من اهتمامك رأيت رجلا كان عليه ثوبان اخضران فقام على المسجد فاذن ثم قعد قعدة ثم قام فقال مثلها الا انه يقول قد قامت الصلوٰة وساق الحديث رواه ابوداؤد وعن يحيى بن سعيد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اراد ان يتخذ خشبتين يضرب بهما ليجتمع الناس فی الصلوٰة فاری عبد الله بن زيد الانصاری خشبتين فی النوم فقال ان هاتين لنحو ما يريده رسول الله صلى الله عليه وسلم فقيل الا تؤذنون للصلوٰة فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم حين استيقظ فذكر له ذلك فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالاذان رواه مالك فی المؤطا وعن ابی عمير بن انس عن عمومة له من الانصار قال اهتم رسول الله صلى الله عليه وسلم للصلوٰة كيف يجمع الناس لها فقيل له انصب راية عند حضور الصلوٰة فاذا رأوها آذن بعضهم بعضا فلم يعجبه ذلك قال وذكر له القنع يعنی الشبور فلم يعجبه ذلك وقال انه من امر اليهود قال فذكر له الناقوس فقال هو من امر النصارىٰ فانصرف عبد الله بن زيد وهو مهتم لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فأری الاذان فی منامه قال فغدا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انی لبين نائم ويقظان اذ اتانی آت فارانی الاذان قال وكان عمر بن الخطاب رآه قبل ذلك فكتمه عشرين

یوما قال ثم اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما منعک ان تخبرنی
فقال سبقنی بها عبد اللہ بن زید فا ستحییت فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا بلال قم فانظر ما یأمرك به عبد اللہ بن زید فا فعله
فاذن بلال قال ابو البشر الراوی وا خبرنی ابو عمیر ان الانصار تزعم
ان عبد اللہ بن زید لولا انہ کان مریضا یومئذ لجعلہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مؤذنا رواہ ابو داؤد وعن علقمة عن ابن بریدة
ان رجلا من الانصار مر برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فراٰہ حزینا
وکان الرجل اذا طعم تجمع الیہ فا نطلق حزینا بما رأی من حزن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فترك طعامہ وما کان یجتمع الیہ
ودخل مسجدہ یصلی فبینما ھو کذلك اذ نعس فاتاہ آت فی النوم
فقال ھل علمت ما حزن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا قال
فھو لھذا التأذین فأتہ فمرہ ان یأمر بلالا ان یؤذن فعلمہ الاذان
اللہ اکبر اللہ اکبر مرتین اشھد ان لا الہ الا اللہ مرتین اشھد ان
محمدا رسول اللہ مرتین حی علی الصلوٰة مرتین حی علی الفلاح
مرتین اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ثم علمہ الاقامة مثل ذلك
وقال فی آخرہ قد قامت الصلوٰة قد قامت الصلوٰة اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الہ الا اللہ کاذان الناس واقامتھم فاقبل الانصاری فقعد علی باب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمر ابو بکر فقال استاذن لی وقد رأی مثل
ذلك فاخبر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم استاذن الانصاری
فدخل فاخبر بالذی رأی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد اخبرنا
ابو بکر مثل ذلك فامر بلالا یؤذن بذلك رواہ امامنا ابو حنیفة وروی

الطبرانی فی الاوسط بسنده عنه نحوه وفی روایة ابن ابی شیبة وسعید
بن منصور عن ابی محذورة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الاقامة اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حیّ علی الصلوٰة
حیّ علی الصلوٰة حیی علی الفلاح حیی علی الفلاح قد قامت الصلواة
قد قامت الصلوٰة اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی
قال حدثنا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عبد اللہ بن زید
الانصاری جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ رأیت
فی المنام کانّ رجلا قائم وعلیہ بردان اخضران علی جذمة حائط فاذن
مثنیٰ واقام مثنیٰ وقعد قعدة فسمع بذلک بلال فقام فاذن مثنی واقام
مثنی وقعد قعدة رواہ ابن ابی شیبة وابو الشیخ وروی البیہقی فی سننہ
عن وکیع نحوہ قال فی الامام وهذا رجالہ رجال الصحیح وهو متصل علی
مذهب الجماعة فی عدالة الصحابة وان جہالة اسماءهم لا تضر وعن
عبد اللہ بن زید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد هم بالبوق
وامر بالناقوس فنحت فأری عبد اللہ بن زید فی المنام قال رأیت رجلا
علیہ ثوبان اخضران یحمل ناقوسا فقلت لہ یا عبد اللہ اتبیع الناقوس
قال وما تصنع بہ قلت انادی بہ فی الصلوٰة قال افلا ادلک علی خیر من
هذا قال وما هو قال تقول اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشهد ان
لا الہ الا اللہ اشهد ان لا الہ الا اللہ اشهد ان محمدا رسول اللہ اشهد ان
محمدا رسول اللہ حي علی الصلاة حي علی الصلوٰة حي علی الفلاح حي علی
الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ قال فخرج عبد اللہ بن زید حتی

اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بما رأی قال یارسول اللہ رأیت
رجلا علیہ ثوبان اخضران فقص القصۃ فقال رسول اللہ ان صاحبکم
قد رأی رؤیا فاخرج مع بلال الی المسجد فألقھا علیہ فلینادِ بلال فانہ
اندی صوتا منک قال فخرجت مع بلال الی المسجد فجعلت اُلقیھا علیہ
وھو ینادی بھا قال فسمع عمر بن الخطاب بالصوت فخرج فقال یارسول اللہ
لقد رأیت مثل الذی رأی رواہ ابن ماجۃ وروی ابوداؤد مثلہ وعن
ابن عمر قال لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السماء اوحی الیہ
بالاذان فنزل بہ فعلمہ جبریل رواہ الطبرانی فی الاوسط وقال علماءنا
ان الاسراء المذکور فی روایۃ الطبرانی غیر المعروف وانہ بروحہ او
برؤیاہ للاسراء تعدد فیکون رأی فی منامہ ذٰلک ورؤیا الانبیاء وحی
وعقب ذٰلک برؤیا الصحابۃ فاظھر موافقتھم لیسروا بموافقۃ رأیھم
وکون ذٰلک ماثوراعنھم والا فھو حکم شرعی لایثبت برؤیا غیرہ انتھی
وعن عبید بن عمر اللیثی ان عمر لما رأی الاذان جاء لیخبر بہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجد الوحی تدورد بذٰلک فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد سبقک الوحی رواہ ابوداؤد فی المراسیل
وعبد الرزاق فی مصنفہ وعن الاسود بن یزید قال سألت ابا
محذورۃ کیف کنت تؤذن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وای شئ
کنت تجعل آخر اذانک قال کنت اثنی الاقامۃ کمثل الاذان واجعل
آخر الاذان لا الٰہ الا اللہ رواہ ابوالشیخ وقال الامام ابن الھمام وروی
الطبرانی فی الاوسط عن ابی محذورۃ یقول القی علیّ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الاذان حرفا حرفا اللہ اکبر اللہ اکبر الخ ولم یذکر ترجیعا

وعن عبد الله بن زید قال کان اذان رسول الله صلی الله علیه وسلم شُفعا شُفعا فی الاذان والاقامة رواه الترمذی وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال کان عبد الله بن زید الانصاری مؤذن النبی صلی الله علیه وسلم یشفع الاذان والاقامة رواه ابن ابی شیبة وعن عبد الله بن زید الانصاری قال کان اذان النبی صلی الله علیه وسلم واقامته مثنی مثنی رواه ابو الشیخ وعن الاسود عن بلال انه کان یثنی الاذان ویثنی الاقامة رواه الطحاوی وعبد الرزاق والدارقطنی وعن ابراهیم قال کان ثوبان یؤذن مثنی ویقیم مثنی رواه الطحاوی وعن عبد العزیز بن رفیع قال سمعت ابا محذورة یؤذن مثنی مثنی ویقیم مثنی رواه الطحاوی وعن مکحول ان ابن محیریز حدثه انه سمع ابا محذورة یقول علمنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الاقامة سبع عشر کلمة رواه الطحاوی وعن مجاهد فی الاقامة مرة مرة انما هو شئ استخفه الامراء رواه الطحاوی وقال الزیلعی فی تبیین الحقائق قال ابو الفرج کانت الاقامة مثنی مثنی فلما قام بنو امیة افردوا الاقامة وعن ابراهیم قال کانت الاقامة مثل الاذان حتی کان هؤلاء الملوك فجعلوها واحدة للسرعة اذا خرجوا انتهی وعن بلال انه اتی النبی صلی الله علیه وسلم یؤذنه بالصبح فوجده راقدا فقال الصلاة خیر من النوم مرتین فقال النبی صلی الله علیه وسلم ما احسن هذا یا بلال اجعله فی اذانك رواه الطبرانی فی الکبیر وروی ابن ماجة نحوه وعن ابی محذورة قال کنت اؤذن لرسول الله صلی الله علیه وسلم وکنت اقول فی اذان الفجر الاول حی علی الفلاح الصلاة خیر من النوم الصلاة خیر من النوم الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله

رواہ النسائی ۔ وعن ابن سیرین قال من السنۃ ان یقول المؤذن فی اذان الفجر حی علی الفلاح الصلاۃ خیر من النوم رواہ البیھقی وابن خزیمۃ وعن ابی بکرۃ قال خرجت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لصلاۃ الصبح فکان لایمر برجل الا ناداہ بالصلاۃ اوحرکہ برجلہ رواہ ابوداؤد وقال علی القاری یؤخذ منہ[1] مشروعیۃ التثویب فی الجملۃ وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لبلال اذا اذنت فترسل واذا اقمت فاحدر واجعل بین اذانک واقامتک قدر ما یفرغ الآکل من اکلہ والشارب من شربہ والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجتہ ولا تقوموا[2] حتی ترونی رواہ الترمذی وروی ابن ابی شیبۃ عن حماد ان انسا رضی اللہ تعالی عنہ کان یقوم اذا قال المؤذن قد قامت الصلوۃ وکبر الامام وعن زیاد بن الحرث الصدائی قال امرنی رسول اللہ

---

[1] قولہ یؤخذ منہ مشروعیۃ التثویب فی الجملۃ وقال فی شرح النقایۃ والتثویب وھو الاعلام بالصلواۃ بین الاذان والاقامۃ بحسب ما تعارفہ اھل کل بلد من لفظہ حسن عندنا فی کل صلوۃ لتوانی الناس فی الامور الدینیۃ وکرھہ مالک والشافعی مطلقا ۱۲۔

[2] قولہ ولا تقوموا حتی ترونی لعلہ علیہ السلام کان یخرج من الحجرۃ بعد شروع المؤذن فی الاقامۃ ویدخل فی محراب المسجد عند قولہ حی علی الصلوۃ ولذا قال ائمتنا ویقوم الامام والقوم عند حی علی الصلوۃ ویشرع عند قد قامت الصلاۃ فی قول ابی حنیفۃ ومحمد وعند الفراغ من الاقامۃ فی قول ابی یوسف والمعنی اذا فرغ المؤذن من قولہ قد قامت الصلوۃ شرع الامام فی الخلاصۃ ھذا ھو الاصح

صلی اللہ علیہ وسلم ان اذن فی صلاۃ الفجر فاذنت فاراد بلال ان یقیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخا صداء قد اذن ومن اذن فھو یقیم رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ وعن محمد بن عبد اللہ عن عمہ عبد اللہ بن زید قال اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاذان اشیاء لم یصنع منھا شیأ قال فأری عبد اللہ بن زید الاذان فی المنام فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال ألقہ علی بلال فألقاہ علیہ فاذن بلال فقال عبد اللہ انا رأیتہ وانا کنت اریدہ قال فاقم انت رواہ ابوداؤد وسکت عنہ وقال ابن عبد البر اسنادہ حسن وکذا قال الحازمی وعن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن زید عن ابیہ عن جدہ انہ حین أری الاذان امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلالا فاذن ثم امر عبد اللہ فاقام رواہ الطحاوی وعن عبد الرحمن بن سعد ابن عمار بن سعد مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حدثنی

وقیل معناہ انہ شرع فیھا قبل تمام ھذا القول وفی المحیط قال الامام الحلوانی ھذا ھو الصحیح وذکر فی خزانۃ انہ لو لم یشرع حتی فرغ من الاقامۃ فلا بأس بہ والکلام فی الاستحباب لا فی الجواز انتہی والجمھور علی قول ابی یوسف لیدرک المؤذن اول صلوٰۃ الامام وعلیہ عمل اھل الحرمین واللہ تعالیٰ اعلم وعند مالک والشافعی یؤخر الشروع الی الفراغ من الاقامۃ واستواء الصفوف المرقات وشرح النقایۃ ملتقط منھما ۱۲

لہ قولہ من اذن فھو یقیم ولا یکرہ عندنا اقامۃ غیر المؤذن برضاہ وبہ قال مالک وکرھھا الشافعی اما لو لم یحضر فلا یکرہ اتفاقا نعم الافضل ان یکون المؤذن ھو المقیم لہ ھذا الحدیث ولنا الاحادیث الآتیۃ بعد شرح النقایۃ ملخصا ۱۲۔

ابی عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امر بلالا ان
یجعل اصبعیه فی اذنیه قال انه ارفع لصوتك رواه ابن ماجة وروی
الترمذی نحوه وعن عروة بن الزبیر عن امرأة من بنی النجار قالت
کان بیتی من اطول بیت حول المسجد فکان بلال یؤذن علیه الفجر
فیأتی بسحر فیجلس علی البیت ینظر الی الفجر فاذا راٰه تمطی ثم قال اللهم
انی احمدك واستعینك علی قریش ان یقیموا دینك قالت ثم یؤذن
قالت والله ما علمته کان ترکها لیلة واحدة هذه الکلمات رواه
ابوداؤد وقال یؤخذ منه الاذان فوق المنارة اسناده حسن وعن
ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیؤذن لکم خیارکم
ولیؤمکم قراؤکم رواه ابوداؤد وعن وائل بن حجر قال حق وسنة
مسنونة ان لا یؤذن الا وهو طاهر ولا یؤذن الا وهو قائم رواه
ابوالشیخ وعن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال
لا یؤذن الا متوضئ رواه الترمذی وضعفه قال علماءنا فلا یدل
الا علی الاستحباب لانه قد انعقد الاجماع علی کون قراءة القراٰن
بغیر وضوء غیر مکروه والقراٰن اعظم حرمة من الاذان فلما لم
یکره قراءته وهو اعظم حرمة بدون الوضوء فکیف یکره التأذین بدونه
فتحمل روایات الوضوء علی الاستحباب قاله فی تعلیق اعلاء السنن وعن
ابراهیم قال لا بأس بان یؤذن المؤذن وهو علی غیر وضوء رواه محمد
فی الاٰثار وقال به نأخذ لا نری بذلك بأسا ونکره ان یؤذن جنبا۔
وعنه قال الاذان جزم والتکبیر جزم والتسلیم جزم والقراٰن جزم
رواه سعید بن منصور وعن ابی الشعثاء قال کنا قعودا فی المسجد

مع ابی هريرة فاذن المؤذن فقام رجل من المسجد يمشی فاتبعه ابو هريرة
بصره حتی خرج من المسجد فقال ابو هريرة اما هذا فقد عصی ابا القاسم
صلی الله عليه وسلم رواه ابن ماجة وروی مسلم والنسائی والترمذی
نحوه وعن عثمان قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من ادركه
الاذان فی المسجد ثم خرج لم يخرج لحاجة وهو لا يريد الرجعة فهو
منافق رواه ابن ماجة۔

باب فضل الاذان وافضلية الامامة واجابة المؤذن

وقول الله عز وجل ومن احسن قولا ممن دعا الی الله وعمل صالحا
عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم خصلتان معلقتان
فی اعناق المؤذنين للمسلمين صيامهم وصلاتهم رواه ابن ماجة وعن
معاوية قال سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول المؤذنون
اطول الناس اعناقا يوم القيامة رواه مسلم وعن ابی هريرة قال
قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا نودی للصلاة ادبر الشيطان
له ضراط حتی لا يسمع التأذين فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب
بالصلاة ادبر حتی اذا قضی التثويب اقبل حتی يخطر بين المرء ونفسه
يقول اذكر كذا اذكر كذا لما لم يكن يذكر حتی يضل الرجل لا يدری
كم صلی متفق عليه وعن جابر قال سمعت النبی صلی الله عليه وسلم
يقول ان الشيطان اذا سمع النداء بالصلاة ذهب حتی يكون مكان

الروحاء قال الراوی والروحاء من المدینۃ علی ستۃ وثلاثین میلا
رواہ مسلم وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یسمع مدی صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیٔ الا شھد لہ
یوم القیامۃ رواہ البخاری وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم المؤذن یغفر لہ مدی صوتہ ویشھد لہ کل رطب ویابس
وشاھد الصلاۃ یکتب لہ خمس وعشرون صلاۃ ویکفر عنہ ما بینہما
رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ وروی النسائی الی قولہ کل رطب
ویابس وقال ولہ مثل اجر من صلی وعن ابن عباس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اذن سبع سنین محتسبا کتب لہ
براءۃ من النار رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ وعن ابن عمر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اذن ثنتی عشرۃ سنۃ
وجبت لہ الجنۃ وکتب لہ بتأذینہ فی کل یوم ستون حسنۃ ولکل اقامۃ
ثلاثون حسنۃ رواہ ابن ماجۃ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ثلاثۃ علی کثبان المسک یوم القیامۃ عبد ادی حق اللہ وحق
مولاہ ورجل ام قوما وھم بہ راضون ورجل ینادی بالصلوات الخمس
کل یوم ولیلۃ رواہ الترمذی وعن ابی سعید الخدری ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو یعلم الناس ما فی التأذین
لتضاربوا علیہ بالسیف رواہ احمد وعن انس قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یغیر اذا طلع الفجر وکان یستمع الاذان فان سمع اذانا
امسک والا اغار فسمع رجلا یقول اللہ اکبر اللہ اکبر فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی الفطرۃ ثم قال اشھد ان لا الہ الا اللہ فقال رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم خرجت من النار فنظروا اليه فاذا هو راعى معزى
رواه مسلم وعن عبد الله قال لما قبض رسول الله صلى الله عليه
وسلم قالت الانصار منا امير ومنكم امير فاتاهم عمر فقال الستم تعلمون
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد امر ابا بكر ان يصلى بالناس
فايكم تطيب نفسه ان يتقدم ابا بكر قالوا نعوذ بالله ان نتقدم ابا بكر
رواه النسائي قال الامام ابن الهمام الامامة[له] افضل من الاذان عندنا
لمواظبته عليه الصلاة والسلام عليها وكذا الخلفاء الراشدون بعده
وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الناس
في المسجد الامام ثم المؤذن ثم من على يمين الامام رواه الديلمي في مسنده
وعن مالك بن الحويرث قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
صلوا كما رأيتموني اصلى واذا حضرت الصلاة فليؤذن لكم احدكم

له قوله الامامة افضل من الاذان عندنا الخ واستدلال الشافعي بحديث
ابي هريرة الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللهم ارشد الائمة واغفر للمؤذنين
على فضل الاذان على الامامة لان حال الامين افضل من حال الضمين وفيه
ان هذا الامين يتكفل الوقت فحسب وهذا الضامن يتكفل اركان الصلاة
ويتعهد للسفارة بينهم وبين ربهم في الدعا فاين احدهما من الآخر وكيف لا
والامام خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم والمؤذن خليفة بلال رضي الله
عنه وان الدعاء بالارشاد اعلى من الدعاء بالمغفرة لان الغفران
يستدعي سبق ذنب والارشاد يستدعي وصول البغية ويؤيده الاحاديث
الآتية بعدكذا في المرقات ۱۲

ثم لیؤمکم اکبرکم متفق علیه وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرحمۃ تنزل علی الامام ثم علی من علی یمینہ الاول فالاول رواہ ابو الشیخ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا ائمتکم خیارکم فانہم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم رواہ الدارقطنی والبیہقی فی السنن وروی الطبرانی نحوہ فی الکبیر وعن ابی ہریرۃ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام بلال ینادی فلما سکت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال مثل ھذا یقینا دخل الجنۃ رواہ النسائی وعن عبد اللہ بن عمرو قال رجل یارسول اللہ ان المؤذنین یفضلوننا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل کما یقولون فاذا انتہیت فسل تعطہ رواہ ابوداؤد وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المؤذنین والملبین یخرجون من قبورھم یؤذن المؤذن ویلبی الملبی رواہ الطبرانی فی الاوسط وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم المؤذن فقولوا[1] مثل ما یقول ثم صلوا علیّ فانہ من صلی علیّ صلاۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجوا ان اکون انا ھو فمن سأل لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ رواہ مسلم

---

[1] قولہ فقولوا مثل ما یقول یعنی ویجیب وجوبا وقال الحلوانی ندبا والواجب الاجابۃ بالقدم ای لئلا تفوتہ الجماعۃ فیأثم قالہ فی الدر المختار وفی المقام تفصیل آخر موضع بسطہ ھو رد المحتار ۱۲

وعن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ قال اشہد ان لا الہ الا اللہ ثم قال اشہد ان محمدا رسول اللہ قال اشہد ان محمدا رسول اللہ ثم قال حی علی الصلوٰۃ قال[1] لاحول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال حی علی الفلاح قال لاحول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال اللہ اکبر اللہ اکبر قال اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال لا الہ الا اللہ قال لا الہ الا اللہ من قلبہ دخل الجنۃ رواہ مسلم وعن علقمۃ بن ابی وقاص قال انی لعند معاویۃ اذ اذن مؤذنہ فقال معاویۃ کما قال مؤذنہ حتی اذا قال حی علی الصلوٰۃ قال لاحول ولا قوۃ الا باللہ فلما قال حی علی الفلاح قال لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وقال بعد ذلک ما قال المؤذن ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذلک رواہ احمد وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع المؤذن یتشہد قال وانا وانا رواہ ابوداؤد وعن ابی امامۃ او بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بلالا اخذ فی الاقامۃ فلما ان قال قد قامت الصلوٰۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقامہا اللہ وادامہا وقال فی سائر الاقامۃ کنحو حدیث

---

[1] قولہ قال لاحول ولا قوۃ الا باللہ ای یقول لاحول ولا قوۃ الا باللہ وزاد فی عمدۃ المفتی ما شاء اللہ کان وخیر بینہما فی الکافی وفصل فی المحیط بان یاتی بالحوقلۃ مکان الصلوٰۃ وبالمشیئۃ مکان الفلاح اسماعیل والمختار الاول نوح افندی کذا فی رد المحتار ۱۲ —

عمر فی الاذان رواہ ابوداؤد وعن سعید بن ابی وقاص قال قال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم من قال حین یسمع المؤذن اشہد ان لا الہ الا اللّٰہ
وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللّٰہ ربا وبمحمد
رسولا وبالاسلام دینا غفر لہ ذنبہ رواہ مسلم وعن انس قال قال
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یردّ الدعاء بین الاذان والاقامۃ
رواہ ابوداؤد والترمذی وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثنتان لا تردان اوقلما تردان الدعاء عند النداء
وعند البأس حین یلحم بعضہم بعضا وفی روایۃ وتحت المطر رواہ
ابوداؤد والدارمی الا انہ لم یذکر وتحت المطر وعن جابر قال قال
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللھم
رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلاۃ القائمۃ أت محمدا الوسیلۃ
والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی
یوم القیامۃ رواہ البخاری وعن ابن عمر قال کنا نؤمر بالدعاء
عند اذان المغرب رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر وعن ام سلمۃ
رضی اللّٰہ عنہا قالت علمنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اقول عند
اذان المغرب اللھم ھذا اقبال لیلک وادبار نہارک واصوات دعائک
فاغفرلی رواہ ابوداؤد والبیہقی فی الدعوات الکبیر وعن ابن بریدۃ
عن عبد اللّٰہ بن مغفل المزنی قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
ان عند کل اذانین رکعتین ما خلا[۱] المغرب رواہ الدارقطنی وقال

---

[۱] قولہ ما خلا المغرب والحاصل انہ یسنّ ان یصلی بین الاذان والاقامۃ

وهو المحفوظ وروى البزار عن بريدة نحوه وفي رواية صلاة إلّا بدل ركعتين ما خلا وعن عثمان بن ابي العاص قال قلت يا رسول الله اجعلني امام قومي قال انت امامهم واقتد باضعفهم واتخذ مؤذنا لا يأخذ على اذانه اجرا رواه احمد وابوداؤد والنسائي وعن ابي محذورة انه قال فالقى على رسول الله صلى الله عليه وسلم الاذان فاذنت ثم اعطاني حين قضيت التاذين صرة فيها شئ من فضة رواه ابن حبان وعقد ترجمة على الرخصة في ذلك ورواه النسائي ايضا وعن ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤذن المحتسب كالشهيد المتشحط في دمه واذا مات لم يدود في قبره رواه الطبراني في الكبير وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعجب ربك من راعي غنم في رأس شظية للجبل يؤذن بالصلوٰة ويصلي فيقول الله عز وجل انظروا الى عبدي هذا يؤذن ويقيم الصلاة يخاف مني قد غفرت لعبدي وادخلته الجنة رواه ابوداؤد والنسائي وعن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان الرجل بارض فلاة فحانت الصلاة

وكره ابوحنيفة النفل قبل المغرب لهذا الحديث كذا في المرقات ۱۲ ـ

لہ قوله ثم اعطاني الخ اختلف العلماء في اخذ الاجر على الاذان والاقامة والامامة فكرهه الشافعيؒ ومنعه ابوحنيفة رحمه الله واصحابه واستدلوا بحديث عثمان بن ابي العاص واتخذ مؤذنا لا يأخذ على اذانه اجرا وهذا قول المتقدمين واما المتاخرون منهم فافتوا بجوازه واستدلوا بهذا الحديث والتفصيل مذكور في بذل المجهود فليراجع ۱۲ ـ

فلیتوضأ فان لم یجد ماء فلیتیمم فان اقام صلی معه ملکان وان اذن واقام صلی خلفه من جنود الله مالایری طرفاه رواه عبد الرزاق هذا سند رجاله رجال الصحاح۔

باب

عن بلال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال له لاتؤذن[۱] حتی یستبین لك الفجر هکذا ومد یده عرضا رواه ابوداؤد ولم یضعفه وروی البیهقی نحوه قال فی الامام رجال اسناده ثقات وفی روایة عبد العزیز بن ابی رواد عن ابن عمر رضی الله عنه ان بلالا اذن قبل الفجر فغضب رسول الله صلی الله علیه وسلم وعن ابن عمر رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال له ماحملك علی ذلك قال استیقظت

---

[۱] قوله لاتؤذن حتی یستبین لك الفجر الخ یعنی لایؤذن لصلوٰة قبل دخول وقتها ویعاد فی الوقت لان الاذان للاعلام وقبل الوقت تجهیل وقال ابو یوسف وهو قول الشافعی رح یجوز للفجر فی النصف الاخیر من اللیل لتوارث اهل الحرمین والحجة علی الکل هذا الحدیث قاله فی الهدایة وقال فی النهایة فان قیل جاء فی الحدیث لایغرنکم اذان بلال ویعلم به انه کان یؤذن قبل الوقت قلنا هو حجة لنا حیث لم یعتبر النبی صلی الله علیه وآله وسلم اذانه وامر الناس بان لا یعتبروا اذانه مثل اعتبارهم الاذان فی الوقت وقال ولایغرنکم اذان بلال فانه یؤذن لیرجع قائمکم ویتسحر صائمکم ویقوم نائمکم فکلوا واشربوا حتی یؤذن ابن ام مکتوم وکان هو اعمی لایؤذن حتی یسمع الناس یقول اصبحت ۱۲۔

وانا وسنان فظننت ان الفجر قد طلع فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان ينادي على نفسه الا ان العبد قد نام رواه البيهقي وروى ابو داؤد نحوه وعن مالك بن الحويرث قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم انا وابن عم لي فقال اذا سافرتما فاذنا واقيما وليؤمكما اكبركما رواه البخاري وعن بريد بن ابي مريم عن ابيه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فاسرينا ليلة فلما كان في وجه الصبح نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم فنام ونام الناس فلم يستيقظ الا بالشمس قد طلعت علينا فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤذن فاذن[1] ثم صلى الركعتين قبل الفجر ثم امره فاقام فصلى بالناس ثم حدثنا ما هو كائن حتى تقوم الساعة رواه النسائي وروى ابو داؤد والحاكم والبزار والطبراني والبيهقي نحوه وعن ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلاة فلا تقوموا حتى تروني قد خرجت متفق عليه وفي الذخيرة اما اذا كان الامام خارج المسجد فان دخل المسجد من وراء الصفوف

---

[1] قوله فاذن ثم صلى الركعتين قبل الفجر ثم امره فاقام الخ وقال في الهداية ويؤذن للفائتة ويقيم لانه عليه السلام قضى الفجر غداة ليلة التعريس باذان واقامة وهو حجة على الشافعي في اكتفائه بالاقامة انتهى وقال في العناية لا يقال قد روي ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بلالا فاقام بدون ذكر الاذان لان القصة واحدة فالعمل بالزيادة اولى وفيه نظر لان ذلك انما يكون اذا كان راويهما واحدا ولم يثبت ههنا كذلك والجواب ان الراوي اذا كان متعددا انما يعمل بخبرين اذا امكن العمل بهما ولا يمكن ههنا لكون القصة واحدة ١٢۔

یقومون کما رأوا الامام وعبارۃ الدر المختار فی ھذا المقام وان دخل من قدام قاموا حین یقع بصرھم علیه وعن ابی ھریرۃ عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال اذا اقیمت الصلاۃ فلا تأتوھا تسعون وأتوھا وانتم تمشون وعلیکم السکینة فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاقضوا[۱] رواہ ابوداؤد والطحاوی وابن ابی شیبة[۲] بسند صحیح عن ابی ذر وابن حزم بسند مثله عن ابی ھریرۃ والبیھقی بسند لا بأس به عن معاذ بن جبل رضی اللّٰه تعالیٰ عنه وفی روایة لمسلم فان احدکم اذا کان یعمد الی الصلوٰۃ فھو

---

[۱] قوله وما فاتکم فاقضوا اختلف العلماء فی القضاء والاتمام المذکورین هل هما بمعنی واحد او بمعنیین وترتب علی ذٰلک خلاف فیما یدرکه الداخل مع الامام هل هو اول صلاته او اٰخرها علی اقوال منها انه اول صلاته وانه یکون بانیا علیه فی الافعال والاقوال وهو قول الشافعی واسحاق والاوزاعی وروایة عن مالک واحمد واستدلوا بقوله وما فاتکم فاتموا لان لفظ الاتمام واقع علی باق من شئ قد تقدم سائرہ ومنها انه اٰخر صلاته وانه یکون قاضیا فی الافعال والاقوال وهو قول ابی حنیفة واحمد فی روایة وسفیان ومجاهد وابن سیرین وقال ابن بطال روی ذٰلک عن ابن مسعود وابن عمر وابراهیم النخعی والشعبی وابی قلابة واستدلوا علی ذٰلک بقوله صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم وما فاتکم فاقضوا والجواب عما استدل به الشافعیؒ ومن تبعه وهو قوله فاتموا ان صلاۃ المأموم مرتبطة بصلوٰۃ الامام فحمل قوله فاتموا علی ان من قضی ما فاته فقد اتم لان الصلوٰۃ تنقص بما فات فقضاءہ اتمام لما نقص کذا فی عمدۃ القاری ۱۲۔

[۲] قوله وابن ابی شیبة وسیجیئ فی باب الخطبة والصلوٰۃ ۱۲ منه

فی صلاة وقال محمد لا تعجلن برکوع ولا افتتاح حتی تصل الی الصف
وتقوم فیه وعن نافع ان ابن عمر سمع الاقامة وهو بالبقیع فاسرع
المشی رواه محمد عن مالك وقال هذا لا بأس به ما لم یجهد نفسه۔

باب المساجد ومواضع الصلوٰة

وقول الله عز وجل ان طهرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود
وقوله وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره وقوله ان اول بیت
وضع للناس للذی ببکة مبارکا وهدی للعالمین وقوله فی بیوت
اذن الله ان ترفع وتذکر فیها اسمه وقوله انما یعمر مساجد الله
من آمن بالله والیوم الآخر۔ عن ابن عمر قال دخل النبی صلی الله
علیه وسلم البیت ثم خرج وبلال خلفه فقلت لبلال هل صلی قال
لا فلما کان من الغد دخل فسألت بلالا هل صلی قال نعم صلی رکعتین
رواه الدارقطنی وعن عبد الرحمن بن الزجاج قال اتیت شیبة
بن عثمان فقلت یا ابا عثمان ان ابن عباس یقول ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم دخل الکعبة فلم یصل قال بلی صلی رکعتین عند العودین
المقدمین ثم الزق بهما ظهره رواه الطحاوی وروی ابو یعلی وابن عساکر
نحوه وعن ابن عمر قال دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم
الکعبة والفضل واسامة بن زید وعثمان بن طلحة فکان اول من
لقیت بلالا فقلت این صلی النبی صلی الله علیه وسلم قال بین
هاتین الساریتین رواه ابن ابی شیبة وروی الطحاوی والبخاری
ومسلم نحوه۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

مابین[1] المشرق والمغرب قبلۃ رواہ الترمذی وعن ابی ذرقال
قلت یارسول اللہ ای مسجد وضع فی الارض اول قال المسجد
الحرام قال قلت ثم ای قال ثم المسجد الاقصیٰ قلت کم بینھما قال
اربعون عاما ثم الارض لک مسجد فحیثما ادرکتک الصلوٰۃ فصل
متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صلاۃ فی مسجدی ھذا خیر من الف صلاۃ فیما سواہ الا المسجد
الحرام متفق علیہ وعن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صلاۃ الرجل فی بیتہ بصلاۃ وصلاتہ فی مسجد القبائل
بخمس وعشرین صلاۃ وصلاتہ فی المسجد الذی یجمع فیہ بخمسمائۃ
صلاۃ وصلاتہ فی المسجد الاقصیٰ بخمسین الف صلاۃ وصلاتہ فی مسجدی
بخمسین الف صلاۃ وصلاتہ فی المسجد الحرام بمائۃ الف صلاۃ رواہ
ابن ماجۃ وعن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من جاء مسجدی ھذا لم یأت الا لخیر یتعلمہ او یعلمہ فھو
بمنزلۃ المجاھد فی سبیل اللہ ومن جاء لغیر ذٰلک فھو بمنزلۃ
الرجل ینظر الی متاع غیرہ رواہ ابن ماجۃ والبیھقی فی شعب الایمان
وعن السائب بن یزید قال کنت نائما فی المسجد فحصبنی رجل
فنظرت فاذا ھو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فقال اذھب فائتنی

---

[1] قولہ مابین المشرق والمغرب قبلۃ والظاھر انھا قبلۃ اھل المدینۃ فانھا واقعۃ
بین المشرق والمغرب وھذا الحدیث یؤید القول بالجھۃ یعنی للمکی اصابۃ
عینھا ولغیرہ ای غیر معاینھا اصابۃ جھتھا المرقات والدر المختار ملتقط منھا ۱۲

بھذین فجئته بھما فقال ممن انتما اومن این انتما قالا من اهل
الطائف قال لوکنتما من اهل المدینة لاوجعتکما ترفعان اصواتکما فی
مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم رواه البخاری وعن ابی سعید الخدری
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد
مسجد الحرام والمسجد الاقصی ومسجدی هٰذا متفق علیه وعن ابن عمر
قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یأتی مسجد قباء کل سبت ما شیا
وراکبا فیصلی فیه رکعتین متفق علیه وعن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ما بین بیتی ومنبری روضة من ریاض
الجنة ومنبری علی حوضی متفق علیه وعن عائشة ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال فی مرضه الذی لم یقم منه لعن الله الیهود
والنصاری اتخذوا قبور انبیائهم مساجد متفق علیه وعن جندب
قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول الا وان من کان قبلکم کانوا
یتخذون قبور انبیائهم وصالحیهم مساجد الا فلا تتخذوا القبور
مساجد انی انهاکم عن ذٰلک رواه مسلم وعن عطاء بن یسار قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم لا تجعل قبری وثنا یعبد
اشتد غضب الله علی قوم اتخذوا قبور انبیائهم مساجد رواه مالک
مرسلا وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
احب البلاد الی الله مساجدها وابغض البلاد الی الله اسواقها رواه
مسلم وعن ابن عمر قال ان حبرا من الیهود سأل النبی صلی الله
علیه وسلم ای البقاع خیر فسکت عنه وقال اسکت حتی یجیء جبریل فسکت
وجاء جبریل علیه السلام فسأل فقال ما المسئول عنها باعلم من السائل ولکن اسأل

ربی تبارک وتعالیٰ ثم قال جبریل یا محمد انی دنوت من اللہ دنوا مادنوت منہ قط قال وکیف کان یا جبریل قال وکان بینی وبینہ سبعون الف حجاب من نور فقال شر البقاع اسواقہا وخیر البقاع مساجدھا رواہ ابن حبان فی صحیحہ وروی احمد وابو یعلی والحاکم والطبرانی والبزار نحوہ وصححہ الحاکم وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا قیل یارسول اللہ وما ریاض الجنۃ قال المساجد قیل وما الرتع یارسول اللہ قال سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر رواہ الترمذی وعن عثمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ متفق علیہ وعن عائشۃ قالت امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببناء المسجد فی الدور وان ینظف ویطیب رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ وعن طلق بن علی قال خرجنا وفدا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبایعناہ وصلینا معہ واخبرناہ ان بارضنا بیعۃ لنا فاستوھبناہ من فضل طہورہ فدعا بماء فتوضأ وتمضمض ثم صبہ لنا فی اداوۃ وامرنا فقال اخرجوا فاذا اتیتم ارضکم فاکسروا بیعتکم وانضحوا مکانہا بھذا الماء واتخذوھا مسجدا قلنا ان البلد بعید والحر شدید والماء ینشف فقال مدوہ من الماء فانہ لا یزیدہ الا طیبا رواہ النسائی وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما امرت بتشیید المساجد قال ابن عباس لتزخرفنہا کما زخرفت الیہود والنصاری رواہ ابوداؤد وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اشراط الساعۃ ان یتباھی الناس فی المساجد رواہ ابوداؤد

والنسائی والدارمی وابن ماجة وعن ابن عباس رضی الله عنهما قال
لعن[1] رسول الله صلی الله علیه وسلم زائرات القبور والمتخذین علیها
المساجد والسرج رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وفی روایة لمسلم
ان النبی صلی الله علیه وسلم قال نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها
وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عرضت
علی اجور امتی حتی القذاة یخرجها الرجل من المسجد وعرضت
علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرآن او اٰیة اوتیها
رجل ثم نسیها رواه الترمذی وابوداؤد وعن ابی سعید الخدری
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رأیتم الرجل یتعاهد
المسجد فاشهدوا له بالایمان فان الله یقول انما یعمر مساجد الله
من اٰمن بالله والیوم الاٰخر رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی
وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاة الرجل فی الجماعة

---

[1] قوله لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم زائرات القبور فی شرح السنة هذا کان قبل
الترخص فلما رخص دخل فی الرخصة الرجال والنساء ومراده بالترخص قوله علیه السلام
کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها لانها تذکر الاٰخرة قاله فی المرقات
وقال فی الدر المختار ورد المحتار لا بأس بزیارة القبور ولو للنساء لحدیث کنت
نهیتکم الخ بل تندب کما فی البحر عن المجتبی للامر بها فی الحدیث المذکور کما فی
الامداد ولا تترک الزیارة لما یحصل عند قبور الاولیاء من منکرات ومفاسد
کاختلاط الرجال بالنساء وغیر ذلک لان القربات لا تترک لمثل ذلک بل علی الانسان
فعلها وانکار البدع بل وازالتها ان امکن ۱۲

تضعف علی صلاتہ فی بیتہ وفی سوقہ خمسا وعشرین ضعفا وذلك انہ اذا توضأ
فاحسن الوضوء ثم خرج الی المسجد لایخرجہ الا الصلاۃ لم یخط خطوۃ
الا رفعت لہ بہا درجۃ وحط عنہ بہا خطیئۃ فاذا صلی لم تزل الملائکۃ
تصلی علیہ مادام فی مصلاہ اللھم صل علیہ اللھم ارحمہ ولایزال احدکم
فی صلاۃ ما انتظر الصلاۃ وفی روایۃ قال اذا دخل المسجد کانت الصلاۃ
تحبسہ وزاد فی دعاء الملائکۃ اللھم اغفر لہ اللھم تب علیہ ما لم یؤذ فیہ
ما لم یحدث فیہ متفق علیہ وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ کلھم ضامن علی اللہ رجل خرج غازیا فی
سبیل اللہ فھو ضامن علی اللہ حتی یتوفاہ فیدخلہ الجنۃ او یردہ
بما نال من اجر او غنیمۃ ورجل راح الی المسجد فھو ضامن علی اللہ
ورجل دخل بیتہ بسلام فھو ضامن علی اللہ رواہ ابوداؤد وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج من بیتہ متطھرا
الی صلاۃ مکتوبۃ فاجرہ کاجر الحاج المحرم ومن خرج الی تسبیح الضحی
لاینصبہ الا ایاہ فاجرہ کاجر المعتمر وصلاۃ علی اثر صلاۃ لالغو بینھما
کتاب فی علیین رواہ احمد وابوداؤد وعن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غدا الی المسجد او راح اعد اللہ لہ
نزلہ من الجنۃ کلما غدا او راح متفق علیہ وعن ابی موسی الاشعری
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعظم الناس اجرا فی الصلاۃ
ابعدھم فابعدھم ممشی والذی ینتظر الصلاۃ حتی یصلیھا مع الامام
اعظم اجرا من الذی یصلی ثم ینام متفق علیہ وعن جابر قال خلت
البقاع حول المسجد فاراد بنو سلمۃ ان ینتقلوا قرب المسجد فبلغ ذلك النبی

صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہم بلغنی انکم تریدون ان تنتقلوا قرب المسجد
قالوا نعم یا رسول اللہ قد اردنا ذٰلک فقال یابنی سلمۃ دیارکم تکتب اٰثارکم
دیارکم تکتب اٰثارکم رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لاظل الاظلہ امام عادل
وشاب نشأ فی عبادۃ اللہ ورجل قلبہ معلق بالمسجد اذا خرج منہ حتی
یعود الیہ ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل ذکر اللہ
خالیا ففاضت عیناہ ورجل دعتہ امرأۃ ذات حسب وجمال فقال انی
اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاھا حتی لاتعلم شمالہ ماتنفق
یمینہ متفق علیہ وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیامۃ رواہ
الترمذی وابوداؤد ورواہ ابن ماجۃ عن سہل بن سعد وانس وعن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی المسجد لشیٔ
فھو حظہ رواہ ابوداؤد وعن عثمان بن مظعون قال یارسول اللہ
ائذن لنا فی الاختصاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا
من خصی ولا اختصی ان خصاء امتی الصیام فقال ائذن لنا فی السیاحۃ
قال ان سیاحۃ امتی الجہاد فی سبیل اللہ فقال ائذن لنا فی الترھب
فقال ان ترھب امتی الجلوس فی المساجد انتظار الصلوٰۃ رواہ البغوی
فی شرح السنۃ وعن عبد الرحمن بن عائش قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رأیت ربی عزوجل فی احسن صورۃ قال فیم یختصم
الملأ الاعلٰی قلت انت اعلم قال فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردھا
بین ثدیی فعلمت مافی السمٰوٰت والارض وتلا وکذٰلک نری ابراھیم

ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین رواہ الدارمی مرسلا وللترمذی نحوہ عنہ وعن ابن عباس ومعاذ بن جبل وزاد فیہ قال یا محمد ھل تدری فیم یختصم الملأ الاعلیٰ قلت نعم فی الکفارات والکفارات المکث فی المساجد بعد الصلواۃ والمشی علی الاقدام الی الجماعات وابلاغ الوضوء فی المکارہ فمن فعل ذٰلک عاش بخیر ومات بخیر وکان من خطیئتہ کیوم ولدتہ امہ وقال یا محمد اذا صلیت فقل اللھم انی اسألک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین فاذا اردت بعبادک فتنۃ فاقبضنی الیک غیر مفتون قال والدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلاۃ باللیل والناس نیام وعن معاذ بن جبل قال احتبس عنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ عن صلاۃ الصبح حتی کدنا نتراأی عین الشمس فخرج سریعا فثوب بالصلوٰۃ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتجوز فی صلاتہ فلما سلم دعا بصوتہ فقال لنا علی مصافکم کما انتم ثم انفتل الینا ثم قال اما انی ساحدثکم ما حبسنی عنکم الغداۃ انی قمت من اللیل فتوضأت وصلیت ما قدر لی فنعست فی صلاتی حتی استثقلت فاذا انا بربی تبارک وتعالیٰ فی احسن صورۃ فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملأ الاعلیٰ قلت لا ادری قالہا ثلاثا قال فرأیتہ وضع کفہ بین کتفی حتی وجدت بردانا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شیٔ وعرفت فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملأ الاعلیٰ قلت فی الکفارات قال وما ھن قلت مشی الاقدام الی الجماعات والجلوس فی المساجد بعد الصلوات واسباغ الوضوء حین الکریہات قال ثم فیم قلت فی الدرجات قال وما ھن قلت اطعام الطعام ولین الکلام والصلوٰۃ باللیل والناس نیام

قال سل قال قلت اللهم انی اسألك فعل الخيرات وترك المنكرات وحب المساكين وان تغفرلی وترحمنی واذا اردت فتنة فی قوم فتوفنی غير مفتون واسألك حبك وحب من يحبك وحب عمل يقربنی الی حبك فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم انها حق فادرسوها ثم تعلموها رواه احمد والترمذی وقال هذا حديث حسن صحيح وسألت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فقال هذا حديث صحيح وعن ابی اسيد قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا دخل احدكم المسجد فليقل اللهم افتح لی ابواب رحمتك واذا خرج فليقل اللهم انی اسألك من فضلك رواه مسلم وعن فاطمة بنت الحسين عن جدتها فاطمة الكبری رضی الله عنها قالت كان النبی صلی الله عليه وسلم اذا دخل المسجد صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك واذا خرج صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك رواه الترمذی واحمد وابن ماجة وفی روايتهما قالت اذا دخل المسجد وكذا اذا خرج قال بسم الله والسلام علی رسول الله بدل صلی علی محمد وسلم وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال كان رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول اذا دخل المسجد اعوذ بالله العظيم وبوجهه الكريم وسلطانه القديم من الشيطان الرجيم قال فاذا قال ذلك قال الشيطان حفظ منی سائر اليوم رواه ابوداؤد وعن كعب بن مالك قال كان النبی صلی الله عليه وسلم لايقدم من سفر الا نهارا فی الضحی فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فيه ركعتين ثم جلس فيه متفق عليه وعن ابی قتادة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال اذا دخل احدكم المسجد

فليركع[۱] ركعتين قبل ان يجلس متفق عليه وعن ابى ذر قال دخلت
المسجد فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس وحده فجلست اليه
فقال يا ابا ذر ان للمسجد تحية وان تحيته ركعتان فقم فاركعهما قال فقمت
فركعتهما رواه ابن حبان وصححه وعن ابى هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من سمع رجلا ينشد ضالة فى المسجد فليقل لاردها
الله عليك فان المساجد لم تبن لهذا رواه مسلم وعنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم من يبيع او يبتاع فى المسجد
فقولوا لا اربح الله تجارتك واذا رأيتم من ينشد فيه ضالة فقولوا
لا رد الله عليك رواه الترمذى والدارمى وعن حكيم بن حزام
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يستقاد فى المسجد وان ينشد
فيه الاشعار وان تقام فيه الحدود رواه ابوداؤد فى سننه وصاحب
جامع الاصول فيه عن حكيم وفى المصابيح عن جابر وعن عمرو
بن شعيب عن ابيه عن جده قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن تناشد الاشعار فى المسجد وعن البيع والاشتراء فيه وان يتحلق الناس

---

[۱] قوله فليركع ركعتين قبل ان يجلس وقال فى الدر المختار ورد المحتار يسن تحية
رب المسجد وهى ركعتان واداء الفرض او غيره ينوب عنها بلا نية وتكفيه لكل يوم مرة ولا
تسقط بالجلوس عندنا فانهم قالوا فى الحاكم اذا دخل المسجد للحكم ان شاء صلى التحية
عند دخوله او عند خروجه لحصول المقصود كما فى الغاية واما حديث الصحيحين
اذا دخل احدكم المسجد فلا يجلس حتى يصلى ركعتين فهو بيان للاولى لحديث ابن
حبان فى صحيحه يا اباذر ان للمسجد تحية وان تحيته ركعتان فقم فاركعهما وتمامه فى الحلية ۱۲۔

یوم الجمعۃ قبل الصلاۃ فی المسجد رواہ ابوداؤد والترمذی وعن
الحسن مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأتی علی الناس
زمان یکون حدیثہم فی مساجدھم فی امر دنیاھم فلا تجالسوھم
فلیس للہ فیھم حاجۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وعن عمر انہ
بنی رحبۃ فی ناحیۃ المسجد تسمی البطیحاء وقال من کان یرید ان
یلغط او ینشد شعرا او یرفع صوتہ فلیخرج الی ھذہ الرحبۃ رواہ
مالک فی الموطا وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من اکل من ھذہ الشجرۃ المنتنۃ فلا یقربن مسجدنا فان الملائکۃ
تتأذی مما یتأذی منہ الانس متفق علیہ وعن ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال فی غزوۃ خیبر من اکل من ھذہ الشجرۃ
یعنی الثوم فلا یأتین المساجد رواہ مسلم وعن معاویۃ بن قرۃ
عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ھاتین الشجرتین
یعنی البصل والثوم وقال من اکلہما فلا یقربن مسجدنا وقال ان کنتم
لابد اکلیہما فامیتوھما طبخا رواہ ابوداؤد وعن ابی ذر رضی اللہ
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی اعمال امتی
حسنہا وسیئہا فوجدت فی محاسن اعمالہا الاذی یماط عن الطریق ووجدت
فی مساوی اعمالہا النخامۃ تکون فی المسجد لا تدفن رواہ مسلم وعن
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البزاق فی المسجد خطیئۃ
وکفارتہا دفنہا متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم الی الصلاۃ فلا یبصق امامہ فانما
یناجی اللہ ما دام فی مصلاہ ولا عن یمینہ فان عن یمینہ ملکا ولیبصق

عن يساره او تحت قدمه فيدفنها وفي رواية ابي سعيد تحت قدمه
اليسرى متفق عليه وعن انس قال رأى النبي صلى الله عليه وسلم
نخامة في القبلة فشق ذلك عليه حتى رؤي في وجهه فقام فحكه بيده
فقال ان احدكم اذا قام في الصلاة فانما يناجي ربه وان ربه بينه وبين
القبلة فلا يبزقن احدكم قبل قبلته ولكن عن يساره او تحت قدمه
ثم اخذ طرف ردائه فبصق فيه ثم رد بعضه على بعض فقال او يفعل
هكذا رواه البخاري وعن السائب بن خلاد وهو رجل من اصحاب النبي صلى الله
عليه وسلم قال ان رجلا ام قوما فبصق في القبلة ورسول الله صلى الله عليه
وسلم ينظر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقومه حين فرغ لا يصلي
لكم فاراد بعد ذلك ان يصلي لهم فمنعوه فاخبروه بقول رسول الله
صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال نعم وحسبت انه قال انك قد اذيت الله ورسوله رواه
ابوداؤد وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اجعلوا في بيوتكم من صلاتكم ولا تتخذوها قبورا متفق عليه وعن
معاذ بن جبل قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يستحب الصلاة
في حيطان قال بعض رواته يعني البساتين رواه احمد والترمذي
قال علي القاري اي في جنب الجدران لئلا يمر عليه مار ولا يشغله
شئ وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
الارض كلها مسجد الا المقبرة والحمام رواه ابوداؤد والترمذي
والدارمي وعن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان يصلي في سبعة مواطن في المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطريق

وفی الحمام وفی مواطن الابل وفوق ظہر بیت اللہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا فی مرابض الغنم ولا تصلوا فی اعطان الابل رواہ الترمذی۔

باب الستر

وقول اللہ عزوجل خذوا زینتکم عند کل مسجد وقولہ ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا وقولہ یا ایھا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذلک ادنی ان یعرفن فلا یؤذین عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیہ[1] منہ شئ متفق علیہ وعن عمر بن ابی سلمۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد مشتملا بہ فی بیت ام سلمۃ واضعا طرفیہ علی عاتقیہ متفق علیہ وعن ابی سعید الخدری

---

[1] قولہ لیس علی عاتقیہ منہ شئ والاظہر ان ضمیر منہ یعود الی مطلق الثوب فیفید سنیۃ وضع الرداء ونحوہ من طرف الازار وغیرہ علی الکتف وکراھیۃ ترکہ عند القدرۃ علیہ لذلک قال مالک وابوحنیفۃ والشافعی والجمہور ھذا النہی للتنزیہ لا للتحریم فلو صلی فی ثوب واحد ساتر عورتہ لیس علی عاتقہ منہ شئ صحت صلاتہ مع الکراھۃ واما احمد وبعض السلف فذھبوا الی انہ لا تصح صلاتہ عملا بظاھر الحدیث کذا فی المرقات ۱۲

قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم فرأيته يصلي على حصير يسجد
عليه قال ورأيته يصلي في ثوب واحد متوشحا به رواه مسلم وعن
ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صلى في
ثوب واحد فليخالف بين طرفيه رواه البخاري وعن سعيد
بن الحارث قال سألنا جابر بن عبد الله عن الصلوٰة في الثوب الواحد
فقال خرجت مع النبي صلى الله عليه وسلم في بعض اسفاره فجئت ليلة
لبعض امري فوجدته يصلي وعليّ ثوب واحد فاشتملت به وصليت الى
جانبه فلما انصرف قال ما السُّرى يا جابر فاخبرته لحاجتي فلما فرغت
قال ما هذا الاشتمال الذي رأيت قلت كان ثوبا قال فان كان واسعا
فالتحف به وان كان ضيّقا فاتزر به رواه البخاري وفي رواية لمسلم فان
كان واسعا فخالف بين طرفيه وان كان ضيّقا فاشدده على حقويك
وعن محمد بن المنكدر قال صلى جابر في ازار قد عقده من قبل
قفاه وثيابه موضوعة على المشجب فقال له قائل تصلي في ازار واحد
فقال انما صنعت ذٰلك ليراني احمق مثلك واينا كان له ثوبان على عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري وعن ابي بن كعب
قال الصلوٰة في الثوب الواحد سنة كنا نفعله مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم ولا يعاب علينا فقال ابن مسعود انما كان ذاك اذا كان في
الثياب قلة فاما اذا وسع الله فالصلوٰة في الثوبين ازكى رواه احمد وعن
سلمة بن الاكوع قال قلت يا رسول الله اني رجل اصيد فاصلي في القميص
الواحد قال نعم وازرره[1] ولو بشوكة رواه ابوداؤد وروى النسائي نحوه

[1] قوله وازرره ولو بشوكة وقال في الدر المختار ورد المحتار والشرط ستر عورة

وعن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن السدل فی الصلوٰة وان یغطی الرجل فاہ رواہ ابوداؤد والترمذی وعنہ قال بینما رجل یصلی مسبلا ازارہ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہب فتوضأ فذہب وتوضأ ثم جاء فقال رجل یارسول اللہ مالک امرتہ ان یتوضأ قال انہ کان یصلی وھو مسبل ازارہ وان اللہ لایقبل صلوٰة رجل مسبل ازارہ رواہ ابوداؤد وقال علی القاری اطالة الذیل مکروھة عند ابی حنیفة والشافعی فی الصلوٰة وغیرھا وفی ردالمحتار ویکرہ للرجال السراویل التی تقع علی ظہر القدمین وعن عائشة قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خمیصة لھا اعلام فنظر الی اعلامہا نظرة فلما انصرف قال اذہبوا بخمیصتی ھذہ الی ابی جہم وأتونی بانبجانیة ابی جہم فانہا الہتنی آنفا عن صلاتی متفق علیہ وفی روایة للبخاری قال کنت انظر الی علمہا وانا فی الصلاة فاخاف ان یفتننی وعن عقبة بن عامر قال اہدی لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فروج حریر فلبسہ ثم صلی فیہ ثم انصرف فنزعہ نزعا شدیدا

عن غیرہ ای عن رؤیة غیرہ من الجوانب لامن الاسفل ولو حکما ای ولو کانت الرؤیة حکمیة کما فی المکان المظلم او المکان الخالی فان العورة فیہ مرئیة حکما فیشترط سترھا فیہ لاسترھا عن نفسہ بہ یفتی لانہ روی عن ابی حنیفة وابی یوسف نصا انہ لاتفسد صلاتہ کما فی المنیة وغیرھا فلو رآھا من زیقہ لم تفسد وان کرہ لقولہ فی السراج فعلیہ ان یزرہ لھذا الحدیث ومفادہ الوجوب المستلزم ترکہ للکراھة ولا ینافیہ مامر من نصہما علی انہا لاتفسد فکان ھذا ھو المختار کما فی شرح المنیة ۱۲۔

کالکارہ ثم قال لاینبغی ھذا للمتقین متفق علیہ وعن انس قال کان قرام لعائشۃ سترت بہ جانب بیتہا فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم امیطی عنا قرامك ھذا فانہ لایزال تصاویرہ تعرض لی فی صلاتی رواہ البخاری وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فان ما تحت السرۃ الی رکبتہ من العورۃ رواہ الدارقطنی من حدیث طویل وفیہ سوار بن داؤد لینہ العقیلی لکن وثقہ ابن معین وعن عبد اللہ بن جعفر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بین السرۃ الی الرکبۃ عورۃ رواہ الحاکم فی المستدرك وفی روایۃ للدارقطنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واسفل السرۃ من العورۃ وعن عقبۃ بن علقمۃ عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرکبۃ من العورۃ رواہ الدارقطنی وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا زوج احدکم عبدہ امتہ فلاینظرن الی عورتہا رواہ ابوداؤد وفی روایۃ للدارقطنی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا زوج احدکم امتہ عبدہ او اجیرہ فلا ینظر الی مادون السرۃ وفوق الرکبۃ فان ما تحت السرۃ الی الرکبۃ من العورۃ وروی عبد الرزاق عن انس ان عمر رضی اللہ عنہ ضرب امۃ لآل انس رضی اللہ عنہ رآھا متقنعۃ فقال اکشفی رأسك لاتتشبہی بالحرائر وعن عائشۃ ان اسماء بنت ابی بکر دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا ثیاب رقاق فاعرض عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال یا اسماء ان المرأۃ اذا بلغت المحیض لم یصلح لہا ان یری منہا الا ھذا وھذا واشار الی وجہہ

وكفيه رواه ابوداؤد وعن قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الجارية اذا حاضت لم تصلح ان يرى منها الا وجهها ويداها رواه ابوداؤد فى المراسيل وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلوة حائض الا بخمار رواه ابوداؤد والترمذى وعن ام سلمة انها سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم اتصلى المرأة فى درع وخمار ليس عليها ازار قال اذا كان الدرع سابغا يغطى[1] ظهور قدميها رواه ابوداؤد وعن شداد بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفوا اليهود فانهم لا يصلون فى نعالهم ولا خفافهم رواه ابوداؤد وعن ابى سعيد الخدرى قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى باصحابه اذ خلع نعليه فوضعهما عن يساره فلما رأى ذلك القوم القوا نعالهم فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوته قال ما حملكم على القائكم نعالكم قالوا رأينا لك القيت نعليك فالقينا نعالنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان جبريل اتانى فاخبرنى ان فيهما قذرا اذا جاء احدكم المسجد فلينظر فان رأى فى نعليه قذرا فليمسحه وليصل فيهما رواه ابوداؤد والدارمى۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فلا يضع نعليه عن يمينه ولا عن يساره فتكون

---

[1] قوله يغطى ظهور قدميها وعن ابى حنيفة ان القدم عورة وبه قال الشافعى لهذا الحديث قاله فى شرح النقاية وقال فى الخانية الصحيح ان انكشاف ربع القدم يمنع جواز الصلوٰة كسائر الاعضاء التى هى عورة ۱۲

عن یمین غیرہ الا ان لا یکون عن یسارہ احد ولیضعہما بین رجلیہ وفی روایۃ
او لیصل فیہما رواہ ابوداؤد وروی ابن ماجۃ معناہ وعن عمرو بن شعیب
عن ابیہ عن جدہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی حافیا
ومنتعلا رواہ ابوداؤد۔

باب السترة

عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغدو الی المصلی والعنزۃ
بین یدیہ تحمل وتنصب بالمصلی بین یدیہ فیصلی الیہا رواہ البخاری وعن
ابی جحیفۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ وھو بالابطح
فی قبۃ حمراء من ادم ورأیت بلالا اخذ وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ورأیت الناس یبتدرون ذلک الوضوء فمن اصاب منہ شیئا تمسح
بہ ومن لم یصب اخذ من بلل ید صاحبہ ثم رأیت بلالا اخذ عنزۃ
فرکزھا وخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حلۃ حمراء مشمرا صلی الی
العنزۃ بالناس رکعتین ورأیت الناس والدواب یمرون بین یدی العنزۃ
متفق علیہ وعن الفضل بن عباس قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ونحن فی بادیۃ لنا ومعہ عباس فصلی فی صحراء لیس بین یدیہ
سترۃ وحمارۃ لنا وکلبۃ تعبثان بین یدیہ فما بالی بذلک رواہ ابوداؤد
وللنسائی نحوہ وعن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یعرض راحلتہ فیصلی الیہا متفق علیہ وزاد البخاری قلت افرأیت
اذا ھبت الرکاب قال کان یأخذ الرحل فیعدلہ فیصلی الی اخرتہ وعن
طلحۃ بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع احدکم

بين يديه مثل مؤخرة الرحل فليصل ولايبال من مر وراء ذلك رواه مسلم
وفي رواية لابي داؤد ويجزئ عنه اذا مروا بين يديه على قذفة[1] بحجر۔
وعن ابي جهيم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم المار
بين يدي المصلي ماذا عليه لكان ان يقف اربعين خيراله من ان يمر
بين يديه قال ابو النضر لا ادري قال اربعين يوما او شهرا او سنة متفق
عليه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لو يعلم احدكم ماله في ان يمر بين يدي اخيه معترضا في الصلوٰة كان
لان يقيم مائة عام خيرله من الخطوة التي خطا رواه ابن ماجة وعن
كعب الاحبار قال لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان ان يخسف
به خيراله من ان يمر بين يديه وفي رواية اهون عليه رواه مالك وعن
ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقطع الصلاة شئ
وادرؤا[2] ما استطعتم فانما هو شيطان رواه ابوداؤد وروى الطبراني
مثله وعن سعيد بن المسيب ان عليا وعثمان قالا لا يقطع صلوٰة

---

[1] قوله على قذفة بحجر وفي النهاية الاصح انه لو صلى صلوٰة الخاشعين بان يكون بصره حال قيامه الى موضع سجوده لا يقع بصره على المار لايكره وهو مختار فخر الاسلام ورجح ابن الهمام ما ذكره في النهاية من غير تفصيل بين المسجد والصحراء كذا في المرقات ۱۲۔

[2] قوله وادرؤا ما استطعتم وفي شرح المنية ويدرأ المار اذا اراد ان يمر في موضع سجوده او بينه وبين السترة بالاشارة او التسبيح لا بهما معا وقد نقل القاضي عياض الاتفاق على انه لا يحل له العمل الكثير في مدافعته قاله في المرقات ۱۲۔

المسلم شیٔ وادرؤا[1] عنہا ما استطعتم رواہ الطحاوی والبیہقی وعن علی قال لا یقطع صلوٰۃ المسلم الکلب ولا الحمار ولا المرأۃ ولا ما سوی ذٰلک من الدواب وادرؤا ما استطعتم رواہ الطحاوی وقال علماءنا حدیث القطع بمرور المرأۃ وغیرہا منسوخ بھذہ الاحادیث وبالاحادیث الاٰتیۃ ذکرہ ابن الملک کما حققہ فی الحلیۃ وقال الامام السرخسی ان الامر بالمقاتلۃ فی حدیث فلیقاتلہ فانہ شیطان فھو منسوخ وایضا محمول علی الابتداء حین کان العمل فی الصلاۃ مباحا وعن عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا قالت کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یصلی من اللیل وانا معترضۃ بینہ وبین القبلۃ کاعتراض الجنازۃ متفق علیہ وعنہا قالت کنت انام بین یدی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ورجلای فی قبلتہ فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلیّ واذا قام بسطتہما قالت والبیوت یومئذ لیس فیہا مصابیح متفق علیہ وعن ابن عباس قال اقبلت راکبا علی اتان وانا یومئذ قد ناھزت الاحتلام ورسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یصلی بالناس بمنیٰ الی غیر جدار فمررت بین یدی بعض الصف فنزلت وارسلت الاتان ترتع ودخلت فی الصف فلم[2] ینکر ذٰلک علی احد متفق علیہ وعن

---

[1] قولہ وادرؤا عنہا ما استطعتم قال محمد فی المؤطا یکرہ ان یمر الرجل بین یدی المصلی فان اراد ان یمر بین یدیہ فلیدرأ ما استطاع ولا یقاتلہ فان قاتلہ کان ما یدخل علیہ فی صلاتہ من قتالہ ایاہ اشد علیہ من ممرہ ھذا بین یدیہ ولا نعلم احدا روی قتالہ الا ما روی عن ابی سعید الخدری ولیست العامۃ علیہا ولکنہا علی ما وصفت انتہی ۱۲

[2] قولہ فلم ینکر ذٰلک علیّ احد قال ابن الملکؒ والغرض منہ ان مرور الحمار بین یدیہ لا یقطع الصلوٰۃ کذا فی المرقات ۱۲۔

ام سلمة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في حجرة ام سلمة فمر بين يديه عبد الله او عمر بن ابي سلمة فقال بيده فرجع فمرت زينب بنت ام سلمة فقال بيده هكذا فمضت فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هن اغلب رواه ابن ماجة وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فليجعل تلقاء وجهه شيئاً فان لم يجد فلينصب عصاه فان لم يكن معه عصا فليخطط خطا ثم لا يضره ما مر امامه رواه ابوداؤد وابن ماجة وقال ابن عابدين في رد المحتار يكفي كل من الوضع والخط اي يحصل به السنّةُ فيسن الوضع كما نقله القدوري عن ابي يوسف ثم قيل يضعه طولا لا عرضا ليكون على مثال الغرز ويسن الخط كما هو الرواية الثانية عن محمد لحديث ابي داؤد فان لم يكن معه عصا فليخطط خطا وهو ضعيف لكنه يجوز العمل به في الفضائل ولذا قال ابن الهمام والسنة اولى بالاتباع مع انه يظهر في الجملة اذ المقصود جمع الخاطر بربط الخيال به كيلا ينتشر كذا في البحر وشرح المنية قال في الحلية وقد يعارض تضعيفه بتصحيح احمد وابن حبان وغيرهما اه. وعن سهل بن ابي حثمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم الى سترة فليدن منها لا يقطع الشيطان عليه صلاته رواه ابوداؤد وعن المقداد بن الاسود قال ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الى عود ولا عمود ولا شجرة الا جعله على حاجبه الايمن او الايسر ولا يصمد له صمدا رواه ابوداؤد۔

باب صفة الصلاة

وقول الله عزوجل وما امروا[ل] الا لیعبدوا الله مخلصین له الدین وقوله وربك فكبر وقوله وذكر اسم ربه فصلی وقوله وقوموا لله قانتین وقوله فاقرءوا ما تیسر من القرآن وقوله وانه لفی زبر الاولین وقوله واركعوا وقوله كفوا ایدیكم واقیموا الصلاة وقوله واسجدوا عن ابی هریرة ان رجلا دخل المسجد یصلی ورسول الله صلی الله علیه وسلم فی ناحیة المسجد فجاء فسلم علیه فقال له ارجع فصل فانك لم تصل فرجع فصلی ثم سلم فقال وعلیك ارجع فصل فانك لم تصل قال فی الثالثة فاعلمنی قال اذا قمت الی الصلاة فاسبغ الوضوء ثم استقبل القبلة فكبر واقرأ بما تیسر معك من القرآن ثم اركع حتی تطمئن راكعا ثم ارفع رأسك حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع حتی تستوی وتطمئن جالسا ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع حتی تستوی قائما ثم افعل ذلك فی صلوتك كلها رواه البخاری وزاد الترمذی والنسائی وابوداؤد فاذا فعلت ذلك فقد تمت صلوتك وان انتقصت منه شیأ انتقصت من صلوتك وعن رفاعة بن رافع قال جاء رجل فصلی فی المسجد ثم جاء فسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم

[ل] قوله وما امروا الا الخ ان الصلوة عبادة ایضاً والعبادة اخلاص العمل بكلیته لله تعالی والاخلاص لایحصل الا بالنیة فوجب اشتراطها لها قاله فی تعلیق اعلاء السنن

فقال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم اعد صلاتک فانك لم تصل فقال علمنی یا
رسول اللّٰہ کیف اصلی قال اذا توجهت الی القبلة فکبر ثم اقرأ بام القرآن
وما شاء اللّٰہ ان تقرأ فاذا رکعت فاجعل راحتیك علی رکبتیك ومکن
رکوعك وامدد ظهرك فاذا رفعت فاقم صلبك وارفع رأسك حتی
ترجع العظام الی مفاصلها فاذا سجدت فمکن للسجود فاذا رفعت فاجلس
علی فخذك الیسری ثم اصنع ذٰلك فی کل رکعة وسجدة حتی تطمئن
هٰذا لفظ المصابیح ورواه ابوداؤد مع تغییر یسیر وروی الترمذی
والنسائی معناه وعن ابی هریرة قال صلی بنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیه وسلم الظهر وفی مؤخر الصفوف رجل فاساء الصلاة فلما سلم ناداه
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یا فلان الا تتقی اللّٰہ الا تری کیف تصلی
انکم ترون انه یخفی علی شئ مما تصنعون واللّٰہ انی لاری من خلفی کما
اری من بین یدیّ رواه احمد وعن عائشة قالت کان رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیه وسلم یستفتح الصلاة بالتکبیر والقراءة بالحمد للّٰہ
رب العالمین وکان اذا رکع لم یشخص رأسه ولم یصوّبه ولکن بین ذٰلك
وکان اذا رفع رأسه من الرکوع لم یسجد حتی یستوی قائما وکان اذا رفع رأسه
من السجدة لم یسجد حتی یستوی جالسا وکان یقول فی کل رکعتین التحیة
وکان یفرش رجله الیسری وینصب رجله الیمنی وکان ینهی عن
عقبة الشیطان وینهی ان یفترش الرجل ذراعیه افتراش السبع
وکان یختم الصلاة بالتسلیم رواه مسلم وعن ابی هریرة قال کان
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اذا قام الی الصلاة یکبر حین یقوم ثم
یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللّٰہ لمن حمده حین یرفع صلبه من الرکعة

ثم يقول وهو قائم ربنا لك الحمد ثم يكبر حين يهوی ثم يكبر حين يرفع
رأسه ثم يكبر حين يسجد ثم يكبر حين يرفع رأسه ثم يفعل ذلك
فی الصلاۃ کلها حتی يقضيها ويكبر حين يقوم من الثنتين بعد الجلوس
متفق عليه وعن عطاء بن السائب قال حدثنی سالم البراد
قال وكان عندی اوثق من نفسی قال قال ابومسعود البدری الا اصلی
لكم صلوٰة رسول الله صلی الله عليه وسلم فصلی بنا اربع ركعات يكبر
فيهن كلما خفض ورفع وقال هكذا رأيت رسول الله صلی الله عليه وسلم
صلی رواه الطحاوی وعن سعيد بن الحارث بن المعلی قال صلی لنا
ابوسعيد الخدری فجهر بالتكبير حين رفع رأسه من السجود وحين
سجد وحين رفع من الركعتين وقال هكذا رأيت النبی صلی الله عليه
وسلم رواه البخاری وعن عكرمة قال صليت خلف شيخ بمكة
فكبر ثنتين وعشرين تكبيرة فقلت لابن عباس انه احمق فقال
ثكلتك امك سنة ابی القاسم صلی الله عليه وسلم رواه البخاری وعن
عبد الجبار بن وائل عن ابيه انه رأی النبی صلی الله عليه وسلم اذا
افتتح الصلوٰة رفع يديه حتی تكادا بهاماه تحاذی شحمة اذنيه رواه
النسائی ولابی داؤد مثله عنه وروی الحاكم فی المستدرك والدارقطنی
والبيهقی فی سننه عن انس نحوه وقال الحاكم اسناده صحيح علی شرط
الشيخين ولا اعلم له علة وفی رواية لابی داؤد والنسائی والطبرانی
والدارقطنی ومسلم عن وائل بن حجر قال رأيت النبی صلی الله عليه
وسلم حين افتتح الصلاۃ رفع يديه حيال اذنيه وعن بشير
بن نهيك قال قال ابوهريرة لو كنت قدام النبی صلی الله عليه وسلم

لم أيت ابطيه رواه ابو داؤد والنسائی وعن وائل بن حجر انه ابصر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم حین قام الی الصلاۃ رفع یدیہ حتی کانتا بحیال
منکبیہ وحاذی ابہامیہ اذنیہ ثم کبر رواہ ابو داؤد وفی روایۃ له یرفع
ابہامیہ الی شحمۃ اذنیہ وعن ابی حمید الساعدی قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلاۃ استقبل القبلۃ ورفع یدیہ
وقال اللہ اکبر رواہ ابن ماجۃ وعن البراء بن عازب قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی رفع یدیہ حتی تکون ابہاماہ حذاء اذنیہ
رواہ احمد واسحاق بن راہویہ والدارقطنی فی سننہ وابن ابی شیبۃ
وزاد الدارقطنی فیہ ثم لم یعد وروی الطحاوی والبخاری ومسلم نحوہ
وعن عبد العزیز بن حکیم قال رأیت ابن عمر یرفع یدیہ حذاء
اذنیہ فی اول تکبیرۃ افتتاح الصلاۃ ولم یرفعہما فیما سوی ذلک رواہ محمد
قال اللہ عز وجل کفوا ایدیکم واقیموا الصلوٰۃ قال صاحب الکنز
المدفون والفلک المشحون فیہ الاستدلال علی ترک رفع الیدین
فی الانتقالات وعن عبد اللہ قال الا اخبرکم بصلوٰۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال فقام فرفع یدیہ اول مرۃ ثم لم یعد و
فی روایۃ ثم لم یرفع رواہ النسائی وقال العلامۃ الہاشم المدنی فی
کشف الرین عن مسألۃ رفع الیدین ان اسناد النسائی علی شرط الشیخین
وعن علقمۃ قال قال لنا ابن مسعود الا اصلی بکم صلاۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ولم یرفع یدیہ الا مرۃ واحدۃ
مع تکبیر الافتتاح رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وعنہ قال
قال عبد اللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فصلی فلم یرفع یدیه الا فی اول مرة رواه الترمذی وقال حدیث ابن مسعود
حدیث حسن وبه یقول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی
صلی الله علیه وسلم والتابعین وهو قول سفیان واهل الکوفة وعنه
عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یرفع یدیه فی اول
تکبیرة ثم لا یعود رواه الطحاوی وعن جابر بن سمرة قال خرج علینا رسول الله
صلی الله علیه وسلم فقال مالی اراکم رافعین ایدیکم کانها اذناب خیل شمس
اسکنوا فی الصلوٰة رواه مسلم وفی مسند امامنا ابی حنیفة عن سفیان بن عیینة
قال اجتمع ابو حنیفة والاوزاعی فی دار الحناطین بمکة فقال الاوزاعی
لابی حنیفة ما بالکم لا ترفعون ایدیکم فی الصلوٰة عند الرکوع
وعند الرفع منه فقال ابو حنیفة لاجل انه لم یصح عن رسول الله
صلی الله علیه وسلم فیه شئ قال کیف لا یصح وقد حدثنی الزهری
عن سالم عن ابیه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه کان یرفع
یدیه اذا افتتح الصلوٰة وعند الرکوع وعند الرفع منه فقال له
ابو حنیفة وحدثنا حماد عن ابراهیم عن علقمة والاسود عن ابن
مسعود ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان لا یرفع یدیه الا عند
افتتاح الصلوٰة ولا یعود لشئ من ذٰلک فقال الاوزاعی احدثک
عن الزهری عن سالم عن ابیه وتقول حدثنی حماد عن ابراهیم
فقال له ابو حنیفة کان حماد افقه من الزهری وکان ابراهیم افقه
من سالم وعلقمة لیس بدون ابن عمر فی الفقه وان کانت لابن عمر صحبة
وله فضل صحبة فالاسود له فضل کثیر وعبد الله هو عبد الله فسکت
الاوزاعی وعن مجاهد قال صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع

يديه الا فی التکبیرة الاولی من الصلوٰة رواه الطحاوی وقال فهذا ابن عمر
قد رأی النبی صلی الله علیه وسلم یرفع ثم قد ترک هو الرفع بعد النبی
صلی الله علیه وسلم فلا یکون ذٰلک الا وقد ثبت عنده نسخ ما قد رأی
النبی صلی الله علیه وسلم فعله وقامت الحجة علیه بذٰلک وقال العلامة
العینی والذی یحتج به الخصم من الرفع محمول علی انه کان فی ابتداء الاسلام
ثم نسخ والدلیل علیه ان عبد الله بن الزبیر رأی رجلا یرفع یدیه فی
الصلوٰة عند الرکوع وعند رفع رأسه من الرکوع فقال له لا تفعل فان هٰذا
شئ فعله رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم ترکه وعن ابراهیم
عن الاسود قال رأیت عمر بن الخطاب رضی الله عنه یرفع یدیه فی اول
تکبیرة ثم لا یعود رواه الطحاوی والبیهقی وقال الطحاوی هٰذا حدیث
صحیح وعن عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیه وکان من اصحاب
علی ان علی بن ابی طالب کرم الله وجهه کان یرفع یدیه فی التکبیرة
الاولی التی یفتتح بها الصلوٰة ثم لا یرفعهما فی شئ من الصلوٰة رواه محمد
والطحاوی وابن ابی شیبة وقال العلامة العینی اسناده صحیح علی شرط
مسلم ثم قال ولا یجوز لعلی ان یری ذٰلک من النبی صلی الله علیه وسلم
ثم یترک هو ذٰلک الا وقد ثبت نسخ الرفع فی غیر تکبیرة الاحرام وعن
علقمة عن عبد الله قال صلیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم
وابی بکر وعمر فلم یرفعوا ایدیهم الا عند استفتاح الصلوٰة رواه الدارقطنی
وابن عدی وعن ابراهیم قال کان عبد الله لا یرفع یدیه فی شئ
من الصلوٰة الا فی الافتتاح رواه الطحاوی وعنه قال لا ترفع یدیك
فی شئ من الصلوٰة بعد التکبیرة الاولی رواه محمد فی الموطا والاٰثار

وعن حصين بن عبد الرحمن قال دخلت انا وعمرو بن مرة في
ابراهيم النخعي قال عمرو حدثني علقمة بن وائل الحضرمي عن ابيه
انه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فرآه يرفع يديه اذا كبر واذا ركع
واذا رفع قال ابراهيم ما ادري لعله لم ير النبي صلى الله عليه وسلم
يصلي الا ذلك اليوم فحفظ هذا منه ولم يحفظه ابن مسعود واصحابه
ما سمعته من احد منهم انما كانوا يرفعون ايديهم في بدأ الصلوة حين
يكبرون رواه محمد وعن عمرو بن مرة قال دخلت مسجد
حضرموت فاذا علقمة بن وائل يحدث عن ابيه ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم كان يرفع يديه قبل الركوع وبعده فذكرت ذلك
لابراهيم فغضب وقال رآه هو ولم يره ابن مسعود ولا اصحابه
رواه الطحاوي وعن المغيرة قال قلت لابراهيم حديث وائل
انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يرفع يديه اذا افتتح الصلوٰة
واذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع فقال ان كان وائل رآه مرة
يفعل ذلك فقد رآه عبد الله خمسين مرة لا يفعل ذلك رواه
الطحاوي وقال واما حديث وائل فقد ضاده ابراهيم بما ذكر عن
عبد الله انه لم يكن رأى النبي صلى الله عليه وسلم فعل ما ذكر
فعبد الله اقدم صحبة لرسول الله صلى الله عليه وسلم وافهم بافعاله
من وائل قد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب ان يليه
المهاجرون ليحفظوا عنه وعن علقمة بن وائل عن ابيه قال
رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان قائما في الصلوٰة قبض
بيمينه على شماله رواه النسائي وعن قبيصة بن هلب عن ابيه

قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤمنا فيأخذ شماله بيمينه رواه الترمذی وابن ماجة وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا معشر الانبياء امرنا ان نعجل افطارنا ونؤخر سحورنا ونضع ايماننا على شمائلنا فی الصلوٰة رواه الطبرانی بسند صحیح والطیالسی وفی روایة لمسلم عن وائل بن حجر انه رأى النبی صلى الله عليه وسلم وضع يده اليمنى على اليسرى وعن عبد الله بن مسعود قال مر بی النبی صلى الله عليه وسلم وانا واضع يدی اليسرى على اليمنى فاخذ بيدی اليمنى فوضعها على اليسرى رواه ابن ماجة والنسائی وعن سهل بن سعد قال كان الناس يؤمرون ان يضع الرجل اليد اليمنى على ذراعه اليسرى فی الصلاة رواه البخاری وفی روایة للنسائی عن وائل بن حجر انه قال قلت لانظرن الى صلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف يصلی فنظرت اليه فقام فكبر ورفع يديه حتى حاذتا باذنيه ثم وضع يده اليمنى على كفه اليسرى والرسغ والساعد قال مشائخنا السنة ان يجمع بين الوضع والقبض جميعا بين ما ورد فی الاحاديث المذكورة اذ فی بعضها ذكر الاخذ وفی بعضها ذكر وضع اليد على اليد وفی البعض وضع اليد على الذراع فكيفية الجمع ان يضع الكف اليمنى على الكف اليسرى ويحلق الابهام والخنصر على الرسغ ويبسط الاصابع الثلث على الذراع فيصدق انه وضع اليد على اليد وعلى الذراع وانه اخذ شماله بيمينه والقاعدة الاصولية انه متى امكن الجمع بين المتعارضين ظاهرا لايعدل عن احدهما كذا فی الحلبی ورد المحتار وعن علقمة بن وائل بن حجر عن ابيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وضع يمينه على شماله فی الصلوٰة تحت السرة رواه ابن ابی شيبة وفی عمدة الرعاية سنده جيد ورواته كلهم ثقات كذا قال الحافظ

قاسم بن قطلوبغا والشيخ عابد السندی وقال العلامة ابو الطیب المدنی
هذا احدیث قوی من حیث السند وعن علی قال من السنة وضع
الکف علی الکف فی الصلوٰة تحت السرة رواه ابوداؤد واحمد وابن ابی شیبة
والدارقطنی والبیهقی وعن ابراهیم النخعی انه کان یضع یده الیمنی علی
یده الیسری تحت السرة رواه محمد فی الاٰثار وعن جابر قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم افضل الصلاة طول القنوت رواه مسلم وعن
عباس بن سهل قال اجتمع ابو حُمید وابو اسید وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة
فذکروا صلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابو حمید انا اعلمکم بصلوٰة
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رکع فوضع
یدیه علی رکبتیه کانه قابض علیهما ووتر یدیه فنحاهما عن جنبیه رواه الترمذی
وعن ابی عبد الرحمن السلمی قال قال عمر انما السنة الاخذ بالرکب
رواه النسائی وفی روایة للطبرانی عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم
قال یا بنی اذا رکعت فضع کفیک علی رکبتیک وفرج بین اصابعك وارفع
یدیك عن جنبیك وعن وابصة بن معبد قال رأیت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یصلی فکان اذا رکع سوّی ظهره حتی لو صب علیه
الماء لاستقر رواه ابن ماجة وعن عائشة قالت کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذا رکع لم یشخص رأسه ولم یصوبه ولکن بین ذٰلك
رواه ابن ماجة والترمذی ومسلم وابن حبان وعنها قالت کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذا رفع رأسه من الرکوع لم یسجد حتی یستوی قائما فاذا
سجد فرفع رأسه لم یسجد حتی یستوی جالسا وکان یفترش رجله الیسری
رواه ابن ماجة وفی روایة لابی داؤد من حدیث ابی حمید ثم یهوی الی الارض

ساجدا فجافى يديه عن جنبيه ويفتخ اصابع رجليه ثم يرفع رأسه ويثنى
رجله اليسرى فيقعد عليها ثم يعتدل حتى يرجع كل عظم فى موضعه
معتدلا ثم سجد وفى اخرى له وفرج بين فخذيه غير حامل بطنه
على شئ من فخذيه حتى فرغ وعن ابى اسحاق قال قلت للبراء بن
عازب اين كان النبى صلى الله عليه وسلم يضع وجهه اذا سجد فقال بين
كفيه رواه الترمذى والطحاوى وروى مسلم وابوداؤد وابن ابى شيبة نحوه
وعن وائل بن حجر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد كانت
يداه حيال اذنيه رواه الطحاوى وعبد الرزاق واسحاق بن راهويه وفى
رواية للنسائى ثم كبر سجد فكانت يداه من اذنيه على الموضع الذى استقبل
بهما الصلوٰة وعن ابى هريرة قال كان النبى صلى الله عليه وسلم
ينهض فى الصلوٰة على صدور قدميه رواه الترمذى وقال عليه العمل
عند اهل العلم وعن عياش بن سهل الساعدى وكان فى مجلس
فيه ابوه وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وفى المجلس
ابوهريرة وابواسيد وابوحميد الساعدى والانصار رضى الله عنهم انهم
تذاكروا الصلوٰة فقال ابوحميد انا اعلمكم بصلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم
اتبعت ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا فارنا فقام يصلى وهم
ينظرون فكبر ورفع يديه فى اول التكبير ثم ذكر حديثا طويلا ذكر فيه
انه لما رفع رأسه من السجدة الثانية من الركعة الاولى قام ولم يتورك رواه
الطحاوى وعن عبد الله بن مسعود انه كان ينهض فى الصلوٰة على
صدور قدميه ولم يجلس رواه ابن ابى شيبة والبيهقى وفى رواية لهما عن
ابن عمر وابن الزبير نحوه وعن الشعبى قال كان عمر وعلى واصحاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہضون فی الصلوٰۃ علی صدور اقدامہم
رواہ ابن ابی شیبۃ **وعن** النعمان بن ابی عیاش قال ادرکت غیر
واحد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا رفع احدہم
رأسہ من السجدۃ الثانیۃ فی الرکعۃ الاولی والثالثۃ نہض کما ھو ولم یجلس
رواہ ابن ابی شیبۃ وروی عبد الرزاق عن ابن مسعود وابن عباس وابن عمر
نحوہ **وعن** ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعتمد
الرجل علی یدیہ اذا نہض فی الصلوٰۃ رواہ ابوداؤد **وعن** وائل بن
حجر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فی الصلوٰۃ اضجع
رجلہ الیسریٰ وقعد علیہا ونصب رجلہ الیمنیٰ رواہ امامنا ابوحنیفۃ
وروی الترمذی نحوہ وقال ھٰذا حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند
اکثر اھل العلم وھو قول سفیان الثوری وابن المبارک واھل الکوفۃ **وعن**
عبد اللہ وھو ابن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ قال من سُنّۃ الصلوٰۃ ان تنصب
القدم الیمنیٰ واستقبالہ باصابعہا القبلۃ والجلوس علی الیسریٰ رواہ النسائی
وعن رفاعۃ بن رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للاعرابی
فاذا جلست فاجلس علی رجلک الیسریٰ رواہ احمد وروی ابوداؤد نحوہ۔
وعن القاسم بن مخیمرۃ قال اخذ علقمۃ بیدی فحدثنی ان
عبد اللہ بن مسعود اخذ بیدہ وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ
بید عبد اللہ فعلّمہ التشہد فی الصلوٰۃ فذکر مثل دعاء حدیث الاعمش
اذا قلت ھٰذا وقضیت ھٰذا فقد قضیت صلاتک ان شئت ان تقوم
فقم وان شئت ان تقعد فاقعد رواہ ابوداؤد والطحاوی وروی احمد
والدارقطنی نحوہ **وعن** عبد اللہ بن عمر وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال اذا رفع المصلي رأسه من اٰخر صلاته وقضى تشهده ثم احدث فقد تمت صلاته فلا يعود لها رواه الطحاوي وروى ابوداؤد والترمذي والدارقطني والبيهقي عن ابن عمرو وعن علي نحوه مرفوعا وموقوفا وقد سكت ابوداؤد عن هٰذا الحديث وهو اذا سكت عن حديث كان عنده حسنا او صحيحا وقد قال الترمذي كل ما ذكرته في كتابي هٰذا حجة الاربعة احاديث وليس هٰذا الحديث منها كذا في السعاية وعن عبد الله قال التشهد انقضاء الصلوٰة والتسليم اذن بانقضاءها رواه الطحاوي وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسلم عن يمينه السلام عليكم ورحمة الله حتى يرى بياض خده الايمن وعن يساره السلام عليكم ورحمة الله حتى يرى بياض خده الايسر رواه النسائي وروى ابوداؤد والترمذي نحوه وعن الفضل بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوٰة مثنى مثنى تشهد في كل ركعتين وتخشع وتضرع وتمسكن ثم تقنع يديك يقول ترفعها الى ربك مستقبلا ببطونها وجهك وتقول يارب يارب ومن لم يفعل ذلك فهو كذا وكذا وفي رواية فهو خداج رواه الترمذي وقال علي القاري الظاهر ان معنى الحديث ان اقل الصلوٰة ركعتان فيفيد نهي البتيراء كما هو مذهبنا ـ

باب ما يقرأ بعد التكبير

وقول الله عز وجل وسبح بحمد ربك حين تقوم ـ عن ابي وائل قال كان عثمان اذا افتتح[1] الصلوٰة يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك

---

[1] قوله اذا افتتح الصلوٰة الخ واتفق الثلاثة على ان دعاء الاستفتاح في الصلوٰة

وتعالیٰ جدك ولا الٰه غیرك یسمعنا ذٰلك رواه الدارقطنی ورواه مسلم عن عمر
مثله وعن ابراهیم ان ناسا من اهل البصرة اتوا عند عمر بن الخطاب
رضی الله عنه لم یأتوه الا لیسألوه عن افتتاح الصلوٰة قال فقام عمر بن الخطاب
فافتتح الصلوٰة وهم خلفه ثم جهر فقال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك
وتعالیٰ جدك ولا الٰه غیرك رواه محمد فی الاٰثار وروی الدارقطنی نحوه وقال
محمد وبهٰذا نأخذ فی افتتاح الصلوٰة ولکنا لا نری ان یجهر بذٰلك الامام ولا من خلفه
وانما جهر بذٰلك عمر لیعلمهم ما سألوه عنه وقال الشیخ ابن الهمام ولما ثبت من فعل
الصحابة کعمر رضی الله عنه وغیره الافتتاح بعده علیه الصلوٰة والسلام
بسبحانك اللهم مع الجهر به لقصد تعلیم الناس لیقتدوا ویأنسوا کان دلیلا علی
انه الذی کان علیه صلی الله علیه وسلم اٰخر الامر وعن انس قال کان
رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلوٰة کبر ثم رفع یدیه حتی یحاذی
بابهامیه اذنیه ثم یقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك
ولا الٰه غیرك رواه الدارقطنی وقال رجال اسناده کلهم ثقات وعن عائشة
رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلاة قال
سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا الٰه غیرك رواه الترمذی
وابوداؤد واسناد ابی داؤد حسن رجاله موثقون ورواه ابن ماجة عن ابی سعید

مسنون وقال مالك لیس بسنة بل یکبر ویفتتح القراءة وصیغته عند ابی حنیفة واحمد ان
یقول سبحانك اللهم وبحمدك الخ وصیغته عند الشافعی وجهت وجهی للذی
فطر السموات والارض حنیفا الاٰیتین الا انه یقول وانا من المسلمین وقال ابو یوسف
المستحب ان یجمع بینهما قاله فی رحمة الامة وکذا فی شرح النقایة ۱۲

وقال الترمذی هذا حدیث لا نعرفه الا من حارثة وقد تکلم فیه من قبل حفظه انتهی وقال التوربشتی هذا حدیث حسن مشهور واخذ به من الخلفاء عمر رضی الله عنه والحدیث مخرج فی کتاب مسلم عن عمر وقد اخذ به عبد الله بن مسعود وغیره من فقهاء الصحابة وذهب الیه کثیر من علماء التابعین واختاره ابوحنیفة وغیره من العلماء فکیف ینسب هذا الحدیث الی الضعف وقد ذهب الیه الاجلة من علماء الحدیث کسفیان الثوری واحمد بن حنبل واسحاق بن راهویه واما ما ذکره الترمذی فهو کلام فی اسناد الحدیث الذی ذکره ولم یقل ان اسناده مدخول من سائر الوجوه مع ان الجرح والتعدیل یقع فی حق اقوام علی وجه الخلاف فربما ضعف الراوی من قبل احد الائمة ووثق من قبل اخرین وهذا الحدیث رواه الاعلام من ائمة الحدیث واخذوا به ورواه ابوداؤد فی جامعه باسناد ذکره فیه وهو اسناد حسن رجاله مرضیون فعلم ان الترمذی انما تکلم فی الاسناد الذی ذکره کذا فی المرقات۔ وعن انس ان رجلا جاء فدخل الصف وقد حفزه النفس فقال الله اکبر الحمد لله حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه فلما قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاته قال ایکم المتکلم بالکلمات فارم القوم فقال ایکم المتکلم بالکلمات فارم القوم فقال ایکم المتکلم بها فانه لم یقل بأسا فقال رجل جئت وقد حفزنی النفس فقلتها فقال لقد رأیت اثنی عشر ملکا یبتدرونها ایهم یرفعها رواه مسلم وفی البحر الرائق ان ذلک کان فی اول الامر ویدل علیه ان عمر رضی الله عنه حین جهر جهر بالثناء فقط لیقتدی الناس به ویتعلموا منه فهو ظاهر فی انه الذی کان اخر الامر فی الفرائض وعن ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسکت بین تکبیر وبین القراءة اسکاتة فقلت بابی انت وامی یارسول الله

اسکاتک بین التکبیر وبین القراءۃ ما تقول قال اقول اللھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد متفق علیہ وعن علی رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ وفی روایۃ کان اذا افتتح الصلاۃ کبر ثم قال وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللھم انت الملک لا الہ الا انت انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعا انہ لا یغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لایھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لایصرف عنی سیئھا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک انا بک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک واذا رکع قال اللھم لک رکعت وبک اٰمنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظمی وعصبی فاذا رفع رأسہ قال اللھم ربنا لک الحمد ملئ السموات والارض ومابینھما وملئ ماشئت من شئی بعد واذا سجد قال اللھم لک سجدت وبک اٰمنت ولک اسلمت سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین ثم یکون من اٰخر مایقول بین التشھد والتسلیم اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت رواہ مسلم وفی روایۃ للشافعی والشر لیس الیک والمھدی من ھدیت انا بک والیک لا منجا منک ولاملجأ الا الیک تبارکت وعن جبیر بن مطعم انہ رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلاۃ قال اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر

کبیرا اللّٰہ اکبر کبیرا والحمد للّٰہ کثیرا والحمد للّٰہ کثیرا والحمد للّٰہ کثیرا وسبحان اللّٰہ
بکرۃ واصیلا ثلاثا اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم من نفخہ ونفثہ وھمزہ رواہ ابوداؤد
وابن ماجۃ الا انہ لم یذکر والحمد للّٰہ کثیرا وذکر فی اٰخرہ من الشیطان الرجیم
وقال عمر رضی اللّٰہ عنہ نفخہ الکبر ونفثہ الشعر وھمزہ الموتۃ وعن جابر
قال کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلاۃ کبر ثم قال ان صلاتی ونسکی
ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین لاشریک لہ وبذٰلک امرت وانا اول المسلمین اللّٰھم
اھدنی لاحسن الاعمال واحسن الاخلاق لایھدی لاحسنھا الا انت وقنی سیئ الاعمال
وسیئ الاخلاق لایقی سیئھا الا انت رواہ النسائی وعن محمد بن مسلمۃ قال ان
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قام یصلی تطوعا قال اللّٰہ اکبر وجھت وجھی
للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین وذکر الحدیث مثل
حدیث جابر الا انہ قال وانا من المسلمین ثم قال اللّٰھم انت الملک لا الٰہ الا
انت سبحانک وبحمدک ثم یقرأ رواہ النسائی وقال الحلبی ذٰلک کلہ محمول علی
التطوع والتھجد فان الامر فیہ واسع ویؤیدہ ما ثبت فی صحیح ابی عوانۃ
وسنن النسائی انہ علیہ السلام کان اذا قام یصلی تطوعا قال اللّٰہ اکبر وجھت
الخ فیکون مفسرا لما فی غیرہ بخلاف سبحانک اللّٰھم فان ما ذکرنا یبین انہ
الامر المستقر علیہ فی الفرائض انتہی وفی رد المحتار والمرقات وما ورد محمول
علی النافلۃ بعد الثناء فی الاصح لحدیث البیھقی کان علیہ السلام اذا افتتح
الصلاۃ قال سبحانک اللّٰھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الٰہ غیرک
وجھت وجھی الخ وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کانت
لہ سکتۃ اذا افتتح الصلوۃ رواہ النسائی وعن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا نھض من الرکعۃ الثانیۃ استفتح القراءۃ بالحمد للّٰہ
رب العالمین ولم یسکت رواہ مسلم

باب القرآءة فی الصلوٰۃ

وقول اللہ عزوجل فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم

قال اللہ عزوجل واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون

عن عبداللہ بن مغفل انه سئل اکل من سمع القرآن وجب علیه الاستماع والانصات قال انما انزلت هذه الاٰیة فاستمعوا له وانصتوا فی قراءۃ الامام رواه ابن ابی حاتم وابوالشیخ وابن مردویه والبیهقی فی کتاب القراءۃ وعن ابن عباس قال صلی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقرأ خلفه قوم فخلطوا علیه فنزلت هذه الاٰیة رواه ابن مردویه والبیهقی وعن محمد بن کعب القرظی کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا قرأ فی الصلوٰۃ اجابه من وراءه اذا قال بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قالوا مثل ما یقول حتی تنقضی فاتحة الکتاب والسورة فنزلت رواه سعید بن منصور وابن ابی حاتم والبیهقی وعن مجاهد قال قرأ رجل من الانصار خلف النبی صلی اللہ علیه وسلم فنزلت رواه عبد بن حمید وابن ابی حاتم والبیهقی وعن ابن مسعود انه صلی اللہ علیه وسلم صلی باصحابه فسمع ناسا یقرؤن خلفه فقال اما آن لکم ان تفهموا اما آن لکم ان تعقلوا واذا قرئ القرآن فاستمعوا له رواه عبد بن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم وابوالشیخ والبیهقی وعن ابی هریرة انه قال نزلت هذه الاٰیة فی رفع الاصوات وهم خلف رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی الصلوٰۃ رواه ابن جریر وابن ابی حاتم وابوالشیخ وابن مردویه والبیهقی وابن عساکر وعن الزهری نزلت هذه الاٰیة فی فتی من الانصار کان رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم كلما قرأ شيأ قرأه رواه ابن جرير والبيهقي وعن ابي العالية
ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا صلى باصحابه فقرأ فقرأ اصحابه فنزلت رواه
عبد بن حميد وابو الشيخ والبيهقي وعن ابراهيم كان النبي صلى الله عليه وسلم
يقرأ ورجل يقرأ فنزلت رواه ابن ابي شيبة وفي رواية للبيهقي عن الامام احمد اجمع
الناس على ان هذه الأية في الصلوٰة وقال الشيخ ابن الهمام وغيره ان المامور به
اثنان الاستماع والانصات فالاول في الجهرية والثاني في السرية فالمعنى اذا
قرئ القرآن فاستمعوا له ان جهر به وانصتوا اسكتوا ان اسر به انتهى وبه
اخذ امامنا ابوحنيفة واصحابه وقال به جابر بن عبد الله وزيد بن ثابت
وعلي بن ابي طالب وعمر بن الخطاب وعبد الله بن مسعود على ما هو الارجح في
الرواية عنهما وسفيان الثوري وسفيان بن عيينة وابن ابي ليلى والحسن بن
صالح بن حيي وابراهيم النخعي واصحاب ابن مسعود وغيرهم من مشاهير
الصحابة والتابعين كذا ذكره ابن عبد البر في الاستذكار والتمهيد وقال العيني
وقد روي منع القراءة عن ثمانين نفرا من كبار الصحابة منهم المرتضى والعبادلة
الثلاثة واساميهم عند اهل الحديث وقيل تجاوز عدد من افتى في ذالك
الزمان عن الثمانين فكان اتفاقهم بمنزلة الاجماع وذكر الشيخ الامام عبد الله
بن يعقوب الحارثي السبذ موني في كتاب كشف الاسرار عن عبد الله بن زيد
بن اسلم عن ابيه قال عشرة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهون
عن القراءة خلف الامام اشد النهي ابوبكر الصديق وعمر بن الخطاب وعثمان
بن عفان وعلي بن ابي طالب وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابي وقاص
وعبد الله بن مسعود وزيد بن ثابت وعبد الله بن عمر وعبد الله بن عباس
رضي الله عنهم انتهى وقال علماءنا فلا دليل على تخصيص الأية بالجهرية لان

الاستماع والانصات حکمان علی حدة لیس مجموعہا حکما واحدا برأسه حتی یخص بالجهریة ولو سلم ورود الاٰیة فی الجهریة فلا تخصیص ایضا بالجهریة لان العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص المورد وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال[1] لا صلوٰة الا بقراءة رواه مسلم وعن ابی عثمان الهندی عن ابی هریرة قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم اخرج فناد فی المدینة انه لا صلوٰة الا بقراٰن ولو بفاتحة الکتاب فما زاد رواه ابوداؤد وسکت عنه ورجاله کلهم ثقات مشهورون الا جعفر بن میمون فقد وثقه الحاکم فی المستدرک وذکره ابن حبان وابن شاهین فی الثقات والحدیث صریح فی الدلالة علی عدم رکنیة الفاتحة فان لفظة ولو المتصلة یشیر الی عدم تخصیص الفاتحة ویؤمی الی تعمیم القراءة لها ولغیرها[2] لذٰلک قال ابوحنیفة بوجوبها وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی صلوٰة لم یقرأ فیها بام القراٰن فهی خداج فهی خداج رواه الستة ومالک واحمد والدارقطنی والبیهقی وعن عائشة رضی الله عنها قالت

---

[1] قوله صلی الله علیه وسلم لا صلوٰة الا بقراءة دلالة علی ان الصلوٰة لا تصح الا بالقراءة ظاهرة لان مطلق القراءة فرض ثابت بالکتاب فقوله لا صلوٰة الخ محمول علی نفی الصحة قاله فی تعلیق اعلاء السنن۔۱۲

[2] قوله لذٰلک قال ابوحنیفة بوجوبها واما مالک والشافعی واحمد فقالوا هی رکن لحدیث عبادة بن الصامت وحدیث زیاد بن ایوب اجیب عن حدیث عبادة بان المراد به نفی الفضیلة نحو لا صلوٰة لجار المسجد الا فی المسجد واما الجواب عن روایة زیاد فبانها شاذة اذ روایة غیر لا صلوٰة لمن لم یقرأ وکان زیاده زاد فی المبنی وروی بالمعنی اخذته من شرح النقایة ۱۲

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل صلوٰۃ لایقرأ فیہا بام الکتاب فہی خداج رواہ ابن ماجۃ وابن ابی شیبۃ وفی السعایۃ فہاتان الروایتان وامثالہما دلیل علی عدم رکنیۃ الفاتحۃ فان الخداج بفتح الخاء المعجمۃ بمعنی الناقص ولو کانت رکنا لقال فہی باطلۃ فان ترک الرکن انما یوجب البطلان والنقصان من موجبات الوجوب فعلم[1] ان قراءۃ الفاتحۃ واجبۃ وعن ابی سعید قال امرنا ان نقرأ بفاتحۃ الکتاب وما تیسر رواہ ابوداؤد واسنادہ صحیح وفی روایۃ للترمذی وابن ماجۃ لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بالحمد وسورۃ وفی روایۃ ابن عدی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتجزئ المکتوبۃ الا بفاتحۃ الکتاب وثلاث[2] اٰیات فصاعدا وعن عبادۃ بن الصامت یبلغ بہ

---

[1] قولہ نعلم ان قراءۃ الفاتحۃ واجبۃ قال فی اوجز المسالک ان عامتہم یفہمون من الحنفیۃ انہم قالوا بجواز الصلوٰۃ بدون الفاتحۃ ولذا تعجب الحافظ فی الفتح اشد التعجب والحقیقۃ لیس کذلک والحنفیۃ ابداً ما قالوا بجوازہا بدون الفاتحۃ وللہ در الحنفیۃ ما قالوا الا ما ورد فی الحدیث ان ہذہ الصلوٰۃ ناقصۃ ذات خداج ونقصان یجب اعادتہا نعم من اثبت بہذا الحدیث بطلان الصلوٰۃ فہذا تحکم منہ فاسد لان الناقص لا یقال لہ معدوم ۱۲۔

[2] قولہ ثلاث اٰیات وقد عمل اصحابنا بکل الحدیث حیث اوجبوا قراءۃ الفاتحۃ وضم سورۃ او ثلاث اٰیات معہا لان ہذہ الاخبار اخبار آحاد فلا تثبت بہا الفرضیۃ ولیس الفرض عندنا الا مطلق القراءۃ لقولہ تعالی فاقرؤا ما تیسر من القراٰن فامر بقراءۃ ما تیسر من القراٰن مطلقا وتقییدہ بالفاتحۃ زیادۃ علی مطلق النص وذا لایجوز فعلنا بالکل واوجبنا قراءۃ الفاتحۃ وضم سورۃ او ثلاث اٰیات معہا وقلنا ان قولہ لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب مثل معنی

النبى صلى الله عليه وسلم قال لا صلوٰة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب فصاعدا

وعن جابر بن عبد الله قال كان يقرأ فى الركعتين الاوليين بفاتحة الكتاب وسورة ويقرأ فى الاخريين بفاتحة الكتاب قال وكنا نتحدث انه لا يجوز صلوٰة الا بفاتحة الكتاب وشئ معها رواه البيهقى ورواه عبيد الله بن مقسم عن جابر بن عبد الله انه قال سنة القراءة فى الصلوٰة ان يقرأ فى الاوليين بام القران وسورة وفى الاخريين بام القران قال سفيان لمن يصلى وحده رواه ابوداؤد وقال الترمذى واما احمد بن حنبل فقال معنى قول النبى صلى الله عليه وسلم لا صلوٰة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب اذا كان وحده واحتج بحديث جابر بن عبد الله حيث قال من صلى ركعة لم يقرأ فيها بام القران فلم يصل الا ان يكون وراء الامام قال احمد فهذا رجل من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم تأول قول النبى صلى الله عليه وسلم لا صلوٰة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب ان هذا اذا كان وحده انتهى وعن جابر بن عبد الله قال من صلى ركعة لم يقرأ فيها بام القران فلم يصل الا ان يكون وراء الامام رواه الترمذى وقال هذا حديث

قوله لا صلوٰة لجار المسجد الا فى المسجد وصح ايضا عن جماعة من الصحابة ايجاب ذلك قاله العلامة العينى فى عمدة القارى ۱۲

له قوله رواه البيهقى رجاله كلهم ثقات ما خلا شيخه الحاكم ابى غانم ازهر بن احمد بن حمدون فقد ذكره البيهقى فى موضع الاحتجاج به فهو صالح له عنده وهو نص صريح فى عدم جواز الصلوٰة بدون ضم شئ الى الفاتحة وقد فسره جابر بسورة وايضا يدل على ان الفاتحة ليست بركن فى الصلوٰة لان جابرا جعلها من السنة مثل السورة سواء بسواء من تعليق اعلاء السنن ملخصا ۱۲

حسن صحيح وروى محمد ومالك وابن ابى شيبة مثله وعنه عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال من صلى ركعة فلم يقرأ فيها بام القرآن فلم يصل الا وراء الامام رواه الطحاوى وعنه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صلى صلوٰة لا يقرأ فيها بام القرآن فهى خداج الا وراء الامام رواه البيهقى وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجزئ صلوٰة لا يقرأ فيها بفاتحة الكتاب الا ان يكون وراء الامام رواه البيهقى وعن ابى سعيد قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرجل خلف الامام لا يقرأ شيأ أيجزئه ذٰلك قال نعم رواه البيهقى وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل صلوٰة لا يقرأ فيها بفاتحة الكتاب فلا صلوٰة الا وراء الامام رواه البيهقى وعن كثير بن مرة الحضرمى عن ابى الدرداء سمعه يقول سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم أفى كل صلوٰة قراءة قال نعم قال رجل من الانصار وجبت هذه فالتفت الىّ وكنت اقرب القوم منه فقال ما ارى الامام اذا ام القوم الا قد كفاهم رواه النسائى والطحاوى والبيهقى وقال النسائى فيه اكتفاء المأموم بقراءة الامام وعن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من صلوٰة جهر فيها بالقراءة فقال هل قرأ معى احد منكم آنفا قال رجل نعم يا رسول الله قال انى اقول مالى أنازع القرآن فانتهى الناس عن القراءة فيما جهر فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم بالقراءة من الصلوٰة حين سمعوا ذٰلك رواه النسائى والترمذى وابو داؤد واحمد ومالك ومحمد وروى

له قوله الا وراء الامام وقال الشيخ الجنجوهى ان الروايات الواردة فى امر القراءة خلف الامام لا يصح الاستدلال بها على وجوب القراءة للمقتدى وان المؤتم كان القراءة له مباحا فى اول الاسلام ثم نسخ وبقى اباحة الفاتحة ثم نسخ بالمنع مطلقا كذا فى اوجز المسالك ۱۲

ابن ماجۃ نحوہ وقال النسائی فیہ ترک القراءۃ خلف الامام فیما جہر بہ وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا
واذا قرأ فانصتوا رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وھذا حدیث صحیح وروی
الطحاوی نحوہ وفی روایۃ لمسلم عن ابی ھریرۃ وقتادۃ واذا قرأ فانصتوا وفی اخری لہ
واذا قال غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا اٰمین قال علی القاری فیہ اشارۃ الی
السکوت والاستماع اھ قیل وفیہ دلالۃ علی ان المأموم لا یقرأ الفاتحۃ والا کان الانسب
ان یقول اذا قال احدکم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا اٰمین وعن انس
قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اقبل بوجھہ فقال اتقرؤن والامام
یقرأ فسکتوا فسألھم ثلٰثا فقالوا انا لنفعل قال فلا تفعلوا رواہ الطحاوی وعن ابن عمر و
البیاضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المصلی یناجی ربہ فلینظر ما
یناجیہ بہ ولا یجہر[1] بعضکم علی بعض بالقراٰن رواہ احمد وعن عمران بن حصین قال
صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظہر فقرء رجل خلفہ سبح اسم ربک الاعلی فلما صلی
قال من قرأ سبح اسم ربک الاعلی قال رجل انا قال قد علمت ان بعضکم قد خالجنیھا
رواہ النسائی وقال فیہ ترک القراءۃ خلف الامام فیما لم یجہر فیہ وعن عمر بن
الخطاب قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما صلوٰۃ الظہر

---

[1] قولہ لا یجہر بعضکم علی بعض بالقراٰن قال الطحاوی فلما اختلفت ھذہ الاٰثار المرویۃ
فی ذلک التمسنا حکمہ من طریق النظر فرأینا ھم جمیعا لا یختلفون فی الرجل یأتی الامام
وھو راکع انہ یکبر ویرکع معہ ویعتد تلک الرکعۃ وان لم یقرأ فیھا شیأ فلما اجزاہ
ذلک فی حال خوفہ فوت الرکعۃ احتمل ان یکون انما اجزأہ ذلک لمکان الضرورۃ واحتمل
ان یکون انما اجزأہ ذلک لان القراءۃ خلف الامام لیست علیہ فرضا فاعتبرنا ذلک
فرأیناھم لا یختلفون ان من جاء الی الامام وھو راکع فرکع قبل ان یدخل فی الصلوٰۃ

فقرأ رجل من الناس فی نفسہ قال ھل قرأ معی احد منکم قال ذٰلک ثلاثا
فقال لہ الرجل نعم یا رسول اللہ انا کنت اقرأ سبح اسم ربک الاعلیٰ قال
مالی انازع القرآن اما یکفی احدکم قراءۃ امامہ انما جعل الامام لیؤتم بہ
فاذا قرأ فانصتوا رواہ البیہقی وعن جابر بن عبد اللہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان[1] لہ امام فقراءۃ الامام قراءۃ لہ رواہ ابن ماجۃ
ورواہ ابن حبان عن انس والدارقطنی عن ابی ھریرۃ وقال فی فتح الملہم ثم
البیہقی حمل ھذا الحدیث ونظائرہ علی ترک الجھر بالقراءۃ خلف الامام وعلی
قراءۃ السورۃ دون الفاتحۃ وھذا تخصیص بلا مخصص وبعید عن مضمون
الحدیث بمراحل وناءٍ عن المقصود بمنازل لاتعلق لہ بالفاظہ ولا اشارۃ
فیھا الیہ اصلا کیف والواقعۃ واقعۃ صلوٰۃ الظھر والعصر علی ما یشھد بہ
روایۃ الامام فما معنی الجھر شخص فیھما بالقراءۃ خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ولا یقرأ الامام فیھما جھرا ولا سائر المقتدین وعنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم انہ قال من صلی خلف الامام فان قراءۃ الامام لہ قراءۃ رواہ محمد
والدارقطنی والبیہقی عن امامنا ابی حنیفۃ وھو احسن طرقہ حکم علیہ

بتکبیر کان منہ ان ذٰلک لایجزئہ وان کان انما ترکہ لحال الضرورۃ وخوف فوات الرکعۃ فکان
لابد لہ من قومۃ فی حال الضرورۃ وخوف فوات الرکعۃ فکان لابد لہ من قومۃ فی حال الضرورۃ
وغیر حال الضرورۃ فھذہ صفات الفرائض التی لابد منھا فی الصلوٰۃ ولا تجزئ الصلوٰۃ
الا باصابتھا فلما کانت القراءۃ مخالفۃ لذٰلک وساقطۃ فی حال الضرورۃ کانت من غیر جنس
ذٰلک فکانت فی النظر انھا ساقطۃ فی غیر حالۃ الضرورۃ فھٰذا ھو النظر فی ھذا ۱۲-

[1] قولہ من کان لہ امام فقراءۃ الامام قراءۃ لہ وفی الروض المربع من فقہ الحنابلۃ ولا قراءۃ علی
ماموم ای یتحمل الامام عنہ قراءۃ الفاتحۃ لھٰذا الحدیث قالہ فی اوجز المسالک ۱۲-

ابن الهمام بانه صحیح علی شرط الشیخین وقال العینی هو حدیث صحیح اما
ابوحنیفة فابوحنیفة وموسی بن عائشة الکوفی من الثقات الاثبات من
رجال الصحیحین وعبد اللہ بن شداد من کبار الشامیین وثقاتهم وهو حدیث
صحیح انتهی وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم من کان له امام فقراءة الامام له قراءة رواه ابن عدی فی الکامل والطبرانی
فی الاوسط ورواه الدارقطنی عن ابن عمر والطحاوی واحمد عن جابر وروی
احمد بن منیع فی مسنده عن جابر مثله وقال الشیخ ابن الهمام اسناد حدیث
احمد بن منیع صحیح علی شرط مسلم وعن عبد اللہ بن شداد بن الهاد
قال ام رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی العصر قال فقرأ رجل خلفه فغمزه
الذی یلیه فلما ان صلی قال لم غمزتنی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
قدامك فکرهت ان تقرأ خلفه فسمعه النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من
کان له امام فان قراءته له قراءة رواه محمد والدارقطنی وروی الحاکم
فی مستدرکه والبیهقی نحوه قال العلامة العینی فی شرح البخاری فی بیان
هذا الحدیث انه رواه جماعة من الصحابة وهم جابر بن عبد اللہ وابن عمر
وابوسعید الخدری وابوهریرة وابن عباس وانس بن مالك رضی اللہ عنهم
وقال الشیخ العابد السندی مولدا والمدنی مهاجرا فی شرح المسند لامامنا
ابی حنیفة بعد ما ذکر هذه الروایة فنقول لما ثبت نهی العشرة المذکورة
ولم یثبت رد احدهم علیهم عند توافر الصحابة کان اجماعا سکوتیا انتهی
ملخصا وعن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من
کان له امام فقراءته له قراءة رواه الدارقطنی وفی التعلیق الممجد هذا
خلاصة الکلام فی طرق هذا الحدیث وتلخص منه ان بعض طرقه صحیحة او

حسنة ليس فيه شئ يوجب القدح عند التحقيق و بعضها صحيحة مرسلة وان لم تصح مسندة والمراسيل مقبولة وبعضها ضعيفة يجبر ضعفها بضم بعضها الى بعض فارتقت الى مرتبة الحسن وبه ظهران قول الحافظ ابن حجر فی تخريج احاديث الرافعی ان طرقه كلها معلولة ليس على ماينبغی وكذا قول البخاری فی رسالة القراءة خلف الامام انه حديث لم يثبت عند اهل العلم من اهل الحجاز والعراق لارساله وانقطاعه انتهى لايخلوعن حدشات واضحة انتهى **وقال** علماءنا يستفاد منه ان القراءة ثابتة من المقتدی شرعا فان قراءة الامام قراءة له فلوقرأ لكان له قراءتان فی صلوة واحدة وهوغير مشروع قال له ابن الهمام وان الحديث دل على ان قراءة الامام بدل وعوض عن قراءة المقتدی وخلف عنها فلوقرأ المقتدی ايضا لزم اجتماع الاصل والخلف والبدل والمبدل منه والعوض والمعوض عنه وهوغيرجائزكما ترى كما لايجوز اجتماع الوضوء والتيمم انتهى **وعن** ابن عمر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن القراءة خلف الامام فقال الامام يقرأ رواه البيهقی **وعنه** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن القراءة خلف الامام رواه البيهقی ورواه عبد الرزاق عن زيد بن اسلم **وفی** رواية لامامنا ابی حنيفة قال جابر قرأ رجل خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فنهاه رسول الله صلى الله عليه وسلم **وفی** رواية عبد الرزاق ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابابكر وعثمان كانوا ينهون عن القراءة خلف الامام **وعن** على قال سأل رجل النبی صلى الله عليه وسلم اقرأ خلف الامام او انصت قال لابل انصت فانه يكفيك رواه البيهقی **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكفيك قراءة الامام خافت اوجهر رواه الدارقطنی **وعن** عطاء بن يسار انه سأل

زید اعن القراءۃ مع الامام فقال لا قراءۃ مع الامام فی شیٔ رواہ مسلم فی باب
سجود التلاوۃ وعن عبید اللہ بن مقسم انہ سأل عبد اللہ بن عمر وزید بن
ثابت وجابر بن عبد اللہ فقالوا لا تقرؤا خلف الامام فی شیٔ من الصلوات
رواہ الطحاوی وعن جابر قال لا یقرأ خلف الامام لا ان جهر ولا ان
خافت رواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ وعن عبد اللہ بن مقسم قال سألت
جابر بن عبد اللہ ایقرأ خلف الامام فی الظهر والعصر قال لا رواہ عبد الرزاق
وعن المختار بن عبد اللہ بن ابی لیلی قال قال علی رضی اللہ عنہ من قرأ خلف
الامام فلیس علی الفطرۃ رواہ الطحاوی وابن ابی شیبۃ وعبد الرزاق والدارقطنی
وعن علی قال من قرأ خلف الامام فقد اخطأ الفطرۃ رواہ عبد الرزاق
وابن ابی شیبۃ والدارقطنی والبیهقی وعن ابی حمزۃ قال قلت لابن عباس
اقرأ والامام بین یدی فقال لا رواہ الطحاوی وفی روایۃ لابن ابی شیبۃ عن
رجل قال عهد الینا عمر بن الخطاب ان لا نقرأ مع الامام وعن ابن عمر
انہ کان اذا سئل هل یقرأ احد مع الامام قال اذا صلی احدکم مع الامام
فحسبہ قراءۃ الامام وکان ابن عمر لا یقرأ مع الامام رواہ محمد هذا طریق
جید الاسناد لا یتصور فیہ الکلام اصلا وروی الطحاوی نحوہ ورواہ مالک
وزاد واذا صلی وحدہ فلیقرأ وقال العینی وکان ابن عمر لا یقرأ خلف
الامام وکان اعظم الناس اقتداء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتهی
وعن نافع عن ابن عمر قال من صلی خلف الامام کفتہ قراءتہ رواہ محمد
هذا اسند جید لا کلام فیہ وعن انس بن سیرین عن ابن عمر انہ
سئل عن القراءۃ خلف الامام قال تکفیک قراءۃ الامام رواہ محمد وروی
الدارقطنی عن احمد بن حنبل نحوہ لیس فی هذا الاسناد ایضا شیٔ وعن ابی وائل

قال سئل عبد اللہ بن مسعود عن القراءۃ خلف الامام قال أنصت فان فی الصلوٰۃ شغلا سیکفیک ذاک الامام رواہ محمد ھذا اسند جید لا کلام فیہ وروی الطحاوی نحوہ وعن ابراھیم قال ان اول من قرأ خلف الامام رجل اتھم رواہ محمد رجالہ کلھم ثقات وعن علقمۃ بن قیس قال لان اعض علی جمرۃ احب الیّ من ان اقرأ خلف الامام رواہ محمد و ذکر الرازی فی احکام القرآن قیل یستحب ان یکسر اسنانہ وقال البلخی احب الی ان یملأ فمہ من التراب انتہی وعن سعد بن ابی وقاص انہ قال وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیہ جمرۃ رواہ محمد لیس فی ھذا الاسناد ایضا شئی وعن محمد بن عجلان ان عمر بن الخطاب قال لیت فی فم الذی یقرأ خلف الامام حجرا رواہ محمد ھذا اسند جید لا کلام فیہ وروی ابن ابی شیبۃ نحوہ وعن ابن مسعود قال لیت الذی یقرأ خلف الامام ملیٔ فوہ ترابا رواہ الطحاوی وعن سعد بن ابی وقاص قال وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیہ حجر رواہ عبد الرزاق وفی التعلیق الممجد لا بأس بامثال ھذا الکلام للتھدید والتشدید والتعذیب بعذاب اللہ ممنوع لا التھدید بہ وعن عمر و بن محمد بن زید عن موسی بن سعد بن زید بن ثابت یحدثہ عن جدہ انہ قال من قرأ خلف الامام فلا صلوٰۃ لہ رواہ محمد ورواہ عبد الرزاق عن علی وقال البخاری فی رسالۃ القراءۃ انہ لا یعرف لھذا الاسناد سماع بعضھم عن بعض ولا یصح مثلہ والجواب عنہ اولا ان المعاصرۃ وامکان اللقی یکفی عند الجمھور فی صحۃ الاتصال ورفع الانقطاع وثبوت اللقی کما ھو تشدد البخاری لا یجب عند الجمھور کما تقرر محققا فی اصول الحدیث والمعاصرۃ وامکان اللقی ھھنا متحقق بین

داؤد وعمر وبین عمر وموسی وبینه وبین زید وهو یکفینا فی ثبوت اتصال السند **وثانیا** ان الانقطاع الظاهر لایضر عندنا اذا کان الراوی ثقة یروی عن الثقات لاسیما فی القرون المشهود لها بالخیر انتهی **وقال الطحاوی** فهؤلاء جماعة من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قد اجمعوا علی ترك القراءة خلف الامام قد وافقهم علی ذٰلك ما قد روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مما قدمنا ذکره وشهد لهم النظر ما قد ذکرنا **وعن** انس ان النبی صلی الله علیه وسلم وابابکر وعمر رضی الله عنهما کانوا یفتتحون الصلاة بالحمد لله رب العالمین رواه مسلم **وعن** ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا نهض فی الثانیة استفتح بالحمد لله رب العالمین ولم یسکت رواه الطحاوی **وعنه** قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قال الله تعالی قسمت الصلوٰة بینی وبین عبدی نصفین ولعبدی ماسأل فاذا قال الحمد لله رب العالمین قال تعالی حمدنی عبدی واذا قال الرحمن الرحیم قال الله تعالی اثنی علی عبدی واذا قال مالك یوم الدین قال مجدنی عبدی واذا قال ایاك نعبد وایاك نستعین قال هٰذا بینی وبین عبدی ولعبدی ماسأل فاذا قال اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین قال هٰذا لعبدی ولعبدی ماسأل رواه مسلم **وقال الحلبی** ولاشك ان المراد بالصلوٰة هنا الفاتحة فالبدایة بالحمد لله دلیل علی ان[1] التسمیة لیست من الفاتحة وانها سبع اٰیات بدونها حیث جعل الوسطی

---

[1] قوله ان التسمیة لیست من الفاتحة سیأتی تحقیقه فی کتاب فضائل القرآن فی الباب الثانی

وهي اياك نعبد و اياك نستعين بينه سبحانه وبين عبده و الثلث قبلها له تعالى خاصة والثلاث بعدها لعبده فقط و اذا لم تكن اٰية من الفاتحة لم تكن اٰية من غيرها لعدم القائل به انتهى وقال ابن عبد البر هذا حديث قد رفع الاشكال في سقوط بسم الله الرحمن الرحيم من الفاتحة وهو نص لا يحتمل التأويل ولا اعلم حديثا في سقوط البسملة ابين منه انتهى وعن انس قال صليت خلف النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر وعثمان فلم اسمع احدا منهم يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم رواه مسلم وعنه قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يسمعنا قرأءة بسم الله الرحمن الرحيم وصلى بنا ابوبكر وعمر فلم نسمعها منهما رواه النسائي وعن ابن عبد الله بن مغفل قال سمعني ابي وانا في الصلوٰة اقول بسم الله الرحمن الرحيم فقال لي اي بُنَيَّ محدث اياك والحدث قال ولم ار احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ابغض اليه الحدث في الاسلام يعني منه وقال وقد صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ومع ابي بكر وعمر ومع عثمان فلم اسمع احدا منهم يقولها فلا تقلها اذا انت صليت فقل الحمد لله رب العالمين رواه الترمذي وروى النسائي وابن ماجة وروى امامنا ابوحنيفة نحوه وقال الترمذي حديث عبد الله بن مغفل حديث حسن والعمل عليه عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابوبكر وعمر وعثمان وعلي وغيرهم ومن بعدهم من التابعين وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك واحمد واسحاق لا يرون ان يجهر ببسم الله الرحمن الرحيم قالوا ويقولها في نفسه انتهى وعن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم وابوبكر وعمر لا يجهرون ببسم الله

الرحمٰن الرحیم رواہ امامنا ابوحنیفة وعنه قال صلیت خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر وعمر وعثمان رضی الله عنهم فلم اسمع احدا منهم یجهر بسم الله الرحمن الرحیم رواہ احمد والنسائی باسناد علی شرط الصحیح وعنه صلیت خلف النبی صلی الله علیه وسلم وابی بکر وعمر فکلهم یخفون بسم الله الرحمن الرحیم رواہ ابن ماجة وعنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یسر بسم الله الرحمن الرحیم وابا بکر وعمر وعثمان وعلیا رضی الله عنهم رواہ الطبرانی رجاله کلهم ثقات لایخفی علیك ان احادیث الاسرار بالتسمیة کما تدل علی کون اخفاءها سنة تدل ایضا علی انها لیست بجزء من الفاتحة ولا غیرها من السور والا فلا معنی لاخفاءها من بین الآیات مع کونها جزأً منها فان اجزاء السورة کلها سواسیة فی حکم الجهر والاخفاء بها کما لایخفی وعن جبیر بن مطعم ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یتعوذ قبل القراءة رواہ احمد وعن ابی وائل قال کان عمر وعلی لایجهران ببسم الله الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بالتامین رواہ الطحاوی۔

وعن ابن مسعود انه کان یخفی بسم الله الرحمن الرحیم والاستعاذة وربنا لك الحمد رواہ ابن ابی شیبة وعن ابراهیم قال اربع یخافت بهن الامام سبحانك اللهم وبحمدك والتعوذ من الشیطان وبسم الله الرحمن الرحیم وآمین رواہ محمد فی الآثار وروی عبد الرزاق وابو معمر عن عمر بن الخطاب نحوہ وقال الطحاوی فلما ثبت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم وعمن ذکر تابعدہ ترك الجهر بسم الله الرحمن الرحیم ثبت انها لیست من القرآن ولو کانت من القرآن لوجب ان یجهر بها کما یجهر بالقرآن سواها الاتری ان بسم الله الرحمن الرحیم التی فی النمل یجهر بها کما یجهر بغیرها من القرآن لانها من القرآن

فلما ثبت ان التی قبل فاتحۃ الکتاب یخافت بها ویجهر بالقرآن ثبت انها لیست من القرآن وثبت ان یخافت بها ویسر کما یسر التعوذ والافتتاح وما اشبههما انتهی وعن ابی هریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ متفق علیہ وفی روایۃ قال اذا قال[1] الامام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولوا اٰمین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ هٰذا لفظ البخاری ولمسلم نحوہ وفی اخری للبخاری قال اذا امن القارئ فامنوا فان الملائکۃ تؤمن فمن وافق تأمینہ تأمین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

---

[1] قولہ اذا قال الامام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولوا اٰمین دلالۃ الحدیث علی قول الماموم اٰمین بعد قول الامام ولا الضالین ظاهرۃ ویستفاد منہ ان الامام یخفی بها لان تأمین الامام لو کان مشروعا بالجهر لما علق النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم تأمینهم بقولہ ولا الضالین بل علق بقولہ اٰمین فان قلت قد جاء فی الحدیث السابق اذا امن الامام فامنوا وفیہ علق تامین المأمومین بتأمینہ وانهم لا یعلمون تأمینہ الا ان یسمعوا قلت اجاب عنہ فی التعلیق الحسن بان الجمهور حملوا قولہ اذا امن علی المجاز للجمع بینہ وبین قولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قال الامام ولا الضالین فقولوا اٰمین وقالوا بان المراد اذا اراد التامین وهذا کما قال اللّٰہ تعالی اذا قمتم الی الصلوٰۃ ای اذا اردتم اقامۃ الصلوٰۃ قال الحافظ ابن حجر فی الفتح قالوا فالجمع بین الروایتین یقتضی حمل قولہ اذا امن علی المجاز هو فاذا کان معناہ اذا اراد التامین لا یستفاد منہ الجهر بالتأمین للامام من تعلیق اعلاء السنن ملخصا ۱۲۔

اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیؤمکم احدکم فاذا کبر فکبروا واذا قال غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولوا اٰمین یجبکم الله فاذا کبر ورکع فکبروا وارکعوا فان الامام یرکع قبلکم ویرفع قبلکم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فتلك بتلك قال واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد یسمع الله لکم رواه مسلم **وعن** شعبة عن سلمة بن کهیل عن حجر ابی العنبس عن علقمة بن وائل عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم قرأ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقال اٰمین وخفض بها صوته رواه[1] الترمذی **وعن**

---

[1] قوله رواه الترمذی وقال الترمذی سمعت محمدا یقول حدیث سفیان اصح من حدیث شعبة فی هٰذا واخطأ شعبة فی مواضع من هٰذا الحدیث فقال عن حجر ابی العنبس وانما هو حجر بن العنبس ویکنی ابا السکن وزاد فیه عن علقمة بن وائل ولیس فیه عن علقمة وانما هو حجر بن عنبس عن وائل بن حجر انتهی قال علماءنا الحنفیة مثل شعبة خطأ کیف وهو امیر المؤمنین فی الحدیث وفی الترجیح فیما بین سفیان وشعبة اقوال وکون سفیان الثوری مدلسا وقد اتی به معنعنا وکون شعبة غیر مدلس وقد صرح فیه بالاخبار کما هو عند الطیالسی وجه حسن لترجیح شعبة علی سفیان وحجر اسم ابیه عنبس وکنیته ککنیة ابیه ابو العنبس ولا مانع من ان یکون له کنیة اخری وابو السکن لانه یکون لشخص واحد کنیتان وبهٰذا جزم ابن حبان فی کتاب الثقات وزاد فیه علقمة لا یضر لان الزیادة کان من الثقة مقبولة ولا سیما من قبل شعبة وبین فی بعض الروایات ان حجرا سمعه من علقمة عن وائل وقد سمعه من وائل نفسه کما اخرج احمد فی مسنده اما سماع علقمة عن ابیه فقد جاء مصرحا عند النسائی فی باب رفع الیدین عند الرفع

علقمة بن وائل عن ابیه انه صلی مع النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فلما بلغ
غیر المغضوب علیهم ولا الضآلین قال اٰمین وخفض بها صوته رواه الحاکم
وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاه وعنه عن ابیه انه صلی مع النبی صلی اللّٰه علیه وسلم
فلما بلغ غیر المغضوب علیهم ولا الضآلین قال اٰمین واخفی بها صوته رواه
احمد وابوداؤد الطیالسی وابویعلی والطبرانی والدارقطنی وعن

من الرکوع وعند البخاری فی جزء رفع الیدین روایة ابی نعیم وعند مسلم من
حدیث القصاص من طریق سماك وعند الترمذی فی کتاب الحدود فتحلیل
البخاری هٰذا الحدیث بکون حدیث سفیان اصح من حدیث شعبة وقوله
انما هو حجر بن العنبس وقوله لیس فیه عن علقمة وقوله ولد علقمة بن وائل
بعد موت ابیه بستة اشهر لم یثبت والذی ولد بعد موت ابیه انما هو عبدالجبار
بن وائل انتهی هٰذا ملخص ما فی التعلیق الحسن والبنایة وماروی من الجهر بها
یحمل علی التعلیم کما کان صلی اللّٰه علیه وسلم یجهر بالاٰیة احیانا فی الظهر ومما
یستأنس به لهٰذا القول ما اخرجه الحافظ ابوبشر الدولابی فی کتاب الاسماء
والکنی عن وائل بن حجر رأیت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم حین فرغ من الصلوٰة
حتی رأیت خده من هٰذا الجانب ومن هٰذا الجانب وقرأ غیر المغضوب علیهم
ولا الضآلین فقال اٰمین یمد بها صوته ما اراه الا یعلمنا قیل فیه یحیی بن سلمة
قواه الحاکم فیرجح الاخفاء بذلك وبالقیاس علی سائر الاذکار والادعیة ولان
اٰمین لیس من القراٰن اجماعا فلا ینبغی ان یکون علی صوت القراٰن وباخفائها
یقع التمیز بین القراٰن وغیره فانه اذا جهر بها مع الجهر بالفاتحة یلبس انها من القراٰن
کما انه لا یجوز کتابته فی المصحف ولهٰذا اجمعوا علی اخفاء التعوذ لکونه لیس من

ابی وائل قال لم یکن عمر وعلی رضی اللہ عنہما یجہران بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بآمین رواہ الطبرانی فی تہذیب الآثار وعن ابی زہیر النمیری قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فاتینا علی رجل قد الح فی المسئلۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوجب ان ختم فقال رجل من القوم بای شئ یختم قال بآمین رواہ ابوداؤد وعن ابی قتادۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظہر فی الاولیین بام الکتاب وسورتین وفی الرکعتین الاخریین بام الکتاب ویسمعنا الآیۃ احیانا ویطول فی الرکعۃ الاولی ما لا یطیل فی الرکعۃ الثانیۃ وھکذا فی العصر وھکذا فی الصبح متفق علیہ وعن علقمۃ بن قیس ان عبد اللہ بن مسعود کان لا یقرأ خلف الامام فیما یجہر فیہ وفیما یخافت فیہ فی الاولیین ولا فی الاخریین واذا صلی وحدہ قرأ فی الاولیین بفاتحۃ الکتاب وسورۃ ولم یقرأ فی الاخریین شیئا رواہ محمد وعن علی وابن مسعود انہما قالا اقرأ فی الاولیین وسبح فی الاخریین رواہ ابن ابی شیبۃ وفی التعلیق الممجد بہ اخذ اصحابنا فقالوا لا تجب قراءۃ فی الاخریین فی الفرائض فان سبح فیہما او قام ساکتا اجزأہ وبہ قال الثوری والاوزاعی وابراہیم النخعی وسلف اھل العراق انتہی وعن عمر انہ کتب الی ابی موسی ان اقرأ فی الصبح بطوال المفصل رواہ الترمذی وعبد الرزاق وروی البیہقی نحوہ وعن جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الفجر بق والقرآن المجید ونحوھا وکانت

القرآن والخلاف بالجہر بالبسملۃ مبنی علی انہ من القرآن ام لا انتہی ھذا ملخص ما فی المرقات والبنایۃ والتعلیق الحسن ۱۲ ۔

صلاته بعد تخفيفا رواه مسلم وعن عمرو بن حريث انه سمع النبي صلى الله
عليه وسلم يقرأ في الفجر والليل اذا عسعس رواه مسلم وعن ابي هريرة
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الفجر يوم الجمعة بالم تنزيل في الركعة
الاولى وفي الثانية هل اتى على الانسان متفق عليه قال العيني وفي المحيط
بشرط ان يقرأ غير ذلك احيانا لئلا يظن الجاهل انه لا يجوز غيره وعن
ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في صلوٰة
الظهر في الركعتين الاوليين في كل ركعة قدر ثلثين اٰية رواه مسلم وفي
رواية للترمذي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قرأ في الظهر قدر تنزيل
السجدة قال العيني وابن الهمام فدل على انه كان يقرأ في ركعتي الظهر مثل
ما يقرأ في الفجر انتهى وعن جابر بن سمرة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم كان يقرأ في العصر بالسماء ذات البروج والسماء والطارق وشبههما
رواه الترمذي وابو داؤد فدل على ان النبي صلى الله عليه وسلم كان
يقرأ في ركعتي العصر باوساط المفصل كما اشير اليه في عمدة الرعاية والعناية
وعن عمر انه كتب الى ابي موسى ان اقرأ في المغرب بقصار المفصل
رواه الترمذي وعبد الرزاق وروى ابن ابي شيبة نحوه وعن ابي بكر
انه قرأ في المغرب بقصار المفصل رواه الترمذي وعن جابر بن سمرة
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في صلاة المغرب ليلة الجمعة قل
يا ايها الكافرون وقل هو الله احد رواه البغوي في شرح السنة ورواه
ابن ماجة عن ابن عمر الا انه لم يذكر ليلة الجمعة وعن عمر انه
كتب الى ابي موسى الاشعري ان اقرأ في العشاء بوسط المفصل رواه
عبد الرزاق وعن عثمان بن عفان انه كان يقرأ في العشاء بسور من

اوساط المفصل رواه الترمذی وعن البراء قال سمعت النبی صلی الله
علیه وسلم يقرأ فی العشاء والتين والزيتون وما سمعت احدا احسن
صوتا منه متفق علیه وعن سليمان بن يسار عن ابی هريرة قال
ماصليت وراء احد اشبه صلاة برسول الله صلی الله علیه وسلم من فلان
قال سليمان صليت خلفه فكان يطيل الركعتين الاوليين من الظهر و
يخفف الاخريين ويخفف العصر ويقرأ فی المغرب بقصار المفصل ويقرأ
فی العشاء بوسط المفصل ويقرأ فی الصبح بطوال المفصل رواه النسائی۔
وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال ما من المفصل سورة
صغيرة ولا كبيرة الا قد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم يؤم بها الناس
فی الصلاة المكتوبة رواه مالك وعن عبيد الله بن ابی رافع قال
استخلف مروان ابا هريرة علی المدينة وخرج الی مكة فصلی لنا ابو هريرة
الجمعة فقرأ سورة الجمعة فی السجدة الاولی وفی الآخرة اذا جاءك
المنافقون فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم يقرأ بهما يوم الجمعة
رواه مسلم وعن النعمان بن بشير قال كان رسول الله صلی الله علیه
وسلم يقرأ فی العيدين وفی الجمعة بسبح اسم ربك الاعلی وهل اتاك
حديث الغاشية قال واذا اجتمع العيد والجمعة فی يوم واحد قرأ بهما
فی الصلاتين رواه مسلم وعن عبيد الله ان عمر بن الخطاب سأل
ابا واقد الليثی ما كان يقرأ به رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الاضحی
والفطر فقال كان يقرأ فيهما بق والقرآن المجيد واقتربت الساعة رواه مسلم
وعن ابی هريرة قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قرأ فی ركعتی
الفجر قل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد رواه مسلم وعن ابن عباس

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی رکعتی الفجر قولوا امنا باللہ وما
انزل الینا والتی فی ال عمران قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا
وبینکم رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن مسعود قال ما احصی ما سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الرکعتین بعد المغرب وفی
الرکعتین قبل صلاۃ الفجر بقل یا ایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد
رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ الا انہ لم یذکر بعد المغرب
وعن جابر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اصحابہ
فقرأ علیھم سورۃ الرحمن من اولھا الی اٰخرھا فسکتوا فقال لقد قرأتھا
علی الجن لیلۃ الجن فکانوا احسن مردودا منکم کنت کلما اتیت علی قولہ
فبأی اٰلاء ربکما تکذبان قالوا لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد
رواہ الترمذی وقال ھٰذا حدیث غریب وعن ابن عباس رضی اللہ
عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرأ سبح اسم ربک الاعلی قال
سبحان ربی الاعلی رواہ احمد وابوداؤد وعن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ منکم بالتین والزیتون فانتھی الی
الیس اللہ باحکم الحاکمین فلیقل بلی وانا علی ذٰلک من الشاھدین ومن
قرأ لا اقسم بیوم القیامۃ فانتھی الی الیس ذٰلک بقادر علی ان یحیی الموتی
فلیقل بلی ومن قرأ والمرسلات فبلغ فبأی حدیث بعدہ یؤمنون فلیقل
اٰمنا باللہ رواہ ابوداؤد والترمذی الی قولہ وانا علی ذٰلک من الشاھدین
قال علماءنا ان کلا من الامام والمقتدی فی مثل ھٰذہ الاشیاء سواء فلا
یسأل المقتدی الجنۃ عند ایات الترغیب ولا یتعوذ من النار عند ایات
الترھیب ولا یسبح عند ایات التسبیح ولا یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عند سماع اسمه بل يستمع وينصت لاطلاق الأيات والاحاديث الدالة على
الانصات ولان وظيفته الاستماع والانصات فلا يشتغل بما يخله وكذا
الامام لايشتغل بغير القرآن لان النبی صلی اللہ علیه وسلم لم يفعله
فيها وكذا الائمة من بعده الی يومنا هذا فكان من المحدثات ولانه
ثقيل على القوم فيكره وما ورد حمل على النفل منفردا وعلى خارج الصلوٰة
ايضاً هذا ملخص مافى ردالمحتار وعمدة الرعاية۔

باب الركوع

وقول الله عزوجل فسبح باسم ربك العظيم وقوله سبح اسم ربك الاعلى
وقوله ياايها الذين آمنوا اركعوا واسجدوا **وعن** انس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اقيموا الركوع والسجود فوالله انى لاراكم من بعدى متفق عليه
وعن ابى مسعود الانصارى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لاتجزئ صلاة الرجل حتى يقيم ظهره فى الركوع والسجود رواه ابوداؤد
والترمذى والنسائى وابن ماجة والدارمى وقال الترمذى هذا حديث
حسن صحيح **وعن** البراء قال كان ركوع النبى صلى الله عليه وسلم
وسجوده وبين السجدتين واذا رفع من الركوع ماخلا القيام والقعود
قريبا من السواء متفق عليه **وعن** انس قال كان النبى صلى الله عليه
وسلم اذا قال سمع الله لمن حمده قام حتى نقول قد اوهم ثم يسجد ويقعد
بين السجدتين حتى نقول قد اوهم رواه مسلم **وعن** ابى قتادة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسوأ الناس سرقة الذى يسرق
من صلاته قالوا يا رسول الله وكيف يسرق من صلاته قال لايتم ركوعها

ولا سجودها رواه احمد وعن النعمان بن مرة ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال ما ترون فی الشارب والزانی والسارق وذلك قبل ان تنزل فیهم الحدود
قالوا الله ورسوله اعلم قال هن فواحش وفیهن عقوبة واسوأ السرقة الذی
یسرق من صلاته قالوا وکیف یسرق صلاته یارسول الله قال لایتم رکوعها
ولا سجودها رواه مالك واحمد وروی الدارمی نحوه وعن شقیق
قال ان حذیفة رأی رجلا لایتم رکوعه ولا سجوده فلما قضی صلاته دعاه
فقال له حذیفة ما صلیت قال واحسبه قال ولومت مت علی غیر
الفطرة التی فطر الله محمدا صلی الله علیه وسلم رواه البخاری وعن
طلق بن علی الحنفی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاینظر الله
عزوجل الی صلاة عبد لایقیم فیها صلبه بین خشوعها وسجودها
رواه احمد وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
الا انی نهیت ان اقرأ القرآن راکعا وساجدا فاما الرکوع فعظموا فیه الرب
واما السجود فاجتهدوا فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم رواه مسلم وعن
عائشة رضی الله عنها قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یکثر ان یقول
فی رکوعه وسجوده سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفرلی یتأول القرآن
متفق علیه وعنها ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول فی رکوعه وسجوده
سبوح قدوس رب الملائکة والروح رواه مسلم وعن عوف بن مالك
قال قمت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما رکع مکث قدر سورة
البقرة یقول فی رکوعه سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمة
رواه النسائی وعن عقبة بن عامر قال لما نزلت فسبح باسم
ربك العظیم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اجعلوها فی رکوعکم

فلما نزلت سبح اسم ربك الاعلى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوها
في سجودكم رواه الترمذي وابوداؤد وابن ماجة والطحاوي والدارمي قال
الطحاوي يجوز ان يكون ما كان من النبي صلى الله عليه وسلم في الأثار الاول
انما كان قبل نزول الأيتين اللتين ذكرنا في حديث عقبة فصار ذلك ناسخا لما قد
تقدم منه قبل ذلك انتهى ملتقطا وفي الدر المختار لا يأتي في ركوعه وسجوده
بغيرا لتسبيح على المذهب وما ورد محمول على النفل انتهى قال الحلبي فان الامر
فيه واسع انتهى وعن عبد الله بن ابي اوفى قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا رفع ظهره من الركوع قال سمع الله لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد
ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شئ بعد رواه مسلم وعن
ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع رأسه
من الركوع قال اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت
من شئ بعد اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد وكلنا لك عبد اللهم
لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد رواه
مسلم وفي الدر المختار ليس بعد رفعه من الركوع دعاء وما ورد محمول على النفل
لما مر وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فانه من وافق
قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه متفق عليه وفي رواية ابن
ماجة والنسائي اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا ولك
الحمد قال علماءنا هذه قسمة لانه قسم التسميع والتحميد فجعل التسميع
للامام والتحميد للمأموم وانها تنافي الشركة فلهذا لا يأتي المؤتم بالتسميع
ولا الامام بالتحميد كذا في الهداية والبناية وعن ابي هريرة ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قال ربنا ولک الحمد رواہ ابن ماجۃ **وفی** روایۃ للبخاری ومسلم عنہ ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حین یرفع صلبہ من الرکوع ثم یقول وھو قائم ربنا ولک الحمد **قال** علماءنا فھو محمول علی حالۃ الانفراد والمنفرد یجمع بین الذکرین کذا فی الھدایۃ والبنایۃ **وعن** عون بن عبد اللہ عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع احدکم فقال فی رکوعہ سبحان ربی العظیم ثلاث مرات فقد تم رکوعہ وذٰلک ادناہ واذا سجد فقال فی سجودہ سبحان ربی الاعلی ثلاث مرات فقد تم سجودہ وذٰلک ادناہ رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ **وعن** ابن جبیر قال سمعت انس بن مالک یقول ما صلیت وراء احد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشبہ صلاۃ بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھٰذا الفتی یعنی عمر بن عبد العزیز قال فحزرنا رکوعہ عشر تسبیحات وسجودہ عشر تسبیحات رواہ ابوداؤد والنسائی **قال** علماءنا بھٰذا الخبر وبحدیث ان اللہ وتر یحب الوتر یستدل لما ذکرہ صاحب الھدایۃ یستحب ان یزید علی الثلٰث فی الرکوع والسجود بعد ان یختم بالوتر لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یختم بالوتر انتہٰی

باب السجود وفضلہ

وقول اللہ عز وجل ویخرون للاذقان سجدا وقولہ **واسجد واقترب**

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم علی الجبھۃ والیدین والرکبتین واطراف القدمین ولا نکف الثیاب ولا الشعر متفق علیہ **وعنہ** قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

امرت ان اسجد علی سبعة اعظم علی الجبهة واشار بیده علی انفه و الیدین و الرکبتین واطراف القدمین ولا نکف الثیاب والشعر رواه البخاری فی باب السجود علی الانف قال علی القاری ظاهر الحدیث ان الجبهة والانف فی حکم عضو واحد لانه قال فی الحدیث سبعة فان جعلا عضوین صارت ثمانیا فمن ثم قال ابو حنیفة یجوز السجدة علی الانف فقط لوقوع اسم السجود علیه انتهی وفی جامع الآثار یعلم من الاشارة ان السجود علی الانف کالسجود علی الجبهة انتهی وعن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال امرت ان اسجد علی سبعة لا اکف الشعر ولا الثیاب الجبهة والانف والیدین والرکبتین والقدمین رواه النسائی قال العینی فی البنایة فی بعض طرق حدیث ابن عباس امر النبی صلی الله علیه وسلم ان یسجد علی سبعة اعظم الجبهة والانف هذا هو المراد من ذکر الجبهة والانف فی الروایة السابقة لئلا تصیر ثمانیة وعن العباس بن عبد المطلب انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا سجد العبد سجد معه سبعة آراب وجهه وکفاه ورکبتاه وقدماه رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح قال العینی فی شرح الهدایة ذکر الطبری فی تهذیب الآثار ان حکم الجبهة والانف سواء وعن طاؤس انه سئل عن الانف فقال الیس من الوجه وقال ابو هلال سئل ابن سیرین عن الرجل یسجد علی انفه فقال اوما تقرء فی القرآن ویخرون للاذقان سجدا الآیة فالله تعالی مدحهم علی خرورهم علی الاذقان فی السجود فاذا لم یسقط السجود بالذقن اجماعا یصرف الجواز الی الانف لانه اقرب الیه بخلاف الجبهة اذ الانف فاصل بینهما وقال تقی الدین هو قول مالک و ذکر

فی المبسوط جواز الاقتصار علی الانف عن ابن عمر انتهی ولکن لایجوز الاقتصار علی الانف الامن عذر لمارواه ابوداؤد والنسائی وغیرهما عن ابی حمید حدیثا طویلا فی صفة صلاته فیه ثم سجد فامکن انفه وجبهته ونحی یدیه وعن وائل قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یضع انفه مع جبهته فی السجدة رواه الطبرانی وابویعلی وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رؤی علی جبهته وعلی ارنبته اثر طین من صلاة صلاها بالناس رواه ابوداؤد وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اعتدلوا فی السجود ولا یبسط احدکم ذراعیه انبساط الکلب متفق علیه وعن عبد الرحمن بن شبل قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن نقرة الغراب وافتراش السبع وان یوطن الرجل المکان فی المسجد کما یوطن البعیر رواه ابوداؤد والنسائی والدارمی وعن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا سجدت فضع کفیك وارفع مرفقیك رواه مسلم وعن میمونة قالت کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا سجد جافی بین یدیه حتی لوان بهمة ارادت ان تمر تحت یدیه مرت رواه ابوداؤد ولمسلم بمعناه قالت کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا سجد لوشاءت بهمة ان تمر بین یدیه لمرت وعن عبد اللہ بن مالك بن بحینة قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا سجد فرج بین یدیه حتی یبدو بیاض ابطیه متفق علیه وعن وائل بن حجر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا سجد[1] وضع رکبتیه قبل

[1] قوله اذا سجد وضع رکبتیه قبل یدیه وبه قال ابوحنیفة والشافعی قاله فی المرقات ۱۲

يديه واذا[1] نهض رفع يديه قبل ركبتيه رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی
وابن ماجة والدارمی وقال الترمذی هٰذا الحديث حسن غريب وقال الحاكم
صحيح على شرط مسلم وصححه ابن حبان وعن نافع ان ابن عمر كان يقول
من وضع جبهته بالارض فليضع كفيه على الذی وضع عليه جبهته ثم اذا
رفع فليرفعهما فان اليدين تسجدان كما يسجد الوجه رواه مالك وعن
علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علی انی احب
لك ما احب لنفسی واكره لك ما اكره لنفسی لا تقع بين السجدتين رواه
الترمذی وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
قرأ ابن اٰدم السجدة فسجد اعتزل الشيطان يبكی يقول يا ويلتی امر ابن
اٰدم بالسجود فسجد فله الجنة وامرت بالسجود فابيت فلی النار رواه مسلم
وعن ربيعة بن كعب قال كنت ابيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاتيته بوضوئه وحاجته فقال لی سل فقلت اسألك مرافقتك فی الجنة
قال اوغير ذٰلك قلت هو ذاك قال فاعنی على نفسك بكثرة السجود رواه مسلم
وعن معدان بن طلحة قال لقيت ثوبان مولی رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقلت اخبرنی بعمل اعمله يدخلنی الله به الجنة فسكت ثم سألته
فسكت ثم سألته الثالثة فقال سألت عن ذٰلك رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال عليك بكثرة السجود لله فانك لا تسجد لله سجدة الا رفعك الله بها درجة وحط
عنك بها خطيئة قال معدان ثم لقيت ابا الدرداء فسألته فقال لی مثل

---

[1] قوله واذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه وبهٰذا قال ابوحنيفة وخالفه الشافعی لان مذهبه
انه يسن ان يعتمد فی قيامه على بطن راحتيه واصابعه مبسوطة على الارض كذا فی المرقاة ۱۲

ما قال لی ثوبان رواه مسلم وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرب مایکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا الدعاء رواہ مسلم وعنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجودہ اللھم اغفرلی ذنبی کلہ دقہ وجلہ واولہ واٰخرہ وعلانیتہ وسرہ رواہ مسلم وعن عائشة رضی اللہ عنہا قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلة من الفراش فالتمستہ فوقعت یدی علی بطن قدمیہ وھو فی المسجد وھما منصوبتان وھو یقول اللھم انی اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذبك منك لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك رواہ مسلم وعن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین السجدتین اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وعافنی وارزقنی رواہ ابوداؤد والترمذی وعن حذیفة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول بین السجدتین رب اغفرلی رواہ النسائی والدارمی وقال لیس بین السجدتین ذکر مسنون وکذا لایأتی فی سجودہ بغیر التسبیح علی المذھب وما ورد محمول علی التنفل فان الامر فیہ واسع کذا فی الدر المختار والکبیری ولکن قال ابن عابدین فی رد المحتار ینبغی ان یندب الدعاء بالمغفرة بین السجدتین خروجا من خلاف الامام احمد ولم ار من صرح بذلك عندنا لکن صرحوا باستحباب مراعاة الخلاف

باب التشھد

عن علی بن عبد الرحمن المعاوی قال رانی عبد اللہ بن عمر وانا اعبث بالحصا فی الصلوٰة فلما انصرف نھانی وقال اصنع کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یصنع فقلت کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع قال اذا جلس
فی الصلوٰۃ وضع کفہ الیمنی علی فخذہ الیمنی وقبض اصابعہ کلہا واشار
باصبعہ التی تلی الابہام ووضع کفہ الیسری علی فخذہ الیسری رواہ ابوداؤد
وسلم وقال امام ابن الہمام ولاشک ان وضع الکف مع قبض الاصابع لا
یتحقق فالمراد واللہ اعلم وضع الکف ثم قبض الاصابع بعد ذٰلک عند الاشارۃ
انتہی وعن وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیف یصلی فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث وفیہ
ثم جلس فافترش رجلہ الیسری ووضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری
وحد مرفقہ الیمنی علی فخذہ الیمنی وقبض ثنتین وحلق حلقۃ ورأیتہ
یقول ھکذا وحلق بشر الابہام والوسطی واشار بالسبابۃ رواہ ابوداؤد
وعن عبد اللہ بن الزبیر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یشیر باصبعہ اذا دعا ولا یحرکھا رواہ ابوداؤد والنسائی وزاد ابوداؤد
ولا یجاوز بصرہ اشارتہ وفی روایۃ لاحمد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لھی اشد علی الشیطان من الحدید وعن ابی ھریرۃ قال ان
رجلا کان یدعو باصبعیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد احد
رواہ الترمذی والنسائی والبیہقی فی الدعوات الکبیر وعن عاصم بن
کلیب عن ابیہ عن جدہ قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وھو یصلی وقد وضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری ووضع یدہ الیمنی
علی فخذہ الیمنی وقبض اصابعہ وبسط السبابۃ وھو یقول یا مقلب
القلوب ثبت قلبی علی دینک رواہ الترمذی فی کتاب الدعوات عن
جامعہ وفی السعایۃ ھٰذا الحدیث یدل علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بعد ما عقد استمر علیہ ولم یرجع الی ما کان علیہ انتہی وقال علی القاری
فی تزئیین العبارۃ والصحیح المختار عند جمہور اصحابنا ان یضع کفیہ علی
فخذیہ ثم عند وصولہ الی کلمۃ التوحید یعقد الخنصر والبنصر ویحلق
الوسطی والابہام ویشیر بالمسبحۃ رافعا لہا عند النفی واضعا عند الاثبات
ثم یستمر علی ذلک انتہی وعن عبد اللہ بن مسعود قال کنا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا نعلم شیأ فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قولوا فی کل جلسۃ التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایہا النبی
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان
لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ رواہ النسائی وعن
ابی معمر قال سمعت عبد اللہ یقول علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
التشہد کما یعلمنا السورۃ من القرآن وکفہ بین یدیہ التحیات للہ والصلوٰت
والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی
عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ و
رسولہ رواہ النسائی وروی البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن
ماجۃ نحوہ وقال الترمذی حدیث ابن مسعود قد روی عنہ من غیر وجہ
وہو اصح حدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی التشہد والعمل علیہ
عند اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدہم
من التابعین وہو قول سفیان الثوری وابن المبارک واحمد واسحاق وقال
البزار اصح حدیث عندی فی التشہد حدیث ابن مسعود روی عن نیف وعشرین
وجہا ولا یعلم روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثبت منہ ولا اصح
اسنادا ولا اشہر رجالا ولا اشد تظافرا بکثرۃ الاسانید وقال مسلم

انما اجتمع الناس علی تشهد ابن مسعود لان اصحابه لایخالف بعضهم بعضا وغیره
قد اختلف اصحابه وقال محمد بن یحیی الذهلی حدیث ابن مسعود اصح
ما روی فی التشهد وروی الطبرانی فی الکبیر عن بریدة بن الخصیب
قال ما سمعت احسن من تشهد ابن مسعود کذا ذکره الحافظ ابن حجر
وعن القاسم بن مخیمرة قال اخذ علقمة بیدی فحدثنی ان
عبد الله بن مسعود اخذ بیده وان رسول الله صلی الله علیه وسلم
اخذ بید عبد الله فعلمه التشهد فی الصلوٰة رواه ابوداؤد ورواه
امامنا ابوحنیفة وقال اخذ حماد بن سلیمان بیدی وعلمنی التشهد
وقال حماد اخذ ابراهیم بیدی وعلمنی التشهد وقال ابراهیم
اخذ علقمة بیدی وعلمنی التشهد وقال علقمة اخذ عبد الله بن
مسعود بیدی وعلمنی التشهد وقال عبد الله اخذ رسول الله صلی الله
علیه وسلم بیدی وعلمنی التشهد کما یعلمنی السورة من القرآن
ذکره ابن الهمام وعن عبد الله انه قال اخذت التشهد من
فی رسول الله صلی الله علیه وسلم ولقننیها کلمة کلمة رواه الطحاوی
وقال محمد وکان عبد الله بن مسعود رضی الله عنه یکره ان یزاد
فیه حرف اوینقص منه حرف وعن ابن عمر قال کان ابوبکر
یعلمنا التشهد علی المنبر کما تعلمون الصبیان الکتاب ثم ذکر مثل تشهد
ابن مسعود سواء رواه الطحاوی وعن عائشة قالت هذا تشهد
النبی صلی الله علیه وسلم التحیات لله الخ مثل تشهد ابن مسعود
رواه البیهقی وقال النووی فی الخلاصة سنده جید وفی السعایة
وفیه فائدة حسنة وهی ان تشهده علیه الصلوٰة والسلام بلفظ

تشهدنا انتهى وعن خصيف انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم في المنام فقال يا رسول الله ان الناس قد اختلفوا في التشهد فقال عليك بتشهد ابن مسعود رواه الترمذي ذكره الزيلعي وابن الهمام وابن حجر والعيني وعن ابن مسعود كان يقول من السنة اخفاء التشهد رواه ابوداؤد والترمذي وقال هذا حديث حسن غريب وعنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في الركعتين الاولين كانه[1] على الرضف حتى يقوم رواه الترمذي وابوداؤد والنسائي وفي رواية لاحمد عن النبي صلى الله عليه وسلم ثم ان كان في وسط الصلاة نهض حين يفرغ من تشهده۔

باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم وفضلها

قال الله عز وجل ان الله وملائكته يصلون على النبي يايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما عن فضالة بن عبيد قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم قاعد اذ دخل رجل فصلى فقال اللهم اغفر لي وارحمني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجلت ايها المصلي اذا صليت فقعدت

---

[1] قوله كانه على الرضف حتى يقوم يعني لا يلبث في التشهد الاولى كثيرا بل يخففه ويقوم مسرعا لكن هو قاعد على حجر حار فيكون مكتفيا بالتشهد دون الصلوة والدعاء على مذهبنا او مكتفيا بالتشهد والصلوة على الدعاء عند الشافعية كذا في المرقات ۱۲۔

فاحمد الله بما هو اهله وصل علی ثم ادعه قال ثم صلی رجل اٰخر بعد ذٰلك
فحمد الله وصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال له النبی صلی الله علیه
وسلم ایها المصلی ادع تجب رواه الترمذی وروی ابوداوٗد والنسائی نحوه
وعن عبد الله بن مسعود قال کنت اصلی والنبی صلی الله علیه وسلم
وابوبکر وعمر معه فلما جلست بدأت بالثناء علی الله تعالی ثم الصلاة
علی النبی صلی الله علیه وسلم ثم دعوت لنفسی فقال النبی صلی الله علیه
وسلم سل تعطه سل تعطه رواه الترمذی وعن عمر بن الخطاب
رضی الله عنه قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منها
شیٔ حتی تصلی علی نبیك رواه الترمذی وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی
قال لقینی کعب بن عجرة فقال الا اهدی لك هدیة سمعتها من النبی
صلی الله علیه وسلم فقلت بلی فاهدها لی فقال سألنا رسول الله صلی الله
علیه وسلم فقلنا یارسول الله کیف الصلاة علیکم اهل البیت فان الله
قد علمنا کیف نسلم علیك قال قولوا اللهم صل علی محمد وعلی اٰل محمد
کما صلیت علی ابراهیم وعلی اٰل ابراهیم انك حمید مجید اللهم بارك
علی محمد وعلی اٰل محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی اٰل ابراهیم انك حمید
مجید متفق علیه الا ان مسلما لم یذکر علی ابراهیم فی الموضعین وعن
ابی حمید الساعدی قال قالوا یارسول الله کیف نصلی علیك فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم قولوا اللهم صل علی محمد وازواجه وذریته کما
صلیت علی اٰل ابراهیم وبارك علی محمد وازواجه وذریته کما بارکت
علی اٰل ابراهیم انك حمید مجید متفق علیه وعن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سره ان یکتال بالمکیال الاوفی

اذا صلى علينا اهل البيت فليقل اللهم صل على محمد النبي الامى وازواجه امهات المؤمنين وذريته واهل بيته كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد رواه ابوداود وفى السعاية ان السنة المؤكدة هو مطلق الصلوٰة بعد التشهد لاخصوص بعض الفاظها واليه يشير كلام عامة فقهائنا الا انهم اختلفوا فى ان اى لفظ مختار ففى غنية المستملى المختار فى صفة الصلوٰة على ما ذكره فى الكفاية والزاهدى فى القنية وشرح القدورى ان محمدا سئل عنه فقال يقول اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد وهى الموافقة لما فى الصحيحين من حديث كعب ونقل صاحب الذخيرة عن كتاب الحج على اهل المدينة لعيسى بن ابان ان محمدا سئل عن كيفية الصلوٰة فاجاب بما مر انتهى وعن عبد الرحمن بن عوف قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى دخل نخلا فسجد فاطال السجود حتى خشيت ان يكون الله تعالى قد توفاه قال فجئت انظر فرفع رأسه فقال مالك فذكرت له ذلك قال فقال ان جبريل عليه السلام قال لى الا ابشرك ان الله عزوجل يقول لك من صلى عليك صلاة صليت عليه ومن سلم عليك سلمت عليه رواه احمد وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على واحدة صلى الله عليه عشرا رواه مسلم وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على صلاة واحدة صلى الله عليه عشر صلوات وحطت عنه عشر خطيئات ورفعت له عشر درجات رواه النسائى وعن ابى طلحة ان رسول الله صلى الله عليه

وسلم جاء ذات یوم و البشر فی وجهه فقال جاءنی جبریل فقال ان ربك
یقول اما یرضیك یا محمد ان لا یصلی علیك احد من امتك الا صلیت
علیه عشرا و لا یسلم علیك احد من امتك الا سلمت علیه عشرا رواه
النسائی و الدارمی وعن عبد الله بن عمرو قال من صلی علی النبی صلی الله علیه وسلم
واحدة صلی الله علیه وملائكته سبعین صلاة رواه احمد وعن
رویفع ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من صلی علی محمد وقال
اللهم انزله المقعد المقرب عندك یوم القیامة وجبت له شفاعتی
رواه احمد وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم اولی الناس بی یوم القیامة اکثرهم علی صلاة رواه الترمذی وعن
ابی بن کعب قال قلت یا رسول الله انی اکثر الصلاة علیك فکم اجعل لك
من صلاتی فقال ماشئت قلت الربع قال ماشئت فان زدت فهو خیر لك
قلت النصف قال ماشئت فان زدت فهو خیر لك قلت فالثلثین قال
ماشئت فان زدت فهو خیر لك قلت اجعل لك صلاتی کلها قال اذا تکفی
همك ویکفر لك ذنبك رواه الترمذی وعن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم رغم انف رجل ذکرت عنده فلم یصل علی
ورغم انف رجل دخل علیه رمضان ثم انسلخ قبل ان یغفر له ورغم
انف رجل ادرك عنده ابواه الکبر او احدهما فلم یدخلاه الجنة رواه
الترمذی وعن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم البخیل الذی من ذکرت عنده فلم یصل علی رواه الترمذی
ورواه احمد عن الحسین بن علی وقال الترمذی هذا حدیث
حسن صحیح غریب وعن ابی هریرة قال سمعت رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تجعلوا بیوتکم قبورا ولا تجعلوا قبری عیدا وصلوا علیّ فان صلاتکم تبلغنی حیث کنتم رواہ النسائی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیّ عند قبری سمعتہ ومن صلی علیّ نائیا ابلغتہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام رواہ النسائی والدارمی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یسلم علیّ الا رد اللہ علیّ روحی حتی ارد علیہ السلام رواہ ابوداؤد والبیہقی فی الدعوات الکبیر۔

باب الدعاء فی التشہد

قال اللہ عزوجل واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات وقال عزوجل رب اغفرلی ولوالدیّ ولمن دخل بیتی مؤمنا وللمؤمنین والمؤمنات عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو فی الصلاۃ یقول اللہم انی اعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذبک من فتنۃ المحیا وفتنۃ الممات اللہم انی اعوذبک من المأثم ومن المغرم فقال لہ قائل ما اکثر ما تستعیذ من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ احدکم من التشہد الآخر فلیتعوذ باللہ من اربع من عذاب جہنم ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات ومن شر المسیح الدجال رواہ مسلم وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کان یعلمہم ھذا الدعاء کما یعلمھم السورۃ من القرآن یقول قولوا اللھم انی اعوذبک من عذاب جہنم واعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذبک من فتنۃ المحیا والممات رواہ مسلم۔
وعن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال قلت یارسول اللہ علمنی دعاء ادعوبہ فی صلاتی قال قل اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم متفق علیہ وعن معاذ بن جبل قال اخذ بیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لاحبک یا معاذ فقلت وانا احبک یارسول اللہ قال فلا تدع ان تقول فی دبر کل صلاۃ رب اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک رواہ احمد وابوداؤد والنسائی الا ان اباداؤد لم یذکر قال معاذ وانا احبک وعن شداد بن اوس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی صلاتہ اللھم انی اسألک الثبات فی الامر والعزیمۃ علی الرشد واسألک شکر نعمتک وحسن عبادتک واسألک قلبا سلیما ولسانا صادقا واسألک من خیر ما تعلم واعوذبک من شر ما تعلم واستغفرک لما تعلم رواہ النسائی وروی احمد نحوہ۔
وعن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی صلاتہ بعد التشہد احسن الکلام کلام اللہ واحسن الھدی ھدی محمد رواہ النسائی وعن عامر بن سعد عن ابیہ قال کنت اری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی اری بیاض خدہ رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن مسعود قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی یری بیاض خدہ الایمن

وعن یسارہ السلام علیکم ورحمة الله حتی یری بیاض خدہ الایسر رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی ولم یذکر الترمذی حتی یری بیاض خدہ ورواہ ابن ماجة عن عمار بن یاسر قال الترمذی واصح الروایات عن النبی صلی الله علیه وسلم تسلیمتان وعلیه اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین ومن بعدھم انتھی وعن سمرة قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نرد علی الامام ونتحاب وان یسلم بعضنا علی بعض رواہ ابوداؤد وفی روایة البزار وان نسلم علی ائمتنا وان یسلم بعضنا علی بعض فی الصلاة وعن سمرة بن جندب قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی صلاة اقبل علینا بوجھه رواہ البخاری وعن عبد الله بن مسعود قال لایجعل احدکم للشیطان شیأ من صلاته یری ان حقا علیه ان لاینصرف الا عن یمینه لقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم کثیرا ینصرف عن یسارہ متفق علیه وعنه قال کان اکثر انصراف النبی صلی الله علیه وسلم من صلاته الی شقه الایسر الی حجرته رواہ البغوی فی شرح السنة وعن انس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم ینصرف عن یمینه رواہ مسلم وعن البراء قال کنا اذا صلینا خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم احببنا ان نکون عن یمینه یقبل علینا بوجھه قال فسمعته یقول رب قنی عذابك یوم تبعث او تجمع عبادك رواہ مسلم وعن المغیرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لایصلی الامام فی الموضع الذی صلی فیه حتی یتحول رواہ ابوداؤد وعن ابی ھریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایعجز احدکم ان یتقدم او یتأخر او عن یمینه

اوعن شمالہ فی الصلوٰۃ یعنی فی السبحۃ رواہ ابوداؤد وعن ام سلمۃ
قالت ان النساء فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن اذا سلمن
من المکتوبۃ قمن وثبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن صلی من
الرجال ماشاء اللہ فاذا قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام الرجال
رواہ البخاری وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضّہم
علی الصلاۃ ونہاہم ان ینصرفوا قبل انصرافہ من الصلاۃ رواہ ابوداؤد

باب الذکر بعد الصلوٰۃ

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کنت اعرف انقضاء صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بالتکبیر متفق علیہ قال ابوالحسن بن بطال فی شرح البخاری یحتمل
ان یکون اراد بہ المجاہدین فان کان کذلک فہوالی الآن وعلیہ العمل ہوان المجاہدین
اذا صلوا الخمس فیستحب لہم ان یکبروا جہرا یرفعون اصواتہم لیرہبوا العدو
فان لم یحمل علی ذٰلک فیکون منسوخا بالاجماع لانہ لا نعلم احدا من
العلماء یقول بہ انتہی وفی البنایۃ قال ابوبکر الرازی قال مشائخنا
التکبیر جہرا فی غیر ایام التشریق لا یسنّ الا بازاء العدو واللصوص
وقیل وکذا فی الحریق والمخاوف کلہا انتہی وعن عبد اللہ بن الزبیر
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم من صلوٰتہ یقول بصوتہ
الاعلی لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی
کل شئ قدیر لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الٰہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ
لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الٰہ الا اللہ مخلصین لہ
الدین ولو کرہ الکافرون رواہ مسلم وفی الام حمل ذٰلک علی سبیل التعلیم

فان حصل التعلیم امسک کذا فی المرقات وقال فی المدخل ویحذر واجیہ
من الجھر بالذکر والدعاء عند الفراغ من الصلوٰۃ ان کان فی جماعۃ فان
ذلک من البدع انتہی وعن ابی امامۃ قال قیل یا رسول اللہ ای
الدعاء اسمع قال جوف اللیل الاٰخر ودبر الصلوات المکتوبات رواہ الترمذی
وعن الاسود عن ابیہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الفجر فلما سلم انحرف ورفع یدیہ ودعا رواہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف
ویؤیدہ ما رواہ ابن السنی فی کتاب عمل الیوم واللیلۃ عن انس عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما من عبد بسط کفیہ فی دبر کل صلوٰۃ ثم
یقول اللھم الھی والہ ابراھیم واسحاق ویعقوب والہ جبریل ومیکائیل
واسرافیل اسئلک ان تستجیب دعوتی فانی مضطر وتعصمنی فی دینی فانی
مبتلی وتنالنی برحمتک فانی مذنب وتنفی عنی الفقر فانی متمسکن الاکان
حقا علی اللہ عزوجل ان لا یرد یدیہ خائبین فثبت ھذہ الاحادیث
الدعاء ورفع الیدین فی الدعاء بعد الصلوٰۃ المفروضۃ عن سید الانبیاء
واسوۃ الاتقیاء صلی اللہ علیہ وسلم کما لا یخفی علی العلماء الاذکیاء قالہ
مولانا عبد الحی اللکنوی فی فتاواہ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم لم یقعد الا مقدار ما یقول
اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام رواہ مسلم
وعن الازرق بن قیس قال صلی بنا امام لنا یکنی ابارمثۃ قال صلیت
ھذہ الصلوٰۃ او مثل ھذہ الصلاۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال وکان ابوبکر وعمر یقومان فی الصف المقدم عن یمینہ وکان رجل
قد شھد التکبیرۃ الاولی من الصلوٰۃ فصلی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ثم سلم عن يمينه وعن يساره حتى رأينا بياض خديه ثم انفتل كانفتال
ابى رمثة يعني نفسه فقام الرجل الذى ادرك معه التكبيرة الاولى من
الصلاة يشفع فوثب عمر فاخذ بمنكبيه فهزه ثم قال اجلس فانه لن
يهلك اهل الكتاب الا انه لم يكن بين صلاتهم فصل فرفع النبى
صلى الله عليه وسلم بصره فقال اصاب الله بك يا ابن الخطاب رواه
ابوداؤد۔ وفى شرح المنية ان المكث مقدار اللهم انت السلام
الى آخره فصل ولا دليل على المكث اكثر من ذلك فيكره لمخالفة ما كان
دأبه عليه الصلوٰة والسلام كما هو مفهوم حديث عائشة انتهى وعن
ثوبان رضى الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انصرف
من صلاته استغفر ثلاثا وقال اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت
ياذا الجلال والاكرام رواه مسلم وعن المغيرة بن شعبة ان النبى
صلى الله عليه وسلم كان يقول فى دبر كل صلاة مكتوبة لا اله الا الله
وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير اللهم لا مانع
لما اعطيت ولا معطى لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد متفق عليه
وعن عبد الرحمن بن غنم عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من قال
قبل ان ينصرف ويثنى رجليه من صلاة المغرب والصبح لا اله الا الله
وحده لا شريك له له الملك وله الحمد بيده الخير يحيى ويميت وهو على
كل شئ قدير عشر مرات كتب له بكل واحدة عشر حسنات ومحيت عنه
عشر سيات ورفع له عشر درجات وكانت له حرزا من كل مكروه وحرزا
من الشيطان الرجيم ولم يحل لذنب ان يدركه الا الشرك وكان من
افضل الناس عملا الا رجلا يفضله يقول افضل مما قال رواه احمد

وروی الترمذی نحوه عن ابی ذر الی قوله الا الشرك ولم یذکر صلاة المغرب ولا بیده الخیر وقال هٰذا حدیث حسن صحیح غریب وعن کعب بن عجرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم معقبات لایخیب قائلهن اوفاعلهن دبر کل صلاة مکتوبة ثلاث وثلاثون تسبیحة وثلاث وثلاثون تحمیدة واربع وثلاثون تکبیرة رواه مسلم وفی شرح المنیة وقول عائشة رضی الله عنها مقدار مایقول الخ یفید انه لیس المراد انه کان یقول ذٰلك بعینه بل کان یقعد زمانا یسع ذٰلك المقدار ونحو ذٰلك من القول تقریبا لان المقدار المذکور من حیث التقریب والتخمین دون التحدید والتحقیق فلاینافی مافی هٰذه الاحادیث وعن ابی هریرة قال ان فقراء المهاجرین اتوا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا قد ذهب اهل الدثور بالدرجات العلی والنعیم المقیم فقال وما ذاك قالوا یصلون کما نصلی ویصومون کما نصوم ویتصدقون ولا نتصدق ویعتقون ولا نعتق فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم افلا اعلمکم شیأ تدرکون به من سبقکم وتسبقون به من بعدکم ولایکون احد افضل منکم الا من صنع مثل ماصنعتم قالوا بلی یارسول الله قال تسبحون وتکبرون وتحمدون دبر کل صلاة ثلاثا وثلاثین مرة قال ابوصالح فرجع فقراء المهاجرین الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا سمع اخواننا اهل الاموال بما فعلنا ففعلوا مثله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ذٰلك فضل الله یؤتیه من یشاء متفق علیه ولیس قول ابی صالح الی اخره الا عند مسلم وفی روایة للبخاری تسبحون فی دبر کل صلاة عشرا وتحمدون عشرا وتکبرون عشرا بدل ثلاثا وثلاثین وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

من سبح الله فی دبر کل صلاة ثلاثا وثلاثین وحمد الله ثلاثا وثلاثین و
کبر الله ثلاثا وثلاثین فتلك تسعة وتسعون وقال تمام المائة لا اله الا الله
وحده لاشریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شئی قدیر غفرت خطایاه
وان کانت مثل زبد البحر رواه مسلم وعن زید بن ثابت قال امرنا
ان نسبح فی دبر کل صلاة ثلاثا وثلاثین ونحمد ثلاثا وثلاثین ونکبر اربعا
وثلاثین فاتی رجل فی المنام من الانصار فقیل له امرکم رسول الله صلی الله
علیه وسلم ان تسبحوا فی دبر کل صلاة کذا وکذا قال الانصاری فی منامه
نعم قال فاجعلوها خمسا وعشرین واجعلوا فیها التهلیل خمسا وعشرین
فلما اصبح غدا علی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم فافعلوا رواه احمد والنسائی والدارمی وعن سعد
انه کان یعلم بنیه هٰؤلاء الکلمات ویقول ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم کان یتعوذ بهن دبر الصلاة اللهم انی اعوذ بك من الجبن
واعوذ بك من البخل واعوذ بك من ارذل العمر واعوذ بك من فتنة
الدنیا وعذاب القبر رواه البخاری وعن عقبة بن عامر قال
امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اقرأ بالمعوذات فی دبر کل
صلاة رواه احمد وابوداؤد والنسائی والبیهقی فی الدعوات الکبیر وعن
علی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم علی اعواد هٰذا المنبر
یقول من قرأ اٰیة الکرسی فی دبر کل صلاة لم یمنعه من دخول الجنة
الا الموت ومن قرأها حین یأخذ مضجعه امنه الله علی داره ودار جاره
واهل دویرات حوله رواه البیهقی فی شعب الایمان وفی شرح المنیة
وما روی من الاحادیث فی الاذکار عقیب الصلوٰة فلا دلالة فیها

على الاتيان بها عقيب الفرض قبل السنة بل يحمل على الاتيان بها بعد السنة ولا يخرجها تخلل السنة بينها وبين الفريضة عن كونها بعدها وعقيبها لان السنة من لواحق الفريضة وتوابعها ومكملاتها فلم تكن اجنبية منها فما يفعل بعدها يطلق عليه انه فعل بعد الفريضة وعقيبها انتهى وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان اقعد مع قوم يذكرون الله من صلاة الغداة حتى تطلع الشمس احب الى من ان اعتق اربعة من ولد اسماعيل ولان اقعد مع قوم يذكرون الله من صلاة العصر الى ان تغرب الشمس احب الى من ان اعتق اربعة رواه ابوداؤد قال ابن الملك الطلاق الارقاء والعتق عليهم على الفرض والتقدير انتهى وعن عمر بن الخطاب رضى الله عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم بعث بعثا قبل نجد فغنموا غنائم كثيرة واسرعوا الرجعة فقال رجل منا لم يخرج ما رأينا بعثا اسرع رجعة ولا افضل غنيمة من هذا البعث فقال النبى صلى الله عليه وسلم الا ادلكم على قوم افضل غنيمة وافضل رجعة قوم شهدوا صلاة الصبح ثم جلسوا يذكرون الله حتى طلعت الشمس فاولئك اسرع رجعة وافضل غنيمة رواه الترمذى وقال هذا حديث غريب وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى الفجر فى جماعة ثم قعد يذكر الله حتى تطلع الشمس ثم صلى ركعتين كانت له كاجر حجة وعمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تامة تامة تامة رواه الترمذى۔

باب مالا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ ومایباح منه

وقول الله عزوجل وقوموا لله قانتین و قوله الذین هم فی صلاتهم خاشعون عن معاویة بن الحکم قال بینا انا اصلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ عطس رجل من القوم فقلت یرحمك الله فرمانی القوم بابصارهم فقلت واثکل امیاه ماشأنکم تنظرون الیّ فجعلوا یضربون بایدیهم علی افخاذهم فلما رأیتهم یصمتوننی لکنی سکت فلما صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فبابی هو وامی مارأیت معلما قبله ولا بعده احسن تعلیما منه فوالله ما کهرنی ولا ضربنی ولا شتمنی قال ان هذه الصلوٰة لا یصلح فیها شئ من کلام الناس انما هی التسبیح والتکبیر وقراءة القرآن اوکما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت یارسول الله انی حدیث عهد بجاهلیة وقد جاءنا الله بالاسلام وان منا رجالا یأتون الکهان قال فلا تأتهم قلت ومنا رجال یتطیرون قال ذاك شئ یجدونه فی صدورهم فلا یصدنهم قال قلت ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطه فذاك رواه مسلم وقال الشافعی وفیه ان کلام الجاهل بالحکم لا یبطل الصلوٰة اذ لم یأمره باعادة الصلوٰة وقال علی القاری واطلاق الحدیث دلیل لنا فی ان الکلام مطلقا یبطل الصلاة کما ذکره فی الهدایة انتهی وفی جامع الآثار عموم شئ لکونه نکرة ووقوعه

تحت النفی یشمل کل کلام بای وجه کان انتهی وقال الطحاوی فان سأل
سائل عن المعنی الذی له لم یأمر رسول الله صلی الله علیه وسلم
معاویة بن الحکم باعادة الصلوٰۃ لما تکلم فیها قیل یجوز ان یکون
رسول الله صلی الله علیه وسلم قد امره باعادة الصلوٰۃ ولکن لم ینقل ذٰلک
فی حدیثه انتهی وعن عبد الله بن مسعود قال کنا نسلم علی النبی
صلی الله علیه وسلم وهو فی الصلوٰۃ قبل ان نأتی ارض الحبشة فیرد علینا
فلما رجعنا من ارض الحبشة اتیته فوجدته یصلی فسلمت علیه فلم یرد
علیّ حتی اذا قضی صلاته قال ان الله یحدث من امره ما یشاء وانه
احدث ان لا تتکلموا فی الصلوٰۃ فرد علیّ السلام وقال انما الصلوٰۃ لقرأة
القرآن وذکر الله فاذا کنت فیها فلیکن ذٰلک شأنک رواه ابو داؤد
وعنه قال کنا نسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم وهو فی الصلوٰۃ فیرد علینا
فلما رجعنا من عند النجاشی سلمنا علیه فلم یرد علینا فقلنا یا رسول الله کنا
نسلم علیک فی الصلوٰۃ فترد علینا فقال ان فی الصلوٰۃ لشغلا متفق علیه
وعن زید بن ارقم قال کنا نتکلم فی الصلوٰۃ یکلم الرجل صاحبه وهو
الی جنبه فی الصلوٰۃ حتی نزلت وقوموا لله قانتین فامرنا بالسکوت ونهینا
عن الکلام رواه مسلم وفی جامع الآثار اطلاق الکلام وکذا کونه منافیا
لشغل الصلوٰۃ یعم کل کلام انتهی وعن ابن عمر قال قلت لبلال کیف
کان النبی صلی الله علیه وسلم یرد علیهم حین کانوا یسلمون علیه وهو
فی الصلوٰۃ قال کان یشیر بیده رواه الترمذی ورواية النسائی نحوه وعوض
بلال صهیب وقال فی شرح المنیة یکره ان یرد المصلی السلام بالاشارة
بیده اورأسه فیتعین حمل هٰذا الحدیث علی ما قبل نسخ الکلام فان الاشارة

فی معناه کذا فی المرقات وصرح فی المنیة بانه مکروه ای تنزیهاً وفعله علیه
الصلاة والسلام لتعلیم الجواز فلا یوصف فعله بالکراهة کما حققه فی الحلیة
ومثله فی رد المحتار وعن رفاعة بن رافع قال صلیت خلف رسول الله
صلی الله علیه وسلم فعطست فقلت الحمد لله حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیه
مبارکاً علیه کما یحب ربنا ویرضی فلما صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم
انصرف فقال من المتکلم فی الصلاة فلم یتکلم احد ثم قالها الثانیة فلم
یتکلم احد ثم قالها الثالثة فقال رفاعة انا یا رسول الله فقال النبی
صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لقد ابتدرها بضعة وثلاثون ملکاً ایهم
یصعد بها رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی قال ابن الملك یدل الحدیث علی
جواز الحمد للعاطس فی الصلاة یعنی علی الصحیح المعتمد بخلاف روایة البطلان
فانها شاذة لکن الاولی ان یحمد فی نفسه او یسکت خروجاً من الخلاف علی
ما فی شرح المنیة والحدیث یمکن حمله علی ما قبل نسخ الکلام فی الصلاة
کذا فی المرقات وعن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من نابه شیٔ فی صلاته فلیسبح فانما التصفیق للنساء وفی روایة قال التسبیح
للرجال والتصفیق للنساء متفق علیه وعن کعب بن عجرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا توضأ احدکم فاحسن وضوءه ثم خرج
عامداً الی المسجد فلا یشبکن بین اصابعه فانه فی الصلوٰة رواه احمد
والترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی قال فی شرح النقایة وکره
کل هیئة فیها ترك خشوع فیکره العبث بالثوب او بالجسد او بالشعر
کتشبیك الاصابع وفرقعتها وعن ابی هریرة نهی رسول الله
صلی الله علیه وسلم عن الخصر فی الصلوٰة متفق علیه لذلك قال فی شرح النقایة

ویکرہ التخصر ای وضع الید علی الخاصرۃ وقیل التوکؤ علی المخصرۃ وھی العصا وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما الاختصار فی الصلاۃ راحۃ اھل النار رواہ البغوی فی شرح السنۃ وعن معیقیب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل یسوّی التراب حیث یسجد قال ان کنت[1] فاعلا فواحدۃ متفق علیہ وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم الی الصلاۃ فلا یمسح الحصی فان الرحمۃ تواجھہ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وفی الدر المختار یکرہ کل عمل قلیل بلا عذر وعن جابر قال کنت اصلی الظھر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فآخذ قبضۃ من الحصی لتبرد فی کفی اضعھا لجبھتی اسجد علیھا لشدۃ الحر رواہ ابوداؤد وروی النسائی نحوہ قال الشیخ السندی فی شرح النسائی علم من ھذا جواز الفعل القلیل انتھی وعن ابی قتادۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یؤم الناس وامامۃ بنت ابی العاص علی عاتقہ فاذا رکع وضعھا واذا رفع من السجود اعادھا متفق علیہ۔ وفی التعلیق الممجد ولیس فی الحدیث ما یخالف قواعد الشرع لان الآدمی طاھر وثیاب الاطفال واجسادھم محمولۃ علی الطھارۃ والاعمال فی الصلوٰۃ لا یبطلھا اذا قلت او تفرقت وانما فعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیان الجواز کذا فی شرح الزرقانی ومثلہ فی رد المحتار عن الحلیۃ وفی عمدۃ القاری عن الید الثم لا یکرہ لواحد منا لو فعل ذلک عند الحاجۃ اما بدون الحاجۃ فمکروہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عفریتا

[1] قولہ ان کنت فاعلا فواحدۃ لذلک قال فی شرح النقایۃ وکرہ قلب الحصی ای تسویتہ لیسجد علیہ الا مرۃ

من الجن تفلت البارحة ليقطع على صلاتی فامکننی الله منه فاخذته فاردت ان اربطه على سارية من سواری المسجد حتى تنظروا اليه کلکم فذکرت دعوة اخی سلیمان رب هب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی فرددته خاسئا متفق عليه قال ابن الملك يدل على ان الشيطان عينه غير نجس وان لمسه لا يبطل الصلوٰة وفيه دلالة على ان المصلی لا تبطل صلاته بخطور ما ليس من افعالها بباله وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتلوا الاسودين فی الصلوٰة الحية والعقرب رواه احمد وابو داؤد والترمذی والنسائی معناه وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلی تطوعا والباب عليه مغلق فجئت فاستفتحت فمشى ففتح لی[1] ثم رجع الى مصلاه وذکرت ان الباب كان فی القبلة رواه احمد وابو داؤد

---

[1] قوله ففتح لی ثم رجع الى مصلاه وذکر فی الحلية فی فصل المکروهات ان المشی لا يخلو اما ان يكون بلا عذر او بعذر فالاول ان كان كثيرا متواليا تفسد وان لم يستدبر القبلة وان كان كثيرا غير متوال بل تفرق فی ركعات او كان قليلا فان استدبرها فسدت صلاته للمنافی بلا ضرورة والا فلا وكره لما عرف ان ما فسد كثيره کره قليله بلا ضرورة وان كان بعذر فان كان للطهارة عند سبق الحدث او فی صلاة الخوف لم يفسدها ولم يكره قل او كثر استدبر اولا وان كان لغير ما ذکر فان استدبر معه فسدت قل او كثر وان لم يستدبر فان قل لم يفسد ولم يكره وان كان كثيرا متلاحقا افسد واما غير المتلاحق ففی كونه مفسدا او مكروها خلاف فتأمل اه ملخصا وقال فی هذا الباب والذی يظهر ان الكثير الغير المتلاحق غير مفسد ولا مكروه اذا كان لعذر مطلقا ۱۲

والترمذی وروی النسائی نحوه وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا تثاءب احدکم فی الصلوٰة فلیکظم ما استطاع فان الشیطان یدخل رواه مسلم وفی روایة البخاری عن ابی هریرة قال اذا تثاءب احدکم فی الصلوٰة فلیکظم ما استطاع ولا یقل ها فانما ذٰلکم من الشیطان یضحك منه وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم التثاءب فی الصلاة من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیکظم ما استطاع رواه الترمذی وفی اخری له ولابن ماجة فلیضع یده علی فیه وعن عدی بن ثابت عن ابیه عن جده رفعه قال العطاس والنعاس والتثاءب فی الصلاة والحیض والقیئ والرعاف من الشیطان رواه الترمذی وعن عائشة رضی الله عنها قالت سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الالتفات فی الصلاة فقال هو اختلاس یختلسه الشیطان من صلاة العبد متفق علیه وعن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزال الله عزوجل مقبلا علی العبد وهو فی صلاته مالم یلتفت فاذا التفت انصرف عنه رواه احمد وابوداؤد والنسائی والدارمی وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بنی ایاك والالتفات فی الصلاة فان الالتفات فی الصلاة هلکة فان کان لا بد ففی التطوع لا فی الفریضة رواه الترمذی وقال علی القاری والاظهر ان الحاصل من الحدیث هو ان الکراهة فی النفل دون الکراهة فی الفرض وعن ابن عباس رضی الله عنهما قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یلحظ فی الصلاة یمیناً وشمالا ولا یلوی عنقه خلف ظهره رواه الترمذی والنسائی وفی الدر المختار ورد المحتار ان الالتفات فی الصلوٰة بصدره تفسد ویکره تحریما بوجهه کله او ببعضه للنهی

وببصره یکره تنزیهاً وفی الزیلعی وشرح الملتقی للباقانی انه مباح لانه صلی اللّٰه علیه وسلم کان یلاحظ اصحابه فی صلاته بموق عینیه اھ ولا ینافی ماھنا بحمله علی عدم الحاجة وروی عن ابن عباس کان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم اذا استفتح الصلوٰة لم ینظر الا الی موضع سجوده قاله فی عمدة القاری وعن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لینتهین اقوام عن رفعهم ابصارهم عند الدعاء فی الصلاة الی السماء او لتخطفن ابصارهم رواه مسلم وقال علی القاری ای خصوصا وقت الدعاء والا فرفع الابصار مطلقا فی الصلاة مکروه وعن انس ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال یا انس اجعل بصرك حیث تسجد رواه البیهقی فی سننه الکبیر وفی روایة لابی داؤد لایجاوز بصره اشارته فحدیث ابی داؤد هذا ظاهراً یدل علی ان یکون نظره فی حال القعود الی حجره وقال فی رد المحتار المنقول فی ظاهر الروایة ان یکون منتهی بصره فی صلاته الی محل سجوده کما فی المضمرات وعلیه اقتصر فی الکنز وغیره وهذا التفصیل المذکور فی الدر المختار من تصرفات المشائخ کالطحاوی والکرخی وغیرهما کما یعلم من المطولات وعن ام سلمة قالت رأی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم غلاما لنا یقال له افلح اذا سجد نفخ فقال یا افلح ترب وجهك رواه الترمذی قال فی شرح النقایة وکره مسح جبهته من التراب فی الصلوٰة واما بعد الفراغ منها فلا یکره بل یستحب کتمانا للعبادة او خوفا من الریاء والسمعة وعن مطرف بن عبد اللّٰه بن الشخیر عن ابیه قال اتیت النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وهو یصلی ولجوفه ازیز کازیز المرجل یعنی یبکی وفی روایة قال رأیت النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یصلی وفی صدره ازیز کازیز الرحی

من البكاء رواه احمد وروى النسائي الرواية الاولى وابو داؤد الثانية قال في شرح النقاية والحاصل ان نحو الانين والبكاء بصوت ان كان لغير امر الأخرة بان كان لوجع او مصيبة تفسد الصلوٰة لان فيه اظهار التأسف والجزع فصار كانه قال عينوني وان كان لامر الأخرة بان كان بخوف ورجاء لاتفسد لانه كالدعاء والثناء وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصابه قئ او رعاف وقلس او مذى فلينصرف فليتوضأ ثم ليبن على صلاته وهو في ذلك لايتكلم رواه ابن ماجة وروى عبد الرزاق والدارقطني والبيهقي عن علي نحوه موقوفا ورواه الدارقطني مرسلا ايضا قال في النقو وابن عياش قد وثقه ابن معين وزاد في الاسناد عن عائشة والزيادة من الثقة مقبولة والمرسل عندنا وعند جمهور العلماء حجة كذا في جامع الأثار وقال العيني في البناية فان قلت استدل الخصم بحديثين احدهما مرسل والأخر ضعيف قلت لايضرنا ارساله لان المرسل عندنا حجة ويقوى الضعيف بما نقل عن الصحابة رضي الله عنهم وهو ما اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه عن علي بن ابي طالب وابي بكر الصديق وسلمان وابن عمر وابن مسعود وروى من التابعين عن علقمة وطاؤس

ك قوله ثم ليبن على صلاته الخ يعني من سبقه حدث سماوي من بدنه موجب للوضوء في الصلوٰة انصرف من فوره وتوضأ من غير ان يشتغل بشئ غير ضروري في وضوئه وبنى على صلاته عند الحنفية ان لم يعرض له ما ينافيها لهذا الحديث وان كان مقتديا فحكمه كمؤتم فلا يأتي بقراءة ولا سهو ولا يتغير فرضه بنية اقامة ويبدأ بقضاء ما فاته عكس المسبوق ثم يتابع امامه ان امكنه ادراكه والا تابعه ثم صلى ما فاته بلا قراءة وخالفنا الائمة الثلاثة فانهم قالوا اذا سبقه الحدث وهو في الصلوٰة من غير اختيار بطلت صلاته كذا في شرح المنية مع زيادة ١٢

وسالم بن عبد اللہ وسعید بن جبیر والشعبی وابراھیم النخعی وعطاء ومکحول وسعید بن المسیب وکیف یذھب الی القیاس بترک قول ھؤلاء وقولھم فیما لا یدرک بالقیاس کالنص فی کونہ راجحا علی القیاس حتی قال بعضھم فی المسئلۃ اجماع الصحابۃ فانہ روی عن ابی بکر وعمر وعثمان وعلی والعبادلۃ الثلاثۃ وانس وسلمان رضی اللہ عنھم جواز البناء والمراد اجماع فقھائھم وبقولھم یترک القیاس ھذا وروی ایضا مثل ماقلنا عن الاوزاعی وابن ابی لیلی والحسن البصری وسفیان الثوری وابی سلمۃ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنھم وعن ابراھیم فی الرجل یرعف فی الصلوٰۃ او یحدث قال یخرج ولا یتکلم الا ان یذکر اللہ یتوضأ ثم یرجع الی مکانہ فیقضی ما بقی علیہ من صلاتہ ویعتد بما صلی فان کان تکلم استقبل رواہ محمد فی الآثار وفی روایۃ لابن ابی شیبۃ عن علی رضی اللہ عنہ قال اذا رعف الرجل فی صلوٰتہ او قاء فلیتوضأ ولا یتکلم ولیبن علی صلاتہ ورجال ھذا السند علی شرط الصحیح وعن طلق بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فی الصلوٰۃ فلینصرف فلیتوضأ ولیعد الصلوٰۃ رواہ ابوداؤد وروی الترمذی مع زیادۃ ونقصان قال علی القاری الامر بالاعادۃ للوجوب اذا کان الحدث عمدا اما اذا سبقہ الحدث فالامر للاستحباب فانہ افضل للخروج عن الخلاف وعن عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر فی صلوٰۃ من الصلوٰت ثم اشار الیھم بیدہ ان امکثوا فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رجع وعلی جلدہ اثر الماء فصلی رواہ محمد فی الموطا وقال وبھذا ناخذ من سبقہ حدث فی صلوٰۃ فلا بأس ان ینصرف ولا یتکلم فیتوضأ ثم یبنی علی ما صلی وافضل ذلک

ان یتکلم ویتوضأ ویستقبل صلاتہ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا احدث احدکم فی صلاتہ فلیأخذ بانفہ ثم لینصرف رواہ ابوداؤد وعن علی قال اذا ام الرجل القوم فوجد فی بطنہ رزأ اوقیأ اورعافا فلیضع ثوبہ علی انفہ ولیأخذ بید رجل من القوم فلیقدمہ رواہ الدارقطنی وعن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احدث احدکم وقد جلس فی اخر صلاتہ قبل ان یسلم فقد جازت صلاتہ رواہ الترمذی وقال علی القاری لھذا الحدیث طرق ذکرھا الطحاوی وتعدد الطرق یبلغ الحدیث الضعیف الی حد الحسن وقال ابن الھمام وقول من یقول فی حدیث انہ لم یصح ان سلم لم یقدح لان الحجۃ لاتتوقف علی الصحۃ بل الحسن کاف۔

باب السہو

عن ابن عمر انہ قال فی الذی لایدری صلی ثلاثا ام اربعا قال یعید حتی یحفظ رواہ ابن ابی شیبۃ وفی روایۃ عنہ انہ قال اما انا فاذا لم ادر کم صلیت فانی اعید وفی روایۃ لہ عن ابن جبیر والشعبی وشریح نحوہ وعن طاؤس قال اذا صلیت فلم تدر کم صلیت فاعدھا مرۃ فان التبست علیک مرۃ اخری فلا تعدھا رواہ ابن ابی شیبۃ وروی مالک عن عطاء نحوہ وفی روایۃ للبخاری وابی داؤد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال واذا شک احدکم فی صلاتہ فلیتحر الصواب فلیتم علیہ ثم یسلم ثم یسجد سجدتین قال العلامۃ العینی تبویب ابی داؤد یدل علی انہ یبنی علی اکبر رأیہ حیث قال باب من قال یتم علی اکبر ظنہ

وعن عبد اللہ بن مسعود قال اذا شك احدكم فی صلوٰۃ فلا يدری
ثلاثا صلی ام اربعا فليتحر فلينظر افضل ظنه فان كان اكبر ظنه انها ثلاث
قام فاضاف اليها الرابعة ثم تشهد فسلم و سجد سجدتی السہو وان كان افضل
ظنه انه صلی اربعا تشهد ثم سلم ثم سجد سجدتی السہو رواه محمد فی الآثار وعن
عمرو بن دينار قال سئل ابن عمر و ابو سعيد الخدری عن رجل سہی فلم
يدر كم صلی قال يتحری اصوب ذٰلك فيتمه ثم يسجد سجدتين رواه الطحاوی
وعن ابراهيم فيمن نسی الفريضة فلا يدری اربعا صلی ام ثلاثا قال
ان كان اول نسيانه اعاد الصلوٰة وان كان يكثر النسيان يتحری الصواب وان
كان اكبر رأيه انه اتم الصلوٰة سجد سجدتی السہو وان كان اكبر رأيه انه صلی
ثلاثا اضاف اليها واحدة ثم سجد سجدتی السہو رواه محمد فی الآثار وعن
عبد الرحمن بن عوف قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم يقول من صلی
صلاة يشك فی النقصان فليصل حتی يشك فی الزيادة رواه احمد وفی
رواية الترمذی عنه قال سمعت النبی صلی اللہ عليه وسلم يقول اذا
سها احدكم فی صلاته فلم يدر واحدة صلی او ثنتين فليبن علی
واحدة فان لم يدر ثنتين صلی او ثلاثا فليبن علی ثنتين فان لم
يدر ثلاثا صلی او اربعا فليبن علی ثلاث وليسجد سجدتين قال الترمذی
هٰذا حديث حسن صحيح **فالحاصل** انه قد ثبت فی هٰذا الباب احاديث
ثلٰثة احدها اذا شك احدكم فی الصلوٰة فليستا نف اوكما قال وثانيها من
شك فی صلاته فليتحر الصواب وثالثها هٰذا الحديث الناطق بالبناء علی ما
استيقن فجمع امامنا ابو حنيفة رحمه اللہ بينها بحمل الاول علی عروض الشك
اول مرة والثانی علی صورة وقوع التحری علی احد الجانبين والثالث علی

عدم وقوع التحری علیه وهذ الکمال الجامعیة الذی ابتنی مذهب امامنا
ابی حنیفة علیه کذا فی شرح المنیة **وعن** عبد الله بن جعفر ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من شك فی صلاته فلیسجد سجدتین
بعد ما یسلم رواه ابوداؤد **وعن** ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه
وسلم سجد فی وهمه بعد السلام رواه النسائی **وعن** علقمة عن ابن مسعود سجد
سجدتی السهو بعد السلام وذکر ان النبی صلی الله علیه وسلم فعل ذلك
رواه ابن ماجة وروی الترمذی نحوه **وعن** ابن سیرین عن ابی هریرة
قال صلی بنا رسول الله علیه وسلم احدی صلاتی العشی قال ابن سیرین
قد سماها ابوهریرة ولکن نسیت انا قال فصلی بنا رکعتین ثم سلم فقام الی
خشبة معروضة فی المسجد فاتکأ علیها کانه غضبان ووضع یده الیمنی
علی الیسری وشبك بین اصابعه ووضع خده الایمن علی ظهر کفه الیسری
وخرجت سرعان القوم من ابواب المسجد فقالوا قصرت الصلاة وفی القوم
ابوبکر وعمر رضی الله عنهما فهاباه ان یکلماه وفی القوم رجل فی یدیه طول
یقال له ذوالیدین قال یارسول الله انسیت ام قصرت الصلاة فقال لم انس
ولم تقصر فقال اکما یقول ذوالیدین فقالوا نعم فتقدم فصلی ما ترك ثم سلم
ثم کبر وسجد مثل سجوده اواطول ثم رفع رأسه وکبر ثم کبر وسجد مثل سجوده
اواطول ثم رفع رأسه وکبر فربما سألوه ثم سلم فیقول نبئت ان عمران
بن حصین قال ثم سلم متفق علیه ولفظه للبخاری وفی اخری لهما فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم بدل لم انس ولم تقصر کل ذلك لم یکن فقال
قد کان بعض ذلك یارسول الله **وعن** عمران بن حصین ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم صلی العصر وسلم فی ثلاث رکعات ثم دخل منزله فقام الیه

رجل یقال لہ الخرباق وکان فی یدیہ طول فقال یا رسول اللہ فذکر لہ صنیعہ فخرج غضبان یجر رداءہ حتی انتہی الی الناس فقال اصدق ھٰذا قالوا نعم فصلی رکعۃ ثم سلم ثم سجد سجدتین ثم سلم رواہ مسلم وعن محمد ابن صالح بن علی بن عبد اللہ بن عباس قال صلیت خلف انس بن مالک صلاۃ فسہا فیہا فسجد بعد السلام ثم التفت الینا وقال اما انی لم اصنع الاکما رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یصنع رواہ الطبرانی وفی روایۃ الترمذی وابی داؤد والنسائی عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم فسہا فسجد سجدتین ثم تشہد ثم سلم قال الترمذی ھٰذا حدیث حسن غریب وروی الحاکم وابن حبان نحوہ وقال الحاکم صحیح علی شرط الشیخین وفی عمدۃ الرعایۃ ویستفاد منہ ان سجود السہو یرفع التشہد السابق فیتشہد بعدہ وعن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر خمسا فقیل لہ ازید فی الصلوٰۃ فقال وما ذاک قال صلیت خمسا فسجد سجدتین بعد ما سلم رواہ البخاری وابوداؤد وعن ثوبان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لکل سہو سجدتان بعد ما یسلم رواہ ابن ماجۃ وابوداؤد وروی احمد وعبد الرزاق والطبرانی نحوہ وعن الشعبی قال صلی بنا المغیرۃ بن شعبۃ فنہض فی رکعتین فسبح بہ القوم وسبح بہم فلما قضی صلوٰتہ سلم ثم سجد سجدتی السہو وھو جالس ثم حدثہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل بہم مثل الذی فعل رواہ الترمذی وعن المغیرۃ بن شعبۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسہا فنہض فی رکعتین فسبحنا بہ فمضی فلما اتم الصلوٰۃ وسلم سجد سجدتی السہو رواہ الطحاوی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا

قام الامام فی الرکعتین فان ذکر قبل ان یستوی قائما فلیجلس وان استوی قائما فلا یجلس ویسجد سجدتی السہو رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ۔

باب سجود القرآن.

وقول اللہ عزوجل واذا قرئ علیہم القرآن لا یسجدون[1] عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ ابن ادم السجدۃ فسجد اعتزل الشیطان یبکی یقول یا ویلہ امر[2] ابن ادم بالسجود فسجد فلہ الجنۃ وامرت بالسجود فابیت فلی النار رواہ مسلم وابن ماجۃ وفی جامع الآثار الامر للوجوب

---

[1] قولہ واذا قرئ الخ قال فی المرقات تجب سجدۃ التلاوۃ بہذہ الآیۃ والحدیث الآتی بعد علی القارئ والسامع ولو لم یکن مستمعا عند ابی حنیفۃ واصحابہ وقال مالک والشافعی واحمد تسن علی القارئ والمستمع واختلفوا فیمن لم یکن مستمعا للقراءۃ بل حصل لہ سماع علی قولین ہما وجہان لاصحاب الشافعی اصحہما فی الروضۃ الاستحباب ایضا انتہی قلت وجہ الاستدلال بہذہ الآیۃ علی وجوب سجدۃ التلاوۃ ان اللہ تعالی ذم اقواما بترک السجود فقال واذا قرئ الخ وانما یستحق الذم بترک الواجب اخذتہ من بعض الحواشی ۱۲۔

[2] قولہ امر ابن ادم بالسجود الخ والاصل ان الحکیم اذا حکی عن غیر حکیم ولم یعقبہ بالانکار دل علی انہ صواب ففیہ دلیل علی ان ابن آدم مامور بالسجدۃ والامر للوجوب مع ان آی السجدۃ تفیدہ ایضا فانہا ثلاثۃ اقسام قسم فیہ الامر الصریح وقسم یتضمن حکایۃ استنکاف الکفرۃ حیث امروا بہ وقسم فیہ حکایۃ فعل الانبیاء بالسجود وکل من الامتثال والاقتداء ومخالفۃ الکفرۃ واجب الا ان یدل دلیل

ولتقریر الشارع للصحۃ وتقدم انما مواظبتہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بعض السجود ولا فارق بین سجدۃ وسجدۃ وعن ابن عمر انہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ عام الفتح سجدۃ فسجد الناس کلھم منھم الراکب والساجد علی الارض حتی ان الراکب لیسجد علی یدہ رواہ ابوداؤد وعنہ انہ قال السجدۃ علی من سمعھا رواہ ابن ابی شیبۃ وروی البخاری مثلہ تعلیقا وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ السجدۃ ونحن عندہ فیسجد ونسجد معہ فنزدحم[1] حتی ما یجد احدنا لجبھتہ موضعا یسجد علیہ متفق علیہ وعنہ انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا القرآن فاذا[2] مر بالسجدۃ کبر وسجد وسجدنا معہ رواہ ابوداؤد وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد فی صلاۃ الظھر ثم قام فرکع فرأوا انہ قرأ تنزیل السجدۃ رواہ ابوداؤد وعن ابن عباس قال سجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنجم وسجد معہ المسلمون والمشرکون والجن والانس رواہ البخاری وعن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ والنجم فسجد فیھا وسجد من کان معہ غیر ان شیخا من قریش اخذ کفا من حصی او تراب فرفعہ الی جبھتہ وقال یکفینی ھذا قال عبداللہ فلقد رأیتہ

فی معین علی عدم لنن ومہ لکن دلالتھا فیہ ظنیۃ فکان الثابت الوجوب لا الفرض کذا فی شرح النقایۃ ۱۲

[1] قولہ فنزدحم الخ ھذا یدل علی وجوب سجود التلاوۃ کذا فی المرقات ۱۲

[2] قولہ فاذا مر بالسجدۃ کبر وسجد وسجدنا معہ ھذا یدل علی انہ لا یکبر الا للسجود وبہ اخذ ابوحنیفۃ وعند الشافعی یرفع یدیہ ویکبر للاحرام ثم یکبر للسجود کذا فی المرقات ۱۲

بعد قتل كافر امتفق عليه وزاد البخاری فی روایة وهو امیة بن خلف وعن
ابی هریرة قال سجدنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی اذا السماء انشقت واقرأ
باسم ربك رواه مسلم وعن ابن عباس قال فی سجود الحج ان الاولی عزیمة
والاخری تعلیم رواه الطحاوی وقال نقول ابن عباس هذا نأخذ
وقال الترمذی رأی بعضهم فیها سجدة وهو قول سفیان الثوری ومالك
واهل الكوفة وقال محمد كان ابن عباس لایری فی سورة الحج الاسجدة
واحدة الاولی وبهذا ناخذ وعن ابن عباس انه قال فی الحج سجدة
رواه ابن ابی شیبة وفی روایة عن ابن المسیب والحسن وابراهیم وسعید
بن جبیر مثله وعن ابی سعید قال رأیت رؤیا وانا اكتب سورة
صٓ فلما بلغت السجدة رأیت الدواة والقلم وكل شیء یحضرنی انقلب
ساجدا فقال قصصتها علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یزل یسجد
بها رواه الامام احمد وفی جامع الآثار المواظبة من غیر ترك كما یدل علیه
ظاهر قوله فلم یزل دال علی الوجوب كذا فی فتح القدیر وعن مجاهد قال
قلت لابن عباس أأسجد فی صٓ فقرأ ومن ذریته داؤد وسلیمان حتی
اتی فبهداهم اقتده فقال نبیكم صلی الله علیه وسلم من امر ان یقتدی
بهم رواه البخاری وعن السائب بن یزید ان عثمان بن عفان قرأ صٓ
وهو علی المنبر فنزل فسجد رواه البیهقی وعن ابن عباس رضی الله
عنهما قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله
رأیتنی اللیلة وانا نائم كانی اصلی خلف شجرة فسجدت فسجدت الشجرة
لسجودی فسمعتها تقول اللهم اكتب لی بها عندك اجرا وحط بها عنی وزرا
واجعلها لی عندك ذخرا وتقبلها منی كما تقبلتها من عبدك داؤد قال

ابن عباس فقرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدۃ ثم سجد فسمعتہ وھو یقول مثل ما اخبرہ الرجل عن قول الشجرۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ الا انہ لم یذکر وتقبلھا منی کما تقبلتھا من عبدك داؤد وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجود القرآن باللیل سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح۔

باب اوقات النہی

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایتحری احدکم فیصلی عند طلوع الشمس ولا عند غروبھا وفی روایۃ قال اذا طلع حاجب الشمس فدعوا الصلاۃ حتی تبرز واذا غاب حاجب الشمس فدعوا الصلاۃ حتی تغیب ولا تحینوا بصلاتکم طلوع الشمس ولا غروبھا فانھا تطلع بین قرنی الشیطان متفق علیہ وعن عبد اللہ الصنابحی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس تطلع ومعھا قرن الشیطان فاذا ارتفعت فارقھا ثم اذا استوت قارنھا فاذا زالت فارقھا فاذا دنت للغروب قارنھا فاذا غربت فارقھا ونھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلاۃ فی تلك الساعات رواہ مالك واحمد والنسائی وعن عقبۃ بن عامر قال ثلاث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھانا ان نصلی فیھن او نقبر فیھن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظھیرۃ حتی تمیل الشمس وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب رواہ مسلم وفی جامع الآثار شمل باطلاقہ الامکنۃ والازمنۃ والصلوات کلھا کذا فی المرقات والھدایۃ وفی رد المحتار وما ورد من النھی الابمکۃ

شاذ لا یقبل فی معارضۃ المشہور وکذا روایۃ استثناء یوم الجمعۃ غریب فلا یجوز تخصیص المشہور بہ انتہی وفی التعلیق الممجد والاحادیث المقیدۃ لجواز التنفل یوم الجمعۃ وقت الاستواء لاتساوی احادیث النہی من حیث السند انتہی وفی البنایۃ عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ کنا نہینا عن ذلک یوم الجمعۃ وعن سعید المقبری ادرکت الناس وہم ینہون عن ذلک وعن عمرو بن عبسۃ قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فقدمت المدینۃ فدخلت علیہ فقلت اخبرنی عن الصلوٰۃ فقال صل صلاۃ الصبح ثم اقصر عن الصلاۃ حین تطلع الشمس حتی ترتفع فانہا تطلع حین تطلع بین قرنی الشیطان وحینئذ یسجد لہا الکفار ثم صل فان الصلاۃ مشہودۃ محضورۃ حین یستقل الظل بالرمح ثم اقصر عن الصلاۃ فان حینئذ تسجر جہنم فاذا اقبل الفیئ فصل فان الصلاۃ مشہودۃ محضورۃ حتی تصلی العصر ثم اقصر عن الصلاۃ حتی تغرب الشمس فانہا تغرب بین قرنی الشیطان وحینئذ یسجد لہا الکفار قال قلت یا نبی اللہ فالوضوء حدثنی عنہ قال ما منکم رجل یقرب وضوءہ فیمضمض ویستنشق فیستنثر الاخرت خطایا وجہہ وفیہ وخیاشیمہ ثم اذا غسل وجہہ کما امرہ اللہ الاخرت خطایا وجہہ من اطراف لحیتہ مع الماء ثم یغسل یدیہ الی المرفقین الاخرت خطایا یدیہ من اناملہ مع الماء ثم یمسح رأسہ الاخرت خطایا رأسہ من اطراف شعرہ مع الماء ثم یغسل قدمیہ الی الکعبین الاخرت خطایا رجلیہ من اناملہ مع الماء فان ہو قام فصلی فحمد اللہ واثنی علیہ ومجدہ بالذی ہو لہ اہل وفرغ قلبہ للہ الا انصرف من خطیئتہ کہیئتہ یوم ولدتہ امہ رواہ مسلم وعن ابی بصرۃ الغفاری قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمخمص صلاۃ العصر فقال ان ہذہ صلاۃ عرضت علی من کان قبلکم فضیعوہا فمن حافظ علیہا کان لہ اجرہ مرتین ولا صلاۃ بعدہا حتی

يطلع الشاهد والشاهد النجم رواه مسلم وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلاة[1] بعد الصبح حتى ترتفع الشمس ولا صلاة بعد العصر حتى تغيب الشمس متفق عليه وعن ابن عباس قال شهد عندي رجال مرضيون وارضاهم عندي عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلاة بعد الصبح حتى تشرق الشمس وبعد العصر حتى تغرب متفق عليه وفي جامع الآثار شمل باطلاقه سنتي الفجر وادراك الجماعة بعد الفراغ وعن ام سلمة قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر ثم دخل بيتي فصلى ركعتين فقلت يا رسول الله صليت صلوٰة لم تكن تصليها قال قدم على مال فشغلني عن ركعتين كنت اصليهما بعد الظهر فصليتهما الآن قلت يا رسول الله افنقضيهما اذا فاتتا قال لا رواه الطحاوي وفي رواية للدارقطني دخل عليها بعد العصر فصلى ركعتين فقلت يا رسول الله احدث بالناس شئ قال لا الا ان بلالا عجل لاقامة فلم اصل الركعتين قبل العصر فانا اقضيهما الآن قلت يا رسول الله افنقضيهما

---

[1] قوله لا صلوٰة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس ولا صلوٰة بعد العصر حتى تغيب الشمس الحاصل ان الاوقات المنهية فيها الصلوٰة خمسة وجعل ابوحنيفة طائفتين فقال لا تحل الصلوٰة في وقت الغروب والطلوع والاستواء ثم ان صليت فيها ففيه تقسيم البطلان وعدمه فتبطل الفريضة وكل ما هو دين في الذمة ووجب كاملا وتصح النوافل مع الكراهة التحريمية واما تفسير لعينه ولغيره فعند ما هو ظاهر الهداية من ان الواجب لعينه ما يكون مطلوبا لنفسه والواجب لغيره ما يكون مطلوبا لغيره وقال الشارحون ان الواجب لعينه ما يكون من الله والواجب لغيره ما يكون

اذا اتانا قال لا وعن ذكوان مولى عائشة انها حدثته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي بعد العصر وينهى عنها ويواصل وينهى عن الوصال رواه ابوداؤد وفي رواية للدارقطني كان يصلي الركعتين بعد العصر وينهى عنها وعن معاوية قال انكم لتصلون صلاة لقد صحبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فما رأيناه يصليها ولقد نهى عنهما

من جانب العبد وقال ابوحنيفة في الطائفة الثانية للاوقات المكروهة تجوز فيها الفرائض والواجبات لعينها لا النوافل والواجبات لغيرها ولم يفرق الشافعي بين الطائفتين وقال تصح الفرائض وذوات الاسباب من النوافل مثل التحيتين والخوف لا غيرها وتجوز السنن المؤكدة ايضا والوافي بمذهب الشافعي ما ذكره شارح الحاوي حيث قال ان كل صلوة لها سبب متقدم او مقارن فانها لا تكره في هذه الاوقات فمنها الفوائت سواء في ذلك قضاء الفوائت والسنن والنوافل التي اتخذها وردا ومنها صلوة الجنازة ومنها تحية المسجد اذا اتفق دخوله في هذه الاوقات لغرض غير التحية من انتظار صلوة وغيره اما اذا دخل المسجد لغرض التحية فيكره كما لو اخر الفائتة ليقضيها فيها لكونه متحريا بالصلوة ومنها صلاة الاستسقاء لان الحاجة الداعية موجودة في الوقت ومنها صلوة الخوف اذ ربما يفوت بالانجلاء على تقدير التاخير ومنها الركعتان بعد الظهر وسجود الشكر وسجود التلاوة وانما يكره في هذه الاوقات صلوة لا سبب لها الا في حرم مكة وقالت الحنفية ان الفوائت وغيرها في الاوقات الثلثة انما لا تجوز لمعنى في الاوقات وهو ان الشمس اذا طلعت ومعها قرن الشيطان فاذا ارتفعت فارقها فاذا زالت فارقها فاذا دنت للغروب قارنها فاذا غربت فارقها فلذلك اثر في النقصان المتمكن في الوقت

یعنی الرکعتین بعد العصر رواه البخاری وعن ابی مجلز قال دخلت المسجد فی صلوٰة الغداة مع ابن عمر و ابن عباس والامام یصلی فاما ابن عمر فدخل فی الصف واما ابن عباس فصلی رکعتین ثم دخل مع الامام فلما سلم الامام قعد ابن عمر مکانه حتی طلعت الشمس فقام فرکع رکعتین رواه الطحاوی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلهما[1] بعد ما تطلع الشمس رواه الترمذی وعن عمر انه طاف بعد صلوٰة الصبح فلم یصلی وخرج من مکة حتی نزل بذی طوی فصلی بعد ما طلعت الشمس

فی حق الفرائض والنوافل واما النهی الوارد فی هٰذین الوقتین فلم یکن لمعنی اتصل بالوقت وانما نهی عن صلوٰة النفل لاقامة ما هو اولی من النفل وهو مراعاة الوقت مشغولا بالفرض بما بقی من الوقت کانه فی الصلوٰة بعد مراعاة جعل الوقت مشغولا بالفرض اولی من اقامة النفل فاذا صرفه فی النفل وهو دون الفرض کره له فاما الوقت فخال عن ما یوجب النقصان فلما ادی القضاء فی هٰذین الوقتین فقد صرفه الی مقتضاه فیجوز الا تری انه لو نوی فرض الوقت فیهما جاز فکذا سائر الفرائض ۔ العنایة والعرف الشذی ملتقط منهما ۱۲

[1] قوله فلیصلهما بعد ما تطلع الشمس لذلک قال فی الهدایة واذا فاتته رکعتا الفجر لا یقضیهما قبل طلوع الشمس لانه یبقی نفلا مطلقا وهو مکروه بعد الصبح انتهی والتحقیق ان الاصل فی السنن ان لا تقضی لا فی الوقت ولا بعده لکن لما ورد ان النبی صلی الله علیه وسلم قضی الرکعات التی قبل الظهر حکمنا بقضائها ولما لم یرد قضاء سنة الفجر استقلالا قبل طلوع الشمس من النبی صلی الله علیه وسلم ابقیناه علی اصله قاله مولانا عبد الحی اللکنوی ۱۲ ۔

رواه الترمذی وروی مالک والطحاوی نحوه ورواه البخاری تعلیقا وعن عائشۃ انہا قالت اذا اردت الطواف بالبیت بعد صلوۃ الفجر او العصر فطف واخر الصلاۃ حتی تغیب الشمس او حتی تطلع فصل لکل اسبوع رکعتین رواہ ابن ابی شیبۃ باسناد حسن۔

باب الجماعۃ وفضلہا

وقول اللہ عز وجل وارکعوا مع الراکعین عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الجماعۃ تفضل صلاۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ متفق علیہ وقال علی القاری استدل بہ ابوحنیفۃ ومالک علی سنیۃ الجماعۃ وعن ابی بن کعب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما الصبح فلما سلم قال اشاہد فلان قالوا لا قال اشاہد فلان قالوا لا قال ان ہاتین الصلاتین اثقل الصلوات علی المنافقین ولو تعلمون ما فیہما لاتیتموہما ولو حبوا علی الرکب وان الصف الاول علی مثل صف الملائکۃ ولو علمتم ما فضیلتہ لابتدرتموہ وان صلاۃ الرجل مع الرجل ازکی من صلاتہ وحدہ وصلاتہ مع الرجلین ازکی من صلاتہ مع الرجل وما کثر فہو احب الی اللہ رواہ ابوداؤد والنسائی وعن ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمۃ قال ان عمر بن الخطاب فقد سلیمان بن ابی حثمۃ فی صلاۃ الصبح وان عمر غدا الی السوق ومسکن سلیمان بین المسجد والسوق فمر علی الشفاء ام سلیمان فقال لہا لم ار سلیمان فی الصبح فقالت انہ بات یصلی فغلبتہ عیناہ فقال عمر لان اشہد صلاۃ الصبح فی جماعۃ احب

الى من ان اقوم ليلة رواه مالك وعن عبد الله بن مسعود قال لقد رأيتنا
وما يتخلف عن الصلاة الا منافق قد علم نفاقه او مريض ان كان المريض
ليمشى بين رجلين حتى يأتى الصلاة وقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
علمنا سنن الهدى وان من سنن الهدى الصلاة فى المسجد الذى يؤذن فيه
وفى رواية قال من سره ان يلقى الله غدا مسلما فليحافظ على هٰذه الصلوات
الخمس حيث ينادى بهن فان الله شرع لنبيكم سنن الهدى وانهن من سنن الهدى
ولو انكم صليتم فى بيوتكم كما يصلى هٰذا المتخلف فى بيته لتركتم سنة نبيكم
ولو تركتم سنة نبيكم لضللتم وما من رجل يتطهر فيحسن الطهور ثم يعمد
الى مسجد من هٰذه المساجد الا كتب الله له بكل خطوة يخطوها حسنة
ورفعه بها درجة وحطه عنه بها سيئة ولقد رأيتنا وما يتخلف عنها الا منافق
معلوم النفاق ولقد كان الرجل يؤتى به يهادى بين الرجلين حتى يقام
فى الصف رواه مسلم وعن ام الدرداء قالت دخل علىّ ابو الدرداء وهو
مغضب فقلت ما اغضبك قال والله ما اعرف من امر امة محمد صلى الله
عليه وسلم شيئا الا انهم يصلون جميعا رواه البخارى وعن ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفسى بيده لقد هممت ان
آمر بحطب فيحطب ثم آمر بالصلوة فيؤذن لها ثم آمر رجلا فيؤم الناس ثم اخالف
الى رجال وفى رواية لا يشهدون الصلاة فاحرق عليهم بيوتهم والذى نفسى
بيده لو يعلم احدهم انه يجد عرقا سمينا او مرماتين حسنتين لشهد العشاء
رواه البخارى ولمسلم نحوه وفى المرقات قال القاضى الحديث يدل على وجوب
الجماعة وظاهر نصوص الشافعى يدل على انها من فروض الكفاية قلت ظاهر
الحديث يرد عليه فانه لو كان كفاية لما استحق بعض التاركين التعذيب انتهى

قال الشيخ ابن الهمام لاشك في انها كانت تقام على عهده عليه السلام في مسجد ومع ذلك قال في المتخلفين ما قال وهمّ بتحريقهم ولم يصدر مثله عنه فيمن تخلف عن الجنائز مع اقامتها بغيرهم انتهى وقال العلامة العيني ويدل على وجوبها صلاة الخوف اذ فيها اعمال منافية للصلاة ولا يعمل ذلك لاجل فرض كفاية ولا سنة انتهى وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لولا ما في البيوت من النساء والذرية اقمت صلاة العشاء وامرت فتياني يحرقون ما في البيوت بالنار رواه احمد وعنه قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل اعمى فقال يا رسول الله انه ليس لي قائد يقودني الى المسجد فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يرخص له فيصلي في بيته فرخص له فلما ولى دعاه فقال هل تسمع النداء بالصلاة قال نعم قال فاجب رواه مسلم وعن عبد الله بن ام مكتوم قال يا رسول الله ان المدينة كثيرة الهوام والسباع وانا ضرير البصر فهل تجد لي من رخصة قال هل تسمع حي على الصلاة حي على الفلاح قال نعم قال فحي هلا ولم يرخص رواه ابوداؤد والنسائي وعن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ثلاثة في قرية ولا بدو لا تقام فيهم الصلاة الا وقد استحوذ عليهم الشيطان فعليك بالجماعة فانما يأكل الذئب القاصية رواه احمد وابوداؤد والنسائي وقال علي القاري ظاهره يدل على ان الجماعة فرض عين او واجب على مختار مذهبنا ولا يدل على انها فرض كفاية وانما لم يقل ائمتنا بفرضيته بل بوجوبه لان الدليل ظني انتهى وقال علماءنا فيستفاد من هذه الاخبار كلها ان الجماعة سنة مؤكدة غاية التاكيد اي تشبه الواجب في القوة كما في مجمع الانهر والجواهر المنيفة وعن ابن عباس قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم من سمع المنادى فلم يمنعه من اتباعه عذر قالوا وما العذر قال خوف او مرض لم تقبل منه الصلاة التى صلى رواه ابوداؤد والدارقطنى وفى المرقات معنى عدم قبول الصلاة ان لا ثواب له فيها وان كانت مجزئة فى سقوط الفرض عنه كالصلوٰة فى الدار المغصوبة تسقط الفرض ولا ثواب فيها انتهى وعن ابن عمر انه اذن بالصلوٰة فى ليلة ذات برد وريح ثم قال الا صلوا فى الرحال ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمر المؤذن اذا كانت ليلة ذات برد ومطر يقول الا صلوا فى الرحال متفق عليه وفى التعليق الممجد ترك الجماعة فى البرد والريح ونحو ذٰلك رخصة للترفية منا من صاحب الشرع واختيار العزيمة افضل لورود كثير من الاحاديث بالتشديد فى ترك الجماعة والترغيب البالغ اليها انتهى وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وضع عشاء احدكم واقيمت الصلاة فابدؤا بالعشاء ولا يعجل حتى يفرغ منه وكان ابن عمر يوضع له الطعام ويقام الصلاة فلا يأتيها حتى يفرغ منه وانه ليسمع قراءة الامام متفق عليه وعن عائشة رضى الله عنها انها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا صلوٰة بحضرة طعام ولا هو يدافعه الاخبثان رواه مسلم وعن عبد الله بن ارقم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا اقيمت الصلاة ووجد احدكم الخلاء فليبدأ بالخلاء رواه الترمذى وروى مالك وابوداؤد والنسائى نحوه وعن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث لا يحل لاحد ان يفعلهن لا يؤمن رجل قوما فيخص نفسه بالدعاء دونهم فان فعل ذٰلك فقد خانهم ولا ينظر فى قعر بيت قبل ان يستأذن فان فعل ذٰلك فقد خانهم ولا يصل وهو حقن حتى يتخفف

رواه ابوداؤد والترمذی نحوه وعن جابر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لاتؤخروا الصلاة لطعام ولا لغیرہ رواہ البغوی فی شرح السنة وقال ابن الملک یحمل ھذا الحدیث علی ما اذا کان متماسکا فی نفسہ لایزعجہ الجوع او کان الوقت ضیقا یخاف فوتہ توفیقا بین الاحادیث انتھی وعن ابی ھریرة ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اذا اقیمت الصلاة فلا صلوٰة الا المکتوبة الا رکعتی الفجر رواہ البیھقی وفیہ حجاج وعبّاد قال العلامة العینی قال یعقوب ابن شیبة سألت ابن معین عن حجاج بن نصیر الفساطیطی البصری فقال صدوق وذکرہ ابن حبان فی الثقات وعباد بن کثیر کان من الصالحین انتھی وعن عبد اللّٰہ بن ابی موسٰی عن ابیہ حین دعاھم سعید بن العاص دعا ابا موسی وحذیفة وعبد اللّٰہ بن مسعود قبل ان یصلی الغداة ثم خرجوا من عندہ وقد اقیمت الصلوٰة فجلس عبد اللّٰہ الی اسطوانة من المسجد فصلی الرکعتین ثم دخل فی الصلوٰة رواہ الطحاوی وقال فھٰذا عبد اللّٰہ قد فعل ھٰذا ومعہ حذیفة وابو موسی لاینکران ذٰلک علیہ فدل ذٰلک علی موافقتھما ایاہ انتھی وعن ابی الدرداء انہ کان یدخل المسجد والناس صفوف فی صلوٰة الفجر فیصلی الرکعتین فی ناحیة المسجد ثم یدخل مع القوم فی الصلوٰة رواہ الطحاوی وعن ابی عثمان النھدی قال کنا نأتی عمر بن الخطاب قبل ان نصلی الرکعتین قبل الصبح وھو فی الصلوٰة فنصلی الرکعتین فی اٰخر المسجد ثم ندخل مع القوم فی صلاتھم رواہ الطحاوی وعن الحسن انہ کان یقول اذا دخلت المسجد ولم تصل رکعتی الفجر فصلھما وان کان الامام یصلی ثم ادخل مع الامام رواہ الطحاوی وعن ابن مسعود قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم صلاة المرأة فی بیتھا افضل من صلاتھا فی حجرتھا وصلاتھا

فی مخدعها افضل من صلاتها فی بیتها رواہ ابوداؤد وعن ام سلمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال خیر مساجد النساء قعر بیوتهن رواہ احمد وعن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایها الناس انهوا نساءکم عن لبس الزینة والتبختر فی المساجد فان بنی اسرائیل لم یلعنوا حتی لبس نساءهم الزینة وتبختروا فی المساجد رواہ ابن عبد البر بسنده فی التمهید وعنها لو ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رأی ما احدثت النساء بعده لمنعهن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل رواہ مسلم وفی جامع الآثار دل الحدیث الاول علی کون الحضور مشروطا بشرط عدم الفتنة منهن او من غیرهن والثانی علی فقدان هذا الشرط فی ما بعد ذلک الزمان فیمنع عن المشروط وعن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل عین زانیة وان المرأة اذا استعطرت فمرت بالمجلس فهی کذا وکذا یعنی زانیة رواہ الترمذی ولابی داؤد والنسائی نحوہ وعن ابی هریرة قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلوٰة فلا یخرج احدکم حتی یصلی رواہ احمد وعن ابی الشعثاء قال خرج رجل من المسجد بعد ما اذن فیه فقال ابوهریرة اما هذا فقد عصی ابا القاسم صلی الله علیه وسلم رواہ مسلم وعن عثمان بن عفان رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ادرکه الاذان فی المسجد ثم خرج لم یخرج لحاجة وهو لا یرید الرجعة فهو منافق رواہ ابن ماجة۔ وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اثنان[1] فما فوقهما جماعة رواہ ابن ماجة

---

[1] قوله اثنان فما فوقهما جماعة لذلک قال فی الدر المختار واقلها اثنان واحد مع الامام ۱۲

باب تسوية الصف

وقول الله عز وجل ان الله يحب الذين يقاتلون فى سبيله صفا كانهم بنيان مرصوص عن النعمان بن بشير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسوى صفوفنا حتى كانما يسوى بها القداح حتى رأى انا قد اقلنا عنه ثم خرج يوما فقام حتى كاد ان يكبر فرأى رجلا باديا صدره من الصف فقال عباد الله لتسون صفوفكم او ليخالفن الله بين وجوهكم رواه مسلم وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسوى صفوفنا اذا قمنا الى الصلوٰة فاذا استوينا كبر رواه ابوداؤد وعن انس قال اقيمت الصلوٰة فاقبل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بوجهه فقال اقيموا صفوفكم وتراصوا فانى اراكم من وراء ظهرى رواه البخارى وفى المتفق عليه قال اتموا الصفوف فانى اراكم من وراء ظهرى وعنه قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يقول استووا استووا استووا فوالذى نفسى بيده انى لاراكم من خلفى كما اراكم من بين يدى رواه ابوداؤد وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سوّوا صفوفكم فان تسوية الصفوف من اقامة الصلوٰة متفق عليه الا ان عند مسلم من تمام الصلاة وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عن يمينه اعتدلوا سووا صفوفكم وعن يساره اعتدلوا سوّوا صفوفكم رواه ابوداؤد وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رصوا صفوفكم وقاربوا بينها وحاذوا بالاعناق فوالذى نفسى بيده انى لارى الشيطان يدخل من خلل الصف كانها الحذف رواه ابوداؤد وعن جابر بن سمرة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم

فرآنا حلقا فقال مالی اراکم عزین ثم خرج علینا فقال الا تصفون کما تصف الملائکۃ عند ربہا فقلنا یارسول اللہ وکیف تصف الملائکۃ عند ربہا قال یتمون الصفوف الاولی ویتراصون فی الصف رواہ مسلم وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر رواہ ابوداؤد وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایزال قوم یتأخرون عن الصف الاول حتی یؤخرھم اللہ فی النار رواہ ابوداؤد وعن ابی سعید الخدری قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اصحابہ تأخرا فقال لھم تقدموا وأتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم لایزال قوم یتأخرون حتی یؤخرھم اللہ رواہ مسلم وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم ولاتذروا فرجات الشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطعہ قطعہ اللہ رواہ ابوداؤد وروی النسائی منہ قولہ ومن وصل صفا الی اٰخرہ وعن البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الذین یلون الصفوف الاولی وما من خطوۃ احب الی اللہ من خطوۃ یمشیھا یصل بہا صفا رواہ ابوداؤد وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم الینکم مناکب فی الصلاۃ رواہ ابوداؤد

باب الموقف

عن عبد اللہ بن عباس قال بت فی بیت خالتی میمونۃ فقام رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فقمت عن یسارہ فاخذ بیدی من وراء ظہرہ فعدلنی کذلک من وراء ظہرہ الی الشق الایمن متفق علیہ وعن سمرۃ بن جندب قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنا ثلاثۃ ان یتقدمنا احدنا رواہ الترمذی وعن جابر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی فجئت حتی قمت عن یسارہ فاخذ بیدی فادارنی حتی اقامنی عن یمینہ ثم جاء جبار بن صخر فقام عن یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ بیدینا جمیعا فدفعنا حتی اقامنا خلفہ رواہ مسلم وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہ وبامہ او خالتہ قال فاقامنی عن یمینہ واقام المرأۃ خلفنا رواہ مسلم وعنہ قال صلیت انا ویتیم فی بیتنا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وام سلیم خلفنا رواہ مسلم وعنہ ان جدتہ ملیکۃ دعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعتہ فاکل منہ ثم قال قوموا فلنصل بکم قال انس فقمت الی حصیر لنا قد اسود من طول مالبس فنضحتہ بالماء فقام علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصففت علیہ انا والیتیم وراءہ والعجوز من ورائنا فصلی بنا رکعتین ثم انصرف رواہ الترمذی وعنہ انہ کان ہو ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامہ وخالتہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل انسا عن یمینہ وامہ وخالتہ خلفہما رواہ النسائی ویستفاد من ہذہ الاحادیث ان النساء اذا صلین مع الرجال یجوز ولکن یقفن فی اخر الصفوف کذا قال العلامۃ العینی وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ اخروہن من حیث اخرہن اللہ رواہ الطبرانی وعبد الرزاق وعن ابی مالک الاشعری قال الا احدثکم بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال اقام الصلاة وصف الرجال وصف خلفهم الغلمان ثم صلی بهم فذكر صلاته
ثم قال هكذا صلاة قال عبد الاعلی لا احسبه الا قال امتی رواه ابو داؤد
وعنه انه قال یا معشر الاشعریین اجتمعوا واجمعوا نساءكم وابناءكم
حتی اریكم صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم فاجتمعوا واجمعوا ابناءهم
ونساءهم ثم توضأ واراهم كیف یتوضأ ثم تقدم فصف الرجال فی ادنی
الصف وصف الولدان خلفهم وصف النساء خلف الصبیان رواه احمد
فی مسنده وفی روایة الحارث بن ابی امامة عنه ان النبی صلی الله علیه
وسلم كان یصفهم فی الصلوٰة فیجعل الرجال قدام الغلمان والغلمان خلفهم
والنساء خلف الغلمان وعن ابی مسعود الانصاری قال كان رسول الله
صلی الله علیه وسلم یمسح مناكبنا فی الصلاة ویقول استووا ولا تختلفوا
فتختلف قلوبكم لیلینی منكم اولوا الاحلام والنهی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم
قال ابو مسعود فانتم الیوم اشد اختلافا رواه مسلم وعن عبد الله بن مسعود قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلنی منكم اولوا الاحلام والنهی ثم
الذین یلونهم ثلاثا وایاكم وهیشات الاسواق رواه مسلم وعن قیس بن
عباد قال بینا انا فی المسجد فی الصف المقدم فجبذنی رجل من خلفی جبذة
فنحانی وقام مقامی فوالله ما عقلت صلاتی فلما انصرف اذا هو ابی بن كعب
فقال یا فتی لا یسوءك الله ان هذا عهد من النبی صلی الله علیه وسلم
الینا ان نلیه ثم استقبل القبلة فقال هلك اهل العقد ورب الكعبة
ثلاثا ثم قال والله ما علیهم آسی ولكن آسی علی من اضلوا قلت یا ابا یعقوب
ما تعنی باهل العقد قال الامراء رواه النسائی وعن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر صفوف الرجال اولها وشرها

اٰخرها وخير صفوف النساء اٰخرها وشرها اولها رواه مسلم وعن اٰمامة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله وملائكته يصلون على الصف الاول
قالوا يا رسول الله وعلى الثانى قال ان الله وملائكته يصلون على الصف الاول
قالوا يا رسول الله وعلى الثانى قال ان الله وملائكته يصلون على الصف الاول
قالوا يا رسول الله وعلى الثانى قال وعلى الثانى وقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم سوّوا صفوفكم وحاذوا بين مناكبكم ولينوا فى ايدى اخوانكم وسدّوا
الخلل فان الشيطان يدخل فيما بينكم بمنزلة الحذف يعنى اولاد الضأن
الصغار رواه احمد وعن عائشة رضى الله عنها قالت قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان الله وملائكته يصلون على ميامن الصفوف
رواه ابوداؤد وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم توسطوا الامام وسدوا الخلل رواه ابوداؤد وعن ابى بكرة انه
انتهى الى النبى صلى الله عليه وسلم وهو راكع فركع قبل ان يصل الى الصف
ثم مشى الى الصف فذكر ذٰلك للنبى صلى الله عليه وسلم فقال زادك
الله حرصا ولا تعد رواه البخارى وعن ابى هريرة قال قال النبى صلى الله
عليه وسلم اذا اتى احدكم الصلوٰة فلا يركع دون الصف حتى يأخذ مكانه من
الصف رواه الطحاوى وعن عمار انه ام الناس بالمدائن وقام على دكان يصلى
والناس اسفل منه فتقدم حذيفة فاخذ على يديه فاتبعه عمار حتى انزله
حذيفة فلما فرغ عمار من صلاته قال له حذيفة الم تسمع رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول اذا ام الرجل القوم فلا يقم فى مقام ارفع من مقامهم اونحو ذٰلك
فقال عمار لذٰلك اتبعتك حين اخذت على يدى رواه ابوداؤد وعن
سهل بن سعد الساعدى انه سئل من اى شئى المنبر فقال هو من اثل الغابة

عمله فلان مولی فلانة لرسول الله صلی الله علیه وسلم وقام علیه رسول الله
صلی الله علیه وسلم حین عمل ووضع فاستقبل القبلة وکبر وقام الناس
خلفه فقرأ ورکع ورکع الناس خلفه ثم رفع رأسه ثم رجع القهقری فسجد علی الارض
ثم عاد الی المنبر ثم قرأ ثم رکع ثم رفع رأسه ثم رجع القهقری حتی سجد بالارض
هٰذا لفظ البخاری وفی المتفق علیه نحوه وقال فی اٰخره فلما فرغ اقبل علی الناس
فقال ایها الناس انما صنعت هٰذا لتأتموا بی ولتعلموا صلاتی وعن عائشة
قالت صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حجرته والناس یأتمون به من
وراء الحجرة رواه ابوداؤد وفی المرقات المراد بالحجرة کما قالوه المحل الذی
اتخذه علیه السلام فی المسجد من حصیر حین اراد الاعتکاف لا حجرة
عائشة والا قالت حجرتی وعن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم
کان له حصیر یبسطه بالنهار ویحتجره باللیل فثاب الیه ناس فصفوا
وراءه رواه البخاری وعنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یصلی من اللیل فی حجرته وجدار الحجرة قصیر فرئی الناس شخص النبی
صلی الله علیه وسلم فقام اناس یصلون بصلاته رواه البخاری وفی الدر المختار
والحائل لا یمنع الاقتداء ان لم یشتبه حال امامه ولم یختلف المکان

باب الامامة

عن ابی موسی قال مرض النبی صلی الله علیه وسلم فاشتد مرضه
فقال مروا ابابکر فلیصل بالناس قالت عائشة انه رجل رقیق اذا قام
مقامك لم یستطع ان یصلی بالناس قال مری ابابکر فلیصل بالناس
فعادت فقال مری ابابکر فلیصل بالناس فانکن صواحب یوسف فاتاه

الرسول فصلى بالناس فی حیوٰة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم رواه البخاری ومسلم
قلت تبویب البخاری یدل علی ان الاحق بالامامة هو الاعلم حیث قال باب
اهل العلم والفضل احق بالامامة وقال علماءنا یستدل لهٰذا الحدیث
علی تقدم الاعلم علی الاقرأ لان ابا بکر کان اعلمهم وقدم علی ابی کان اقرأهم
دلیل الاول قول ابی سعید کان ابوبکر اعلمنا ودلیل الثانی قوله صلی اللّٰه علیه
وسلم اقرأکم ابی وهذا اٰخر الامرین من رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم
فیکون المعول علیه کذا فی فتح القدیر وجامع الاثار وفی روایة للحاکم
والدارقطنی فافقههم فی الدین فان کانوا فی الفقه سواء فاقرأهم للقرأن
وفی روایة مسلم فاقدمهم هجرة فان کانوا فی الهجرة سواء فاقدمهم سنا
ولا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانه ولا یقعد فی بیته علی تکرمته الا باذنه
وفی روایة اخری له ولا یؤمن الرجل الرجل فی اهله وعن ابی
عطیة العقیلی قال کان مالک بن الحویرث یأتینا الی مصلانا یتحدث
فحضرت الصلاة یوما قال ابو عطیة فقلنا له تقدم فصله قال لنا قدموا
رجلا منکم یصلی بکم وسأحدثکم لم لا اصلی بکم سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه
علیه وسلم یقول من زار قوما فلا یؤمهم ولیؤمهم رجل منهم رواه ابوداؤد
والترمذی والنسائی الا انه اقتصر علی لفظ النبی صلی اللّٰه علیه وسلم
وعن ابن عباس قال لا یؤم الغلام حتی یحتلم ولیؤذن لکم خیارکم
رواه عبد الرزاق وفی روایة للاثرم عن ابن مسعود لا یؤم الغلام الذی
لا تجب علیه الحدود وفی البنایة قال الخطابی کان الحسن یضعف حدیث
عمرو بن سلمة وقال مرة دعه لیس بشئی بین وقال ابوداؤد قیل لاحمد
حدیث عمرو قال لا ادری ما هذا فالعجب انهم لم یجعلوا قول ابی بکر وعمر

وکبار الصحابة حجة واستدلوا بفعل صبی ست سنین ولا یعرف فرائض الوضوء والصلاۃ فکیف یتقدم فی الامامة ومنعه احوط فی الدین کذا فی المرقات وعن انس قال استخلف رسول الله صلی الله علیه وسلم ابن ام مکتوم یؤم الناس وهو اعمی رواه ابوداؤد وروی سعید بن منصور نحوه عن غالب بن الهذیل قال دخلت مع سعید بن جبیر مسجدا فصلی معهم فاذا امامهم اعمی فجعلوا یلومونه فقال سعید من ثم کره[1] عمر بن الخطاب الامام اعمی والمؤذن اعمی و روی ابن ابی شیبة عن سعید بن جبیر وانس نحوه وعن ابن عمر قال لما قدم المهاجرون الاولون المدینة کان یؤمهم سالم مولی ابی حذیفة وفیهم عمر وابو سلمة بن عبد الاسد رواه البخاری وفی روایة عن ابراهیم قال لا بأس بأن یؤمهم الاعرابی والعبد وولد الزنا اذا قرأ القراٰن رواه محمد فی الآثار وقال وبه نأخذ اذا کان فقیها عالما بامر الصلوٰۃ وهو قول ابی حنیفة وعن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاثة لا تجاوز صلاتهم اٰذانهم العبد الآبق حتی یرجع وامرأۃ باتت وزوجها علیها ساخط وامام قوم وهم له کارهون رواه الترمذی وعن ابن عمر قال قال رسول الله

[1] قوله کره عمر بن الخطاب الخ لان الاعمی لا یری النجاسة لیتحرز عنها وقد ینحرف عن القبلة وهو لا یشعر واذا تاملنا وجدنا سبب الکراهة فی الاعمی اخف من غیره ولذا لم یکره تقدیمه عند الائمة الثلاثة قاله الحلبی فی شرح منیة المصلی وقال العلامة العینی فی شرح کنز الدقائق لان الاعمی لا یتوقی النجاسة واذا کان لا یوازیه غیره فی الفضیلة فهو اولی وقد استخلف النبی صلی الله علیه وسلم ابن ام مکتوم علی المدینة انتهی وقال الحلبی انما یکره تقدیم الاعمی اذا کان غیره افضل منه وقد ثبت ان النبی صلی الله

صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة لا تقبل منهم صلاتهم من تقدم قوما وهم له
كارهون ورجل اتى الصلاة دبارا والدبار ان يأتيها بعد ان تفوته ورجل
اعتبد محررة رواه ابوداؤد وابن ماجة وعن ابن عباس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا ترفع لهم صلاتهم فوق رؤسهم
شبرا رجل ام قوما وهم له كارهون وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط واخوان
متصادمان رواه ابن ماجة وعن سلامة بنت الحرث قالت قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اشراط الساعة ان يتدافع اهل
المسجد لا يجدون[1] اماما يصلى بهم رواه احمد وابوداؤد وابن ماجة وفى
رواية مسلم اذا كانوا ثلاثة فليؤمهم احدهم قال على القارى فيه اشارة
الى جواز امامة المفضول انتهى وعن ابى هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم الجهاد واجب عليكم مع كل امير برا كان او فاجرا وان
عمل الكبائر والصلوة[2] واجبة عليكم خلف كل مسلم برا كان او فاجرا وان
عمل الكبائر والصلوة واجبة على كل مسلم برا كان او فاجرا وان عمل الكبائر

عليه وسلم استخلف ابن ام مكتوم يؤم الناس وهو اعمى رواه ابوداؤد ۱۲۔

[1] قوله لا يجدون اماما يصلى بهم قال على القارى ولذا اجاز المتأخرون من
اصحابنا اخذ الاجرة على الامامة والاذان ونحوهما من تعليم القرآن بخلاف المتقدمين
فانهم كانوا يحرمون الاجرة على العبادة ۱۲

[2] قوله والصلوة واجبة عليكم خلف كل مسلم الخ قال على القارى فى امره
بالصلوة خلف الفاجر مع ان الصلوة خلف الفاسق والمبتدع مكروهة عندنا
دليل على وجوب الجماعة فتأمل ۱۲۔

رواه ابوداؤد وعن عبيد الله بن عدی بن الخيار انه دخل على عثمان وهو محصور فقال انك امام عامة ونزل بك ما ترى ويصلی لنا امام فتنة ونتحرج فقال الصلوٰة احسن ما يعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معهم واذا اساؤا فاجتنب اساءتهم رواه البخاری۔

باب ما على الامام

عن انس قال ماصليت وراء امام قط اخف صلاة ولا اتم صلاة من النبی صلى الله عليه وسلم وان كان يسمع بكاء الصبی فيخفف مخافة ان تفتن امه متفق عليه وعن ابی قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انی لادخل فی الصلاة وانا اريد اطالتها فاسمع بكاء الصبی فاتجوز فی صلاتی مما اعلم من شدة وجد امه من بكائه رواه البخاری وعن عثمان بن ابی العاص قال اخر ما عهد الیّ رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اممت قوما فاخف بهم الصلاة رواه مسلم وفی رواية له ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له ام قومك قال قلت يا رسول الله انی اجد فی نفسی شيأ قال دنه فاجلسنی بين يديه ثم وضع كفه فی صدری بين ثديی ثم قال تحول فوضعها فی ظهری بين كتفی ثم قال ام قومك فمن ام قوما فليخفف فان فيهم الكبير وان فيهم المريض وان فيهم الضعيف وان فيهم ذا الحاجة فاذا صلى احدكم وحده فليصل كيف شاء وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم السقيم والضعيف والكبير واذا صلى احدكم لنفسه فليطول ما شاء متفق عليه وعن قيس بن ابی حازم قال اخبرنی ابو مسعود ان رجلا قال والله يا رسول الله انی لاتأخر عن صلاة الغداة من اجل فلان

حما يطيل بنا فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فی موعظة اشد غضبا منه يومئذ ثم قال ان منكم منفرين فايكم ما صلى بالناس فليتجوز فان فيهم الضعيف والكبير وذا الحاجة متفق عليه **وعن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللهم ارشد الائمة واغفر للمؤذنين رواه ابوداؤد والترمذی والشافعی وفی اخری له بلفظ المصابيح وروى احمد مثله مرفوعا وهذا اسند صحيح **وفی** البناية بيانه انه لم يرد انه ضامن لنفسه لان كل مصل ضامن بصلاة نفسه فتعين ان يكون الامام ضامنا للقوم ولا يجوز ان يكون ضامنا للقوم وجوبا واداء لانه غير مراد بالاجماع فتعين[1] ان يكون صحة وفسادا **وعن** عثمان بن ابی

---

[1] قوله فتعين الخ قال الطحاوی واما حكمه من طريق النظر فانا قد رأينا صلوٰة المأمومين مضمنة بصلاة امامهم بصحتها وفسادها يوجب ذٰلك النظر الصحيح من ذٰلك انا رأينا الامام اذا سها وجب على من خلفه لسهوه ما وجب عليه ولو سهوا هم ولم يسه هو لم يجب عليهم ما يجب على الامام اذا سها فلما ثبت ان المأمومين يجب عليهم حكم السهو لسهو الامام وينتفی عنهم حكم السهو بانتفائه عن الامام ثبت ان حكمهم فی صلاتهم حكم الامام فی صلاته وكان صلاتهم مضمنة بصلاته ولما كانت صلاتهم مضمنة بصلاته لم يجز ان يكون صلاتهم خلاف صلاته **وايضا** مما يدل عليه النظر انهم اجمعوا ان رجلا لو صلى خلف جنب وهو يعلم بذلك ان صلاته باطلة وجعلوا صلاته مضمنة بصلاة الامام فلما كان ذٰلك كذلك اذا كان يعلم بفساد صلوٰة امامه كان كذلك فی النظر اذا كان لا يعلم بها الا ترى ان المأموم لو صلى وهو جنب وهو يعلم او لا يعلم كانت صلاته باطلة فكان ما يفسد صلاته فی حال

ان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال فی الرجل یصلی بالقوم جنبا قال یعید ویعیدون رواہ محمد فی الاٰثار وعن ابی جعفر ان علیا رضی اللہ عنہ صلی بالناس وهو جنب او محدث علی غیر وضوء فاعاد وامرهم ان یعیدوا رواہ عبد الرزاق وعن ابی امامة قال صلی عمر رضی اللہ عنہ بالناس وهو جنب فاعاد ولم یعد الناس فقال له علی قد کان ینبغی من صلی معك ان یعیدوا قال فرجعوا الی قول علی رضی اللہ عنہ رواہ عبد الرزاق وعن طاؤس ومجاهد فی امام صلی بقوم وهو علی غیر وضوء قالا یعیدون الصلاة جمیعا رواہ الطحاوی۔

باب ما علی المأموم من المتابعة وحکم المسبوق

عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا تبادروا الامام اذا کبر فکبروا واذا قال ولا الضآلین فقولوا اٰمین واذا رکع فارکعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللهم ربنا لك الحمد متفق علیه الا ان البخاری لم یذکر واذا قال ولا الضآلین وقال علی القاری مذهبنا ان المتابعة بطریق المواصلة واجبة والفاء التعقیبیة تشیر الیه وعن انس قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ذات یوم فلما قضی صلاته اقبل

علمه به هو الذی یفسد صلاته فی حال جهله به وکان علمه بفساد صلاة امامه تفسد به صلاته فانظر علی ذلك ان یکون کذلك جهله بفساد صلاة امامه ۱۲۔

علينا بوجهه فقال ايها الناس انی امامکم فلا تسبقونی بالرکوع ولا بالسجود ولا بالقیام
ولا بالانصراف فانی ارٰکم امامی ومن خلفی رواه مسلم وعن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما یخشی الذی یرفع رأسه قبل
الامام ان یحول الله رأسه رأس حمار متفق علیه وعنه انه قال الذی یرفع
رأسه ویخفضه قبل الامام فانما ناصیته بید الشیطان رواه مالک وعن
انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رکب فرسا فصرع عنه فجحش شقه
الایمن فصلی صلاة من الصلوٰت وهو قاعد فصلینا وراءه قعودا فلما
انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم به فاذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا
رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لک الحمد
واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا اجمعون قال الحمیدی قوله اذا صلی جالسا
فصلوا جلوسا هو فی مرضه القدیم ثم صلی بعد ذٰلک النبی صلی الله علیه وسلم
جالسا والناس خلفه قیام لم یأمرهم بالقعود وانما یؤخذ بالاٰخر فالاٰخر من
فعل النبی صلی الله علیه وسلم هذا لفظ البخاری واتفق مسلم الی اجمعون
وزاد فی روایة فلا تختلفوا علیه واذا سجد فاسجدوا وعن عائشة
رضی الله عنها قالت لما ثقل رسول الله صلی الله علیه وسلم جاء بلال یؤذنه
بالصلاة فقال مروا ابابکر ان یصلی بالناس فصلی ابوبکر تلک الایام ثم ان النبی
صلی الله علیه وسلم وجد فی نفسه خفة فقام یهادی بین رجلین ورجلاه
تخطان فی الارض حتی دخل المسجد فلما سمع ابوبکر حسه ذهب یتأخر فاومأ
الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لا یتأخر فجاء حتی جلس عن یسار
ابی بکر فکان ابوبکر یصلی قائما وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی قاعدا
یقتدی ابوبکر بصلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم والناس یقتدون بصلاة

ابی بکر متفق علیہ وفی روایۃ لهما یسمع ابوبکر الناس التکبیر وعن علی ومعاذ
ابن جبل رضی اللہ عنہما قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم
الصلاۃ والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث
غریب وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جئتم
الی الصلاۃ ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوہ شیأ ومن ادرک رکعۃ فقد ادرک
الصلاۃ رواہ ابوداؤد وعنہ انہ کان یقول من ادرک الرکعۃ فقد ادرک
السجدۃ ومن فاتتہ قراءۃ ام القرآن فقد فاتہ خیر کثیر رواہ مالک وعن
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی للہ اربعین یوما فی جماعۃ
یدرک التکبیرۃ الاولی کتب لہ براءتان براءۃ من النار وبراءۃ من النفاق
رواہ الترمذی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من توضأ فاحسن وضوءہ ثم راح فوجد الناس قد صلوا اعطاہ اللہ مثل اجر
من صلاھا وحضرھا لا ینقص ذلک من اجورھم شیأ رواہ ابوداؤد والنسائی
وعن ابی سعید الخدری قال جاء رجل وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ فقام رجل فصلی معہ رواہ
الترمذی وابوداؤد وروی الطبرانی فی الکبیر والاوسط عن ابی بکرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل من نواحی المدینۃ یرید الصلوۃ فوجد
الناس قد صلوا فمال الی منزلہ فجمع[1] اھلہ فصلی بھم وقال الھیثمی رجالہ

---

[1] قولہ فجمع اھلہ فصلی بھم قال فی رد المحتار یکرہ تحریما تکرار الجماعۃ فی مسجد محلۃ باذان
واقامۃ الا اذا صلی بهما فیہ اولا غیر اھلہ او اھلہ لکن بمخافتۃ الاذان ولو کرر اھلہ
بدونهما او کان مسجد طریق جاز اجماعا کما فی مسجد لیس لہ امام ولا مؤذن ویصلی الناس

ثقات وقال علماءنا ولوجاز تكرار الجماعة فی المسجد لما اختار الصلاة فی بيته على الجماعة فی المسجد كذا فی رد المحتار وعن الاسود بن يزيد التابعی انه كان اذا فاتته الجماعة فی مسجد قومه ذهب الى مسجد اخر رواه ابن ابی شيبة باسناد صحيح ورواه البخاری تعليقا وما ورد من قوله عليه السلام من يتصدق لا يدل على جواز التكرار المتكلم فيه وهو اقتداء المفترض بالمفترض اذ الثابت به اقتداء المتنفل بالمفترض ولا يحكم بكراهته بل ورد فی جوازه حديث اخر

فيه فوجا فوجا فان الافضل ان يصلی كل فريق باذان واقامة على حدة كما فی امالی قاضی خان اھ ونحوه فی الدرر والمراد بمسجد المحلة ماله امام وجماعة معلومون كما فی الدرر وغيرها قال فی المنبع والتقييد بالمسجد المختص بالمحلة احتراز من الشارع وبالاذان الثانی احتراز عما اذا صلی فی مسجد المحلة جماعة بغير اذان حيث يباح اجماعا اھ ثم قال فی الاستدلال على الامام الشافعی النافی للكراهة ما نصه ولنا هذا الحديث ولوجاز تكرار الجماعة لما اختار الصلوٰة فی بيته على الجماعة فی المسجد ولان فی الاطلاق هكذا تقليل الجماعة معنى فانهم لا يجتمعون اذا علموا انها لا تفوتهم واما مسجد الشارع فالناس فيه سواء لا اختصاص له بفريق دون فريق اھ ومثله فی البدائع وغيرها ومقتضى هذا الاستدلال كراهة التكرار فی مسجد المحلة ولو بدون اذان ويؤيده ما فی الظهيرية لو دخل جماعة المسجد بعد ما صلی فيه اهله يصلون وحدانا وهو ظاهر الرواية اھ وهذا مخالف لحكاية الاجماع المارة وقدمنا فی باب الاذان عن اخر شرح المنية عن ابی يوسف انه اذا لم تكن الجماعة على الهيئة الاولى لا تكره والا تكره وهو الصحيح وبالعدول عن المحراب تختلف الهيئة كذا فی البزازية وفی التتارخانية عن الولوالجية وبه نأخذ تم كلام رد المحتار مختصرا ۱۲۔

من قوله عليه السلام اذا صليتما فى رحالكما ثم اتيتما صلوٰة قوم فصليا معهم واجعلا صلوٰتكما معهم سبحة كما هو ظاهر وما رواه البخارى تعليقا عن انس محمول على مسجد الطريق او نحوه مما نقل فيه انه اذن واقام وهو مكروه عند العامة كذا يفهم من المرقات وغيره ـ

باب من صلى صلاة مرتين

عن سليم رجل من بنى سلمة انه اتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يارسول الله ان معاذ بن جبل يأتينا بعد ما ننام ونكون فى اعمالنا بالنهار فينادى بالصلاة فنخرج اليه فيطوّل علينا فقال له صلى الله عليه وسلم يا معاذ لا تكن فتانا اما ان تصلى معى واما ان تخفف على قومك رواه احمد والطحاوى وقال الامام ابن الهمام فشرع له احد الامرين الصلاة معه ولا يصلى بقومه او الصلاة بقومه على وجه التخفيف ولا يصلى معه هذا حقيقة اللفظ افاد منعه من الامامة اذا صلى معه صلى الله عليه وسلم ولا تمنع امامته بالاتفاق فعلم انه منعه من الفرض انتهى وقال العلامة العينى وبه قال الزهرى والحسن البصرى وسعيد بن المسيب والنخعى وابو قلابة ويحيى بن سعيد الانصارى ومجاهد وطاؤس واجاب الطحاوى عن حديث معاذ الذى يدل على صحة اقتداء المفترض بالمتنفل بانه منسوخ ويستدل على ذلك بوجه حسن وذلك ان اسلام معاذ متقدم وقد صلى النبى صلى الله عليه وسلم بعد سنين من الهجرة صلاة الخوف غير مرة من وجه وقع فيه مخالفة ظاهرة بالافعال المناقضة للصلاة فيقال لو جازت صلاة المفترض خلف المتنفل لامكن ايقاع الصلاة مرتين على وجه

لاتقع فیہا المنافاۃ والمفسدات فی غیر ھذہ الحالۃ وحیث صلیت علی ھذا الوجہ
مع امکان دفع المفسدات علی تقدیر جواز اقتداء المفترض بالمتنفل دل علی انہ
لا یجوز ذلک کذا فی عمدۃ القاری وعن الاسود بن جابر عن ابیہ ان رجلین
صلیا الظہر فی بیوتہما علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھما یریان ان الناس
قد صلوا ثم اتیا المسجد فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلاۃ فقعدا
فی ناحیۃ المسجد وھما یریان ان الصلاۃ لاتحل لہما فلما انصرف النبی صلی اللہ
علیہ وسلم راٰھما فارسل الیہما فجیئ بہما وفرائصہما ترعد مخافۃ ان یکون
قد حدث فی امرھما شئ فسألہما فاخبراہ الخبر فقال اذا فعلتما ذلک فصلیا مع
الناس واجعلا الاولی ھی الفریضۃ رواہ امامنا ابوحنیفۃ وفی روایۃ محمد واجعلا
الاولی فریضۃ وھذہ نافلۃ وفی روایۃ للبیہقی اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما
الامام فصلیا معہ فتکون لکما نافلۃ والتی فی رحالکما فریضۃ وفی روایۃ الترمذی
وابی داؤد والنسائی فقال ما منعکما ان تصلیا معنا فقالا یا رسول اللہ انا کنا
قد صلینا فی رحالنا قال فلا تفعلا اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما مسجد جماعۃ
فصلیا معہم فانہا لکما نافلۃ وعن بسر بن محجن عن ابیہ انہ کان فی مجلس
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذن بالصلوٰۃ فقام رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فصلی ورجع ومحجن فی مجلسہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما منعک ان تصلی مع الناس الست برجل مسلم فقال بلی یا رسول اللہ ولکنی
کنت قد صلیت فی اھلی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جئت المسجد
وکنت قد صلیت فاقیمت الصلاۃ فصل مع الناس وان کنت قد صلیت رواہ
مالک والنسائی وعن رجل من اسد بن خزیمۃ انہ سأل ابا ایوب الانصاری
قال یصلی احدنا فی منزلہ الصلوٰۃ ثم یأتی المسجد وتقام الصلاۃ فاصلی معہم فاجد

فی نفسی شیأ من ذلک فقال ابو ایوب سألنا عن ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فذلک لہ سھم جمع رواہ مالک وابوداؤد وعن سلیمان مولی میمونۃ قال اتینا ابن عمر علی البلاط وھم یصلون فقلت الا تصلی معھم قال قد صلیت وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاتصلوا صلاۃ فی یوم مرتین رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وفی التعلیق الممجد معناہ لاتصلوا علی وجہ الافتراض بان تجعلوا کلتیھما فریضۃ بل الاولی فریضۃ والثانیۃ نافلۃ انتہی وعن نافع قال ان عبد اللہ بن عمر کان یقول من صلی المغرب او الصبح ثم ادرکھما مع الامام فلا یعد لھما رواہ مالک وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلیت فی اھلک ثم ادرکت الصلوٰۃ فصلھا الا الفجر والمغرب رواہ الدارقطنی وقال الشیخ ابن الھمام قال عبد الحق تفرد برفعہ سھل بن صالح الانطاکی وکان ثقۃ واذا کان کذلک فلا یضر وقف من وقفہ لان زیادۃ الثقۃ مقبولۃ انتہی وعن ابن عمر قال ان کنت قد صلیت فی اھلک ثم ادرکت الصلوٰۃ فی المسجد مع الامام فصل معہ غیر صلوٰۃ الصبح والمغرب فانھما لایصلیان مرتین رواہ عبد الرزاق وعن ناعم بن اجیل مولی ام سلمۃ قال کنت ادخل المسجد لصلوٰۃ المغرب فاری رجالا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوسا فی اٰخر المسجد والناس یصلون فیہ قد صلوا فی بیوتھم رواہ الطحاوی وقال فھٰؤلاء من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانوا لایصلون المغرب فی المسجد لما کانوا قد صلوھا فی بیوتھم ولا ینکر ذلک علیھم غیرھم من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضاً فذلک دلیل عندنا علی نسخ ما قد کان تقدمہ من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہ لایجوز ان یکون مثل ذلک من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ذھب

عليهم جميعا حتى يكونوا على خلافه ولكن كان ذلك منهم لما قد ثبت عندهم فيه من نسخ ذلك القول انتهى۔

باب السنن وفضائلها

وقول الله عز وجل فسبحه وادبار السجود و قوله فسبحه وادبار النجوم۔

عن ام حبيبة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى في يوم وليلة ثنتى عشرة ركعة بنى له بيت في الجنة اربعا قبل الظهر و ركعتين بعدها وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل صلاة الفجر رواه الترمذى وفى رواية لمسلم انها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد مسلم يصلى لله كل يوم ثنتى عشرة ركعة تطوعا غير فريضة الابنى الله له بيتا فى الجنة او الابنى له بيت فى الجنة وعن عبدالله بن شقيق قال سألت عائشة عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلى[1] فى بيتى قبل الظهر اربعا ثم يخرج فيصلى بالناس ثم يدخل فيصلى ركعتين وكان يصلى بالناس المغرب ثم يدخل فيصلى ركعتين ثم يصلى بالناس العشاء ويدخل بيتى فيصلى ركعتين وكان يصلى من الليل تسع ركعات فيهن الوتر وكان يصلى ليلا طويلا قائما وليلا طويلا قاعدا وكان اذا قرأ وهو قائم ركع وسجد وهو قائم وكان اذا قرأ قاعدا ركع وسجد وهو قاعد وكان اذا طلع الفجر صلى ركعتين رواه مسلم وزاد ابوداؤد ثم يخرج

---

[1] قوله كان يصلى فى بيتى قال فى الدر المختار والافضل فى النفل غير التراويح المنزل الالخوف شغل عنها والاصح افضلية ما كان اخشع واخلص ١٢۔

فيصلي بالناس صلاة الفجر وفي رواية الترمذي عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي جالسا فيقرأ وهو جالس فاذا بقي من قراءته قدر ما يكون ثلاثين او اربعين اية قام فقرأ وهو قائم ثم ركع وسجد ثم صنع في الركعة الثانية مثل ذلك وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادبار النجوم الركعتان قبل الفجر وادبار السجود الركعتان بعد المغرب رواه الترمذي وعن ام حبيبة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من حافظ على اربع ركعات قبل الظهر واربع بعدها حرمه الله على النار رواه احمد والترمذي وابوداؤد والنسائي وابن ماجة وعن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اربع قبل الظهر بعد الزوال تحسب بمثلهن في صلاة السحر وما من شئ الا وهو يسبح الله تلك الساعة ثم قرأ يتفيؤا ظللا له عن اليمين والشمائل سجدا لله وهم داخرون رواه الترمذي والبيهقي في شعب الايمان وعن عبد الله بن السائب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي اربعا بعد ان تزول الشمس قبل الظهر وقال انها ساعة تفتح فيها ابواب السماء فاحب ان يصعد لي فيها عمل صالح رواه الترمذي وعن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يدع اربعا قبل الظهر وركعتين قبل الغداة رواه البخاري وعن ابي ايوب الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع قبل الظهر ليس فيهن تسليم تفتح لهن ابواب السماء رواه ابوداؤد وابن ماجة وعن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يركع قبل الجمعة اربعا لا يفصل في شئ منهن رواه ابن ماجة والطبراني وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صليتم بعد الجمعة فصلوا اربعا رواه مسلم وفي اخرى له قال اذا صلى احدكم الجمعة فليصل

بعدها اربعا وروى ابن ماجة والترمذى نحوه وعن ابى عبد الرحمن قال
علم ابن مسعود الناس ان يصلوا بعد الجمعة اربعا فلما جاء على بن ابى طالب علمهم
ان يصلوا ستا رواه الطحاوى وسعيد بن منصور وعن على انه قال من
كان مصليا بعد الجمعة فليصل ستا رواه الطحاوى وروى ابو داؤد عن ابن
عمر نحوه وفى رواية الترمذى قال رأيت ابن عمر صلى بعد الجمعة ركعتين ثم
صلى بعد ذلك اربعا قال الطحاوى قال ابو يوسف احب الى ان يبدأ بالاربع
ثم يثنى بالركعتين لانه هو ابعد من ان يكون قد صلى بعد الجمعة مثلها على
ما قد نهى عنه فان عمر كان يكره ان يصلى بعد صلاة الجمعة مثلها انتهى و
قال على القارى ان تقديم الاربع اولى وذلك لان الاربع سنة بلا خلاف
فى المذهب انتهى وعن عمر وبن عطاء قال ان نافع بن جبير ارسله الى
السائب يسأله عن شئ راه منه معاوية فى الصلاة فقال نعم صليت معه
الجمعة فى مقصورة فلما سلم الامام قمت فى مقامى فصليت فلما دخل ارسل
الى فقال لا تعد لما فعلت اذا صليت الجمعة فلا تصلها بصلاة حتى تكلم
او تخرج فان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرنا بذلك ان لا توصل بصلاة
حتى نتكلم او نخرج رواه مسلم وفى رواية ابى داؤد عن عطاء قال كان ابن عمر
اذا صلى الجمعة بمكة تقدم فصلى ركعتين ثم يتقدم فيصلى اربعا وعن
كعب بن عجرة قال ان النبى صلى الله عليه وسلم اتى مسجد بنى عبد الاشهل
فصلى فيه المغرب فلما قضوا صلاتهم راهم يسبحون بعدها فقال هذه صلاة
البيوت رواه ابو داؤد وفى رواية الترمذى والنسائى قام الناس يتنفلون
فقال النبى صلى الله عليه وسلم عليكم بهذه الصلاة فى البيوت وعن
ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رحم الله امرأ صلى قبل العصر

اربعا رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وعن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل العصر اربع رکعات یفصل بینہن بالتسلیم علی الملائکۃ المقربین ومن تبعھم من المسلمین والمؤمنین رواہ الترمذی وقال واختار اسحاق بن ابراھیم ان لایفصل فی الاربع قبل العصر واحتج بھذا الحدیث وقال معنی قولہ انہ یفصل بینہن بالتسلیم یعنی التشھد انتھی وقال البغوی المراد بالتسلیم التشھد دون السلام ای وسمی تسلیما علی من ذکر لاشتمالہ علیہ وکذا قالہ ابن الملک قال الطیبی ویؤیدہ حدیث عبد اللہ بن مسعود کنا اذا صلینا قلنا السلام علی اللہ قبل عبادہ السلام علی جبریل وکان ذلک فی التشھد کذا فی المرقات وعن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل العصر رکعتین رواہ ابوداؤد وعن ابن عباس قال انما صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرکعتین بعد العصر لانہ اتاہ مال فشغلہ عن الرکعتین بعد الظھر فصلاھما بعد العصر ثم لم یعد رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن وفی روایۃ للدارقطنی ولم ارہ عاد لھما وعن ابی سعید الخدری انہ قال امرنی عمر بن الخطاب ان اضرب من کان یصلی بعد العصر الرکعتین بالدرۃ رواہ الطحاوی وروی مسلم ومالک نحوہ وعن جابر قال سألنا نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل رأیتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الرکعتین قبل المغرب فقلن لاغیر ام سلمۃ قالت صلاھا عندی مرۃ فسألتہ ما ھذہ الصلاۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم نسیت الرکعتین قبل العصر فصلیتھما الآن رواہ الطبرانی واسنادہ حسن وعن حیان ابن عبید اللہ بن بریدۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین کل اذانین صلوۃ الا المغرب رواہ البزار واسنادہ حسن وعن طاؤس

قال سئل ابن عمر عن الركعتين قبل المغرب فقال مارأيت احدا على عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليهما وساق الحديث رواه ابوداؤد وعن
حماد قال سألت ابراهيم عن الصلوة قبل المغرب فنهانى عنها وقال ان النبى
صلى الله عليه وسلم وابابكر وعمر لم يصلوها رواه محمد فى الأثار ورجاله
ثقات مع ارساله وعن منصور عن ابيه قال ماصلى ابوبكر ولاعمر ولا
عثمان الركعتين قبل المغرب رواه عبد الرزاق ومسدد وعن ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى بعد المغرب ست ركعات
لم يتكلم فيما بينهن بسوء عدلن له بعبادة ثنتى عشرة سنة رواه الترمذى
وقال هذا حديث غريب لانعرفه الا من حديث عمر بن ابى خثعم
وسمعت محمد بن اسماعيل يقول هو منكر الحديث وضعفه جدا وعن
عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى بعد المغرب عشرين
ركعة بنى الله له بيتا فى الجنة رواه الترمذى وعن مكحول يبلغ به
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صلى بعد المغرب قبل ان يتكلم
ركعتين وفى رواية اربع ركعات رفعت صلاته فى عليين مرسلا وعن
حذيفة نحوه وزاد فكان يقول عجلوا الركعتين بعد المغرب فانهما ترفعان
مع المكتوبة رواهما رزين وروى البيهقى الزيادة عنه نحوها فى شعب الايمان
وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيل القراءة
فى الركعتين بعد المغرب حتى يتفرق اهل المسجد رواه ابوداؤد وعن
عائشة قالت ماصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء قط فدخل
علىّ الاصلى اربع ركعات اوست ركعات رواه ابوداؤد وعنها رضى الله
عنها قالت لم يكن النبى صلى الله عليه وسلم على شئ من النوافل

اشد[1] تعاهدا منه علی رکعتی الفجر متفق علیه وعنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیہا رواہ مسلم۔

باب صلاة الليل

وقول اللہ عز وجل ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک وقولہ قم اللیل الا قلیلا وقولہ فاقرءوا ما تیسر من القران عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیما بین ان یفرغ من صلاۃ العشاء الی الفجر احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی ثلثا فیسجد[2] السجدۃ من ذلک قدر ما یقرء احدکم خمسین اٰیۃ قبل ان یرفع رأسہ فاذا سکت المؤذن من صلاۃ الفجر وتبین لہ الفجر قام فرکع رکعتین خفیفتین فان کنت مستیقظۃ حدثنی والا اضطجع علی شقہ الایمن حتی یأتیہ المؤذن للاقامۃ فیخرج متفق[3] علیہ وفی روایۃ للبخاری ثم اوتر ثم اضطجع حتی جاءہ المؤذن فقام۔

---

[1] قولہ اشد تعاہدا الخ والسنن اٰکدہا سنۃ الفجر اتفاقا ثم الاربع قبل الظہر فی الاصح لحدیث من ترکہا لم تنلہ شفاعتی ثم الکل سواء وقیل بوجوبہا فلا تجوز صلاتہا قاعدا ولا راکبا اتفاقا قالہ فی الدر المختار ۱۲

[2] قولہ فیسجد قال علی القاری والظاہر ان الفاء لتفصیل المجمل یعنی فیسجد کل واحدۃ من سجدات تلک الرکعات طویلۃ ۱۲

[3] قولہ متفق علیہ ای بمجموع الحدیث وان لم یکن بہذا السیاق فی حدیث واحد کذا حدیث مشکات الذی نقلہ صاحب المشکات اول ہذا الباب ۱۲

فصلى ركعتين ثم خرج فصلى الصبح وفي رواية ابي داؤد ثم اضطجع حتى يأتيه المؤذن فيؤذنه بصلاة الصبح فيصلى ركعتين خفيفتين ثم يخرج الى الصلاة وعنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا صلى ركعتي الفجر فان كانت له الي حاجة كلمني[1] والا خرج الى الصلاة رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح قال العلامة العيني فهذه الاحاديث تدل على انه تارة يضطجع قبل السنة وتارة بعدها وتارة لا يضطجع قلت فهي الضجعة للاستراحة لا للتشريع وعن عبد الله بن عمر انه رأى رجلا ركع ركعتي الفجر ثم اضطجع فقال ابن عمر ما شأنه فقال نافع فقلت يفصل بين صلاته قال ابن عمر واى فصل افضل من السلام رواه محمد وقال وبقول ابن عمر نأخذ وهو قول ابي حنيفة رحمه الله واسناده صحيح وعن ابن مسعود قال ما بال الرجل اذا صلى الركعتين يتمعك كما يتمعك الدابة والحمار اذا سلم فقد فصل رواه ابن ابي شيبة وعن ابي الصديق الناجي قال رأى ابن عمر قوما اضطجعوا بعد ركعتي الفجر فارسل اليهم فنهاهم فقالوا نريد بذلك السنة فقال ابن عمر ارجع اليهم فاخبرهم انها بدعة رواه ابن ابي شيبة وعن ابراهيم النخعي قال هي ضجعة الشيطان رواه ابن ابي شيبة وعن حميد بن عبد الرحمن بن عوف قال ان رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال قلت وانا في سفر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لارقبن رسول الله صلى الله عليه

---

[1] قوله كلمني قال على القاري كلامه عليه السلام لاشك انه من كلام الآخرة واما كلام الدنيا فلاشك انه خلاف الاولى لانما فصلا ما بين الصلاتين لان الحكمة في وضع السنة ان يتهيأ لكمال الحالة وطرد الغفلة فيدخل في الفريضة على كمال الحضور واللذة ۱۲

وسلم للصلوٰة حتی اری فعله فلما صلی صلوٰة العشاء وهی العتمة اضطجع هويا
من الليل ثم استيقظ فنظر فی الافق فقال ربنا ما خلقت هذا باطلا حتی بلغ
الی انك لا تخلف الميعاد ثم اهوی رسول الله صلی الله عليه وسلم الی فراشه
فاستل منه سواكا ثم افرغ فی قدح من اداوة عنده ماء فاستن ثم قام
فصلی حتی قلت قد صلی قدرما نام ثم اضطجع حتی قلت قد نام قدرما
صلی ثم استيقظ ففعل كما فعل اول مرة وقال مثل ما قال ففعل رسول الله
صلی الله عليه وسلم ثلاث مرات قبل الفجر رواه النسائی وعن عائشة
قالت كان النبی صلی الله عليه وسلم يصلی من الليل ثلاث عشرة ركعة
منها الوتر وركعتا الفجر رواه مسلم وعن مسروق قال سألت عائشة
عن صلاة رسول الله صلی الله عليه وسلم بالليل فقالت سبع وتسع واحدی
عشرة ركعة سوی ركعتی الفجر رواه البخاری وعن كريب مولی ابن عباس
انه قال سألت ابن عباس كيف كانت صلاة رسول الله صلی الله عليه وسلم
بالليل قال بتُّ عنده ليلة وهو عند ميمونة فنام حتی اذا ذهب ثلث الليل
او نصفه استيقظ قام الی شَنٍّ فيه ماء فتوضأ وتوضأت معه ثم قام فقمت
الی جنبه علی يساره فجعلنی علی يمينه ثم وضع يده علی رأسی كانه يمس اُذنی
كانه يوقظنی فصلی ركعتين خفيفتين قلت قرأ فيهما بام القرآن فی كل ركعة
ثم سلّم ثم صلی حتی صلی احدی عشرة ركعة بالوتر ثم نام فاتاه بلال فقال
الصلاة يا رسول الله فقام فركع ركعتين ثم صلی للناس رواه ابوداؤد۔
وعن ابن عباس انه رقد عند رسول الله صلی الله عليه وسلم فاستيقظ
فتسوك وتوضأ وهو يقول ان فی خلق السموات والارض حتی ختم السورة
ثم قام فصلی ركعتين اطال فيهما القيام والركوع والسجود ثم انصرف فنام حتی

نفخ ثم فعل ذٰلك ثلاث مرات ست ركعات كل ذٰلك يستاك ويتوضأ ويقرء هٰؤلاء الأيات ثم اوتر بثلاث رواه مسلم وفى رواية لابى داؤد ثم اوتر فاتاه بلال فأذنه بالصلاة حين طلع الفجر فصلى ركعتى الفجر ثم خرج الى الصلوٰة وفى رواية للبخارى ومسلم وكان فى دعائه اللهم اجعل فى قلبى نورا وفى بصرى نورا وفى سمعى نورا وعن يمينى نورا وعن يسارى نورا وفوقى نورا وتحتى نورا واماى نورا وخلفى نورا واجعل لى نورا وزاد بعضهم وفى لسانى نورا وذكر وعصبى ولحمى ودمى وشعرى وبشرى وفى رواية لهما واجعل فى نفسى نورا واعظم لى نورا وفى اخرى لمسلم اللهم اعطنى نورا وعن زيد بن خالد الجهنى انه قال لارمقن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم الليلة فصلى ركعتين[1] خفيفتين ثم صلى ركعتين طويلتين طويلتين طويلتين ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم اوتر فذلك ثلاث[2] عشرة ركعة رواه مسلم وعن

---

[1] قوله ركعتين خفيفتين المراد بالركعتين الخفيفتين ركعتا الوضوء ويستحب فيها التخفيف لورود الروايات بتخفيفها قولا وفعلا كذا يفهم من الازهار ١٢

[2] قوله فذلك ثلاث عشرة ركعة وفى المبسوط ان منتهى تهجده صلى الله عليه وسلم ثمان ركعات واقله ركعتان فانه قال روى انه صلى الله عليه وسلم كان يصلى من الليل خمس ركعات سبع ركعات تسع ركعات احدى عشرة ركعة ثلاث عشرة ركعة فالذى قال خمس ركعات ركعتان صلاة الليل وثلاث وتر والذى قال سبع ركعات اربع صلاة الليل وثلاث وتر والذى قال تسع ست وثلاث والذى قال احدى عشرة ثمان وثلاث والذى قال ثلاث عشرة ثمان صلاة الليل وثلاث وتر وركعتان سنة الفجر كذا فى فتح القدير ١٢-

عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قام من الليل يصلي افتتح
صلاته بركعتين خفيفتين رواه مسلم وعن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا قام احدكم من الليل فليفتتح الصلاة بركعتين خفيفتين
رواه مسلم وعن عبد الله بن مسعود قال لقد عرفت النظائر التي كان
النبي صلى الله عليه وسلم يقرن بينهن فذكر عشرين سورة من اول المفصل
على تأليف ابن مسعود سورتين في ركعة آخرهن حٰمٓ الدخان وعم يتسآءلون
متفق عليه وفي رواية لمسلم عن شقيق قال جاء رجل من بني بجيلة يقال له
نهيك بن سنان الى عبد الله فقال اني اقرأ المفصل في كل ركعة فقال عبد الله
هذًّا كهذّ الشعر لقد علمت النظائر التي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقرأ بهن سورتين[1] في كل ركعة وعن حذيفة انه رأى النبي صلى الله
عليه وسلم يصلي من الليل وكان يقول الله اكبر ثلاثا ذو الملكوت والجبروت
والكبرياء والعظمة ثم استفتح فقرأ البقرة ثم ركع فكان ركوعه نحوا من قيامه
فكان يقول في ركوعه سبحان ربي العظيم ثم رفع رأسه من الركوع فكان قيامه
نحوا من ركوعه يقول لربي الحمد ثم سجد فكان سجوده نحوا من قيامه فكان يقول
في سجوده سبحان ربي الاعلى ثم رفع رأسه من السجود وكان يقعد فيما بين
السجدتين نحوا من سجوده وكان يقول رب اغفرلي رب اغفرلي فصلى اربع ركعات

---

[1] قوله سورتين في كل ركعة قال عياض وهذا موافق لرواية عائشة ان قيامه صلى الله عليه
وسلم كان احدى عشرة ركعة بالوتر وان هذا قدر قراءته غالبا وتطويله بسبب التدبر
وتطويل الاركان وقراءته البقرة والنساء نادر وانكار ابن مسعود على الرجل يحضه على
التأمل لا انه لايجوز قراءة المفصل في ركعة كذا في المرقات ۱۲ ۔

قرأ فیھن البقرۃ وآل عمران والنسآء والمائدۃ او الانعام شك شعبۃ
رواہ ابوداؤد وعن عبداللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من قام بعشر آیات لم یکتب من الغافلین ومن قام بمائۃ
آیۃ کتب من القانتین ومن قام بالف آیۃ کتب من المقنطرین رواہ ابوداؤد
وعن ابی ذر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اصبح بآیۃ
والآیۃ ان تعذبھم فانھم عبادك وان تغفر لھم فانك انت العزیز الحکیم رواہ
النسائی وابن ماجۃ وعن یعلی بن مملك انہ سأل ام سلمۃ زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن قرآءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصلاتہ فقالت
ومالکم وصلاتہ کان یصلی ثم ینام قدر ما صلی ثم یصلی قدر ما نام ثم ینام
قدر ما صلی حتی یصبح ثم نعتت قراءتہ فاذا ھی تنعت قراءۃ مفسرۃ حرفا
حرفا رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وعن ابی ھریرۃ قال کانت
قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل یرفع طورا ویخفض طورا رواہ ابوداؤد
وعن ابن عباس قال کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قدر ما
یسمعہ من فی الحجرۃ وھو فی البیت رواہ ابوداؤد وعن ابی قتادۃ قال
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلۃ فاذا ھو بابی بکر یصلی یخفض
من صوتہ ومر بعمر وھو یصلی رافعا صوتہ قال فلما اجتمعا عند النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال یا ابا بکر مررت بك وانت تصلی تخفض صوتك قال قد
اسمعت من ناجیت یا رسول اللہ وقال لعمر مررت بك وانت تصلی
رافعا صوتك فقال یا رسول اللہ اوقظ الوسنان واطرد الشیطان فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر ارفع من صوتك شیأ وقال لعمر اخفض
من صوتك شیأ رواہ ابوداؤد وروی الترمذی نحوہ ۔ وعن مسروق

قال سألت عائشۃ ای العمل کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الدائم قلت فای حین کان یقوم من اللیل قالت کان یقوم اذا سمع الصارخ متفق علیہ وعن انس قال ماکنا نشاء ان نری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل مصلیا الا رأیناہ ولا نشاء ان نراہ نائما الا رأیناہ رواہ النسائی وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لما بدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وثقل کان اکثر صلاتہ جالسا متفق علیہ۔

باب مایقول اذا قام من اللیل

وقول اللہ عز وجل واذکر اسم ربک عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یتھجد قال اللھم لک الحمد انت قیم السموات والارض ومن فیھن ولک الحمد انت نور السموات والارض ومن فیھن ولک الحمد انت ملک السموات والارض ومن فیھن ولک الحمد انت الحق ووعدک الحق ولقاؤک حق وقولک حق والجنۃ حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق والساعۃ حق اللھم لک اسلمت وبک آمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت ولا الہ غیرک متفق علیہ وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل افتتح صلاتہ فقال اللھم رب جبریل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم رواہ مسلم وعن ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم اذا قام من الليل كبر ثم يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك ثم يقول الله اكبر كبيرا ثم يقول اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم من همزه ونفخه ونفثه رواه الترمذی وابو داؤد والنسائی وزاد ابو داؤد بعد قوله غيرك ثم يقول لا اله الا الله ثلاثا وفی اٰخر الحديث ثم يقرأ وعن ربيعة بن كعب الاسلمی قال كنت ابيت عند حجرة النبی صلى الله عليه وسلم فكنت اسمعه اذا قام من الليل يقول سبحان رب العالمين الهوی ثم يقول سبحان الله وبحمده الهوی رواه النسائی وللترمذی نحوه وقال هذا حديث حسن صحيح وعن عائشة رضی الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استيقظ من الليل قال لا اله الا انت سبحانك اللهم وبحمدك استغفرك لذنبی واسألك رحمتك اللهم زدنی علما ولا تزغ قلبی بعد اذ هديتنی وهب لی من لدنك رحمة انك انت الوهاب رواه ابوداؤد وعن شريق الهوزنی قال دخلت على عائشة فسألتها بم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفتتح اذا هب من الليل فقالت سألتنی عن شئ ما سألنی عنه احد قبلك كان اذا هب من الليل كبر عشرا وقال سبحان الله وبحمده عشرا وقال سبحان الملك القدوس عشرا واستغفر الله عشرا وهلل الله عشرا ثم قال اللهم انی اعوذ بك من ضيق الدنيا وضيق يوم القيامة عشرا ثم يفتتح الصلاة رواه ابوداؤد وعن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تعار من الليل فقال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير وسبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله ثم قال رب اغفر لی او قال ثم دعا استجيب له فان توضأ وصلى قبلت صلاته رواه البخاری وعن معاذ بن جبل

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يبيت على ذكر طاهرا فيتعا
من الليل فيسأل الله خيرا الا اعطاه الله اياه رواه احمد وابو داؤد۔

باب التحريض على قيام الليل

وقول الله عز وجل ان ناشئة الليل هي اشد وطأ و اقوم قيلا عن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعقد الشيطان على قافية
رأس احدكم اذا هو نام ثلاث عقد يضرب على كل عقدة عليك ليل طويل
فارقد فان استيقظ فذكر الله انحلت عقدة فان توضأ انحلت عقدة فان صلى
انحلت عقدة فاصبح نشيطا طيب النفس والا اصبح خبيث النفس كسلان
متفق عليه وعن ابن مسعود قال ذكر عند النبي صلى الله عليه وسلم
رجل فقيل له مازال نائما حتى اصبح ما قام الى الصلاة قال ذلك رجل بال
الشيطان في اذنه او قال في اذنيه متفق عليه وعن ام سلمة قالت
استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فزعا يقول سبحان الله ما ذا
انزل الليلة من الخزائن وما ذا انزل من الفتن من يوقظ صواحب الحجرات
يريد ازواجه لكي يصلين رب كاسية في الدنيا عارية في الاٰخرة رواه البخاري
وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال لي رسول الله صلى الله
عليه وسلم يا عبد الله لا تكن مثل فلان كان يقوم من الليل فترك قيام
الليل متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ينزل ربنا تبارك وتعالى كل ليلة الى السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل
الاٰخر يقول من يدعوني فاستجيب له من يسألني فاعطيه من يستغفرني
فاغفر له متفق عليه وفي رواية لمسلم ثم يبسط يديه ويقول من يقرض

غير عدوم ولا ظلوم حتى ينفجر الفجر وعن عمرو بن عبسة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرب ما يكون الرب من العبد فی جوف الليل الآخر فان استطعت ان تكون ممن يذكر الله فی تلك الساعة فكن رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن صحيح غريب اسنادا وعن ابی امامة قال قيل يا رسول الله ای الدعاء اسمع قال جوف الليل الآخر ودبر الصلوات المكتوبات رواه الترمذی وعن ابی هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول افضل[1] الصلوٰة بعد المفروضة صلاة فی جوف الليل رواه احمد وعن جابر قال سمعت النبی صلى الله عليه وسلم يقول ان فی الليل ساعة لا يوافقها رجل مسلم يسأل الله فيها خيرا من امر الدنيا والآخرة الا اعطاه اياه وذلك كل ليلة رواه مسلم وعن عثمان بن ابی العاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كان لداوٗد عليه السلام من الليل ساعة يوقظ فيها اهله يقول يا آل داوٗد قوموا فصلوا فان هذه ساعة يستجيب الله عز وجل فيها الدعاء الا لساحر او عشار رواه احمد وعن ابی امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بقيام الليل فانه دأب الصالحين قبلكم وهو قربة لكم الى ربكم ومكفرة للسيأت ومنهاة عن الاثم رواه الترمذی وعن ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة يضحك الله اليهم الرجل اذا قام بالليل يصلی والقوم اذا صفوا فی الصلاة والقوم اذا صفوا فی قتال العدو رواه فی شرح السنة وعن ابی هريرة قال قال رسول الله

---

[1] قوله افضل الصلوٰة الخ وقد يقال التهجد افضل من حيث زيادة مشقة على النفس وبعده عن الرياء والرواتب افضل من حيث الأكدية فی المتابعة للمفروضة فلا منافات كذا فی المرقات"

صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلا قام من اللیل فصلی وایقظ امرأته فصلت
فان ابت نضح فی وجهها الماء رحم اللہ امرأۃ قامت من اللیل فصلت وایقظت
زوجها فصلی فان ابی نضحت فی وجهه الماء رواه ابوداؤد والنسائی وعن ابی سعید
وابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ایقظ الرجل اهله من اللیل
فصلیا او صلی رکعتین جمیعا کتبا فی الذاکرین والذاکرات رواه ابوداؤد وابن ماجۃ
وعن ابن عمر ان اباه عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه کان یصلی من اللیل
ماشاء اللہ حتی اذا کان من اخر اللیل ایقظ اهله للصلاۃ یقول لهم الصلاۃ ثم یتلو
هذه الاٰیة وأمر اهلك بالصلوٰۃ واصطبر علیها لانسئلك رزقا نحن نرزقك
والعاقبة للتقوی رواه مالك وعن ابی مالك الاشعری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنة غرفا یری ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها
اعدها اللہ لمن الان الکلام واطعم الطعام وتابع الصیام وصلی باللیل والناس
نیام رواه البیهقی فی شعب الایمان وروی الترمذی عن علی نحوه وفی روایته
لمن اطاب الکلام وعن ابی هریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال ان فلانا یصلی باللیل فاذا اصبح سرق فقال انه ستنهاه ما تقول
رواه احمد والبیهقی فی شعب الایمان وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اشراف امتی حملة القرآن واصحاب اللیل رواه البیهقی
فی شعب الایمان وعن المغیرۃ قال قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی
تورمت قدماه فقیل له لم تصنع هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك
وما تأخر قال افلا اکون عبدا شکورا متفق علیہ وعن عبد اللہ بن
عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الصلوٰۃ الی اللہ
صلاۃ داؤد واحب الصیام الی اللہ صیام داؤد کان ینام نصف اللیل ویقوم

ثلثه وينام سدسه ويصوم يوما ويفطر يوما متفق عليه وعن عائشة قالت كان تعنى رسول الله صلى الله عليه وسلم ينام اول الليل ويحيي اخره ثم ان كانت له حاجة الى اهله قضى حاجته ثم ينام فان كان عند النداء الاول جنبا وثب فافاض عليه الماء وان لم يكن جنبا توضأ للصلوٰة ثم صلى ركعتين متفق عليه

باب القصد فى العمل

وقول الله عز وجل واقصد فى مشيك وقوله فاذا قضيتم الصلوٰة فاذكروا الله قياما وقعودا وعلى جنوبكم فاذا اطمأننتم فاقيموا الصلوٰة عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفطر من الشهر حتى نظن ان لا يصوم منه شيأ ويصوم حتى نظن ان لا يفطر منه شيأ وكان لا تشاء ان تراه من الليل مصليا الا رأيته ولا نائما الا رأيته رواه البخارى وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احب الاعمال الى الله ادومها وان قل متفق عليه وعن ابى امامة قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول من اوى الى فراشه طاهرا وذكر الله حتى يدركه النعاس لم يتقلب ساعة من الليل يسأل الله فيها خيرا من الدنيا والأخرة الا اعطاه اياه ذكره النووى فى كتاب الاذكار برواية ابن السنى وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا من الاعمال ما تطيقون فان الله لا يمل حتى تملوا متفق عليه وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصل احدكم نشاطه واذا فتر فليقعد متفق عليه وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نعس احدكم

وهو يصلي فليرقد حتى يذهب عنه النوم فان احدكم اذا صلى وهو ناعس لايدري لعله يستغفر فيسب نفسه متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الدين يسر ولن يشاد الدين احد الا غلبه فسددوا وقاربوا وابشروا واستعينوا بالغدوة والروحة وشيء من الدلجة رواه البخاري وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجب ربنا من رجلين رجل ثار عن وطائه ولحافه من بين حبه واهله الى صلاته فيقول الله لملائكته انظروا الى عبدي ثار عن فراشه ووطائه من بين حبه واهله الى صلاته رغبة فيما عندي وشفقا مما عندي ورجل غزا في سبيل الله فانهزم مع اصحابه فعلم ما عليه في الانهزام وما له في الرجوع فرجع حتى هريق دمه فيقول الله لملائكته انظروا الى عبدي رجع رغبة فيما عندي وشفقا مما عندي حتى هريق دمه رواه صاحب المصابيح في شرح السنة وعن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نام عن حزبه او عن شيء منه فقرأه فيما بين صلاة الفجر وصلاة الظهر كتب له كانما قرأه من الليل رواه مسلم وعن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلى جنب رواه البخاري وفي رواية النسائي فان لم تستطع فمستلقيا[ۓ]

ۓ قوله مستلقيا واعلم ان الاستلقاء في مذهبنا افضل من الاضطجاع ولا ينتهض حديث عمران حجة على العموم فانه خطاب له وكان مرضه البواسير وهو يمنع الاستلقاء فلا يكون خطابه خطابا للامة فوجب الترجيح بالمعنى وهو ان المستلقي تقع اشارته الى جهة القبلة وبه يتأدى الفرض بخلاف الاخر الا ترى انه لو حققه مستلقيا كان

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا وعنہ انہ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلاۃ الرجل قاعدا قال ان صلی قائما فھو افضل ومن صلی قاعدا فلہ نصف اجر القائم ومن صلی نائما فلہ نصف اجر القاعد رواہ البخاری وعن عبد اللہ بن عمرو قال حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلاۃ الرجل قاعدا نصف الصلاۃ قال فاتیتہ فوجدتہ یصلی جالسا فوضعت یدی علی رأسہ فقال مالک یا عبد اللہ بن عمرو قلت حدثت یا رسول اللہ انک قلت صلاۃ الرجل قاعدا علی نصف الصلاۃ وانت تصلی قاعدا قال اجل ولکنی لست کاحد منکم رواہ مسلم وعن سالم بن ابی الجعد قال قال رجل من خزاعۃ لیتنی صلیت فاسترحت فکانہم عابوا ذلک علیہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقم الصلاۃ یا بلال ارحنا بہا رواہ ابو داؤد۔

باب الوتر

وقول اللہ عز وجل حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وقولہ

سجودا ورکوعا الی القبلۃ ولو اتمہ علی جنب کان الی غیر جہتہا کذا فی المرقات ۱۲۔

لہ قولہ ومن صلی نائما الخ قال الخطابی ان المراد بہ المریض المفترض الذی یمکنہ ان یتحامل فیقعد مع مشقۃ فجعل اجرہ ضعف اجرہ اذا صلی نائما ترغیبا لہ فی القعود مع جواز صلاتہ نائما وکذا جعل صلاتہ اذا تحامل وقام مع مشقۃ ضعف صلاتہ اذا صلی قاعدا کذا فی مجمع البحار وقال فی المرقات وھل یجوز ان یصلی التطوع نائما مع القدرۃ علی القیام او القعود فمذہب ابی حنیفۃ انہ لایجوز فقیل ھذا الحدیث فی حق المفترض المریض الذی امکنہ القیام او القعود مع شدۃ وزیادۃ فی المرض ۱۲

والشفع والوتر عن ابی سلمة بن عبد الرحمٰن انه سأل عائشة کیف کانت صلوٰة رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرة رکعة یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی[1] اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی ثلاثا متفق علیه. وعن ابی سعید ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم نهی عن البتیراء ان یصلی الرجل واحدةً یوتر بها رواہ ابن عبد البر فی التمهید وعن علی قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یوتر بثلاث رواہ الترمذی وقال قد ذهب قوم من اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وغیرهم الی هذا ورأوا ان یوتر الرجل بثلاث وعن عبد اللّٰه بن ابی قیس قال سألت عائشة بکم کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یوتر قالت کان یوتر باربع وثلاث وست وثلاث وثمان وثلاث وعشر وثلاث[2] ولم یکن یوتر بانقص من سبع ولا باکثر من ثلاث عشرة رواہ ابو داؤد۔ وعن الکرخی قال اوتر سعد بن ابی وقاص برکعة فانکر علیه ابن مسعود وقال ما هذہ البتیراء التی لا نعرفها علی عهد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم رواہ

---

[1] قوله ثم یصلی اربعا فهذا الفصل یفید ان صلاة اللیل اربعا اربعا والا لقالت ثمانیا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن کذا فی فتح القدیر ۱۲۔

[2] قوله وثلاث قال العلامة العینی فقد نصت علی الوتر بثلاثة ولم تذکر الوتر بواحدة فدل علی انه لا اعتبار للرکعة البتیراء انتهی وقال علی القاری وفی اتیانها بثلاث فی کل عدد دلالة ظاهرة بان الوتر فی الحقیقة هو الثلاث وما وقع قبله من مقدماته المسمی بصلاة التهجد فاطلاق الوتر علی الکل مجاز ویؤیدہ الحدیث الصحیح اجعلوا اخر صلاتکم باللیل وترا ۱۲۔

ابن ابی شیبۃ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ المغرب وتر صلاۃ النہار فاوتروا صلاۃ اللیل رواہ النسائی وقال العلامۃ العینی وھذا السند علی شرط الشیخین وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر اللیل ثلاث کوتر النہار صلاۃ المغرب رواہ الدارقطنی والبیہقی وفی روایۃ للدارقطنی عن عائشۃ نحوہ مرفوعا وعن ابی خالد قال سألت ابا العالیۃ عن الوتر فقال علمنا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الوتر مثل صلاۃ المغرب ھذا وتر اللیل وھذا وتر النہار رواہ الطحاوی وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یسلم فی رکعتی الوتر رواہ النسائی وعنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث[1] لا یسلم الا فی اٰخرھن رواہ الحاکم فی مستدرکہ وقال انہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم ولم یخرجاہ وعن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الوتر بسبح اسم ربک الاعلی وفی الرکعۃ الثانیۃ بقل یا ایہا الکافرون وفی الثالثۃ بقل ھو اللہ احد ولا یسلم الا فی اٰخرھن ویقول یعنی بعد التسلیم سبحان الملک القدوس ثلثا رواہ النسائی وعن خارجۃ بن حذافۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ان اللہ امدکم بصلاۃ ھی خیر لکم من حمر النعم الوتر جعلہ اللہ لکم فیما بین صلاۃ العشاء الی ان یطلع الفجر رواہ الترمذی وابوداؤد وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] قولہ یوتر بثلاث قال العلامۃ العینی وممن قال یوتر بثلاث لا یفصل بینہن عمر وعلی وابن مسعود وحذیفۃ وابی بن کعب وابن عباس وانس وابوامامۃ وعمر بن عبد العزیز والفقہاء السبعۃ انتہی وقال علی القاری فالعجب من جعل النووی الایتار بواحدۃ مذھب الجمہور ۱۲

وسلم قال بادروا الصبح بالوتر رواه مسلم وعن ابی هریرة قال اوصانی خلیلی بثلاث صیام ثلاثة ایام من کل شهر ورکعتی الضحی وان اوتر قبل ان انام متفق علیه وعن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اجعلوا[1] اخر صلاتکم باللیل وترا رواه مسلم وعن غضیف بن الحارث قال قلت لعائشة ارأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یغتسل من الجنابة فی اول اللیل ام فی اخره قالت ربما اغتسل فی اول اللیل وربما اغتسل فی اخره قلت الله اکبر الحمد لله الذی جعل فی الامر سعة قلت کان یوتر اول اللیل ام فی اخره قالت ربما اوتر فی اول اللیل وربما اوتر فی اخره قلت الله اکبر الحمد لله الذی جعل فی الامر سعة قلت کان یجهر بالقراءة ام یخفت قالت ربما جهر به وربما خفت قلت الله اکبر الحمد لله الذی جعل فی الامر سعة رواه ابوداؤد وروی ابن ماجة الفصل الاخیر وعن عائشة قالت من کل اللیل اوتر رسول الله صلی الله علیه وسلم من اول اللیل واوسطه واخره وانتهی وتره الی السحر متفق علیه وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خاف ان لا یقوم من اخر اللیل فلیوتر اوله ومن طمع ان یقوم اخره فلیوتر اخر اللیل فان صلاة اخر اللیل مشهودة وذلك افضل رواه مسلم وعن بریدة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الوتر[2] حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن

---

[1] قوله اجعلوا الخ قال علی القاری فیه الامر للندب ۱۲

[2] قوله الوتر حق قال العلامة العینی قوله الوتر حق ای واجب والدلیل علی هذا المعنی قوله فمن لم یوتر فلیس منا وهذا وعید شدید ولا یقال مثل هذا الا فی حق تارك فرض او واجب ولاسیما وقد تاکد ذلك بالتکرار ثلاث مرات ومثل هذا الکلام بهذه التاکیدات لم یأت فی حق السنن انتهی وقال فی المرقات ولما کان لیس منا تدیقال فی غیر الواجب کقوله علیه

لم يوتر فليس منا الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا رواه ابو داؤد والحاكم في مستدركه وصححه وفي رواية للدارقطني عن ابي ايوب عن النبي صلى الله عليه وسلم الوتر حق واجب وفي اسناد ابي داؤد ابو المنيب عبيد الله بن عبد الله وقد تكلم فيه البخاري قال ابن ابي حاتم سمعت ابي يقول هو صالح الحديث وانكر على البخاري ادخاله في الضعفاء وقال الحاكم وثقه ابن معين فهذا ابن معين امام هذا الشأن وكفى به حجة في توثيقه اياه وعن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم الوتر واجب على كل مسلم رواه البزار وفي رواية عبد الله بن احمد عن ابيه بسنده ان معاذ ابن جبل قدم الشام فوجد اهل الشام لا يوترون فقال لمعاوية مالي ارى اهل الشام لا يوترون فقال معاوية او اجب ذلك عليهم فقال نعم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول زادني ربي صلوة وهي الوتر ووقتها ما بين العشاء الى طلوع الفجر وعن خارجة بن حذافة قال خرج[1] علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال ان الله

الصلوة والسلام ليس منا من استنجى من الريح وكقوله في تارك النكاح مع القدرة مع انه سنة لا واجب اجماعا فمن رغب عن سنتي فليس مني وقد يقال في الفرض كقوله تعالى ان الذين فرقوا دينهم وكانوا شيعا لست منهم في شئ قلنا بوجوب الوتر لكون الدليل ظنيا ۱۲

[1] قوله خرج علينا الخ اما الاستدلال على وجوب الوتر بمتن الحديث فبوجوه الاول غاية الاهتمام بشأنه والاعتناء بمكانه حتى روى احمرار الوجه وصعود المنبر وتمهيد الحمد لله والثناء عليه والامر باجتماع الصحابة وبيان الخيرية من حمر النعم وغير ذلك وهذا كله من شواكل الفرائض والثاني ان متون بعض الطرق مصرحة بصيغة الامر او بلفظ الامر والامر حقيقة في الوجوب ولا يعدل عنه الا بضرورة والثالث ان الزيادة على شئ انما تحقق اذا كان من جنس المزيد عليه والمزيد عليه فرض فكذا الزائد الا ان الدليل غير قطعي فصار واجبا ۱۲۔

امدكم بصلاة هي خير لكم من حمر النعم الوتر جعله الله لكم فيما بين صلاة العشاء الى ان يطلع الفجر رواه الترمذي وابو داؤد وروى ابن ماجة والحاكم في مستدركه واحمد في مسنده والدارقطني في سننه والطبراني في معجمه نحوه وصححه الحاكم فقال حديث صحيح الاسناد وسكت[1] ابو داؤد عنه **وفي** رواية لامامنا ابي حنيفة ان الله افترض عليكم وزادكم الوتر **وفي** رواية اخرى له ان الله زادكم صلوٰة وهي الوتر فحافظوا عليها **وعن** ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اوتروا قبل ان تصبحوا رواه مسلم والترمذي والنسائي وابن ماجة **وعن** علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله وتر يحب الوتر فاوتروا[2] يا اهل القراٰن رواه الترمذي وابو داؤد والنسائي **وعن** ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نام عن وتر او نسيه فليصله[3] اذا اصبح اوذكره رواه الحاكم في مستدركه وقال صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ونقل تصحيحه ابن الحصار ايضا وروى الترمذي وابو داؤد وابن ماجة نحوه **وعن** مالك بلغه ان رجلا سأل ابن عمر عن الوتر أواجب هو فقال عبد الله قد اوتر[4]

---

[1] قوله سكت الخ من عادته اذا سكت عن حديث اخرجه يدل على صحته عنده ورضاه به ١٢

[2] قوله فاوتروا امر وهو للوجوب واهل القراٰن بحسب اللغة يتناول كل من معه شئ من القراٰن ولو كان اٰية فيدخل فيه الحفاظ وغيرهم على ان القراٰن كان في زمنه صلى الله عليه وسلم متفرقا بين الصحابة ١٢

[3] قوله فليصله الخ وجه الاحتجاج ان وجوب القضاء فرع على وجوب الاداء وقال الطحاوي ان وجوب قضاء الوتر اجماع من الصحابة ١٢

[4] قوله قد اوتر الخ فمواظبته عليه الصلوٰة والسلام لاسيما مع مواظبة الصحابة والتابعين دليل على وجوب الوتر ١٢

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوتر المسلمون فجعل الرجل یرد علیہ وعبد اللہ یقول اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوتر المسلمون رواہ فی الموطا وعن عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وانا راقدة معترضة علی فراشہ فاذا اراد ان یوتر ایقظنی[1] فاوترت رواہ البخاری وعن سعید بن جبیر قال کان ابن عمر یصلی علی راحلتہ تطوعا فاذا اراد ان یوتر نزل فاوتر علی الارض رواہ الدارقطنی واحمد وعن نافع عن ابن عمر انہ کان یصلی علی راحلتہ ویوتر بالارض ویزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذلک کان یفعل رواہ الطحاوی باسناد صحیح وعن خالد بن ابی عمران قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو علی مضر اذ جاءہ جبریل فاومأ الیہ ان اسکت فسکت فقال یا محمد ان اللہ لم یبعثک سبابا ولا لعانا وانما بعثک رحمة للعالمین لیس لک من الامر شئ ثم علمہ القنوت اللہم انا نستعینک ونستغفرک ونؤمن بک ونخضع لک ونخلع ونترک من یکفرک اللہم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد ونرجو رحمتک ونخاف عذابک ان عذابک الجد بالکفار ملحق رواہ ابوداؤد فی المراسیل والطبرانی وروی ابن ابی شیبة بسند صحیح موقوفا من قول ابن مسعود اللہم انا نستعینک ونستغفرک ونثنی علیک الخیر ولا نکفرک نخلع[2] ونترک من یفجرک اللہم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد ونخشی عذابک الجد ونرجو رحمتک ان عذابک الجد بالکفار ملحق ورواہ البیہقی فی السنن الکبیر لہ موقوفا من قول عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

---

[1] قولہ ایقظنی الخ قال العلامة العینی فیہ الدلالة علی وجوب الوتر ۱۲

[2] قولہ نخلع وقد اسقط الواو فی الحاوی القدسی من نخلع والظاہر ثبوتہا کما فی روایة الطحاوی قالہ فی البحر الرائق ۱۲۔

وعن ابن عباس ان عمر بن الخطاب كان يقنت بالسورتين اللهم انا نستعينك اللهم اياك نعبد رواه ابن ابى شيبة والطحاوى وعن عبد الله بن زرير الغافقى قال لى عبد الملك بن مروان لقد علمت ما حملك على حب ابى تراب الا انك اعرابى جاف فقلت والله لقد جمعت القرآن من قبل ان يجتمع ابواك ولقد علمنى منه على بن ابى طالب سورتين علمهما اياه رسول الله صلى الله عليه وسلم ما علمتهما انت ولا ابواك اللهم انا نستعينك ونثنى عليك القرآن ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم اياك نعبد ولك نصلى ونسجد واليك نسعى ونحفد نرجو رحمتك ونخشى عذابك ان عذابك بالكفار ملحق رواه الطبرانى فى الدعاء وعن الحسن بن على قال علمنى رسول الله صلى الله عليه وسلم كلمات اقولهن فى قنوت الوتر اللهم[1] اهدنى فيمن هديت وعافنى فيمن عافيت وتولنى فيمن توليت وبارك لى فيما اعطيت وقنى شر ما قضيت فانك تقضى ولا يقضى عليك انه لا يذل من واليت تباركت ربنا وتعاليت رواه الترمذى وابو داؤد والنسائى وابن ماجة والدارمى وعن على قال ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يقول فى آخر وتره اللهم انى اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك رواه ابو داؤد والترمذى والنسائى وابن ماجة وعن ابى بن كعب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم فى الوتر قال سبحان الملك القدوس رواه ابو داؤد

---

[1] قوله اللهم اهدنى الخ فى شرح المنية والصحيح ان عدم التوقيت فيما عدا المأثور لان الصحابة اتفقوا عليه ولانه ربما يجرى على اللسان ما يشبه كلام الناس اذا لم يوقت ثم ذكر اختلاف الالفاظ الواردة فى اللهم انا نستعينك الخ ثم ذكر ان الاولى ان يضم اليه اللهم اهدنى الخ قاله الشامى ۱۲

والنسائی وزاد ثلاث مرات یطیل وفی روایۃ للنسائی عن عبد الرحمن بن ابزی عن ابیہ قال کان یقول اذا سلم سبحان الملک القدوس ثلاثا ویرفع صوتہ بالثالثۃ وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وھو جالس فاذا بقی من قراءتہ قدر ما یکون ثلاثین او اربعین اٰیۃ قام وقرأ وھو قائم ثم رکع ثم سجد ثم یفعل فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذٰلک رواہ مسلم وعن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین رواہ الترمذی وزاد ابن ماجۃ خفیفتین وھو جالس وفی روایۃ لابن ماجۃ ثم یرکع رکعتین یقرأ فیھما وھو جالس فاذا اراد ان یرکع قام فرکع وعن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ھذا السھر جھد وثقل فاذا اوتر احدکم فلیرکع رکعتین فان قام من اللیل والا کانتا لہ رواہ الدارمی وعن ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلیھما بعد الوتر وھو جالس یقرأ فیھما اذا زلزلت وقل یاایھا الکافرون رواہ احمد ۔

باب القنوت

وقول اللہ عزوجل قوموا للہ قانتین ۔ وقولہ لیس لک من الامر شیئ او یتوب علیھم او یعذبھم عن ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر فیقنت قبل الرکوع رواہ ابن ماجۃ باسناد صحیح وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلاث رکعات کان یقرأ فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیۃ بقل یاایھا الکافرون وفی الثالثۃ بقل ھو اللہ احد ویقنت قبل الرکوع رواہ النسائی وعن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قنت فی الوتر قبل الرکوع

رواه الخطيب فی کتاب القنوت له وذکره ابن الجوزی فی التحقیق وسکت عنه وعن ابن عباس قال اوتر النبی صلی الله علیه وسلم بثلاث فقنت فیها قبل الرکوع رواه ابونعیم فی الحلیة وعن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یوتر بثلاث رکعات ویجعل القنوت قبل الرکوع رواه الطبرانی فی الاوسط وعن ابن مسعود ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقنت فی الوتر قبل الرکوع رواه ابن ابی شیبة وعنه قال بت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لانظر کیف یقنت فی وتره فقنت قبل الرکوع ثم بعثت امی ام عبد فقلت بیتی مع نسائه فانظری کیف یقنت فی وتره فاتتنی فاخبرتنی انه قنت قبل الرکوع رواه الدارقطنی وعن علقمة ان ابن مسعود واصحاب النبی صلی الله علیه وسلم کانوا یقنتون فی الوتر قبل الرکوع رواه ابن ابی شیبة وعن سوید بن غفلة قال سمعت ابابکر وعمر وعثمان وعلیا یقولون قنت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی اٰخر الوتر وکانوا[1] یفعلون ذٰلك رواه الدارقطنی والبیهقی وعن عاصم الاحول قال سألت انس بن مالك عن القنوت فی الصلوٰة کان قبل الرکوع او بعده قال قبله انما قنت[2] رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد الرکوع شهرا

---

[1] قوله کانوا یفعلون ذٰلك لاشك ان فیما قدمنا من الاحادیث ما هو نص علی المواظبة علی قنوت الوتر اشار الیه الشیخ ابن الهمام ۱۲

[2] قوله قنت رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد الرکوع شهرا الخ یعنی لایقنت لغیر الوتر الا لنازلة قاله فی الدر المختار وقال فی رد المحتار عن البنایة اذا وقعت نازلة قنت الامام فی الصلوٰة الجهریة لکن فی الاشباه عن الغایة قنت فی صلوٰة الفجر ویؤیده ما فی شرح المنیة حیث قال بعد کلام فتکون شرعیته ای شرعیة القنوت فی النوازل مستمرة وهو محمل قنوت

انه كان بعث اناسا يقال لهم القراء سبعون رجلا فاصيبوا فقنت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الركوع شهرا يدعو عليهم متفق عليه وعن ابى هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقنت فى صلاة الصبح الا ان يدعو لقوم اوعلى قوم رواه ابن حبان باسناد صحيح وعن انس ان النبى صلى الله عليه وسلم كان لا يقنت الا اذا دعا لقوم اودعا عليهم رواه الخطيب فى كتاب القنوت وقال صاحب تنقيح التحقيق هذا سند صحيح وعن عبد الله بن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يقنت فى الفجر قط الا شهرا واحدا لم ير قبل ذلك ولا بعده وانما قنت فى ذلك الشهر يدعو على الناس من المشركين رواه امامنا ابوحنيفة وقال الشيخ ابن الهمام هذا سند لا غبار عليه وعن ابى مالك الاشجعى قال قلت لابى

من قنت من الصحابة بعد وفاته عليه الصلوة والسلام وهو مذهبنا وعليه الجمهور وقال الحافظ ابوجعفر الطحاوى انما لا يقنت عندنا فى صلاة الفجر من غير بلية فان وقعت فتنة او بلية فلا بأس به فعله رسول الله صلى الله عليه وسلم واما القنوت فى الصلوات كلها للنوازل فلم يقل به الا الشافعى وكانهم حملوا ما روى عنه عليه الصلوة والسلام انه قنت فى الظهر والعشاء كما فى مسلم وانه قنت فى المغرب ايضا كما فى البخارى على النسخ لعدم ورود المواظبة والتكرار الواردين فى الفجر عنه عليه الصلوة والسلام اه وهو صريح فى ان قنوت النازلة عندنا مختص بصلوة الفجر دون غيرها من الصلوات الجهرية او السرية وظاهر تقييدهم بالامام انه لا يقنت المنفرد وهل المقتدى مثله ام لا وهل القنوت هنا قبل الركوع ام بعده لم اره والذى يظهر لى ان المقتدى يتابع امامه الا اذا جهر فيؤمن وانه يقنت بعد الركوع لا قبله بدليل ان ما استدل به الشافعى على قنوت الفجر وفيه التصريح بالقنوت بعد الركوع حمله علماءنا على القنوت للنازلة ثم رأيت الشرنبلالى

یا ابت انك قد صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان وعلی ههنا بالکوفة نحوا من خمس سنین اکانوا یقنتون قال ای بنی محدث رواه الترمذی والنسائی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح وعنه عن ابیه قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یقنت وصلیت خلف ابی بکر فلم یقنت وصلیت خلف عمر فلم یقنت وصلیت خلف عثمان فلم یقنت وصلیت خلف علی فلم یقنت ثم قال یا بنی انها بدعة رواه النسائی وعن ابن عباس انه قال القنوت فی صلاة الصبح بدعة رواه الدارقطنی والبیهقی وعن غالب بن فرقد الطحان قال کنت عند انس بن مالك رضی اللہ عنه شهرین فلم یقنت فی صلاة الغداة رواه الطبرانی وعن الاسود بن یزید انه صحب عمر بن الخطاب سنتین فی السفر والحضر فلم یره قانتا فی الفجر رواه محمد وقال الشیخ ابن الهمام هذا سند لاغبار علیه وعن انس ابن مالك ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قنت شهرا ثم ترکه[1] رواه ابوداؤد وروی النسائی نحوه وعن عبداللہ قال لم یقنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصبح الا شهرا ثم ترکه لم یقنت قبله ولا بعده رواه الطحاوی والطبرانی وابن ابی شیبة والبزار۔ وعنه قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شهرا یدعو علی عصیة وذکوان فلما ظهر علیهم ترك القنوت رواه البیهقی والبزار وابویعلی الموصلی والطبرانی فی الکبیر وعن ام سلمة قالت نهی[2] رسول اللہ

فی مراقی الفلاح صرح بانه بعده واستظهر الحموی انه قبله والاظهر ما قلناه ۱۲

[1] قوله ثم ترکه قال العلامة العینی فقوله ثم ترکه یدل علی ان القنوت فی الفرائض کان ثم نسخ ۱۲

[2] قوله نهی الخ هذه الاحادیث تدل علی ان ما روی من القنوت فی الصلوات منسوخ ۱۲ منه

صلى الله عليه وسلم عن القنوت في الفجر رواه ابن ماجة۔

باب قيام شهر رمضان

وقول الله عز وجل انا انزلناه في ليلة مباركة انا كنا منذرين فيها يفرق كل امر حكيم۔ فصل[1] عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرغب الناس في قيام رمضان من غير ان يأمرهم بعزيمة امر فيه فيقول من قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه رواه النسائي۔ وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه رواه البخاري وعن عبد الرحمن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تبارك وتعالى فرض صيام رمضان عليكم وسننت لكم قيامه فمن صامه وقامه ايمانا واحتسابا خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه رواه النسائي والبيهقي وابن ماجة وابن ابي شيبة وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قام رمضان ايمانا واحتسابا خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه رواه النسائي وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل رمضان لم يأت فراشه حتى ينسلخ رواه البيهقي فصل[2] عن ابي ذر قال صمت

---

[1] قوله فصل ههنا امور الاول ان نفس قيام رمضان سنة مؤكدة لانه عليه الصلاة والسلام رغب اليه والاحاديث التي في هذا الفصل تدل عليه ۱۲ منه

[2] قوله فصل الامر الثاني قيام رمضان بالجماعة سنة مؤكدة [illegible] عليه الصلاة والسلام قام في بعض الليالي مع الجماعة ولو لم يكن له خوف الافتراض لداوم عليه [illegible] واظب عليه حكما وما واظب عليه حكما سنة ايضا وايضا الخلفاء الراشدون [illegible] بقيام التراويح بالجماعة

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رمضان ولم يقم بنا حتى بقي سبع من الشهر
فلما كانت الليلة السابعة خرج فصلى بنا حتى مضى ثلث الليل ثم لم يصل بنا
السادسة حتى خرج ليلة الخامسة فصلى بنا حتى مضى شطر الليل فقلنا يا رسول
الله لو نفلتنا فقال ان القوم اذا صلوا مع الامام حتى ينصرف كتب لهم قيام تلك
الليلة ثم لم يصل بنا الرابعة حتى اذا كانت ليلة الثالثة خرج وخرج باهله فصلى
بنا حتى خشينا ان يفوتنا الفلاح قلت وما الفلاح قال السحور رواه الطحاوي وروى
ابوداؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة نحوه وعن ابي هريرة قال خرج رسول الله صلى الله
عليه وسلم فاذا اناس في رمضان يصلون في ناحية المسجد فقال ما هؤلاء فقيل هؤلاء اناس
ليس معهم قرآن وابي بن كعب[1] يصلي وهم يصلون بصلاته فقال النبي صلى الله عليه وسلم اصابوا
ونعم ما صنعوا رواه ابوداؤد ولا يقال هذا الحديث ضعيف بمسلم بن خالد انه ضعيف
كما نص عليه ابوداؤد لانا نقول مسلم بن خالد ليس متفقا على تركه حتى يترك روايته
وثقه ابن معين في رواية عنه وابن حبان واخرج له غير حديث في صحيحه وقال ابن
عدي ارجو لا بأس به وهو حسن الحديث وعن عبد الله بن مسعود قال ما رآه[2] المسلمون
حسنا فهو عند الله حسن رواه احمد والطبراني والطيالسي والبزار وابونعيم موقوفا
وذكره الرازي والعيني مرفوعا وعن العرباض بن سارية قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من يعش منكم بعدي فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين

وجعلوا للرجال والنساء اماما ورضوا به وحسنوه وقد وردت فيه هذه الاخبار ۱۲۔

[1] قوله وابي بن كعب الخ وفي التعليق الممجد قد استخرجت لذلك اصلا لطيفا وهو انه قد علم
ان ابيا كان يصلي بالناس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم واثنى عليهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم فاحب عمر ان يجمع الناس به ۱۲

[2] قوله ما راه المسلمون الخ المراد بالمسلمين الصحابة فقط او اهل الاجتهاد الذين هم الكاملون

المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ وإياكم ومحدثات الأمور فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة رواه أحمد وأبو داؤد والبيهقي وروى الترمذي وابن ماجة نحوه وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وعن حذيفة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اقتدوا باللذين من بعدي أبي بكر وعمر رواه الترمذي وأحمد وابن ماجة وحسنه الترمذي وصححه ابن حبان والحاكم وعن أبي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرغب في قيام رمضان من غير أن يأمرهم فيه بعزيمة فيقول من قام رمضان إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم والأمر على ذلك ثم كان الأمر على ذلك في خلافة أبي بكر وصدرا من خلافة عمر على ذلك رواه مسلم وعن عبد[1] الرحمن بن عبدٍ القاري قال خرجت مع عمر بن الخطاب ليلة إلى المسجد فإذا الناس أوزاع متفرقون يصلي الرجل لنفسه ويصلي الرجل فيصلي بصلاته الرهط فقال عمر إني لو جمعت هؤلاء على قارئ واحد لكان أمثل ثم عزم فجمعهم على أبي بن كعب قال ثم خرجت معه ليلة أخرى والناس يصلون بصلاة قارئهم قال عمر نعمت البدعة[2] هذه والتي تنامون

في صفة الإسلام صرفا للمطلق إلى الكامل لأن المطلق عند عدم القرينة ينصرف إلى الفرد الكامل وهو المجتهد فيكون المعنى ما رآه الصحابة أو أهل الاجتهاد حسنا فهو عند الله حسن وما رآه الصحابة أو أهل الاجتهاد قبيحا فهو عند الله قبيح ١٢

[1] قوله وعن عبد الرحمن بن عبدٍ بالتنوين قاله الطيبي وقوله القاري بالياء المشددة نسبة إلى قبيلة قارة وهم عضل والديش قال المؤلف والمشهور أن عبد الرحمن تابعي من أجلة تابعي المدينة يقال ولد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس له منه سماع ولا رؤية وعده الواقدي من الصحابة فيمن ولد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم كذا في المرقاة ١٢

[2] قوله نعمت البدعة هذه قال ابن تيمية أما التراويح فليست ببدعة في الشريعة

عنها افضل من التی تقومون یریدُ اٰخر اللیل وکان الناس یقومون اوله رواه البخاری وعن عبد الله بن ابی بکر قال سمعت ابیا یقول کنا ننصرف فی رمضان من القیام فنستعجل الخدم بالطعام مخافة فوت السحور وفی اخری مخافة الفجر

بل سنة بقول رسول الله صلی الله علیه وسلم وفعله فانه قال ان الله فرض علیکم صیام رمضان وسننت لکم قیامه ولا صلوتها جماعة بدعة بل سنة فی الشریعة بل قد صلاها رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الجماعة لیلتین بل ثلثا وقال ان الرجل اذا صلی مع الامام حتی ینصرف کتب له قیام لیلة لما قام بهم حتی حسبوا ان یفوتهم الفلاح رواه اهل السنن وفی هذا ترغیب لقیام رمضان خلف الامام وذلك اوکد من ان تکون سنة وکان الناس یصلونها جماعات فی المسجد علی عهده صلی الله علیه وسلم ویقرهم واقراره سنة منه صلی الله علیه وسلم واما قول عمر رضی الله عنه نعمت البدعة هذه فالتسمیة لغویة لان العمل الذی دل علیه الکتاب او السنة لیس ببدعة فی الشریعة وان سمی بدعة فی اللغة وقد علم ان قول النبی صلی الله علیه وسلم کل بدعة ضلالة لم یرد به کل عمل مبتدأ وانما اراد ما ابتدأ من الاعمال التی لم یشرعها هو صلی الله علیه وسلم واذا کان کذلك فقد کانوا یصلون قیام رمضان علی عهده جماعة وفرادی وقد قال لهم فی اللیلة الثالثة او الرابعة لما اجتمعوا انه لم یمنعنی من الخروج الیکم الا کراهة ان یفرض علیکم فصلوا فی بیوتکم فعلل عدم الخروج خشیة الافتراض فعلم بذلك ان المقتضی قائم وانه لولا خوف الافتراض لخرج الیهم فلما کان فی عهد عمر جمعهم علی قارئ واحد واسرج فی المسجد فصارت هذه الهیئة وهی اجتماعهم فی المسجد علی امام واحد مع الاسراج عملا لم یعملوا به من قبل فسمی بدعة لانه فی اللغة سمی بذلك ولم یکن بدعة شرعیة لان السنة اقتضت انه عمل

رواه مالك **فصل**[1] عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي في رمضان بعشرين ركعة في غير جماعة والوتر رواه البيهقي والطبراني وابن ابي شيبة والبغوي وعبد بن حميد وفيه ضعف **وعن** يزيد بن رومان قال كان الناس يقومون في زمن عمر بن الخطاب بثلاث وعشرين ركعة رواه مالك وقال في آثار السنن اسناده مرسل قوي **وعن** عمر انه جمع الناس على ابي بن كعب وكان يصلي بهم عشرين ركعة رواه البيهقي وابن ابي شيبة **وعن** السائب بن يزيد قال كنا[2] نقوم في عهد عمر بعشرين ركعة والوتر رواه البيهقي في المعرفة بالاسناد الصحيح قال النووي في الخلاصة اسناده صحيح **وفي** رواية للبيهقي وعلى عهد عثمان وعلي مثله **وعن** شبرمة وكان من اصحاب علي انه كان يؤمهم في رمضان فيصلي خمس ترويحات رواه البيهقي **وعن** ابي عبد الرحمن السلمي ان عليا دعا القراء في رمضان فامر رجلا ان يصلي بالناس عشرين ركعة وكان علي يوتر بهم رواه البيهقي

صالح لولا خوف الافتراض وقد زال بموته صلى الله عليه وسلم فانتفى المعارض فصار هذا كجمع المصحف وغيره ١٢

[1] قوله فصل الامر الثالث ان مجموع عشرين ركعة في التراويح سنة مؤكدة لانه مما واظب عليه الخلفاء وقد سبق ان سنة الخلفاء ايضا لازم الاتباع وتاركها آثم والروايات التي في هذا الفصل دالة عليه ١٢

[2] قوله كنا نقوم الخ وقد علم ان قول الصحابي كنا نفعل وامرنا ونهينا محمول على انه امر الله ولرسوله ونهي عن الله ورسوله لان الصحابي انما يقصد الاحتجاج به لاثبات شرع وتحليل وتحريم وحكم يوجب كونه مشروعا وقد اختلفوا في هذه الصيغة والراجح ان حكمها الرفع لما ذكرنا قاله العلامة العيني ١٢-

فصل[1] عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فاذا هو بالبقيع فقال اكنت تخافين ان يحيف الله عليك ورسوله قلت يا رسول الله انى ظننت انك اتيت بعض نسائك فقال ان الله تعالى ينزل ليلة النصف من شعبان الى السماء الدنيا فيغفر لاكثر من عدد شعر غنم كلب رواه الترمذى وابن ماجة وزاد رزين ممن استحق النار وعنها عن النبى صلى الله عليه وسلم قال هل تدرين ما فى هذه الليلة يعنى ليلة النصف من شعبان قالت ما فيها يا رسول الله فقال فيها ان يكتب كل مولود بنى ادم فى هذه السنة وفيها ان يكتب كل هالك من بنى ادم فى هذه السنة وفيها ترفع اعمالهم وفيها تنزل ارزاقهم فقالت يا رسول الله ما من احد يدخل الجنة الا برحمة الله تعالى فقال ما من احد يدخل الجنة الا برحمة الله تعالى ثلاثا قلت ولا انت يا رسول الله فوضع يده على هامته فقال ولا انا الا ان يتغمدنى الله منه برحمته يقولها ثلاث مرات رواه البيهقى فى الدعوات الكبير وعن ابى موسى الاشعرى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله تعالى ليطلع فى ليلة النصف من شعبان فيغفر لجميع خلقه الا لمشرك او مشاحن رواه ابن ماجة ورواه احمد عن عبد الله بن عمرو بن العاص وفى رواية الا اثنين مشاحن وقاتل نفس وعن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا يومها فان الله تعالى ينزل فيها لغروب الشمس الى السماء الدنيا فيقول الا من مستغفر فاغفر له الا مسترزق فارزقه الا مبتلى فاعافيه الا كذا الا كذا حتى يطلع

---

[1] قوله فصل فيه قيام ليلة النصف من شعبان ۱۲

الفجر رواہ ابن ماجۃ

باب صلاۃ الضحی

وقول اللہ عزوجل والشفع والوتر عن زید بن ارقم انہ رأی قوما یصلون من الضحی فقال لقد علموا ان الصلوٰۃ فی غیر ھذہ الساعۃ افضل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلٰوۃ الاوابین حین ترمض الفصال رواہ مسلم وعن معاذ بن انس الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلاۃ الصبح حتی یسبح رکعتی الضحی لایقول الاخیرا غفر لہ خطایاہ وان کانت اکثر من زبد البحر رواہ ابوداؤد وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبح علی کل سلامی من احدکم صدقۃ فکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ وکل تہلیلۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونہی عن المنکر صدقۃ ویجزئ من ذٰلک رکعتان یرکعہما من الضحی رواہ مسلم وعن بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الانسان ثلاث مائۃ وستون مفصلا فعلیہ ان یتصدق عن کل مفصل

لہ قولہ صلوٰۃ الاوابین حین ترمض الفصال وقال فی الدرالمختار وندب اربع فصاعدا فی الضحی علی الصحیح من بعد الطلوع الی الزوال ووقتہا المختار بعد ربع النہار وفی المنیۃ اقلہا رکعتان واکثرہا اثنا عشر واوسطہا ثمان وھو افضلہا کما فی الذخائر الاشرفیۃ لثبوتہ بفعلہ وقولہ علیہ السلام واما اکثرھا فبقولہ فقط ۱۲ ۔

منه بصدقة قالوا ومن يطيق ذلك يا نبي الله قال النخاعة في المسجد تدفنها والشيء تنحيه عن الطريق فان لم تجد فركعتا الضحى تجزئك رواه ابوداؤد وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حافظ على شفعة الضحى غفرت له ذنوبه وان كانت مثل زبد البحر رواه احمد والترمذي وابن ماجة وعن ابي الدرداء وابي ذر رضي الله عنهما قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الله تبارك وتعالى انه قال يا ابن آدم اركع لي اربع ركعات من اول النهار اكفك آخره رواه الترمذي ورواه ابوداؤد والدارمي عن نعيم ابن همار الغطفاني واحمد عنهم وعن معاذة قالت سألت عائشة كم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي صلاة الضحى قالت اربع ركعات ويزيد ما شاء الله رواه مسلم وعن ام هانئ قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل بيتها يوم فتح مكة فاغتسل وصلى ثماني ركعات فلم ار صلاة قط اخف منها غير انه يتم الركوع والسجود وقالت في رواية اخرى وذلك ضحى متفق عليه وعن عائشة انها كانت تصلي الضحى ثماني ركعات ثم تقول لو نشر لي ابواي ما تركتها رواه مالك وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى الضحى ثنتي عشرة ركعة بنى الله له قصرا من ذهب في الجنة رواه الترمذي وابن ماجة وعن ابي سعيد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى حتى نقول لا يدعها ويدعها حتى نقول لا يصليها رواه الترمذي۔

باب التطوع

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبلال عند صلاة الفجر

یابلال حدثنی بارجی عمل عملته فی الاسلام فانی سمعت دف نعلیك بین یدیّ فی الجنة قال ما عملت عملا ارجی عندی انی لم اتطهر طهورا فی ساعة من لیل ولانهار الاصلیت بذلك الطهور ما کتب لی ان اصلی متفق علیه وفی روایة الترمذی وما اصابنی حدث قط الا توضأت عنده ورأیت ان ﷲ علیّ رکعتین فقال رسول ﷲ صلی ﷲ علیه وسلم بهما وعن جابر قال کان رسول ﷲ صلی ﷲ علیه وسلم یعلمنا الاستخارة فی الامور کما یعلمنا السورة من القرآن یقول اذا هم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضة ثم لیقل اللهم انی استخیرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسألك من فضلك العظیم فانك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللهم ان کنت تعلم ان هذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری او قال فی عاجل امری واجله فاقدره لی ویسره لی ثم بارك لی فیه وان کنت تعلم ان هذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری او قال فی عاجل امری واجله فاصرفه عنی واصرفنی عنه واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی به قال ویسمی حاجته رواه البخاری وعن علی قال حدثنی ابوبکر وصدق ابوبکر قال سمعت رسول ﷲ صلی ﷲ علیه وسلم یقول ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطهر ثم یصلی ثم یستغفر ﷲ الا غفر ﷲ له ثم قرأ والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذکروا ﷲ فاستغفروا لذنوبهم رواه الترمذی وابن ماجة الا ان ابن ماجة لم یذکر الآیة وعن حذیفة قال کان النبی صلی ﷲ علیه وسلم اذا حزبه امر صلی رواه ابوداؤد وعن عبد ﷲ بن ابی اوفی قال قال رسول ﷲ صلی ﷲ علیه وسلم من کانت له حاجة الی ﷲ او الی احد من بنی آدم فلیتوضأ

فلیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی اللہ تعالٰی ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا حاجۃ ھی لک رضا الا قضیتہا یا ارحم الراحمین رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھٰذا حدیث غریب۔

(صلوٰۃ التسبیح)

عن ابی وھب قال سألت عبد اللہ بن المبارک عن الصلوٰۃ التی یسبح فیہا قال یکبر ثم یقول سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالٰی جدک ولا الہ غیرک ثم یقول خمس عشرۃ مرۃ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ثم یتعوذ ویقرأ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وفاتحۃ الکتاب وسورۃ ثم یقول عشر مرات سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ثم یرکع فیقولہا عشرا ثم یرفع رأسہ فیقولہا عشرا ثم یسجد فیقولہا عشرا ثم یرفع رأسہ ویقولہا عشرا ثم یسجد الثانیۃ فیقولہا عشرا یصلی اربع رکعات علی ھٰذا فذٰلک خمس وسبعون تسبیحۃ فی کل رکعۃ یبدأ فی کل رکعۃ بخمس عشرۃ تسبیحۃ ثم یقرأ ثم یسبح عشرا رواہ الترمذی وفی روایۃ لابی داؤد قال فانک لو کنت اعظم اھل الارض ذنبا غفر لک بذٰلک وفی روایۃ لابن ماجۃ فلو کانت ذنوبک مثل رمل عالج غفرھا اللہ لک قال یا رسول اللہ ومن لم یستطع یقولہا فی یوم قال قلہا فی جمعۃ فان لم تستطع فقلہا فی شہر حتی قال فقلہا فی سنۃ وعن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يقول ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلاته فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فريضته شئ قال الرب تبارك وتعالى انظروا هل لعبدى من تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة ثم يكون سائر عمله على ذٰلك وفي رواية ثم الزكوٰة مثل ذٰلك ثم تؤخذ الاعمال على حسب ذٰلك رواه ابو داؤد ورواه احمد عن رجل وعن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اذن الله لعبد في شئ افضل من الركعتين يصليهما وان البر ليذر على رأس العبد ما دام في صلاته وما تقرب العباد الى الله بمثل ما خرج منه رواه احمد والترمذي وقال ابو نصر الراوي يعني القرآن۔

باب صلوٰة السفر

وقول الله عز وجل واذا ضربتم في الارض فليس عليكم جناح ان تقصروا من الصلوٰة ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا ان الكافرين كانوا لكم عدوا مبينا وقوله ان الصلوٰة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا وقوله فاينما تولوا فثم وجه الله عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظهر بالمدينة اربعا وصلى العصر بذى الحليفة ركعتين متفق عليه وعن ابي حرب بن ابي الاسود الديلي ان عليا رضي الله تعالى عنه خرج من البصرة فصلى الظهر اربعا ثم قال انا لوجاوزنا هذا الخص لصلينا ركعتين رواه ابن ابي شيبة وروى عبد الرزاق نحوه وعن حارثة بن وهب الخزاعي قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن اكثر ما كنا قط وآمنه بمنى ركعتين متفق عليه وعن يعلى بن امية قال

قلت لعمر بن الخطاب انما قال اللہ تعالیٰ ان تقصروا من الصلوٰۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا فقد امن الناس قال عمر عجبت مما عجبت منہ فسألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صدقۃ تصدق اللہ بہا علیکم فاقبلوا[1] صدقتہ رواہ مسلم وعن انس قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فکان یصلی رکعتین رکعتین حتی رجعنا الی المدینۃ قیل لہ اقمتم بمکۃ شیئاً قال اقمنا بہا عشرا[2] متفق علیہ وعن مجاھد ان ابن عمر کان اذا اجمع علی اقامۃ خمسۃ عشر یوما اتم الصلوٰۃ رواہ ابن ابی شیبۃ وعن عبد اللہ بن عمر قال اذا کنت مسافرا فوطنت نفسک علی اقامۃ خمسۃ عشر یوما فاتمم الصلوٰۃ وان کنت لاتدری متی تظعن فاقصر رواہ محمد فی کتاب الآثار عن امامنا ابی حنیفۃ قال فی آثار السنن اسنادہ حسن وعن ابن عباس وابن عمر رضی اللہ عنہم قال اذا قدمت بلدۃ وانت مسافر وفی نفسک ان تقیم خمس عشرۃ لیلۃ فاکمل الصلوٰۃ بہا وان کنت لاتدری متی تظعن فاقصرھا رواہ الطحاوی وعن جابر بن عبد اللہ قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتبوک عشرین یوما یقصر الصلوٰۃ رواہ ابوداؤد وعن ابن عمر

---

[1] قولہ فاقبلوا وامر فاقبلوا ظاھرہ الوجوب فیؤید قول ابی حنیفۃ ان القصر عزیمۃ والاتمام اساءۃ قالہ فی المرقات ۱۲

[2] قولہ اقمنا بہا عشرا ھذا الحدیث مما یدل علی فساد التحدید باربعۃ ایام لانہ انما ھو فی حجۃ الوداع فتعین انہم نووا الاقامۃ اکثر من اربعۃ ایام لاجل قضاء النسک قالہ فی التعلیق الممجد وقال فی المرقات والحدیث بظاھرہ ینافی مذھب الشافعی من انہ اذا قام اربعۃ ایام یجب الاتمام وقال ابوحنیفۃ یقصر ما لم ینو الاقامۃ خمسۃ عشر یوما

قال ارتج علينا الثلج ونحن باذربيجان ستة اشهر فی غزاة فكنا نصلی ركعتين رواه البيهقی فی المعرفة باسناد صحيح وعن انس بن مالك انه كان مع عبد الملك ابن مروان بالشام شهرين يصلی ركعتين ركعتين رواه عبد الرزاق وعن ابن عمر قال صليت مع النبی صلی الله عليه وسلم الظهر فی السفر ركعتين وبعدها ركعتين وفی رواية قال صليت مع النبی صلی الله عليه وسلم فی الحضر والسفر فصليت معه فی الحضر الظهر اربعا وبعدها ركعتين وصليت معه فی السفر الظهر ركعتين وبعدها ركعتين والعصر ركعتين ولم يصل بعدها شيئا والمغرب فی الحضر والسفر سواء ثلاث ركعات ولا ينقص فی حضر ولا سفر وهی وتر النهار وبعدها ركعتين رواه الترمذی وعن البراء قال صحبت رسول الله صلی الله عليه وسلم ثمانية عشر سفرا فما رأيته ترك ركعتين اذا زاغت الشمس قبل الظهر رواه ابوداؤد وعن نافع قال ان عبد الله بن عمر كان يری ابنه عبيد الله يتنفل فی السفر فلا ينكر عليه رواه مالك وعن ابن عباس قال قد فرض لرسول الله صلی الله عليه وسلم الصلوٰة فی الحضر اربعا وفی السفر ركعتين فكما يتطوع ههنا قبلها ومن بعدها فكذلك يصلی فی السفر قبلها وبعدها رواه الطحاوی وعن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال ما رأيت رسول الله صلی الله عليه وسلم صلی صلاة لغير وقتها الا بجمع فانه جمع بين المغرب والعشاء بجمع وصلی صلاة الصبح فی الغد قبل وقتها متفق عليه

يوما وهو مأثور عن ابن عباس وابن عمر ۱۲

له وقوله بعدها ركعتين وفی الدر المختار ويأتی المسافر بالسنن ان كان فی حال امن وقرار والا بان كان فی خوف وفرار لا يأتی بها هو المختار لانه ترك لعذر ۱۲ ـ

وروی ابوداؤد والطحاوی نحوہ وفی روایۃ لابی داؤد عن ابن عمر نحوہ وعن
ابی قتادۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ لیس فی النوم تفریط انما
التفریط علی من[1] لم یصل الصلوٰۃ حتی یجیٔ وقت الصلوٰۃ الاخری رواہ مسلم
وفی روایۃ لہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فی النوم تفریط
انما التفریط فی الیقظۃ ان یؤخر صلوٰۃ حتی یدخل وقت صلوٰۃ اخری وروی
الطحاوی نحوہ وعن عثمان بن عبداللہ بن موھب قال سُئل ابوھریرۃ ما
التفریط فی الصلوٰۃ قال ان تؤخر حتی یجیٔ وقت الاخری رواہ الطحاوی
واسنادہ صحیح وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی السفر یؤخر الظھر ویقدم العصر ویؤخر المغرب ویقدم العشاء رواہ الطحاوی
واحمد والحاکم واسنادہ حسن وفی روایۃ احمد وابن ابی شیبۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان یؤخر الظھر ویعجل العصر ویؤخر المغرب ویعجل العشآء
فی السفر وفیہ مغیرۃ بن زیاد وثقہ ابن معین وابوزرعۃ وعن ابن شھاب
قال سالم واخر ابن عمر المغرب وکان استصرخ علی امرأتہ صفیۃ بنت ابی عبید
فقلت لہ الصلوٰۃ فقال سِر فقلت لہ الصلوٰۃ فقال سِر حتی سار میلین اوثلثۃ
ثم نزل فصلی ثم قال ھکذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی اذا اعجلہ السیر
وقال عبداللہ رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعجلہ السیر یقیم المغرب
فیصلیھا ثلثا ثم یسلم ثم قلما یلبث حتی یقیم العشاء فیصلیھا رکعتین ثم یسلم
رواہ البخاری قال العلامۃ العینی لیس المراد منہ ان یصلیھما فی وقت العشاء
ولکن المراد منہ ان یؤخر المغرب الی اخر وقتھا ثم یصلیھا ثم یصلی العشاء وھو جمع بینھما

[1] قولہ من لم یصل الخ وفی جامع الاٰثار قلت ودخل فی عموم من المسافر الذی یجمع جمع تأخیر
والمقدم والمؤخر سواء فی المنع ۱۲

صورۃ لا وقتا وعن عمر بن الخطاب انہ کتب فی الآفاق ینھاھم ان یجمعوا بین
الصلاتین ویخبرھم ان الجمع بین الصلاتین فی وقت واحد کبیرۃ من الکبائر رواہ محمد
فی المؤطا وصححہ وعن سعید بن جبیر قال کان ابن عمر یصلی علی راحلتہ تطوعا فاذا اراد ان
یوتر نزل فاوتر علی الارض رواہ الدارقطنی واحمد وعن نافع عن ابن عمر انہ کان یصلی علی راحلتہ
ویوتر بالارض ویزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذالک کان یفعل
رواہ الطحاوی باسناد صحیح وعن مجاھد انہ صحب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
عنہ من مکۃ الی المدینۃ یصلی علی راحلتہ یومی ایماء الا المکتوبۃ والوتر فانہ
کان ینزل لھما فسألتہ عن صلاتہ علی راحلتہ ووجھہ قبل المدینۃ فقال
لی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی راحلتہ تطوعا حیث[1] کان
وجھہ یومی ایماء رواہ امامنا ابو حنیفۃ وروی محمد فی المؤطا نحوہ وعن
محمد بن عبد الرحمن ان جابر بن عبد اللہ اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یصلی التطوع وھو راکب فی غیر القبلۃ رواہ البخاری وعن انس بن مالک
حین قدم من الشام فلقیناہ بعین التمر فرأیتہ یصلی علی حمار وجھہ

---

[1] قولہ حیث کان وجھہ یتنفل المقیم والمسافر راکبا خارج المصر محل القصر مؤمیا الی
جھۃ توجھت دابتہ ولو ابتداء عندنا یعنی انہ لا یشترط استقبال القبلۃ فی الابتداء
لانہ لما جازت الصلوٰۃ الی غیر جھۃ الکعبۃ جاز الافتتاح الی غیر جھتھا بحر واحترز عن
قول الشافعی رحمہ اللہ تعالی فانہ یقول یشترط فی الابتداء ان یوجھھا الی القبلۃ کما
فی الشرنبلالیۃ قلت وذکر فی الحلیۃ عن غایۃ السروجی ان ماھذا روایۃ ابن المبارک
ذکرھا فی جوامع الفقہ ثم ذکر بعد سیاقہ الاحادیث ان الاشبہ استحباب ذلک عند
عدم الحرج عملا بحدیث انس الدر المختار ورد المحتار ملتقط منھما ۱۲ -

من ذا الجانب یعنی عن یسار القبلۃ فقلت رأیتک تصلی بغیر القبلۃ فقال لولا انی رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یفعلہ لم افعلہ متفق علیہ وعن جابر قال بعثنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی حاجتہ فجئت وھو یصلی علی راحلتہ نحو المشرق ویجعل السجود اخفض من الرکوع رواہ ابوداؤد وعن عائشۃ زوج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہا قالت فرضت الصلوٰۃ رکعتین رکعتین فی الحضر والسفر[1] فاقرت صلوٰۃ السفر وزید فی صلوٰۃ الحضر رواہ مسلم وعنہا قالت فرض اللّٰہ الصلوٰۃ حین فرضہا رکعتین ثم اتمہا فی الحضر فاقرت صلوٰۃ السفر علی الفریضۃ الاولی رواہ مسلم وعن ابن عباس قال فرض اللّٰہ الصلوٰۃ علی لسان نبیکم صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الحضر اربعا وفی السفر رکعتین وفی الخوف رکعۃ رواہ مسلم وعنہ قال افترض رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رکعتین فی السفر کما افترض فی الحضر اربعا رواہ الطبرانی وعن ابن عمر قال صلّی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بمنی صلوٰۃ المسافر وابوبکر وعمر وعثمان ثمان سنین اوقال ست سنین رواہ مسلم وفی روایۃ لہ صلی فی السفر ولم یقل بمنی وعنہ قال صحبت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی السفر فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ[2] اللّٰہ

---

[1] قولہ فی الحضر والسفر قال اما منا ابوحنیفۃ سفر الطاعۃ والمعصیۃ سواء فی الرخص لاطلاق نصوص الرخصۃ ولانہ فلما کان حکم الاتمام یجب لہ فی الاقامۃ بالاقامۃ خاصۃ لابطاعۃ ولابغیرھا کان کذا الشیئی فی النظران یکون حکم التقصیر یجب لہ فی السفر بالسفر خاصۃ لابطاعۃ ولاغیرھا قیاسا کذا فی فتح القدیر والطحاوی ۱۲۔

[2] قولہ حتی قبضہ اللّٰہ فیستفاد منہ المواظبۃ علی القصر ووجوبہ کذا فی جامع الآثار ۱۲۔

وصحبت ابابکر فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ وصحبت عمر فلم یزد علی
رکعتین حتی قبضہ اللہ وصحبت عثمان فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ تعالٰی
وقد قال تعالی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ رواہ البخاری وابن ماجۃ
وروی مسلم وابوداؤد نحوہ ـ وعن سعید بن شفی قال جعل الناس
یسألون ابن عباس عن الصلوٰۃ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا خرج من اھلہ لم یصل الا رکعتین حتی یرجع الیھم رواہ الطحاوی وعن
عون بن ابی جحیفۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج مسافرا فلم
یزل یصلی رکعتین رکعتین حتی رجع رواہ الطحاوی وعن عمر قال صلوٰۃ
السفر رکعتان وصلوٰۃ الاضحی رکعتان وصلوٰۃ الفطر رکعتان وصلوٰۃ الجمعۃ
رکعتان تمام غیر قصر علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم رواہ النسائی وابن ماجۃ
وابن حبان فی صحیحہ وروی الطحاوی نحوہ وعن ابن عمر قال ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اتانا ونحن ضلال یعلمنا فکان فیما علمنا ان اللہ عزوجل
امرنا ان نصلی رکعتین فی السفر رواہ النسائی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم المتم الصلاۃ فی السفر کالمقصر فی الحضر رواہ الدارقطنی
فی سننہ وعن مورق العجلی قال سئل ابن عمر رضی اللہ عنہما عن الصلوٰۃ
فی السفر فقال رکعتین رکعتین من خالف السنۃ کفر رواہ عبد الرزاق وعنہ
قال سأل صفوان بن محرز ابن عمر عن الصلوٰۃ فی السفر فقال اخشی ان
تکذب علی رکعتان من خالف السنۃ کفر رواہ الطحاوی والبیہقی وعن
ھمام بن الحارث ان عمر صلی بمکۃ رکعتین ثم قال یا اھل مکۃ اتموا صلاتکم فانا
قوم سفر رواہ الطحاوی وعن علی بن ربیعۃ الوالبی قال سألت عبد اللہ
ابن عمر الی کم تقصر الصلوٰۃ فقال اتعرف السویداء قال قلت لا ولکنی

قد سمعت بها قال هي ثلث ليال قواصد فاذا خرجنا اليها قصرنا الصلوٰة رواه محمد في الآثار وقال في آثار السنن اسناده صحيح

باب الجمعة

وقول الله عز وجل واليوم الموعود وشاهد ومشهود عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن الآخرون السابقون يوم القيامة بيد انهم اوتوا الكتاب من قبلنا واوتيناه من بعدهم ثم هٰذا يومهم الذي فرض عليهم يعني الجمعة فاختلفوا فيه فهدانا الله له والناس لنا فيه تبع اليهود غدا والنصارى بعد غد متفق عليه وفي رواية مسلم قال نحن الآخرون الاولون يوم القيامة ونحن اول من يدخل الجنة بيد انهم وذكر نحوه الى آخره وفي اخرى له عنه وعن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في آخر الحديث نحن الآخرون من اهل الدنيا والاولون يوم القيامة المقضي لهم قبل الخلائق وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه ادخل الجنة وفيه اخرج منها

---

[1] قوله هي ثلاث ليال ذهب اصحابنا الى التقدير بثلاثة ايام اخذا من حديث الصحيحين لا تسافر المرأة ثلاثة ايام الا مع ذي رحم محرم ومن حديث يمسح المقيم يوما وليلة والمسافر ثلاثة ايام ولياليها ومن هٰذا الحديث كذا في التعليق الممجد وقال في المرقات قال ابن الهمام ويدل على القصر لمسافة اقل من ثلاثة ايام حديث ابن عباس عنه عليه الصلوٰة والسلام قال يا اهل مكة لا تقصروا في ادنى اربعة برد من مكة الى عسفان فانه يفيد القصر في اربعة برد وهي تقطع في اقل من ثلاثة ايام واجيب بضعف الحديث بضعف رواية عبد الوهاب ابن مجاهد فبقي قصر الاقل بلا دليل ۱۲-

ولا تقوم الساعۃ الا فی یوم الجمعۃ رواہ مسلم وعن ابن عباس انہ قرأ الیوم اکملت لکم دینکم الاٰیۃ وعندہ یہودی فقال لو نزلت ھٰذہ الاٰیۃ علینا لاتخذناھا عیدا فقال ابن عباس انھا نزلت فی یوم عیدین فی یوم جمعۃ ویوم عرفۃ رواہ الترمذی وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رجب قال اللھم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان قال وکان یقول لیلۃ الجمعۃ لیلۃ اغر ویوم الجمعۃ یوم ازھر رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیوم الموعود یوم القیامۃ والیوم المشھود یوم عرفۃ والشاھد یوم الجمعۃ وما طلعت الشمس ولا غربت علی یوم افضل منہ فیہ ساعۃ لا یوافقھا عبد مومن یدعو اللہ بخیر الا استجاب اللہ لہ ولا یستعیذ من شیٔ الا اعاذہ منہ رواہ احمد والترمذی وعن ابی لبابۃ بن عبد المنذر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یوم الجمعۃ سید الایام واعظمھا عند اللہ وھو اعظم عند اللہ من یوم الاضحی ویوم الفطر فیہ خمس خلال خلق اللہ فیہ اٰدم واھبط اللہ فیہ اٰدم الی الارض وفیہ توفی اللہ اٰدم وفیہ ساعۃ لا یسأل العبد فیھا شیئا الا اعطاہ ما لم یسأل حراما وفیہ تقوم الساعۃ ما من ملک مقرب ولا سماء ولا ارض ولا ریاح ولا جبال ولا بحر الا ھو مشفق من یوم الجمعۃ رواہ ابن ماجۃ وروی احمد عن سعد بن معاذ ان رجلا من الانصار اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اخبرنا عن یوم الجمعۃ ماذا فیہ من خیر قال فیہ خمس خلال وساق الی اٰخر الحدیث وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقھا عبد مسلم یسأل اللہ فیھا خیرا الا اعطاہ ایاہ متفق علیہ وزاد مسلم قال وھی ساعۃ خفیفۃ وفی روایۃ لھما قال ان فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقھا مسلم قائم یصلی یسأل اللہ خیرا الا اعطاہ ایاہ وعن ابی بردۃ بن ابی موسیٰ

قال سمعت ابی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی شأن ساعة
الجمعة ھی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلٰوة رواہ مسلم وعن
ابی ھریرة قال خرجت الی الطور فلقیت کعب الاحبار فجلست معہ فحدثنی
عن التوراة وحدثتہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان فیما حدثتہ
ان قلت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیہ الشمس
یوم الجمعة فیہ خلق اٰدم وفیہ اھبط وفیہ تیب علیہ وفیہ مات وفیہ تقوم
الساعة وما من دابة الا وھی مصیخة یوم الجمعة من حین تصبح حتی تطلع
الشمس شفقا من الساعة الا الجن والانس وفیہ ساعة لا یصادفھا عبد مسلم
وھو یصلی یسأل اللہ شیأ الا اعطاہ ایاہ قال کعب ذٰلك فی کل سنة یوم فقلت
بل فی کل جمعة فقرأ کعب التوراة فقال صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ابوھریرة لقیت عبد اللہ بن سلام فحدثتہ بمجلسی مع کعب الاحبار وما
حدثتہ فی یوم الجمعة فقلت لہ قال کعب ذٰلك فی کل سنة یوم قال عبد اللہ
ابن سلام کذب کعب فقلت لہ ثم قرأ کعب التوراة فقال بل ھی فی کل جمعة
فقال عبد اللہ بن سلام صدق کعب ثم قال عبد اللہ بن سلام قد علمت
ایة ساعة ھی قال ابوھریرة فقلت اخبرنی بھا ولا تضن علیّ فقال عبد اللہ
ابن سلام ھی اٰخر ساعة فی یوم الجمعة قال ابوھریرة فقلت وکیف تکون اٰخر
ساعة فی یوم الجمعة وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصادفھا
عبد مسلم وھو یصلی فیھا فقال عبد اللہ بن سلام الم یقل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من جلس مجلسا ینتظر الصلٰوة فھو فی صلٰوة حتی یصلی قال ابوھریرة
فقلت بلی قال فھو ذٰلك رواہ مالك وابوداؤد والترمذی والنسائی وروی احمد
الی قولہ صدق کعب وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوا

الساعة التی ترجی فی یوم الجمعة بعد العصر الی غیبوبة الشمس رواه الترمذی وعن ابی هریرة قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لای شئ سمی یوم الجمعة قال لان فیھا طبعت طینة ابیک ادم فیھا الصعقة والبعثة وفیھا البطشة وفی اخر ثلاث ساعات منھا ساعة من دعا اللہ فیھا استجیب لہ رواہ احمد وعن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعة فیہ خلق ادم وفیہ قبض وفیہ النفخة وفیہ الصعقة فاکثروا علیّ من الصلوٰة فیہ فان صلوٰتکم معروضة علیّ قالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلاتنا علیک وقد ارمت قال یقولون بلیت قال ان اللہ حرم علی الارض اجساد الانبیاء رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجة والدارمی والبیھقی فی الدعوات الکبیر وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا الصلوٰة علیّ یوم الجمعة فانہ مشھود یشھدہ الملائکة وان احدا لن یصلی علیّ الا عرضت علیّ صلاتہ حتی یفرغ منھا قال قلت وبعد الموت قال ان اللہ حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حیّ یرزق رواہ ابن ماجة ۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یموت یوم الجمعة او لیلة الجمعة الا وقاہ اللہ فتنة القبر رواہ احمد والترمذی

باب وجوبھا

وقول اللہ عز وجل یا ایھا الذین امنوا اذا نودی للصلوٰة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللہ عن ابن عمر وابی ھریرة انھما قالا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی اعواد منبرہ لینتھین اقوام عن ودعھم الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبھم ثم لیکونن من الغافلین رواہ مسلم

وعن ابی الجعد الضمیری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک ثلاث جمع تہاونا بہا طبع اللہ علی قلبہ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی ورواہ مالک عن صفوان بن سلیم واحمد عن ابی قتادۃ وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک الجمعۃ من غیر ضرورۃ کتب منافقا فی کتاب لایمحی ولا یبدل وفی بعض الروایات ثلاثا رواہ الشافعی وعن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقوم یتخلفون عن الجمعۃ لقد ہممت[1] ان اٰمر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجمعۃ بیوتہم رواہ مسلم وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق[2] بدینار فان لم یجد فبنصف دینار رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ وعن ابی عبد الرحمن السلمی انہ قال قال علی

---

[1] قولہ لقد ہممت ان اٰمر رجلا الخ فان قلت کیف یترک الفرض ویشتغل بہم قلت لایلزم من جعل الخلیفۃ ترک فرض الجمعۃ مطلقا فانہ یتصور تکرارہا ففی شرح المنیۃ انما تجوز اقامۃ الجمعۃ فی المصر فی موضع واحد لا اکثر فی ظاہر الروایۃ عن ابی حنیفۃ وعنہ کقول محمد انہا تجوز فی مواضع متعددۃ قیل وہو الاصح وعن ابی یوسف یجوز بموضعین لاغیر وقال ابن الہمام قال السرخسی الصحیح من مذہب ابی حنیفۃ جواز اقامتہا فی مصر واحد فی مسجدین واکثر وبہ نأخذ لاطلاق لاجمعۃ الا فی مصر فاذا تحقق تحقق فی کل منہا قال ابن الہمام وہو الاصح فارتفع الاشکال من اصلہ قالہ فی المرقات ۱۲

[2] قولہ فلیتصدق بدینار الخ لان الحسنات یذہبن السیآت والظاہر ان الامر للاستحباب ولذلک جاء التخییر بین الدینار والنصف ولابد من التوبۃ مع ذلک فانہا الماحیۃ للذنب واللہ تعالی اعلم قالہ السندھی ۱۲

رضی اللہ عنہ لاجمعۃ ولا تشریق الا فی مصر[1] جامع رواہ ابن ابی شیبۃ بسند صحیح موقوفا وروی عبد الرزاق والبیہقی وابو عبید فی الغریب والمروزی فی کتاب الجمعۃ مثلہ موقوفا والموقوف فی مثل ھذا کالمرفوع وقال العلامۃ العینی ان ابا زید زعم فی الاسرار ان محمد بن الحسن قال رواہ مرفوعا معاذ وسراقۃ بن مالک رضی اللہ تعالی عنہما ثم قال العلامۃ العینی فان قلت قال النووی حدیث علی ضعیف متفق علی ضعفہ وھو موقوف علیہ بسند ضعیف منقطع قلت کانہ لم یطلع الاعلی الاثر الذی فیہ الحجاج بن ارطاۃ ولم یطلع علی طرق جریر عن منصور فانہ سند صحیح وعن الحارث عن علی رضی اللہ عنہ قال لاجمعۃ ولا تشریق ولا صلاۃ فطر ولا اضحی الا فی مصر جامع او مدینۃ عظیمۃ رواہ ابن ابی شیبۃ موقوفا وصححہ ابن حزم وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ[2] علی من اواہ اللیل الی اھلہ رواہ الترمذی وعن رجل من اھل قباء عن ابیہ وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نشھد الجمعۃ من قباء رواہ الترمذی وعن جابر بن عبد اللہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ایہا الناس توبوا الی اللہ قبل ان تموتوا وبادروا بالاعمال الصالحۃ قبل ان تشغلوا وصلوا الذی

---

[1] قولہ الا فی مصر جامع ای شرط لادائہا المصر لھذہ الاثار ولانہ کان لمدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قری کثیرۃ ولم ینقل انہ صلی اللہ علیہ وسلم امر باقامۃ الجمعۃ فیہا قالہ فی شرح النقایۃ

[2] قولہ الجمعۃ علی من اواہ اللیل الی الخ وما مر من الاحادیث فی شرط المصر الذی تصح اقامۃ الجمعۃ فیہ والکلام ھنا فی حد المکان الذی من کان فیہ یلزمہ الحضور الی المصر لیصلیہا فیہ وقال العلامۃ الشامی قد علمت بنص الحدیث والاثر والروایات عن ائمتنا الثلاثۃ

بینکم وبین ربکم بکثرة ذکرکم له وکثرة الصدقة فی السر والعلانیة ترزقوا وتنصروا وتجبروا واعلموا ان الله قد افترض علیکم الجمعة فی مقامی هٰذا فی یومی هٰذا فی شهری هٰذا من عامی هٰذا الی یوم القیامة فمن ترکها فی حیاتی او بعدی وله امام عادل او جائر استخفافا بها او جحودا لها فلا جمع الله شمله ولا بارك له فی امره الا ولا صلوٰة له ولا زکوٰة له ولا حج له ولا صوم له ولا بر له حتی یتوب فمن تاب تاب الله علیه رواه ابن ماجة والبیهقی فی السنن والبزار وروی الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر نحوه وعن طارق بن شهاب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الجمعة حق واجب علی کل مسلم فی جماعة[۲] الا علی اربعة عبد مملوك

والمختار المحققین من اهل الترجیح انه لا عبرة ببلوغ النداء ولا بالغلوة والامیال انتهی وقال فی الدر المختار ورجح فی البحر اعتبار عوده لبیته بلا کلفة وفی قاضیخان عن ابی یوسف هو روایة عنه من ثلاثة فراسخ وعنه اذا شهد الجمعة فان امکنه المبیت باهله لزمه الجمعة واختاره کثیر من مشائخنا ۱۲

[۲] قوله فی جماعة ای شرط لادائها الجماعة اجماعا علی خلاف فی عددها ای ثلث رجال سوی الامام عند ابی حنیفة ومحمد وبالامام عند ابی یوسف لان الاثنین مع الامام جمع ولهما ان الجماعة شرط علی حدة والامام شرط اٰخر فیعتبر جمع سوی الامام لقوله تعالٰی اذا نودی للصلوٰة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر الله فهٰذا یقتضی منادیا وذاکرا وهما المؤذن والامام وساعیین لان قوله تعالٰی فاسعوا لا یتناول ما دون المثنی ثم ما دون الثلاث لیس بجمع متفق علیه فان اهل اللغة فصلوا بین التثنیة والجمع فالمثنٰی وان کان فیه معنی الاجتماع من وجه فلیس بجمع مطلقا واشتراط الجماعة هنا ثابت مطلقا وشرط الشافعی وجود اربعین احرارا مکلفین مقیمین

او امرأة او صبي او مريض رواه ابو داؤد وفي شرح السنة بلفظ المصابيح عن رجل من بني وائل وعن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فعليه الجمعة يوم الجمعة الا مريض او مسافر او امرأة او صبي او مملوك فمن استغنى بلهو او تجارة استغنى الله عنه والله غني حميد رواه الدارقطني

باب التنظيف والتبكير

وقول الله عز وجل فاسعوا الى ذكر الله وذروا البيع[1] عن ابي سعيد وابي هريرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة ولبس من احسن ثيابه ومس من طيب ان كان عنده ثم اتى الجمعة فلم يتخط اعناق الناس ثم صلى ما كتب الله له ثم انصت اذا خرج امامه حتى يفرغ من صلاته كانت كفارة لما بينها وبين الجمعة التي قبلها رواه ابو داؤد وروى الطحاوي نحوه وفي رواية لاحمد لا يؤذي احدا فان لم يجد الامام خرج صلى ما بدا له وان وجد الامام قد خرج جلس فاستمع وانصت حتى يقضي الامام جمعته وكلامه رجاله رجال الصحيح خلا شيخ احمد وهو ثقة قاله في مجمع الزوائد وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحضر الجمعة ثلاثة نفر فرجل حضرها بلغو فذلك حظه منها ورجل حضرها بدعاء فهو رجل دعا الله ان شاء اعطاه وان شاء

في موضع لا يرتحلون عنه صيفا ولا شتاء الا لحاجة سامعين الخطبة لقول جابر مضت السنة ان في كل ثلاثة اماما وفي كل اربعين فما فوقه جمعة واضحى وفطرا قلنا هو ضعيف حتى قال البيهقي لا يحتج بمثله كذا في شرح النقاية ١٢ -

[1] قوله وذروا البيع فيه اشارة الى التبكير ١٢ -

منعه ورجل حضرها بانصات وسكوت ولم يتخط رقبة مسلم ولم يؤذ احدا فهي كفارة
الى الجمعة التي تليها وزيادة ثلاثة ايام وذلك بان الله يقول من جاء بالحسنة فله
عشر امثالها رواه ابوداؤد وعن ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم
يقول اذا دخل احدكم المسجد والامام على المنبر فلا صلوٰة ولا كلام حتى يفرغ الامام
رواه الطبراني في الكبير واسناده حسن وعن على وابن عباس وابن عمر
رضى الله عنهم انهم كانوا يكرهون الصلوٰة والكلام بعد خروج الامام رواه
ابن ابي شيبة ورجاله ثقات وروى الطحاوي نحوه عن ابن عمر وابن عباس
وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تكلم يوم الجمعة
والامام يخطب فهو كمثل الحمار يحمل اسفارا والذي يقول له انصت ليس له جمعة
رواه احمد وعن اوس بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
غسل يوم الجمعة واغتسل وبكروا بتكر ومشى ولم يركب ودنا من الامام واستمع
ولم يلغ كان له بكل خطوة عمل سنة اجر صيامها وقيامها رواه الترمذي
وابوداؤد والنسائي وابن ماجة وعن عبيد بن السباق مرسلا قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم في جمعة من الجمع يا معشر المسلمين ان هذا يوم جعله الله
عيدا فاغتسلوا ومن كان عنده طيب فلا يضره ان يمس منه وعليكم بالسواك
رواه مالك ورواه ابن ماجة عنه وهو عن ابن عباس متصلا وعن البراء قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حقا على المسلمين ان يغتسلوا يوم الجمعة وليمس
احدهم من طيب اهله فان لم يجد فالماء له طيب رواه احمد والترمذي وقال
هذا حديث حسن وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ
فاحسن الوضوء ثم اتى الجمعة فاستمع وانصت غفر له ما بينه وبين الجمعة وزيادة
ثلاثة ايام ومن مس الحصى فقد لغا رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اذا کان یوم الجمعۃ وقفت الملائکۃ علی باب المسجد یکتبون الاول فالاول ومثل المھجر کمثل الذی یھدی بدنۃ ثم کالذی یھدی بقرۃ ثم کبشا ثم دجاجۃ ثم بیضۃ فاذا خرج الامام طووا صحفھم ویستمعون الذکر متفق علیہ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقیمن احدکم اخاہ یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدہ فیقعد فیہ ولکن یقول افسحوا رواہ مسلم وعن نافع قال سمعت ابن عمر یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقیم الرجل الرجل من مقعدہ ویجلس فیہ قیل لنافع فی الجمعۃ قال فی الجمعۃ وغیرھا متفق علیہ وعن عبد اللہ بن سلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علی احدکم ان وجد ان یتخذ ثوبین لیوم الجمعۃ سوی ثوبی مھنتہ رواہ ابن ماجۃ. ورواہ مالک عن یحیی بن سعید وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احضروا الذکر وادنوا من الامام فان الرجل لایزال یتباعد حتی یؤخر فی الجنۃ وان دخلھا رواہ ابوداؤد وعن ابی ھریرۃ لان یصلی احدکم بظھر الحرۃ خیر لہ من ان یقعد حتی اذا قام الامام جاء یتخطی رقاب الناس رواہ مالک فی المؤطا وعن جابر بن عبد اللہ ان رجلا دخل المسجد یوم الجمعۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فجعل یتخطی الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس فقد اذیت وانیت رواہ ابن ماجۃ وعن ابی الزاھریۃ قال کنا مع عبد اللہ بن بسر صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فجاء رجل یتخطی رقاب الناس فقال عبد اللہ بن بسر جاء رجل یتخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجلس فقد اذیت رواہ ابوداؤد والنسائی باسناد جید وفی روایۃ احمد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان الذی یتخطی

رقاب الناس ویفرق بین اثنین بعد خروج الامام کالجار قصبه فی النار وفی روایة للطبرانی نحوه وفیه رأیتك تخطی رقاب الناس وتؤذیهم من اذی مسلما فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی الله عزوجل وعن یعلی بن شداد بن اوس قال شهدت مع معاویة بیت المقدس فجمّع بنا فنظرت فاذا جُلّ من فی المسجد اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فرأیتهم محتبین والامام یخطب رواه ابوداؤد وقال کان ابن عمر یحتبی والامام یخطب وانس بن مالك وشریح وصعصعة بن صوحان وسعید بن المسیب وابراهیم النخعی ومکحول واسمعیل بن محمد بن سعد ونعیم بن سلامة قال لابأس بها وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا نعس احدکم یوم الجمعة فلیتحوّل من مجلسه ذٰلك رواه الترمذی

باب الخطبة[1] والصلوٰة

وقول الله عزوجل فاسعوا الی ذکر[2] الله وقوله وترکوك قائما وقوله فاذا قضیت الصلوٰة فانتشروا وعن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصلی الجمعة

---

[1] قوله الخطبة فروع الخطبة یشتمل علی فروض وسنن اما الفرض فشیأن الوقت وهوما بعد الزوال وقبل الصلوٰة حتی لوخطب قبل الزوال اوبعد الصلوٰة لایجوز واما السنن فخمسة عشر الطهارة حتی کره من الجنب والمحدث والقیام واستقبال القوم بوجهه والقعود قبل الخطبتین قاله ابویوسف والبدایة بالحمدلله والثناء علیه بما هواهله وکلمتا الشهادة والصلوٰة علی النبی صلی الله علیه وسلم والموعظة والتذکرة وقراءة القراٰن وتارکها مسیئ والجلوس بین الخطبتین واعادة التحمید والثناء علی الله تعالی فی الخطبة الثانیة وزیادة الدعاء للمسلمین والمسلمات فی الثانیة وتخفیف الخطبتین بقدر سورة

حین تمیل الشمس رواہ البخاری وعن سھل بن سعد قال ماکنا نقیل ولا
نتغدی الا بعد الجمعة متفق علیه وعن السائب بن یزید قال کان الندا یوم
الجمعة اوله اذا جلس الامام علی المنبر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم
وابی بکر وعمر فلما کان عثمان وکثر الناس زاد النداء الثالث علی الزوراء رواہ البخاری
وعن جابر بن سمرة قال کانت للنبی صلی الله علیه وسلم خطبتان یجلس بینهما
یقرأ القرآن ویذکر الناس فکانت صلاته قصدا وخطبته قصدا رواہ مسلم
وعن عمار قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان طول صلاة
الرجل وقصر خطبته مئنة من فقهه فاطیلوا الصلوٰة واقصروا الخطبة وان
من البیان سحرا رواہ مسلم وعن جابر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
اذا خطب احمرت عیناه وعلا صوته واشتد غضبه حتی کأنه منذر جیش
یقول صبحکم ومساکم ویقول بعثت انا والساعة کهاتین ویقرن بین اصبعیه

من طوال المفصل واما الخطیب فمن السنن فیه طهارته واستقباله بوجهه الی القوم وترك السلام من وقت خروجه الی دخوله فی الصلوٰة وترك الکلام قاله العلامة العینی فی شرح الهدایة وقال فی الدر المختار ویکره تکلمه فیها الا لامر بمعروف لانه منها ۱۲۔

له قوله الی ذکر الله ای الی الخطبة عند الجمهور وبه استدل ابو حنیفة رضی الله عنه علی ان الخطیب اذا اقتصر علی الحمد لله جاز قاله فی المدارك ۱۲۔

له قوله حین تمیل الشمس الخ قال العلامة الشامی جزم فی الاشباه من فن الاحکام انه لا یسن لها الابراد وقال الجمهور لیس بمشروع لانها تقام بجمع عظیم فتأخیرها مفض الی الحرج ولا کذلك الظهر وموافقة الخلف لاصله من کل وجه لیس بشرط انتهی وقال العلامة العینی قالوا انه یندب الابراد الا فی الجمعة لشدة الخطر فی فواتها ولان الناس یبکرون الیها فلا یتأذون بالحر ۱۲۔

السابة والوسطی رواہ مسلم وعن یعلی بن امیة قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقرأ علی المنبر ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک متفق علیہ وعن ام ھشام بنت
حارثة بن النعمان قالت ما اخذت قٓ والقراٰن المجید الا عن لسان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقرأھا کل جمعة علی المنبر اذا خطب الناس رواہ مسلم وعن ابن عمر
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب خطبتین کان یجلس اذا صعد المنبر حتی
یفرغ اراہ المؤذن ثم یقوم[1] فیخطب ثم یجلس ولا یتکلم ثم یقوم فیخطب رواہ ابوداؤد۔
وعن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس ذات یوم علی المنبر وجلسنا
حولہ رواہ البخاری وعن جابر قال لما استوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعة
علی المنبر قال اجلسوا فسمع ذلک ابن مسعود فجلس علی باب المسجد فراٰہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال تعال یا عبد اللہ بن مسعود رواہ ابوداؤد۔ وعن عمرو بن حریث
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب وعلیہ عمامة سوداء قد ارخی طرفیھا بین کتفیہ
یوم الجمعة رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن وھب قال سمعت معاویة بن صالح یحدث
عن ابی الزاھریة عن عبد اللہ بن بسر قال کنت جالسا الی جنبہ یوم الجمعة
فقال جاء رجل یتخطی رقاب الناس یوم الجمعة فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اجلس فقد اٰذیت واٰنیت رواہ الطحاوی وروی النسائی وابوداؤد باسناد
جید نحوہ وقال الطحاوی افلا تری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر فی
ھذا الحدیث ھذا الرجل بالجلوس ولم یأمرہ بالصلوٰة وعن جابر قال جاء

---

[1] قولہ ثم یقوم فیخطب ای یخطب الامام بسیف فی بلدة فتحت بہ کمکة والا لا کالمدینة ولقل
القھستانی عن عید المحیط ان اخذ العصا سنة کالقیام کذا التقطناہ من الدر المختار
ورد المحتار ۱۲۔

سليك الغطفاني ورسول الله صلى الله عليه وسلم قاعد على المنبر فقعد سليك
قبل ان يصلي فقال له صلى الله عليه وسلم اركعت ركعتين قال لا قال قم
فاركعهما رواه النسائي في سننه الكبير وبوب فيه على هذا الحديث وقال باب الصلوٰة
قبل الخطبة وعن انس قال دخل رجل المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم
يخطب فقال له النبي صلى الله عليه وسلم قم فاركع ركعتين وامسك عن الخطبة
حتى فرغ من صلوٰته رواه الدارقطني وفي رواية له عن احمد بن حنبل عن معتمر
عن ابيه قال جاء رجل والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب فقال يا فلان اصليت
قال لا قال قم فصل ثم انتظره حتى صلى وعن محمد بن قيس ان النبي صلى الله عليه
وسلم حيث امره ان يصلي ركعتين امسك عن الخطبة حتى فرغ من ركعتيه ثم
عاد الى خطبته رواه ابن ابي شيبة وعن عقبة بن عامر قال الصلوٰة والامام على المنبر
معصية رواه الطحاوي وفيه عبد الله بن لهيعة وثقه احمد وكفى به ذٰلك وعن
ثعلبة بن ابي مالك القرظي ان جلوس الامام على المنبر يقطع الصلوٰة رواه الطحاوي
باسناد صحيح وعن ابن شهاب في الرجل يدخل المسجد يوم الجمعة والامام يخطب
قال يجلس ولا يسبح اي لا يصلي رواه الطحاوي باسناد صحيح فقد روينا في هذه الاٰثار
ان خروج الامام يقطع الصلوٰة وان عبد الله بن صفوان جاء وعبد الله بن الزبير
يخطب فجلس ولم يركع فلم ينكر ذٰلك عليه عبد الله بن الزبير ولا من كان بحضرته
من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وتابعيهم ثم قد كان شريح يفعل ذٰلك
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ثوب بالصلوٰة فلا يسعى
اليها احدكم ولكن ليمش وعليه السكينة والوقار صل ما ادركت واقض[1] ما سبقك

---

[1] قوله واقض ما سبقك وفي شرح المنية من ادرك الامام فيها صلى معه ما ادرك وبنى عليها الجمعة
وان ادركه في التشهد او سجود السهو وقال محمد ان ادرك معه ركوع الثانية بنى عليها الجمعة

رواه مسلم وعنه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایتوا الصلوٰة وعلیکم السکینة فصلوا
ما ادرکتم واقضوا ما سبقکم رواه ابوداؤد وفی روایة له ولیقض وروی احمد عنه
وما فاتکم فاقضوا ورواه ابن ابی شیبة بسند جید عن ابی ذر والبیهقی بسند
لا بأس به وعن عبد اللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوی
علی المنبر استقبلناه بوجوهنا رواه الترمذی وفی المبسوط یستحب للقوم ان یستقبلوا
الامام عند الخطبة وعن ابی حنیفة رحمة اللہ علیه انه کان اذا فرغ المؤذن من
اذانه ادار وجهه الی الامام وعن علی بن ثابت کان علیه الصلوٰة والسلام
اذا خطب استقبله اصحابه بوجوههم ذکره ابن بطال فی شرح البخاری لکن الرسم
الاٰن انهم یستقبلون القبلة للحرج فی تسویة الصفوف لکثرة الزحام کذا فی شرح
الهدایة للسروجی قاله فی غنیة المستملی وقال العلامة العینی قال ابن المنذر
وهذا ای استقبالهم الامام کالاجماع وعن عمارة بن رویبة انه رأی بشر بن مروان
علی المنبر رافعا یدیه فقال قبح اللہ هاتین الیدین لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم ما یزید علی ان یقول بیده هکذا واشار باصبعه المسبحة رواه مسلم

وان ادرکها فیما بعد ذلک بنی علیها الظهر قال صاحب الهدایة لها اطلاق
قوله علیه الصلوٰة والسلام اخرجه الستة فی کتبهم عن ابی سلمة عن ابی هریرة
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا اقیمت الصلوٰة فلا تاتوها وانتم
تسعون وأتوها تمشون وعلیکم السکینة فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا
وفی روایة فاقضوا وقال ابن الهمام ومارواه من ادرک رکعة من الجمعة اضاف
الیها رکعة اخری والاصلی اربعا لم یثبت اھ واما لفظ المشکاة علی تقدیر ثبوته فلا دلالة
له علی صحة المخالفة لان معنی من فاتته الرکعتان فلیصل اربعا ای من لم یدرک
شیأ منهما فلیصل الظهر ای لا قضاء الجمعة ملخص من المرقات ۱۲

باب صلوٰة الخوف

وقول الله عز وجل واذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلوٰة فلتقم طائفة منهم معك وليأخذوا اسلحتهم فاذا سجدوا فليكونوا من ورائكم ولتات طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك وليأخذوا حذرهم واسلحتهم ود الذين كفروا لو تغفلون عن اسلحتكم وامتعتكم فيميلون عليكم ميلة واحدة وقوله فان خفتم فرجالا[1] او ركبانا عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل نجد فوازينا العدو فصاففنا لهم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي لنا فقامت طائفة معه واقبلت طائفة على العدو وركع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمن معه وسجد سجدتين ثم انصرفوا مكان الطائفة التي لم تصل فجاؤا فركع رسول الله صلى الله عليه وسلم بهم ركعة وسجد سجدتين ثم سلم فقام كل واحد منهم فركع لنفسه ركعة وسجد سجدتين وروى نافع نحوه وزاد فان كان خوف هو اشد من ذلك صلوا رجالا قياما على اقدامهم او ركبانا مستقبلي القبلة اوغير مستقبليها قال نافع لا ارى ابن عمر ذكر ذلك الا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري وفي رواية له فليصلوا قياما وركبانا

---

[1] قوله فرجالا استدل الشافعية برجالا على صحة صلوٰة الخائف ماشيا فلما صح يفترض عنده وقت المسايفة ايضا واجاب علمائنا انه جمع راجل بمعنى الكائن على رجليه ولو واقفا فانه مشترك معنوي بين الماشي والواقف ولما كان المشي عملا كثيرا ولم يدل نص على تجويزه كان مفسدا للصلوٰة للاطلاق ولما لم يصلوا ماشيا واخر وقت العجز والمسايفة كما اخر عليه السلام يوم الاحزاب وقد نزلت صلوٰة الخوف قبل ذلك في ذات الرقاع كما نقله في روح المعاني عن ابن اسحاق وغيره من اهل السير قاله في بيان القرآن ۱۲۔

وفی روایۃ لمسلم فصل راکبا او قائما تومیٔ ایماء وعن عبد اللہ بن مسعود قال صلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الخوف فقاموا صفا خلف رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وصف مستقبل العدو فصلی بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ
ثم جاء الآخرون فقاموا مقامہم واستقبل ھؤلاء العدو فصلی بہم النبی صلی اللہ علیہ
وسلم رکعۃ ثم سلم فقام[1] ھؤلاء فصلوا لانفسہم رکعۃ ثم سلموا ثم ذھبوا فقاموا مقام
اولئک مستقبلی العدو ورجع اولئک الی مقامہم فصلوا لانفسہم رکعۃ ثم سلموا رواہ
ابو داؤد والبیہقی وفیہ ابو عبیدۃ اخرج لہ البخاری محتجا بہ فی غیر موضع وروی لہ
مسلم وقال ابو داؤد کان ابو عبیدۃ یوم مات ابوہ ابن سبع سنین ممیزا وابن سبع
سنین یحتمل السماع والحفظ ولھذا یؤمر الصبی ابن سبع سنین بالصلوٰۃ تخلقا و
تأدبا وفی اسنادہ خصیف ایضا وثقہ ابو زرعۃ والعجلی وابن معین وابن سعد
وقال النسائی صالح وعن عبد اللہ بن عباس قال اذا صلی الامام باصحابہ فلتقم
طائفۃ منہم مع الامام وطائفۃ بازاء العدو فیصلی الامام بالطائفۃ الذین معہ رکعۃ

---

[1] قولہ فقام ھؤلاء فصلوا لانفسہم رکعۃ الخ وقال فی شرح النقایۃ اذا اشتد خوف العدو
جعل الامام امۃ نحو العدو وصلی باخری رکعۃ فی الثنائی سواء کان فجرا او قصرا ورکعتین فی
غیرہ ای غیر الثنائی ومشت ھذہ التی صلت الیہ ای الی وجہ العدو وجاءت تلک ای التی
کانت نحو العدو وصلی بہم ما بقی وھو رکعۃ فی الثنائی والمغرب ورکعتان فی غیرہ وسلم الامام
وحدہ ومشت الی العدو وفی المحیط ولو کانت الطائفۃ الثانیۃ حین سلم الامام قضوا رکعتین
فی مکانہم ثم انصرفوا جاز والافضل ما ذکرنا قلت ویؤید الاول اقتصارہ سبحانہ فی الآیۃ علی
ما تقدم وحدیث عبد اللہ بن عباس الآتی وجاءت الاخری وھی الاولی واتمت بلا قراءۃ لانہا
لاحقۃ واللاحق فی حکم المقتدی ومشت الی وجہ العدو ثم جاءت الاخری وھی الثانیۃ

ثم تنصرف الطائفة الذين صلوا مع الامام من غير ان يتكلموا حتى يقوموا فی مقام اصحابهم وتأتی الطائفة الاخری فیصلون مع الامام الرکعة الاخری ثم ینصرفون من غیر ان یتکلموا حتی یقوموا فی مقام اصحابهم وتاتی الطائفة الاولی حتی یصلوا رکعة وحدانا ثم ینصرفون فیقومون مقام اصحابهم وتاتی الطائفة الاخری حتی یقضوا الرکعة التی بقیت علیهم وهذا اثر رواه محمد فی کتاب الآثار عن امامنا ابی حنیفة وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نزل بین ضجنان و عسفان فقال المشرکون لهؤلاء صلوة هی احب الیهم من آبائهم وابنائهم وهی العصر فاجمعوا امرکم فتمیلوا علیهم میلة واحدة وان جبرئیل اتی النبی صلی الله علیه وسلم فامره ان یقسم اصحابه شطرین فیصلی بهم وتقوم طائفة اخری وراءهم ولیأخذوا حذرهم واسلحتهم فتکون لهم رکعة ولرسول الله صلی الله علیه وسلم رکعتان رواه الترمذی والنسائی۔

باب صلوة العیدین

وقول الله عز وجل ولتکبروا الله علی ما هداکم وقوله فصل لربك وانحر

واتمت بها ای بقراءة لانها مسبوقة والمسبوق فی حکم المنفرد ۱۲

لـه قوله تأتی الطائفة الاولی الخ وهذه الزیادة مندوبة عند الحنفیة واصل الکیفیة هو المروی فی احدیث ابن عمر وابن مسعود قاله فی جامع الآثار ۱۲۔

لـه قوله ولتکبروا الله الخ المراد به صلاة العید والامر للوجوب کذا فی عمدة القاری ۱۲

لـه قوله فصل لربك وانحر والمراد به صلوٰة عید النحر فتجب بالامر قاله فی عمدة القاری ۱۲۔

عن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر والاضحی[1] الی المصلی فاول شئ یبدأ بہ الصلاۃ ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس والناس جلوس علی صفوفہم فیعظہم ویوصیہم ویأمرہم وان کان یرید ان یقطع بعثا قطعہ او یأمر بشئ امر بہ ثم ینصرف متفق علیہ وسئل ابن عباس اشہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العید قال نعم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ثم خطب ولم یذکر اذانا ولا اقامۃ ثم اتی النساء فوعظہن وذکرہن وامرہن بالصدقۃ فرأیتہن یہوین الی اذانہن وحلوقہن یدفعن الی بلال ثم ارتفع ہو وبلال الی بیتہ متفق علیہ وعن جابر بن سمرۃ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیدین غیر مرۃ ولا مرتین بغیر اذان ولا اقامۃ رواہ مسلم وعن ابن جریج قال اخبرنی عطاء عن ابن عباس وجابر بن عبد اللہ قالا لم یکن یؤذن یوم الفطر ولا یوم الاضحی ثم سألتہ یعنی عطاء بعد حین عن ذلک فاخبرنی قال اخبرنی جابر بن عبد اللہ ان لا اذان للصلوٰۃ یوم الفطر حین یخرج الامام ولا بعد ما یخرج ولا اقامۃ ولا نداء ولا شئ لا نداء یومئذ ولا اقامۃ رواہ مسلم وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وعمر یصلون العیدین قبل الخطبۃ متفق علیہ وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج یوم الاضحی ویوم الفطر فیبدأ

---

[1] قولہ یخرج یوم الفطر والاضحی الی المصلی بصیغۃ المجہول ہو موضع فی الصحراء یصلی فیہ صلوٰۃ العیدین ویقال لہا الجبانۃ ومطلق الخروج من بیتہ الی الصلوٰۃ وان کان واجبا بناء علی ان ما لا یتم بہ الواجب واجب لکن الخروج الی الجبانۃ سنۃ مؤکدۃ وان وسعہم المسجد الجامع فان صلوا فی مساجد المصر من غیر عذر جازت صلاتہم وترکوا السنۃ

بالصلوٰة فاذا صلی صلوٰته قام فاقبل علی الناس وهم جلوس فی مصلاهم فان کانت له حاجة یبعث ذکرہ للناس او کانت له حاجة بغیر ذٰلك امرهم بها وکان یقول تصدقوا تصدقوا تصدقوا وکان اکثر من یتصدق النساء ثم ینصرف فلم یزل کذلك حتی کان مروان بن الحکم فخرجت مخاصرا مروان حتی اتینا المصلی فاذا کثیر بن الصلت قد بنی منبرا من طین ولبن فاذا مروان ینازعنی یدہ کأنه یجرنی نحو المنبر وانا اجرہ نحو الصلوٰة فلما رأیت ذٰلك منه قلت این الابتداء بالصلوٰة فقال لا یا ابا سعید قد ترك ما تعلم قلت کلا والذی نفسی بیدہ لا تأتون بخیر مما اعلم ثلاث مرار ثم انصرف رواہ مسلم وعنه قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لا یصلی قبل العید شیئًا فاذا رجع الی منزله صلی رکعتین رواہ ابن ماجة وعن عائشة قالت قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ایها الناس انهوا[1] نساءکم عن لبس الزینة والتبختر فی المساجد فان بنی اسرائیل لم یلعنوا حتی لبس نساؤهم الزینة والتبختر فی المساجد

هذا هو الصحیح کما فی الظهیریة قاله فی عمدة الرعایه ۔۱۲

[1] قوله انهوا نساءکم وروی عن ابن المبارك انه قال اکرہ الیوم الخروج للنساء فی العیدین فان ابت المرأة الا ان تخرج فلیأذن لها زوجها ان تخرج فی اطمارها ولا تتزین فان ابت ان تخرج کذلك فللزوج ان یمنعها عن الخروج ویروی عن عائشة قالت لو رأی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ما احدثت النساء لمنعهن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل ویروی عن سفیان الثوری انه کرہ الیوم الخروج للنساء الی العید قاله الترمذی وقال فی المرقات قال ابو حنیفة ملازمات البیوت لا یخرجن ووجهه الطحاوی بان ذٰلك کان اول الاسلام والمسلمون قلیلون فارید التکثیر بهن ترهیبا للعدو ومراده ان المسبب یزول بزوال السبب ولذا اخرجت المؤلفة قلوبهم من مصرف الزکاة

رواہ ابن عبد البر بسندہ فی التمہید وعنہا لو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رأی ما احدثت النساء بعدہ لمنعھن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل رواہ مسلم
وعنہا قالت ان ابا بکر دخل علیہا وعندہا جاریتان فی ایام منی تدففان
وتضربان وفی روایۃ تغنیان بما تقاولت الانصار یوم بعاث والنبی صلی اللہ
علیہ وسلم متغش بثوبہ فانتھرھما ابو بکر فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن وجہہ فقال دعہما یا ابا بکر فانہا ایام عید وفی روایۃ یا ابا بکر ان لکل قوم
عیدا وھٰذا عیدنا متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری ولیستا بمغنیتین وقالت
الحنفیۃ ان الدف ایضا حرام وھو ظاھر الروایۃ وما ورد من ضرب الدف
فھو منسوخ وتمام تحقیقہ فی باب اعلان النکاح فراجعہ وعن انس قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغدو یوم الفطر حتی یأکل تمرات
ویأکلھن وترا رواہ البخاری وعن بریدۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لا یخرج یوم الفطر حتی یطعم ولا یطعم یوم الاضحی حتی یصلی رواہ الترمذی
وابن ماجۃ والدارمی وعن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان
یوم عید خالف الطریق رواہ البخاری وعن ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اذا خرج یوم العید فی طریق رجع فی غیرہ رواہ الترمذی والدارمی
وعن البراء قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال ان اوّل ما نبدأ

ولیس مرادہ ان ھٰذا صار منسوخا ۱۲

لہ - قولہ ان اول ما نبدأ بہ فی یومنا ھٰذا ان نصلی ثم نرجع فننحر الخ ھٰذا الحدیث
یشتمل علی بیان وقت الاضحیۃ فاجمع العلماء علی انہ لا یجوز ذبحہا قبل طلوع الفجر
من یوم النحر ثم ذھب جماعۃ الی ان وقتہا یدخل اذا ارتفعت الشمس قدر رمح

به فی یومنا هٰذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل ذٰلك فقد اصاب سنتنا ومن ذبح قبل ان نصلی فانما هو شاة لحم عجله لاهله لیس من النسك فی شئ متفق علیه وفی روایة للبخاری عن البراء بن عازب قال خطبنا النبی صلی الله علیه وسلم یوم الاضحی بعد الصلوٰة فقال من صلی صلاتنا ونسك نسكنا فقد اصاب النسك ومن نسك قبل الصلوٰة فانه قبل الصلوٰة ولا نسك له وعن جندب بن عبد الله البجلی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ذبح قبل الصلوٰة فلیذبح مكانها اخری ومن لم یذبح حتی صلینا فلیذبح علی اسم الله متفق علیه وعن البراء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ذبح قبل الصلوٰة فانما یذبح لنفسه ومن ذبح بعد الصلوٰة فقد تم نسكه واصاب سنة المسلمین متفق علیه وعن ابن عمر قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یذبح وینحر بالمصلی رواه البخاری وعن انس قال قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة ولهم یومان یلعبون فیهما فقال ما هٰذان الیومان قالوا كنا نلعب فیهما فی الجاهلیة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قد ابدلكم الله بهما خیرا منهما یوم الاضحی ویوم الفطر رواه ابوداوٗد وعن سعید بن عمرو بن العاص انه سأل ابا موسی الاشعری

ومضی بعده قدر ركعتین وخطبتین خفیفتین فان ذبح بعده جاز سواء صلی الامام اولم یصل فان ذبح قبله لم یجز سواء كان فی المصر اولم یكن وهو مذهب الشافعی وذهب ابوحنیفة الی ان الاضحیة واجبة ووقتها بعد صلوٰة الامام فی حق المصری وظاهر الحدیث حجة علی الشافعی ودلیل لابی حنیفة ومالك واحمد فی شرط صحة الاضحیة ان یصلی الامام ویخطب كذا فی المرقات ۱۲

وحذیفۃ بن الیمان کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الاضحی والفطر فقال ابو موسی کان یکبر اربعا تکبیرہ علی الجنازۃ فقال حذیفۃ صدق فقال ابو موسی کذلک کنت اکبر فی البصرۃ حیث کنت علیھم رواہ ابوداؤد والطحاوی وسکت ابوداؤد عنہ ثم المنذری فی مختصرہ وفی اسنادہ عبد الرحمن بن ثوبان وثقہ غیر واحد وقال ابن معین لیس بہ بأس وفی سندہ ابو عائشۃ ایضاً قال فی التعلیق الحسن عن الخلاصۃ ابو عائشۃ الاموی مولاھم عن ابی موسی وابی ھریرۃ وعنہ مکحول وخالد بن معدان فارتفعت الجھالۃ بروایۃ اثنین عنہ ورواہ عبد الرزاق عن ابن مسعود باسناد صحیح وعن ابی عبد الرحمن قال حدثنی بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلی بنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم عید فکبر اربعا واربعا ثم اقبل علینا بوجھہ حین انصرف فقال لاتنسوا کتکبیر الجنائز واشار باصابعہ وقبض ابھامہ رواہ الطحاوی وقال ھٰذا حدیث حسن الاسناد وعن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال تسع تکبیرات خمس فی الاولی واربع فی الاخرۃ مع تکبیرۃ الصلوٰۃ رواہ الطحاوی وقال الامام ابن الھمام فی فتح القدیر والمراد بالخمس تکبیرۃ الافتتاح والرکوع وثلاث زوائد وبالاربع بتکبیرۃ الرکوع وعن جمزۃ ابی عمارۃ قال سمعت الشعبی رحمہ اللہ یقول ثلثاً ثلثاً سوی تکبیرۃ الصلوٰۃ رواہ الطحاوی وعن عامر ان عمر وعبد اللہ رضی اللہ عنھما اجتمع[1] رأیھما فی تکبیر العیدین علی تسع تکبیرات خمس فی الاولی

[1] قولہ اجتمع الخ قال الطحاوی ثم نظرنا فی عدد التکبیر فیھما فرأینا سائر الصلوات خالیۃ من ھٰذا التکبیر ورأینا صلوٰۃ العیدین قد اجمع ان فیھما تکبیرات زائدۃ علی غیرھما من الصلوات فکان النظر ان لایزاد فی الصلوٰۃ للعیدین علی ما فی سائر الصلوات غیرھما الا ما اتفق علی زیادتہ فکل قد اجمع علی زیادۃ تسع تکبیرات علی ما ذھب الیہ ابن مسعود وحذیفۃ

واربع فی الاخرة ویوالی بین القراءتین رواه الطحاوی وعن عبد الله بن قیس
عن ابیه ان سعید بن العاص رضی الله عنه دعاهم یوم عید فدعا الاشعری
وابن مسعود وحذیفة بن الیمان رضی الله عنهم فقال ان الیوم عیدکم فکیف
اصلی قال حذیفة سل الاشعری وقال الاشعری سل عبد الله فقال عبد الله
تکبر وذکر الحدیث وهو یکبر تکبیرة ویفتتح بها الصلوٰة ثم یکبر بعدها ثلثا ثم
یقرأ ثم یکبر تکبیرة یرکع بها ثم یسجد ثم یقوم فیقرأ ثم یکبر ثلثا ثم یکبر تکبیرة
یرکع بها رواه الطحاوی وروی عبد الرزاق نحوه وروی الطحاوی عن ابن عباس
نحوه ایضاً وعن علقمة والاسود ان ابن مسعود کان یکبر فی العیدین تسعا
اربعا قبل القراءة ثم یکبر فیرکع وفی الثانیة یقرأ فاذا فرغ کبر اربعا ثم رکع
رواه عبد الرزاق واسناده صحیح وروی الترمذی عن ابن مسعود نحوه وقال
وقد روی عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا
وفی روایة لابن ابی شیبة نحوه وقال فی فتح القدیر وهذا اثر صحیح
قاله بحضرة جماعة من الصحابة ومثل هذا یحمل علی الرفع لانه
مثل نقل اعداد الرکعات وعن ابراهیم النخعی قال ترفع الایدی فی
سبع مواطن فی افتتاح الصلوٰة وفی التکبیر للقنوت فی الوتر وفی العیدین الحدیث
رواه الطحاوی واسناده صحیح وعن البراء ان النبی صلی الله علیه وسلم نُوِّلَ یوم
العید قوسا فخطب علیه رواه ابو داؤد وعن عطاء مرسلا ان النبی صلی الله علیه
وسلم کان اذا خطب یعتمد علی عنزته اعتمادا رواه الشافعی وعن جابر قال

وابن عباس وابو موسی ومن سمینا معهم رضی الله عنهم واختلفوا فی الزیادة علی ذالک فزدنا فی
هذه الصلوٰة ما اتفق علی زیادته فیها ونفینا عنها ما لم یتفق علی زیادته فیها ۱۲

شهدت الصلاة مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم عید فبدأ بالصلوٰۃ قبل الخطبة بغیر اذان ولا اقامة فلما قضی الصلوٰۃ قام متکأً علی بلال فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ الناس وذکرھم وحثہم علی طاعتہ ومضی الی النساء ومعہ بلال فامرھن بتقوی اللہ ووعظھن وذکرھن رواہ النسائی وعن ابی ھریرۃ انہ اصابہم[1] مطر فی یوم عید فصلی بہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ العید فی المسجد رواہ ابوداؤد وعن ابی الحویرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی عمرو بن حزم وھو بنجران عجل[2] الاضحی واخر الفطر وذکر الناس رواہ الشافعی ۔ وعن ابی عمیر بن انس عن عمومة لہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رکبا جاؤا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشھدون انہم رأوا الھلال بالامس فامرھم ان یفطروا واذا اصبحوا ان یغدوا الی مصلاھم رواہ ابوداؤد والنسائی والدارقطنی وابن ماجة وقال الدارقطنی اسنادہ حسن وصححہ عبد الحق والبیہقی وعنہ قال اخبرنی عمومتی من الانصار ان الھلال خفی علی الناس فی اخر لیلة من شھر رمضان فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاصبحوا صیاما فشھدوا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد زوال الشمس انہم رأوا الھلال اللیلة الماضیة فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس بالفطر فافطروا تلک الساعة وخرج بہم من الغد فصلی بہم صلوٰۃ العید رواہ الطحاوی ۔

---

[1] قولہ اصابہم مطر الخ والاصل فیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج الی المصلی ولم یصل صلوٰۃ العید فی مسجدہ مع شرفہ الا مرۃ بعذر المطر کما بسطہ ابن القیم فی زاد المعاد والقسطلانی فی مواھب اللدنیة وغیرھما کذا فی عمدۃ الرعایۃ ۱۲۔

[2] قولہ ان عجل الاضحی الخ الافضل ان یعجل الاضحی ویؤخر الفطر کذا فی الخلاصة قالہ فی العالمگیری ۱۲۔

باب فی الاضحیۃ

وقول اللہ عزوجل فصل[1] لربک وانحر وقولہ ومن یعظم[2] شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب عن انس قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحہما بیدہ وسمی وکبر قال رأیتہ واضعا قدمہ علی صفاحہما ویقول بسم اللہ واللہ اکبر متفق علیہ وعن ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحی بکبش اقرن فحیل ینظر فی سواد ویأکل فی سواد ویمشی فی سواد رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وعن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضحی بکبشین اشعرین املحین احدہما عن نفسہ والاخر[3] عمن شہد ان لا الہ الا اللہ من امتہ رواہ امامنا ابو حنیفۃ و

---

[1] قولہ فصل الخ ای صل صلوٰۃ العید وانحر النسک قالہ فی المرقات ۱۲۔

[2] قولہ ومن یعظم الخ قال فی التفسیر الاحمدی فہٰذہ الایۃ اصل فی انہ ینبغی ان یکون الہدایا متصفۃ بالاوصاف المذکورۃ ولعلہ لہٰذا المعنی لم یجوز الفقہاء فی الاضحیۃ العمیاء والعوراء والعجفاء والعرجاء التی لا یمشی الی المنسک ومقطوع یدہا ورجلہا وما ذہب اکثر من ثلث اذنہا او ذنبہا او عینہا او الیتہا وذٰلک لان الاضحیۃ کالہدایا واجب التعظیم وہٰذہ المذکورات متصفات بالعیب والنقصان فضلا عن ان یکون معظمۃ اذ التعظیم علی ما ذکرناہ زائد علیہ فتقیم الایۃ دلیلا علی استخراجہا عن الجواز بخلاف الجماء والخصی والثولاء لانہا لا تبلغ فی حد النقصان الی ما ذکر فیجوز التضحیۃ بہا ۱۲۔

[3] قولہ والاخر عمن شہد ان لا الہ الا اللہ من امتہ لما کان بعض الاحادیث دالا علی

ورواه محمد فی الآثار وروی الحاکم وابن ماجۃ واحمد نحوه وصححه الحاکم علی
شرط مسلم وفی روایۃ لابن ماجۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اتاه رجل فقال ان علیّ بدنۃ وانا موسر بها ولا اجدها فاشتریها فامره

ان الشاۃ الواحدۃ تجزئ عن الرجل واهل بیته اوّله محمد فی الموطاء وقال کان الرجل
یکون محتاجا فیذبح الشاۃ الواحدۃ یضحی بها عن نفسه فیأکل ویطعم اهله
فاما شاۃ واحدۃ تذبح عن اثنین او ثلاثۃ اضحیۃ فهٰذه لایجزئ ولایجوز شاۃ
الا عن الواحد وهو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقهائنا و قال فی التعلیق
الممجد اوّله محمد الی انه محمول علی ما اذا کان الرجل محتاجا الی اللحم او فقیرا
لایجب علیه الاضحیۃ فیذبح الشاۃ الواحدۃ عن نفسه ویطعم اللحم اهل
بیته او یشرکهم فی الثواب فذٰلک جائز فاما الاشتراک فی الشاۃ الواحدۃ
فی الاضحیۃ الواجبۃ فلا و قال الطحاوی انه منسوخ او مخصوص فمما دل علی ذٰلک
ان الکبش لما کان یجزئ عن غیر واحد لا وقت فی ذٰلک ولا عدد کانت البقرۃ والبدنۃ
احری ان تکون تجزئان عن غیر واحد لا وقت فی ذلک ولا عدد ثم قد روینا عن
النبی صلی اللہ علیه وسلم ما قد دل علی خلاف ذٰلک مما قد ذکرناه فی الباب الذی
قبل هٰذا من نحر اصحابه معه الجزور عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ وکان ذٰلک
عند اصحابه علی التوقف منه لهم علی ان البقرۃ والبدنۃ لاتجزئ واحدۃ منهما
عن اکثر مما ذبحت عنه یومئذ وتواترت عنهم الروایات بذٰلک فلما جعلت البقرۃ
عن سبعۃ وکان ذٰلک مما قد وقف علیه ولم یجعل لنا ان نعدو ذٰلک الی ما هو اکثر
منه کانت الشاۃ احری ان لاتجزئ عن اکثر مما تجزئ عنه البقرۃ من ذلک فلما ثبت
ان الشاۃ لاتجزئ عن اکثر من سبعۃ انتفی بذٰلک قول من قال انها تجزئ عن جمیع

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یبتاع سبع شیاہ فیذبحهن وفی روایة عبد الرزاق وفی کل اضحی شاة وقال الطحاوی اما الاشتراك فی الشاة الواحدة فی الاضحیة الواجبة فهو منسوخ واولہ محمد رضی اللہ عنہ الی انہ محمول علی ما اذا کان الرجل فقیرا لا یجب علیہ الاضحیة یشرکهم فی الثواب فذلك جائز اما الاشتراك فی الشاة الواحدة فی الاضحیة الواجبة فلا وعن ابراهیم انہ کان یکرہ ان یذکر اسم انسان مع اسم اللہ علی ذبیحتہ ان یقول بسم اللہ تقبل من فلان رواہ محمد فی الآثار ویؤیدہ ما قال فی الهدایة عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ جردوا التسمیة وعن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ضحی اشتری کبشین عظیمین املحین حتی اذا خطب الناس وصلی اُتِیَ باحدهما وهو قائم فی مصلاہ فذبحہ بیدہ ثم قال اللهم هذا عن امتی جمیعا من شهد لك بالتوحید وشهد لی بالبلاغ ثم یُؤتی بالآخر فیذبحہ ثم یقول اللهم هذا عن محمد

من ذبحت عنہ ممن لا وقت لهم ولا عدد ولا یجاوز الی غیرہ ثبت ضدہ وهو قول من قال ان الشاة لا تجزئ الا عن واحد وقد ذکرنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الباب الذی قبل هذا ان رجلا قال لہ ان علی ناقة وقد غربت عنی فامرہ ان یجعل مکانها سبعا من الغنم فدل ذلك علی ما ذکرنا ایضاً فلما کانت البدنة اعظم ما یهدی ثبت انها اعظم ما یضحی بہ ولما کانت باتفاقهم لا تجزئ فی الاضحیة عما فوق السبعة کانت الشاة احری ان لا تجزئ عن ذلك ولما انتفی ان تجزئ الشاة عما فوق السبعة ثبت انها لا تجزئ الا عن خاص من الناس وقد اجمعوا علی انها تجزئہ عن الواحد واختلفوا فیما هو اکثر منہ فلا یدخل فیما قد ثبت لہ حکم الخصوصیة الا ما قد اجمعوا علی دخولہ فیہ فثبت بما ذکرنا انہ لا یجوز ان یضحی بالشاة الواحدة

وآل محمد رواه الطحاوی وقال فی الدر المختار فان فصل صورة ومعنی کالدعاء قبل
الاضجاع والدعاء قبل التسمیة اوبعد الذبح لا بأس به وقال فی رد المحتار ای
لایکرہ وعن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قال ضحی رسول الله صلی الله
علیه وسلم بکبشین فی یوم عید فقال حین وجههما وجهت وجهی للذی فطر
السموات والارض الی اخر الآیة اللهم منك ولك عن محمد وامته ثم سمی وکبر
وذبح رواه الطحاوی وروی احمد وابوداؤد وابن ماجة والدارمی نحوه وعنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاتذبحوا الامسنة الا ان یعسر علیکم
فتذبحوا جذعة من الضأن رواه مسلم وعن مجاشع من بنی سلیم ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول ان الجذع یوفی مما یوفی منه الثنی
رواه ابوداؤد والنسائی وابن ماجة وعن ابی هریرة قال سمعت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول نعمت الاضحیة الجذع من الضأن رواه الترمذی
وعن عقبة بن عامر ان النبی صلی الله علیه وسلم اعطاه غنما یقسمها علی
صحابته ضحایا فبقی عتود[1] فذکره لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ضح به
انت وفی روایة قلت یارسول الله اصابنی جذع قال ضح به متفق علیه وعن
ابن عمر قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یذبح وینحر بالمصلی[2] رواه البخاری۔

عن اثنین ولا عن اکثر من ذلك وهو قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد رحمة الله علیهم اجمعین ۱۲

[1] قوله عتود فی النهایة بفتح العین المهملة هو الصغیر من اولاد المعز اذا قوی واتی علیه حول
وفیه دلیل علی جواز التضحیة بالمعز اذا کان له سنة وهو مذهبنا قاله فی المرقات ۱۲

[2] قوله بالمصلی قال السید قدم هذا الحدیث بروایة ابن عمر ایضاً فی صلوٰة العید ذکر
هنا لبیان مکان الذبح اذ الذبح فی المصلی افضل لاظهار الشعار وذکر ثم لبیان

وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة رواہ مسلم وابوداؤد واللفظ لہ وعن ام سلمة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر واراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ وبشرہ شیأ وفی روایة فلا یأخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا وفی روایة من رأی هلال ذی الحجة واراد ان یضحی فلا یأخذ من شعرہ ولا من اظفارہ رواہ مسلم۔ وعن یزید بن عبد اللہ بن قسیط ان عطاء بن یسار وابا بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام وابا بکر بن سلیمان کانوا لا یرون بأسا ان یأخذ الرجل من شعرہ ویقلم اظفارہ فی عشر ذی الحجة رواہ الطحاوی وعن محمد بن ربیعة قال رأنی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ طویل الشارب وذلك بذی الحلیفة وانا علی ناقتی وانا ارید الحج فامرنی ان اقص من شعری ففعلت رواہ الطحاوی۔

وقت الاضحیة لانہ اذا ذبح بالمصلی علم ان الافضل الذبح بعد الصلوٰة قالہ فی المرقات ۱۲

ؔ قولہ اراد الخ وفی شرح السنة فی الحدیث دلالة علی ان الاضحیة غیر واجبة لانہ فوض الی ارادتہ حیث قال واراد ولو کانت واجبة لم یفوض انتهی وتبعہ ابن حجر قلت یرد علیہ قولہ علیہ الصلوٰة والسلام من اراد الحج فلیعجل وقولہ من اراد الجمعة فلیغتسل قالہ فی المرقات ۱۲

ؔ قولہ فلا یمس قال فی المرقات وظاهر کلام شراح الحدیث من الحنفیة انہ یستحب عند ابی حنیفة فمعنی قولہ رخص ان النهی للتنزیہ فخلافہ خلاف الاولی ولا کراهة فیہ خلافا للشافعی وقال الطحاوی واحتجوا فی ذلك بما قد ذکرناہ فی کتاب الحج عن عائشة رضی اللہ عنہا انہا قالت کنت افتل قلائد هدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیبعث بها ثم یقیم فینا حلالا لا یجتنب شیأ مما یجتنبہ المحرم حتی یرجع الناس ففی ذلك دلیل علی اباحة ما قد حظرہ هذا الحدیث ۱۲

وعن جندب بن عبداللہ قال شہدت الاضحی یوم النحر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعد ان صلی وفرغ من صلاتہ وسلم فاذا ہو یری لحم اضاحی قد ذبحت قبل ان یفرغ من صلاتہ فقال من کان ذبح قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح مکانہا[1] اخری وفی روایۃ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر ثم خطب ثم ذبح وقال من کان ذبح قبل ان یصلی فلیذبح اخری مکانہا ومن لم یذبح فلیذبح باسم اللہ متفق علیہ وعن ابن عمر قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ عشر سنین یضحی[2] رواہ الترمذی وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ سعۃ ولم یضح فلا یقربن[3] مصلانا رواہ ابن ماجۃ والحاکم واحمد قال الحاکم صحیح الاسناد وعن مخنف بن سلیم قال کنا وقوفا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفۃ فسمعتہ یقول یا ایہا الناس ان علی کل[4] اہل بیت فی کل عام اضحیۃ وعتیرۃ ہل تدرون ما العتیرۃ ہی التی تسمونہا الرجبیۃ رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وقال ابوداؤد والعتیرۃ منسوخۃ قال صاحب المشکوۃ فی ہذا المقام وقال

---

[1] قولہ مکانہا اخری وقال العلی القاری ہذا صریح فی الوجوب ۱۲

[2] قولہ عشر سنین یضحی قال فی المرقات ومما یدل علی الوجوب مواظبتہ علیہ الصلوۃ والسلام عشر سنین مدۃ اقامتہ بالمدینۃ وقولہ علیہ الصلوۃ والسلام فیما سبق فلیذبح اخری مکانہا فانہ لا یعرف فی الشرع الامر بالاعادۃ الا للوجوب ۱۲

[3] قولہ فلا یقربن وقال العلامۃ العینی مثل ہذا الوعید لا یلحق بترک غیر الواجب ۱۲

[4] قولہ علی کل اہل بیت قال فی الازہار تمسک ابوحنیفۃ بہذا الحدیث علی ان الاضحیۃ واجبۃ علی کل مقیم ای فی مصر وہو مالک النصاب قالہ فی المرقات ۱۲۔

الترمذی هذا حدیث غریب ضعیف الاسناد قال میرک ولکن عبارة الترمذی هکذا هذا حدیث غریب لا نعرف هذا الحدیث مرفوعا الا من هذا الوجه من حدیث ابن عون ولیس فی الترمذی حکم بضعف اسناد هذا الحدیث کذا فی کثیر من النسخ الحاضرة وکذا نقله عنه صاحب التخریج وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرت بیوم الاضحی عیدا جعله الله لهذه الامة قال له رجل یا رسول الله ارأیت ان لم اجد الا منیحة[1] انثی افاضحی بها قال لا[2] ولکن خذ[3] من شعرک واظفارک وتقص شاربک وتحلق عانتک فذلک تمام اضحیتک عند الله رواه ابوداؤد والنسائی۔ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من ایام العمل الصالح فیهن احب الی الله من هذه الایام العشر قالوا یا رسول الله ولا الجهاد فی سبیل الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله الا رجل خرج بنفسه وماله فلم یرجع من ذلک بشیء رواه البخاری وعن عائشة

---

[1] قوله منیحة قال السندی اصل المنیحة ما یعطیه الرجل غیره لیشرب لبنها ثم یردها علیه ثم یقع علی کل شاة لان من شانها ان تمنح بها وهو المراد ههنا وانما منعه لانه لم یکن عنده غیرها ینتفع به قلت ویحتمل ان المراد ههنا ما اعطاه غیره لیشرب اللبن ومنعه لانه ملک الغیر وقول الرجل لزعمه ان المنحة لا ترد ولذلک قال صلی الله علیه وسلم المنحة مردودة ۱۲

[2] قوله قال لا ثم ظاهر الحدیث وجوب الاضحیة الا علی العاجز وقال ابو حنیفة لا یجب الا علی من یملک نصابا قاله فی المرقات ۱۲

[3] قوله خذ قال السندی کانه ارشده الی ان یشارک المسلمین فی العید والسرور وازالة الوسخ فذلک یکفیه اذا لم یجد الاضحیة والله تعالی اعلم ۱۲۔

قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما عمل ابن آدم من عمل یوم النحر احب
الی اللہ من اھراق الدم وانہ لیأتی یوم القیامۃ بقرونھا واشعارھا واظلافھا
وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوا بھا نفسا رواہ الترمذی
وابن ماجۃ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام
احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیھا من عشر ذی الحجۃ یعدل صیام کل یوم منھا
بصیام سنۃ وقیام کل لیلۃ منھا بقیام لیلۃ القدر رواہ الترمذی وابن ماجۃ
وعن زید بن ارقم قال قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ
ماھذہ الاضاحی قال سنۃ ابیکم ابراھیم علیہ السلام قالوا فما لنا فیھا
یا رسول اللہ قال بکل شعرۃ حسنۃ قالوا فالصوف یا رسول اللہ قال بکل
شعرۃ من الصوف حسنۃ رواہ احمد وابن ماجۃ وعن حنش قال رأیت
علیا یضحی بکبشین فقلت لہ ماھذہ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اوصانی ان اضحی عنہ فانا اضحی عنہ رواہ ابوداؤد وروی الترمذی
نحوہ وعن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل ماذا
یتقی من الضحایا فاشار بیدہ فقال اربع العرجاء البین ظلعھا والعوراء
البین عورھا والمریضۃ البین مرضھا والعجفاء التی لا تنقی رواہ مالک
واحمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی والطحاوی
وعن ابی الضحاک عبید بن فیروز مولی بنی شیبان قال قلت للبراء
حدثنی عما نھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاضاحی قال
قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویدی اقصر من یدہ فقال اربع لا یجزین
العوراء البین عورھا والمریضۃ البین مرضھا والعرجاء البین
ظلعھا والکسیرۃ التی لا تنقی قلت انی اکرہ ان تکون فی

القرن[1] نقص وان يكون فى السن[2] نقص قال ما كرهته فدعه ولا تحرمه على احد رواه النسائى وفى رواية ابن ماجة قال فانى اكره ان يكون نقص فى الاذن قال فما كرهت منه فدعه ولا تحرمه على احد وروى الطحاوى نحوها وعن حجية بن عدى عن على قال البقرة عن سبعة قلت فان ولدت قال اذبح ولدها معها قلت والعرجاء قال اذا بلغت المنسك فاذبح قلت فمكسورة القرن قال لا بأس امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نستشرف العينين والاذنين رواه الدارمى والنسائى وابن ماجة والدارقطنى والبيهقى وابوداؤد الطيالسى والترمذى والحاكم فى المستدرك وقال الترمذى حسن صحيح وعن قتادة قال قلت يعنى لسعيد بن المسيب ما الاعضب قال النصف فما فوقه رواه ابوداؤد وروى الترمذى نحوه وفى رواية الطحاوى عن قتادة فقلت لسعيد[3] بن المسيب ما عضباء الاذن قال اذا كان النصف فاكثر من ذلك مقطوعا وعن ابى سعيد الخدرى قال ابتعنا كبشا نضحى به فاصاب الذئب من اليتيه واذنه فسألنا النبى صلى الله عليه وسلم فامرنا[4] ان نضحى به رواه ابن ماجة وعن ابراهيم

[1] قوله فى القرن قال فى رد المحتار ويضحى بالجماء هى التى لا قرن لها خلقة وكذا العظماء التى ذهب بعض قرنها بالكسر وغيره فان بلغ الكسر الى المخ لم يجز قهستانى ۱۲۔

[2] قوله فى السن قال فى التلخيص الحبير ونقل القاضى الحسين عن الشافعى انه قال لا يحفظ عن النبى صلى الله عليه وسلم فى نقص الاسنان شئ يعنى فى النهى ۱۲

[3] قوله لسعيد بن المسيب الخ قال الطحاوى وبين سعيد بن المسيب عضباء الاذن المنهى عن ذبحها فى الاضحية فقال هى المقطوعة نصف اذنها ۱۲

[4] قوله فامرنا الخ وفى انجاح الحاجة قلت لعل هذا العيب ما كان مانعا عن الاضحية لان الاكثر حكما الكل كذا فى الدر ۱۲

انه قال الاضحية واجبة على اهل[1] الامصار الا الحاج رواه امامنا ابو حنيفة ـ
وعن نافع ان ابن عمر قال الاضحى يومان بعد يوم الاضحى رواه مالك وقال وبلغنى عن على بن ابى طالب مثله وعن ابن عباس قال الاضحى ثلثة ايام يومان بعد يوم النحر رواه الطحاوى بسند جيد ورواه امامنا ابو حنيفة عن ابراهيم نحوه وعن انس قال الذبح بعد يوم النحر يومان رواه البيهقى

باب العتيرة

وقول الله عز وجل فذرهم وما يفترون عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا فرع ولا عتيرة قال والفرع اول نتاج كان ينتج لهم كانوا يذبحونه لطواغيتهم والعتيرة فى رجب متفق عليه وعن على رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نسخت الزكوٰة كل صدقة فى القرآن ونسخ صوم رمضان كل صوم ونسخ غسل الجنابة كل غسل ونسخت الاضاحى كل ذبح رواه الدارقطنى والبيهقى وقال ابوداؤد والعتيرة منسوخة[2] ـ

باب صلوٰة الخسوف

وقول الله عز وجل وما نرسل بالآيات الا تخويفا عن عبد الله بن عمرو قال لما كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نودى

---

[1] قوله على اهل الامصار الخ ويستفاد منه ان الاضحية واجبة على المقيم ولا تجب على المسافر ۱۲

[2] قوله منسوخة وقال على القارى ثم وقع النهى العام للتشبه باهل الاصنام انتهى قلت فلا تستحب ايضاً ۱۲

ان الصلوٰۃ جامعۃ رواہ البخاری وروی ابوداؤد عن عائشۃ نحوہ۔ وعن ابی قلابۃ[1] عن النعمان بن بشیر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی کسوف الشمس کما تصلون[2] رکعۃ وسجدتین رواہ الطحاوی وابوداؤد والنسائی وعنہ عن قبیصۃ البجلی قال انکسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی کما تصلون رواہ الطحاوی وعن ابی بکرۃ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکسفت الشمس فقام الی المسجد یجر رداءہ من العجلۃ وثاب الناس الیہ فصلی کما تصلون رواہ الطحاوی وروی البخاری نحوہ وفی روایۃ ابن حبان وقال رکعتین مثل صلاتکم وفی روایۃ للحاکم نحو ابن حبان

---

[1] قولہ ابی قلابۃ الخ وقال البیہقی ابوقلابۃ لم یسمع من النعمان والحدیث مرسل قلت صرح فی الکمال بسماعہ عن النعمان وقال ابن حزم ابوقلابۃ ادرک النعمان وروی ھٰذا الخبر عنہ وصرح ابن عبد البر بصحۃ ھٰذا الحدیث وقال من احسن حدیث ذھب الیہ الکوفیون حدیث ابی قلابۃ عن النعمان وابوقلابۃ احد الاعلام واسمہ عبد اللہ بن زید الجرمی قالہ العلامۃ العینی فی عمدۃ القاری وقال فی التعلیق الحسن قال ابن الترکمانی فی الجوہر النقی ولو صح الطریق الذی ذکرہ البیہقی وفیہ عن ابی قلابۃ عن رجل عن النعمان لم یدل علی انہ لم یسمعہ من النعمان بل یحتمل انہ سمعہ منہ ثم من رجل عنہ وقال ابن حزم ابوقلابۃ ادرک النعمان فروی ھٰذا الخبر عنہ ثم رواہ عن اٰخر عنہ فحدث بکلتا روایتیہ ۱۲

[2] قولہ کما تصلون رکعۃ وسجدتین وقال الطحاوی وھو النظر عندنا لانا رأینا سائر الصلوٰت من المکتوبات والتطوع مع کل رکعۃ سجدتین فالنظر علی ذلک ان یکون ھٰذہ الصلوٰۃ کذلک ۱۲

وقال الحاکم انہ علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ واقرعلیہ الذھبی وعن النعمان بن بشیران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی کسوف الشمس نحوامن صلاتکم یرکع ویسجد رواہ احمد والنسائی واسنادہ صحیح وفی روایۃ للنسائی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی حین انکسفت الشمس مثل صلاتنا یرکع ویسجد وعن ابراھیم کانوا یقولون اذا کان ذلک فصلوا کصلاتکم حتی تنجلی رواہ ابن ابی شیبۃ بسند صحیح وعن عطاء عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوعا واحدا رواہ ابوداؤد والنسأی والحاکم والترمذی فی الشمائل وقال الحاکم صحیح وعطاء قال ایوب ھو ثقۃ وعن محمود بن لبید قال کسفت الشمس یوم مات ابراھیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا کسفت الشمس لموت ابراھیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللہ عزوجل الاوانھما لاینکسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رأیتموھا کذلک فافزعوا الی المساجد ثم قام فقرأ فیما نری بعض الرکتاب ثم رکع[1] ثم اعتدل ثم سجد سجدتین ثم قام ففعل مثل ما فعل فی الاولی رواہ احمد واسنادہ حسن وقال الھیثمی فی مجمع الزوائد رجالہ رجال الصحیح وعن عطاء بن السائب عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمر قال انکسفت

---

[1] قولہ ثم رکع وقال الشیخ ابن الھمام واحادیث تعدد الرکوع اضطربت واضطرب فیھا الرواۃ ایضا فان منھم من روی رکوعین کما تقدم ومنھم من روی ثلاث رکوعات انتھی وقال علی القاری فان احادیث تعدد الرکوع اضطربت واضطرب فیھا الرواۃ ایضا فان منھم من روی رکوعین ومنھم من روی ثلاثا ومنھم من روی اربعا ومنھم من

الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لم یکد یرکع ثم رکع فلم یکد یرفع ثم رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع ثم
رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع ثم رفع وفعل فی الرکعۃ الاخری مثل
ذلک رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی فی الشمائل والحاکم والطحاوی واسنادہ
حسن وقال الحاکم صحیح ولم یخرجاہ وقال الشیخ الامام ابن الہمام وقد اخرج البخاری لعطاء
مقرونا بابی بشر وقال ایوب ھو ثقۃ وعن ابی قلابۃ عن قبیصۃ الھلالی
قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج فزعا یجر ثوبہ

روی خمسا والاضطراب موجب للضعف فوجب ترک روایات التعدد کلھا الی روایات
غیرھا وقال علی القاری ایضا فی موضع اخر واجاب الشافعی والبخاری بانہ لامساغ لحمل
ھذہ الاحادیث علی بیان الجواز الا اذا تعددت الواقعۃ وھی لم تتعدد لان مرجعھا
کلھا الی صلوتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کسوف الشمس یوم مات ابنہ ابراھیم وحینئذ
یجب ترجیح اخبار الرکوعین فقط لانھا اصح واشھر قلت بل یجب ترجیح اخبار الرکوع
فقط لانھا الاصل وقد ورد بہ الخبر قولا وفعلا کما سبق وسائر الاخبار مضطرب
مختلف الاثار انتہی وفی تابع الاثار ومار وی من خلافہ من تعدد الرکوع فلما لم
ینقل تاریخ فعلہ المتاخر یرجح ما ھو الموافق للمعہود ثم یترجح بانہ ورد فیہ القول
انتہی وفی البدائع قال ابو منصور اختلاف الروایات محمول علی النسخ دون التخییر
لاختلاف الائمۃ ولو کان علی التخییر لما اختلفوا قالہ العلامۃ العینی فی شرح الھدایۃ
وقال فی المرقات وفق بعض مشائخنا بحمل روایات التعدد علی انہ لما اطال فی الرکوع
اکثر من المعہود جدا ولا یسمعون لہ صوتا علی ما تقدم فی روایۃ رفع من خلفہ
متوقعین رفعہ وعدم سماعھم الانتقال فرفع الصف الذی یلی من رفع فلما

وانا معه یومئذ بالمدینة فصلی رکعتین فاطال فیهما القیام ثم انصرف وانجلت فقال انما هذه الآیات یخوف الله عزوجل بها فاذا رأیتموها فصلوا کاحدث صلوٰة صلیتموها من المکتوبة رواه ابوداؤد والطحاوی والنسائی واسناده صحیح وعن النعمان بن بشیر قال کسفت الشمس علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فجعل یصلی رکعتین رکعتین ویسأل عنها حتی انجلت الشمس رواه ابوداؤد وعن سمرة بن جندب قال بینما انا وغلام من الانصار نرمی غرضین لنا حتی اذا کانت الشمس قید رمحین او ثلاثة فی عین الناظر من الافق اسودت حتی آضت کانها تنومة فقال احدنا لصاحبه انطلق بنا الی المسجد فوالله لیحدثن شان هذه الشمس لرسول الله صلی الله علیه وسلم فی امته حدثا قال فدفعنا فاذا هو بارز فاستقدم فصلی فقام بنا کاطول ما قام بنا فی صلوٰة قط لا نسمع له صوتا قال ثم رکع بنا کاطول ما رکع بنا فی صلوٰة قط لا نسمع له صوتا قال ثم سجد بنا کاطول ما سجد بنا فی صلوٰة قط لا نسمع له صوتا ثم فعل فی الرکعة الاخری مثل ذلک قال فوافق تجلی الشمس جلوسه فی رکعة الثانیة رواه ابوداؤد وروی الترمذی والنسائی نحوه واسناده صحیح وقال الترمذی حدیث حسن صحیح وعنه قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم

رأی من خلفه انه علیه الصلوٰة والسلام لم یرفع فلعلهم انتظروه علی توهم انه یدرکهم فیه فلما یئسوا من ذٰلک رجعوا الی الرکوع فظن من خلفهم انه رکوع بعد رکوع منه علیه الصلوٰة والسلام فرووا کذلک ثم لعل روایات الثلاث والاربع بناء علی اتفاق تکرر الرفع من الذی خلف الاول کذا قال العلامة العینی فی شرح الهدایة ۔۱۲

لہ قوله کاحدث وفی جامع الآثار وازاد باحدث صلوٰة صلوٰة الفجر فان الکسوف کان عند ارتفاع الشمس قید رمحین کذا فی فتح القدیر وزاد فیه قدر رمحین علی ما فی حدیث سمرة ۱۲

لہ قوله لا نسمع له صوتا وما روی من الجهر محمول علی ما کان من عادته صلی الله علیه وسلم

فی کسوف لا نسمع لہ صوتا رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وعن ابن عباس قال صلیت الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم کسفت الشمس فلم اسمع لہ قراءۃ رواہ الطبرانی والبیہقی واسنادہ حسن وروی احمد وابویعلی وابونعیم نحوہ وعن ابی موسی قال خسفت الشمس فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام فزعا یخشی ان تکون الساعۃ حتی اتی المسجد فقام یصلی باطول قیام ورکوع وسجود ما رأیتہ یفعلہ فی صلوٰۃ قط ثم قال ان ھٰذہ الایات التی یرسل اللہ عزوجل لا تکون لموت احد ولا لحیاتہ ولکن اللہ عزوجل یرسلھا یخوف بہا عبادہ فاذا رأیتم شیأ منہا فافزعوا الی ذکر اللہ ودعائہ واستغفارہ رواہ الطحاوی وروی البخاری ومسلم نحوہ وفی روایۃ لہما قالت عائشۃ ما رکعت رکوعا قط ولا سجدت سجودا قط کان اطول منہ وفی روایۃ لہما عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشمس والقمر اٰیتان من اٰیات اللہ لا ینخسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رأیتم ذٰلک فاذکروا[1] اللہ وکبروا وصلوا وتصدقوا وفی روایۃ لہما

من الجہر بآیۃ او آیتین فی السریۃ للتعلیم فظنہ الراوی البعید ان کل القراءۃ لعلہ کان جہرا وھو لم یسمع فروی الجہر قالہ فی تابع الآثار وقال الشیخ الامام ابن الھمام واذا حصل التعارض من وجب الترجیح بان الاصل فی صلوٰۃ النہار الاخفاء ۱۲

[1] قولہ فاذکروا اللہ قال ابوحنیفۃ ومالک واحمد لا خطبۃ فیہا قالوا لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرھم بالصلوٰۃ والتکبیر والصدقۃ ولم یأمرھم بالخطبۃ ولو کانت سنۃ لامرھم بہا ولانہا صلوٰۃ کان یفعلہا المنفرد فی بیتہ فلم یشرع لہا خطبۃ وانما خطب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد الصلوٰۃ لیعلمہم حکمہا وکانہ مختص بہ وقیل خطب بعدھا لا لہا بل لیردھم عن قولہم ان الشمس کسفت لموت ابراھیم کما فی الحدیث قالہ فی عمدۃ القاری ۱۲

عن عبد اللہ بن عباس ثم انصرف وقد تجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر آیتان
من آیات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رأیتم ذلک فاذکروا اللہ
قالوا یا رسول اللہ رأیناک تناولت شیأ فی مقامک ہذا ثم رأیناک تکعکعت فقال
انی رأیت الجنۃ فتناولت منہا عنقودا ولو اخذتہ لاکلتم منہ ما بقیت الدنیا
ورأیت النار فلم ارکالیوم منظرا قط افظع ورأیت اکثر اہلہا النساء قالوا بم
یا رسول اللہ قال بکفرہن قیل یکفرن باللہ قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان
لو احسنت الی احداہن الدہر ثم رأت منک شیأ قالت ما رأیت منک خیرا قط
وفی روایۃ لہما عن عائشۃ ثم قال یا امۃ محمد واللہ ما من احد اغیر من اللہ ان
یزنی عبدہ او تزنی امتہ یا امۃ محمد واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم
کثیرا وفی روایۃ للنسائی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما مستعجلا الی
المسجد وقد انکسفت الشمس فصلی حتی انجلت ثم قال ان اہل الجاہلیۃ
کانوا یقولون ان الشمس والقمر لا ینخسفان الا لموت عظیم من عظماء اہل الارض
وان الشمس والقمر لا ینخسفان لموت احد ولا لحیاتہ ولکنہما خلیقتان من خلقہ
یحدث اللہ فی خلقہ ما شاء فایہما انخسف فصلوا حتی ینجلی او یحدث اللہ امرا
وعن اسماء بنت ابی بکر قالت لقد امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعتاقۃ
فی کسوف الشمس رواہ البخاری۔

لہ قولہ وقد تجلت قال فی البحر وما ورد من خطبتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یوم مات ابنہ
ابراہیم وکسفت الشمس فانما کان للرد علی من قال انہا کسفت لموتہ لا لانہا مشروعۃ لہ
ولذا خطب علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد الانجلاء ولو کانت سنۃ لہ لخطب قبلہ کالصلوٰۃ
والدعاء قالہ فی رد المحتار ۱۲۔

باب فی سجود الشکر

عن ابی بکرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جاءه امر سرورًا او بُشِّر به خرّ ساجدًا[1] شاکرًا لله تعالی رواه ابوداؤد والترمذی وقال هٰذا حدیث حسن غریب وعن ابی جعفر ان النبی صلی الله علیه وسلم رأی رجلًا من النغاشین فخرّ ساجدًا رواه الدارقطنی مرسلًا وفی شرح السنة لفظ المصابیح وعن سعد بن ابی وقاص قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم من مکة نرید المدینة فلما کنا قریبًا من عزوراء نزل ثم رفع یدیه فدعا الله ساعة ثم خرّ ساجدًا فمکث طویلًا ثم قام فرفع یدیه ساعة ثم خرّ ساجدًا فمکث طویلًا ثم قام فرفع یدیه ساعة ثم خرّ ساجدًا قال انی سألت ربی وشفعت لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدًا لربی شکرًا ثم رفعت رأسی فسألت ربی لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدًا لربی شکرًا ثم رفعت رأسی فسألت ربی لامتی فاعطانی الثلث الاٰخر فخررت ساجدًا لربی شکرًا رواه احمد وابوداؤد۔

باب الاستسقاء

وقول الله عز وجل استغفروا ربکم انه کان غفارًا

---

[1] قوله ساجدًا وفی الدر المختار وسجدة الشکر مستحبة به یفتی وقال فی رد المحتار وهی لمن تجددت عنده نعمة ظاهرة او رزقه الله تعالی مالًا او ولدًا او اندفعت عنه نقمة ونحو ذلک یستحب له ان یسجد لله تعالی شکرًا مستقبل القبلة یحمد الله تعالی فیها ویسبحه ثم یکبر فیرفع رأسه کما فی سجدة التلاوة انتهی وفی اٰخر شرح المنیة فیکبر مستقبل القبلة ویسجد ویحمد الله ویشکره ویسبح ثم یکبر فیرفع رأسه

يرسل السماء عليكم مدرارا[1] فصل[2] عن شريك بن عبد الله بن ابى نمر انه سمع انس بن مالك يذكر ان رجلا دخل يوم الجمعة من باب كان وجاه المنبر ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب فاستقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما فقال يا رسول الله هلكت المواشى وانقطعت السبل فادع الله ان يغيثنا قال فرفع[3] رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه فقال اللهم اسقنا اللهم اسقنا اللهم اسقنا قال انس فلا والله ما نرى فى السماء من سحاب ولا قزعة ولا شيأ وما بيننا وبين سلع من بيت ولا دار قال فطلعت من ورائه سحابة مثل الترس فلما توسطت السماء انتشرت ثم امطرت قال فوالله ما رأينا الشمس سبتا ثم دخل رجل من ذلك الباب فى الجمعة المقبلة ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب فاستقبله قائما فقال يا رسول الله هلكت الاموال وانقطعت السبل فادع الله ان يمسكها قال فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ثم قال اللهم حوالينا ولا علينا اللهم على الآكام والجبال والظراب والاودية ومنابت الشجر قال فانقطعت وخرجنا نمشى فى الشمس قال شريك فسألت انسا أهو الرجل الاول قال لا ادرى متفق عليه وعن شرحبيل بن السمط انه قال لكعب يا كعب بن مرة حدثنا عن

---

[1] قوله يرسل على نزول الغيث بالاستغفار لا بالصلوٰة فكان الاصل فيه الدعاء والتضرع دون الصلوٰة قاله فى عمدة القارى ۱۲

[2] قوله فصل الخ هذه الاحاديث والآثار كلها تشهد لابى حنيفة ان الاستسقاء استغفار ودعاء ۱۲

[3] قوله فرفع فيه لا تحويل ولا استقبال وفيه حجة واضحة لابى حنيفة ان الاستسقاء دعاء و استغفار ولا صلاة فيه قاله العلامة العينى فى عمدة القارى ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحد رقال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال یا رسول اللہ استسق اللہ فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یدیہ فقال اللھم اسقنا غیثا مریئا مریعا طبقا عاجلا غیر رائث نافعا
غیر ضار قال فما جمعوا حتی اُحیوا قال فاتوہ فشکوا الیہ المطر فقالوا یا رسول اللہ
تھدمت البیوت فقال اللھم حوالینا ولا علینا قال فجعل السحاب ینقطع
یمینا وشمالا رواہ ابن ماجۃ وعن جابر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یواکئی فقال اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر
آجل قال فاطبقت علیھم السماء رواہ ابوداؤد وعن عمیر مولی آبی اللحم
انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستسقی عند احجار الزیت قریبا من الزوراء
قائما یدعو یستسقی رافعا یدیہ قبل وجھہ لایجاوز بھما رأسہ رواہ ابوداؤد
وروی الترمذی والنسائی نحوہ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استسقی قال اللھم اسق عبادک
وبھیمتک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت رواہ مالک وابوداؤد وروی
البیھقی والطبرانی نحوہ وعن عطاء بن ابی مروان الاسلمی عن ابیہ قال
خرجنا مع عمر بن الخطاب یستسقی فما زاد علی الاستغفار رواہ ابن ابی شیبۃ
وروی سعید بن منصور فی سننہ بسند جید نحوہ وعن ابراھیم انہ خرج
مع المغیرۃ بن عبد اللہ الثقفی یستسقی قال فصلی المغیرۃ فرجع ابراھیم
حیث رأہ یصلی رواہ ابن ابی شیبۃ وعن انس بن مالک ان رجلا شکا الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھلاک المال وجھد العیال فدعا اللہ یستسقی ولم
یذکر انہ حول رداءہ ولا استقبل القبلۃ متفق علیہ وعن جابر قال
استسقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحول رداءہ

لیتحول[1] القحط رواہ الحاکم فی المستدرک وقال ھٰذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ
وعن ھشام بن اسحاق بن عبد اللہ بن کنانۃ عن ابیہ قال سألت ابن عباس
عن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاستسقاء فقال خرج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم متبذلا متواضعا متضرعا فجلس علی المنبر فلم یخطب
خطبتکم ھذہ ولکن لم یزل فی الدعاء والتضرع والتکبیر وصلی رکعتین
کما کان یصلی فی العیدین رواہ النسائی والترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ
وقال الترمذی ھٰذا حدیث حسن صحیح وعن انس قال کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لا یرفع یدیہ فی شئی من دعائہ الا فی الاستسقاء فانہ یرفع حتی
یری بیاض ابطیہ متفق علیہ وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقی
فاشار بظھر کفیہ الی السماء رواہ مسلم فصل[2] عن عبد اللہ بن زید قال خرج
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس الی المصلی یستسقی فصلی بھم
رکعتین جھر فیھما بالقراءۃ واستقبل القبلۃ یدعو ورفع یدیہ وحول

---

[1] قولہ لیتحول وقال فی الھدایۃ وما رواہ کان تفاولا قال ابن الھمام اعتراف بروایتہ
ومنع استنانہ لانہ فعل لامر لا یرجع الی معنی العبادۃ واللہ اعلم ثم قال واعلم
ان کون التحویل کان تفاؤلا جاء مصرحا بہ فی المستدرک من حدیث جابر وصححہ
قال وحول رداءہ لیتحول القحط وفی طوالات الطبرانی من حدیث انس وقلب
رداءہ لکی ینقلب القحط الی الخصب قالہ فی المرقات ۱۲ ۔

[2] قولہ فصل والجواب عن ھٰذہ الاحادیث التی فیھا الصلوٰۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم
فعلھا مرۃ وترکھا اخری وذا لا یدل علی السنیۃ وانما یدل علی الجواز فلذا ابو حنیفۃ
لم یقل ان الصلوٰۃ فیہ غیر مشروعۃ بل یقول انھا لیست بسنۃ کذا قال العلامۃ العینی
فی عمدۃ القاری ۱۲

رداءه حين استقبل القبلة متفق عليه وعن عبد الله بن ابى بكر سمع
عباد بن تميم عن عمه قال خرج النبى صلى الله عليه وسلم الى المصلى يستسقى
واستقبل القبلة فصلى ركعتين وقلب رداءه رواه البخارى وعن عائشة قالت
شكا الناس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قحوط المطر فامر بمنبر فوضع له
فى المصلى ووعد الناس يوما يخرجون فيه قالت عائشة فخرج رسول الله
صلى الله عليه وسلم حين بدا حاجب الشمس فقعد على المنبر فكبر وحمد الله
ثم قال انكم شكوتم جدب دياركم واستئخار المطر عن ابان زمانه عنكم وقد[1]
امركم الله ان تدعوه ووعدكم ان يستجيب لكم ثم قال الحمد لله رب العالمين
الرحمن الرحيم مالك يوم الدين لا اله الا الله يفعل ما يريد اللهم انت
الله لا اله الا انت الغنى ونحن الفقراء انزل علينا الغيث واجعل ما انزلت
لنا قوة وبلاغا الى حين ثم رفع يديه فلم يترك الرفع حتى بدا بياض ابطيه
ثم حول الى الناس ظهره وقلب وحول رداءه وهو رافع يديه ثم اقبل على الناس
ونزل فصلى ركعتين فانشأ الله سحابة فرعدت وبرقت ثم امطرت
باذن الله فلم يأت مسجده حتى سالت السيول فلما رأى سرعتهم الى الكن
ضحك حتى بدت نواجذه فقال اشهد ان الله على كل شئ قدير وانى
عبد الله ورسوله رواه ابوداؤد وقال الشيخ ابن الهمام حديث غريب وفى اسناده جيد

---

[1] قوله وقد امركم قال الشيخ ابن الهمام الخ وذلك الكلام هو المراد بالخطبة كما قاله بعضهم
ولعل الامام احمد اعله بهذه الغرابة او بالاضطراب فان الخطبة فيه مذكورة قبل
الصلوٰة فيما تقدم من حديث ابى هريرة بعدها وكذا فى غيره انتهى وفى تابع الاول
وما روى من الخطبة يحمل على الدعاء والذكر مجازا ۱۲

وعن عبد اللہ بن زید قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المصلی فاستسقی وحوّل رداءہ حین استقبل القبلۃ فجعل عطافہ الایمن علی عاتقہ الایسر وجعل عطافہ الایسر علی عاتقہ الایمن ثم دعا اللہ رواہ ابوداؤد وعنہ انہ قال استسقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ خمیصۃ لہ سوداء فاراد ان یأخذ اسفلھا فیجعلہ اعلاھا فلما ثقلت قلبھا علی عاتقیہ رواہ احمد وابوداؤد فصل عن ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فی الاستسقاء متبذلا متواضعا متخشعا متضرعا رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وعن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خرج نبی من الانبیاء بالناس یستسقی فاذا ھو بنملۃ رافعۃ بعض قوائمھا الی السماء فقال ارجعوا فقد استجیب لکم من اجل ھذہ النملۃ رواہ الدارقطنی وعن عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رأی المطر قال اللھم صیبا نافعا رواہ البخاری وعن انس قال اصابنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطر قال فحسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبہ حتی اصابہ من المطر فقلنا یا رسول اللہ لم صنعت ھذا قال لانہ حدیث عھد بربہ رواہ مسلم

باب فی الریاح

وقول اللہ عز وجل انا ارسلنا علیھم ریحا صرصرا وقولہ وارسلنا علیھم الریح العقیم وقولہ وارسلنا الریاح لواقح وان یرسل الریاح مبشرات عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصرت بالصبا واھلکت عاد بالدبور متفق علیہ وعن عائشۃ قالت ما رأیت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ضاحکا حتی اری منہ لھواتہ انما کان یتبسم فکان اذا رأی
غیما او ریحا عرف فی وجہہ متفق علیہ وعنھا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا عصفت الریح قال اللھم انی اسئلک خیرھا وخیر ما فیھا وخیر ما
ارسلت بہ واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا وشر ما ارسلت بہ واذا تخیلت
السماء تغیر لونہ وخرج ودخل واقبل وادبر فاذا مطرت سری عنہ فعرفت
ذلک عائشۃ فسألتہ فقال لعلہ یا عائشۃ کما قال قوم عاد فلما رأوہ عارضا
مستقبل اودیتہم قالوا ھذا عارض ممطرنا وفی روایۃ ویقول اذا رأی المطر
رحمۃ رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول الریح من روح اللہ تأتی بالرحمۃ وبالعذاب فلا تسبوھا وسلوا اللہ من
خیرھا وعوذوا بہ من شرھا رواہ الشافعی وابوداؤد وابن ماجۃ والبیہقی
فی الدعوات الکبیر وعن ابن عباس ان رجلا لعن الریح عند النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال لا تلعنوا الریح فانھا مأمورۃ وانہ من لعن شیأ لیس لہ
باھل رجعت اللعنۃ علیہ رواہ الترمذی وعن ابی بن کعب قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الریح فاذا رأیتم ما تکرھون فقولوا
اللھم انا نسألک من خیر ھذہ الریح وخیر ما فیھا وخیر ما امرت بہ
ونعوذ بک من شر ھذہ الریح وشر ما فیھا وشر ما امرت بہ رواہ الترمذی
وعن ابن عباس قال ما ھبت ریح قط الا جثا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی
رکبتیہ وقال اللھم اجعلھا رحمۃ ولا تجعلھا عذابا اللھم اجعلھا ریاحا
ولا تجعلھا ریحا قال ابن عباس فی کتاب اللہ تعالی انا ارسلنا علیھم ریحا صرصرا
وارسلنا علیھم الریح العقیم وارسلنا الریاح لواقح وان یرسل الریاح مبشرات
رواہ الشافعی والبیہقی فی الدعوات الکبیر وعن عائشۃ قالت کان النبی

صلى الله عليه وسلم اذا ابصرنا شيئا من السماء تعني السحاب ترك عمله واستقبله وقال اللهم اني اعوذبك من شر ما فيه فان كشفه حمد الله وان مطرت قال اللهم سقيا نافعا رواه ابوداؤد والنسائي وابن ماجة والشافعي واللفظ له وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا سمع صوت الرعد والصواعق قال اللهم لا تقتلنا بغضبك ولا تهلكنا بعذابك وعافنا قبل ذلك رواه احمد والترمذي وعن عبد الله بن الزبير انه كان اذا سمع الرعد ترك الحديث وقال سبحان الذي يسبح الرعد بحمده والملائكة من خيفته رواه مالك وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفاتيح الغيب خمس ثم قرأ ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث الآية رواه البخاري وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليست السنة بان لا تمطروا ولكن السنة ان تمطروا وتمطروا ولا تنبت الارض شيئا رواه مسلم۔

كتاب الجنائز

وقول الله عز وجل اذا بلغت التراقي وقيل من راق وظن انه الفراق والتفت الساق بالساق الى ربك يومئذ المساق۔

باب عيادة المريض وثواب المرض

وقول الله عز وجل انا نكتب ما قدموا وآثارهم وقوله الم تر الى الذين خرجوا من ديارهم وهم الوف حذر الموت وقوله قل لن ينفعكم الفرار ان فررتم من الموت او القتل واذا لا تمتعون الا قليلا عن ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطعموا الجائع وعودوا المريض

وفكوا العاني[1] رواه البخاري وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق المسلم على المسلم خمس رد السلام وعيادة المريض واتباع الجنائز واجابة الدعوة وتشميت العاطس متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق المسلم على المسلم ست قيل ماهن يا رسول الله قال اذا لقيته فسلم عليه واذا دعاك فاجبه واذا استنصحك فانصح له واذا عطس فحمد الله فشمته واذا مرض فعده واذا مات فاتبعه رواه مسلم وعن البراء بن عازب قال امرنا النبي صلى الله عليه وسلم بسبع ونهانا عن سبع امرنا بعيادة المريض واتباع الجنائز وتشميت العاطس ورد السلام واجابة الداعي وابرار المقسم ونصر المظلوم ونهانا عن خاتم الذهب وعن الحرير والاستبرق والديباج والميثرة الحمراء والقسي وآنية الفضة وفي رواية وعن الشرب في الفضة فانه من شرب فيها في الدنيا لم يشرب فيها في الآخرة متفق عليه وعن انس قال كان غلام يهودي يخدم النبي صلى الله عليه وسلم فمرض فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده فقعد عند رأسه فقال له اسلم فنظر الى ابيه وهو عنده فقال اطع ابا القاسم فاسلم[2] فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقول الحمد لله الذي انقذه من النار رواه البخاري وعن ابن عباس قال من السنة تخفيف الجلوس وقلة الصخب في العيادة عند المريض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما كثر لغطهم واختلافهم قوموا عني رواه رزين وعن انس

---

[1] قوله فكوا العاني اي اعتقوا الاسير اي الرقيق قاله في المرقات ۱۲

[2] قوله فاسلم الخ ظاهر الحديث يؤيد مذهب الامام ابي حنيفة حيث يقول بصحة اسلام الصبي كذا في المرقات ۱۲

قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم العیادۃ فواق ناقۃ وفی روایۃ سعید بن المسیب
مرسلا افضل العیادۃ سرعۃ القیام رواہ البیہقی فی شعب الایمان وعن ابن عباس
ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عاد رجلا فقال لہ ما تشتہی قال اشتہی خبز بر قال
النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من کان عندہ خبز بر فلیبعث الی اخیہ ثم قال النبی
صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا اشتہی مریض احدکم شیأ فلیطعمہ رواہ ابن ماجۃ وعنہ
قال ان علیا خرج من عند النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی وجعہ الذی توفی
فیہ فقال الناس یا ابا الحسن کیف اصبح رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال
اصبح بحمد اللّٰہ بارئا رواہ البخاری وعن ثوبان قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم ان المسلم اذا عاد اخاہ المسلم لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع رواہ مسلم
وعن علی قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یعود مسلما
غدوۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یمسی وان عادہ عشیۃ الا صلی
علیہ سبعون الف ملک حتی یصبح وکان لہ خریف فی الجنۃ رواہ الترمذی
وابوداؤد وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ تعالی
یقول یوم القیامۃ یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک
وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت
انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یارب
کیف اطعمک وانت رب العالمین قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان
فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذٰلک عندی یا ابن آدم استسقیتک
فلم تسقنی قال یارب کیف اسقیک وانت رب العالمین قال استسقاک عبدی
فلان فلم تسقہ اما انک لو سقیتہ وجدت ذٰلک عندی رواہ مسلم وعنہ
قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من عاد مریضا نادی مناد

من السماء طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الجنة منزلا رواه ابن ماجة وعن
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء وعاد
اخاه المسلم محتسبا بوعد من جهنم مسيرة ستين خريفا رواه ابوداؤد وعن
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا لم يزل يخوض الرحمة
حتى يجلس فاذا جلس اغتمس فيها رواه مالك واحمد وعن ابن عباس ان النبي
صلى الله عليه وسلم دخل على اعرابي يعوده وكان اذا دخل على مريض يعوده قال
لا بأس طهور ان شاء الله فقال له لا بأس طهور ان شاء الله قال كلا بل حمى
تفور على شيخ كبير تزيره القبور فقال النبي صلى الله عليه وسلم فنعم اذا رواه
البخاري وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخلتم
على المريض فنفسوا له في اجله فان ذلك لا يرد شيأ ويطيب بنفسه رواه الترمذي
وابن ماجة وعن ابي هريرة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عاد مريضا
فقال ابشر فان الله تعالى يقول هي ناري اسلطها على عبدي المؤمن في الدنيا
لتكون حظه من النار يوم القيامة رواه احمد وابن ماجة والبيهقي في شعب
الايمان وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشتكى
منا انسان مسحه بيمينه ثم قال اذهب البأس رب الناس واشف انت الشافي
لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما متفق عليه وعن عبد الله بن عمرو قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاء الرجل يعود مريضا فليقل اللهم اشف
عبدك ينكأ لك عدوا او يمشي لك الى جنازة رواه ابوداؤد وعن عائشة قالت
كان اذا اشتكى الانسان الشئ منه او كانت به قرحة او جرح قال النبي صلى الله
عليه وسلم باصبعه بسم الله تربة ارضنا بريقة بعضنا يشفى سقيمنا باذن
ربنا متفق عليه وعنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اشتكى نفث على نفسه

بالمعوذات ومسح عنه بيده فلما اشتكى وجعه الذى توفى فيه كنت انفث عليه
بالمعوذات التى كان ينفث وامسح بيد النبى صلى الله عليه وسلم متفق عليه
وفى رواية لمسلم قالت كان اذا مرض احد من اهل بيته نفث عليه بالمعوذات
وعن عثمان بن ابى العاص انه شكا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعا يجده
فى جسده فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ضع يدك على الذى يألم
من جسدك وقل بسم الله ثلاثا وقل سبع مرات اعوذ بعزة الله وقدرته
من شر ما اجد واحاذر قال ففعلت فاذهب الله ما كان بى رواه مسلم وعن
ابى سعيد الخدرى ان جبريل اتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد اشتكيت
فقال نعم قال بسم الله ارقيك من كل شئ يؤذيك من شر كل نفس او عين
حاسد الله يشفيك بسم الله ارقيك رواه مسلم وعن ابن عباس قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يعوذ الحسن والحسين اعيذكما بكلمات الله التامة من كل شيطان
وهامة ومن كل عين لامة ويقول ان اباكما كان يعوذ بها اسمعيل واسحق رواه البخارى
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يعود مسلما فيقول سبع مرات
اسأل الله العظيم رب العرش العظيم ان يشفيك الا شفى الا ان يكون قد حضر
اجله رواه ابوداؤد والترمذى وعنه ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يعلمهم من
الحمى ومن الاوجاع كلها ان يقولوا بسم الله الكبير اعوذ بالله العظيم من شر كل عرق
نعار ومن شر حر النار رواه الترمذى وعن ابى الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول من اشتكى منكم شيأ او اشتكاه اخ له فليقل ربنا الله الذى
فى السماء تقدس اسمك امرك فى السماء والارض كما رحمتك فى السماء فاجعل
رحمتك فى الارض اغفر لنا حوبنا وخطايانا انت رب الطيبين انزل رحمة من
رحمتك وشفاء من شفائك على هذا الوجع فيبرأ رواه ابوداؤد وعن زيد بن ارقم

قال عادني[1] النبي صلى الله عليه وسلم من وجع كان بعيني رواه احمد ابو داؤد وفي رواية البيهقي والطبراني مرفوعا ثلاثة ليس لهم عيادة العين والرمد والضرس وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يرد الله به خيرا يصب منه رواه البخاري وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الرب سبحانه وتعالى يقول وعزتي وجلالي لا اخرج احدا من الدنيا اريد اغفر له حتى استوفي كل خطيئة في عنقه بسقم في بدنه واقتار في رزقه رواه رزين وعن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما يصيب المسلم من نصب ولا وصب ولا هم ولا حزن ولا اذى ولا غم حتى الشوكة يشاكها الا كفر الله بها من خطاياه متفق عليه وعن عامر الرام قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الاسقام فقال ان المؤمن اذا اصابه السقم ثم عافاه الله عز وجل منه كان كفارة لما مضى من ذنوبه وموعظة له فيما يستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفي كان كالبعير عقله اهله ثم ارسلوه فلم يدر لم عقلوه ولم ارسلوه فقال رجل يا رسول الله وما الاسقام والله ما مرضت قط فقال قم عنا فلست منا رواه ابو داؤد وعن يحيى بن سعيد قال ان رجلا جاءه الموت في زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رجل هنيأ له مات ولم يبتل بمرض فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويحك ما يدريك لو ان الله ابتلاه بمرض فكفر عنه من سيأته رواه مالك مرسلا وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كثرت ذنوب العبد ولم يكن له ما يكفرها من العمل ابتلاه الله بالحزن ليكفرها عنه رواه احمد وعن عبد الله بن مسعود

---

[1] قوله عادني الخ فانه محمول على انه من السنن الغير المؤكدة وخلاصة الكلام انه لا يلزم فيها العيادة لا انه منهي عنها قاله في المرقات ۱۲

قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يوعك فمسسته بيدي فقلت يا رسول الله
انك لتوعك وعكا شديدا فقال النبي صلى الله عليه وسلم اجل اني اوعك كما يوعك
رجلان منكم قال فقلت ذلك لان لك اجرين فقال اجل ثم قال ما من مسلم يصيبه اذى
من مرض فما سواه الا حط الله تعالى به سيآته كما تحط الشجرة ورقها متفق عليه
وعن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخلت على
مريض فمره يدعو لك فان دعاءه كدعاء الملائكة رواه ابن ماجة وعن انس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله تعالى بعبده الخير عجل
له العقوبة في الدنيا واذا اراد الله بعبده الشر امسك عنه بذنبه حتى
يوافيه به يوم القيامة رواه الترمذي وعن عطاء بن ابي رباح قال قال لي
ابن عباس الا اريك امرأة من اهل الجنة قلت بلى قال هذه المرأة السوداء
اتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني اصرع واني
اتكشف فادع الله فقال ان شئت صبرت ولك الجنة وان شئت دعوت الله
ان يعافيك فقالت اصبر فقالت اني اتكشف فادع الله ان لا اتكشف فدعا لها
متفق عليه وعن عبد الله بن شخير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل
ابن آدم والى جنبه تسع وتسعون منية ان اخطأته المنايا وقع في الهرم حتى
يموت رواه الترمذي وعن كعب بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
مثل المؤمن كمثل الخامة من الزرع تفيئها الرياح تصرعها مرة وتعدلها اخرى
حتى يأتي اجله ومثل المنافق كمثل الارزة المجذية التي لا يصيبها شئ حتى
يكون انجعافها مرة واحدة متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن كمثل الزرع لا تزال الريح تميله ولا يزال المؤمن
يصيبه البلاء ومثل المنافق كمثل شجرة الارزة لا تهتز حتى تستحصد متفق عليه

وعن عائشة قالت ما رأيت احدا الوجع عليه اشد من رسول الله صلى الله عليه وسلم متفق عليه وعنها قالت مات النبي صلى الله عليه وسلم بين حاقنتي وذاقنتي فلا اكره شدة الموت لاحد ابدا بعد النبي صلى الله عليه وسلم رواه البخاري وعنها قالت ما اغبط احدا بهون موت بعد الذي رأيت من شدة موت رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي والنسائي وعنها قالت رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو بالموت وعنده قدح فيه ماء وهو يدخل يده في القدح ثم يمسح وجهه ثم يقول اللهم اعني على منكرات الموت او سكرات الموت رواه الترمذي وابن ماجة وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان الله عز وجل اذا احب قوما ابتلاهم فمن رضي فله الرضا ومن سخط فله السخط رواه الترمذي وابن ماجة وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال البلاء بالمؤمن او المؤمنة في نفسه وماله وولده حتى يلقى الله تعالى وما عليه من خطيئة رواه الترمذي وروى مالك نحوه وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وعن محمد بن خالد السلمي عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا سبقت له من الله منزلة لم يبلغها بعمله ابتلاه الله في جسده او في ماله او في ولده ثم صبره على ذلك حتى يبلغه المنزلة التي سبقت له من الله رواه احمد وابو داؤد وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يود اهل العافية يوم القيامة حين يعطى اهل البلاء الثواب لو ان جلودهم كانت قرضت في الدنيا بالمقاريض رواه الترمذي وعن سعد قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم اي الناس اشد بلاء قال الانبياء ثم الامثل فالامثل يبتلى الرجل على حسب

دینه فان کان فی دینه صلبا اشتد بلاءه وان کان فی دینه رقة هون علیه
فما زال کذلك حتی یمشی علی الارض ماله ذنب رواه الترمذی وابن ماجة
والدارمی وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح وعن جابر قال دخل
رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ام السائب فقال مالك تزفزفین قالت
الحمی لابارك الله فیها فقال لا تسبی الحمی فانها تذهب خطایا بنی آدم
کما یذهب الکیر خبث الحدید رواه مسلم وعن ابی هریرة قال ذکرت الحمی
عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فسبها رجل فقال النبی صلی الله
علیه وسلم لا تسبها فانها تنفی الذنوب کما تنفی النار خبث الحدید
رواه ابن ماجة ۔ وعن علی بن زید عن أمیة انها سألت
عائشة عن قول الله عز وجل ان تبدوا ما فی انفسکم
او تخفوه یحاسبکم به الله وعن قوله من یعمل سوأ یجز به فقالت ما
سألنی عنها احد منذ سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال هذه
معاتبة الله العبد بما یصیبه من الحمی والنکبة حتی البضاعة یضعها
فی ید قمیصه فیفقدها فیفزع لها حتی ان العبد لیخرج من ذنوبه
کما یخرج التبر الاحمر من الکیر رواه الترمذی ۔ وعن ابی موسی ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یصیب عبدا نکبة فما فوقها او دونها
الا بذنب وما یعفوا الله تعالی عنه اکثر وقرأ وما اصابکم من مصیبة فبما
کسبت اید یکم ویعفو عن کثیر رواه الترمذی وعن ثوبان ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال اذا اصاب احدکم الحمی فان الحمی قطعة من النار
فلیطفئها عنه بالماء فلیستنقع فی نهر جار ولیستقبل جریته فیقول بسم الله
اللهم اشف عبدك وصدق رسولك بعد صلاة الصبح قبل طلوع الشمس

وليغمس فيه ثلاث غمسات ثلاثة ايام فان لم يبرأ فى ثلاث فخمس فان لم يبرأ فى خمس فسبع فان لم يبرأ فى سبع فتسع فانها لاتكاد تجاوز تسعا باذن الله عزوجل رواه الترمذى وقال هذا حديث غريب وعن ابى موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مرض العبد او سافر كتب له بمثل ماكان يعمل مقيما صحيحا رواه البخارى وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا كان على طريقة حسنة من العبادة ثم مرض قيل للملك الموكل به اكتب له مثل عمله اذا كان طليقا حتى اطلقه او اكفه الىّ رواه فى شرح السنة وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا ابتلى المسلم ببلاء فى جسده قيل للملك اكتب له صالح عمله الذى كان يعمل فان شفاه غسله وطهره وان قبضه غفر له ورحمه رواه فى شرح السنة وعن شداد بن اوس والصنابحى انهما دخلا على رجل مريض يعودانه فقالا له كيف اصبحت فقال اصبحت بنعمة الله قال شداد ابشر بكفارات السيآت وحط الخطايا فانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عزوجل يقول انا اذا ابتليت عبدا من عبادى مؤمنا فحمدنى على ما ابتليته فانه يقوم من مضجعه ذلك كيوم ولدته امه من الخطايا ويقول الرب تبارك وتعالى انا قيدت عبدى وابتليته فاجروا له ماكنتم تجرون له وهو صحيح رواه احمد وعن شقيق قال مرض عبد الله بن مسعود فعدناه فجعل يبكى فعوتب فقال انى لا ابكى لاجل المرض لانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المرض كفارة وانما ابكى انه اصابنى على حال فترة ولم يصبنى فى حال اجتهاد لانه يكتب للعبد من الاجر اذا مرض

ماکان یکتب لہ قبل ان یمرض فمتعہ منہ المرض رواہ رزین وعن انس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون شہادۃ کل مسلم
متفق علیہ وعن العرباض بن ساریۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال یختصم الشہداء والمتوفون علی فرشھم الی ربنا عزوجل فی الذین
یتوفون من الطاعون فیقول الشہداء اخواننا قتلوا کما قتلنا
ویقول المتوفون اخواننا ماتوا علی فرشھم کما متنا فیقول ربنا انظروا
الی جراحتہم فان اشبہت جراحھم جرح المقتولین فانہم منہم
ومعہم فاذا جراحھم قد اشبہت جراحھم رواہ احمد والنسائی وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہداء خمسۃ المطعون
والمبطون والغریق وصاحب الہدم والشہید فی سبیل اللہ متفق علیہ۔
وعن سلیمان بن صرد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتلہ
بطنہ لم یعذب فی قبرہ رواہ احمد والترمذی وعن جابر بن عتیک
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الشہادۃ سبع سوی القتل فی سبیل اللہ
المطعون شہید والغریق شہید وصاحب ذات الجنب شہید والمبطون
شہید وصاحب الحریق شہید والذی یموت تحت الہدم شہید والمرأۃ
تموت بجمع شہید رواہ مالک وابوداؤد والنسائی وعن عبد اللہ بن عمرو
قال توفی رجل بالمدینۃ ممن ولد بہا فصلی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال یا لیتہ مات بغیر مولدہ قالوا ولم ذاک یا رسول اللہ قال ان الرجل
اذا مات بغیر مولدہ قیس لہ من مولدہ الی منقطع اثرہ فی الجنۃ رواہ النسائی
وابن ماجۃ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موت غربۃ
شہادۃ رواہ ابن ماجۃ وعن طارق بن شہاب قال کنا نتحدث الی ابی موسی الاشعری

فقال لنا ذات يوم لا عليكم ان تخفوا عني فان هذا الطاعون قد وقع في اهلي فمن شاء منكم ان يتنزه فليتنزه واحذروا اثنين ان يقول قائل خرج خارج فسلم وجلس جالس فاصيب لو كنت خرجت لسلمت كما سلم آل فلان او يقول قائل لو كنت جلست لاصبت كما اصيب آل فلان واني سأحدثكم ما ينبغي للناس في الطاعون اني كنت مع ابي عبيدة وان الطاعون قد وقع بالشام وان عمر كتب اليه اذا اتاك كتابي هذا فاني اعزم عليك ان اتاك مصبحا لا تمسي حتى تركب وان اتاك ممسيا لا تصبح حتى تركب الي فقد عرضت لي اليك حاجة لا غناء عنك فيها فلما قرأ ابو عبيدة الكتاب قال ان امير المؤمنين اراد ان يستبقي من ليس بباق فكتب اليه ابو عبيدة اني في جند من المسلمين اني فررت من المناة والسرلن ارغب بنفسي عنهم وقد عرفنا حاجة امير المؤمنين فحللني من عزمتك فلما جاء عمر الكتاب بكى فقيل له توفي ابو عبيدة قال لا وكان قد كتب اليه عمر ان الاردن ارض عمقة وان الجابية ارض نزهة فانهض[1] بالمسلمين الى الجابية فقال لي ابو عبيدة انطلق فبوئ المسلمين

[1] قوله فانهض وفي شرح معاني الآثار فهذا عمر رضي الله عنه قد امر الناس ان يخرجوا من الطاعون ووافقه على ذلك اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وروى عبد الرحمن بن عوف عن النبي صلى الله عليه وسلم ما يوافق ما ذهب اليه من ذلك انتهى وقال صاحب الدر المختار في مسائل شتى منه واذا خرج من بلدة بها الطاعون فان علم ان كل شئ بقدر الله تعالى فلا بأس بان يخرج ويدخل وان كان عنده انه لو خرج نجا ولو دخل ابتلي به كره له ذلك فلا يدخل ولا يخرج صيانة لاعتقاده وعليه حمل النهي في الحديث الشريف مجمع الفتاوى

منزلهم فقلت لا استطيع قال فذهب ليركب وقال لي رحل الناس قال فلخذه اخذة فطعن فمات وانكشف الطاعون رواه الطحاوى وفى رواية لابن عساكر وكان قد كتب اليه عمر ان الاردان ارض وبية عمقة وان الجابية ارض نزهة فاظهر بالمهاجرين اليها قال ابوعبيدة حين قرأ الكتاب اما هذا فنسمع فيه امر امير المؤمنين ونطيعه فامرنى ان اركب وابوئ الناس منازلهم فطعنت امرأتى فجئت اباعبيدة فانطلق ابوعبيدة يبوئ الناس منازلهم فطعن فتوفى وانكشف الطاعون وروى سفيان بن عيينة فى جامعه نحو ابن عساكر اخصر منه وقال صاحب الدر المختار فى مسائل شتى منه واذا خرج من بلدة بها الطاعون فان علم ان كل شئ بقدر الله تعالى فلا بأس بان يخرج ويدخل وان كان عنده انه لوخرج نجا ولودخل ابتلى به كره له ذلك فلا يدخل ولا يخرج صيانة لاعتقاده وعليه حمل النهى فى الحديث الشريف

وعن انس قال قال رجل يا رسول الله انا كنا فى دار كثر فيها عددنا واموالنا فتحولنا الى دار قل فيها عددنا واموالنا فقال صلى الله عليه وسلم ذروها ذميمة رواه ابوداؤد وعن يحيى بن عبد الله بن بحير قال اخبرنى من سمع فروة بن مسيك يقول قلت يا رسول الله عندنا ارض يقال لها ابين وهى ارض ريفنا وميرتنا وان وباءها شديد فقال دعها[1] عنك فان من القرف

انتهى وقال فى الاشباه والنظائر وفى البزازية اذا تزلزلت الارض وهو فى بيته يستحب له الفرار الى الصحراء لقوله تعالى ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة وفيه قيل الفرار مما لا يطاق من سنن المرسلين انتهى ويفيد جواز الفرار من الطاعون اذا نزل ببلدة انتهى قول الاشباه والنظائر ١٢

[1] قوله دعها عنك مثله ذروها ذميمة قال على القارى

التلف رواه ابوداؤد وعن اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
الطاعون رجز ارسل على طائفة من بني اسرائيل او على من كان قبلكم فاذا
سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا
منه متفق عليه وعن عائشة قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم

رحمه الله الباري ليس هذا من باب العدوى وانما هو من باب الطب فان استصلاح الاهواء
من اعون الاشياء على صحة الابدان وفساد الهواء من اسرع الاشياء الى الاسقام ۱۲
له قوله فلا تقدموا عليه الخ قال الشيخ النووي في شرح مسلم وفي هذه الاحاديث
منع القدوم على بلد الطاعون ومنع الخروج منه فرارا من ذلك اما الخروج لعارض
فلا بأس به وهذا الذي ذكرناه هو مذهبنا ومذهب الجمهور قال القاضي هو قول
الاكثرين قال حتى قالت عائشة الفرار منه كالفرار من الزحف قال ومنهم من جوز
القدوم عليه والخروج منه فرارا قال وروى هذا عن عمر بن الخطاب وانه ندم
على رجوعه من سرغ وعن ابي موسى الاشعري ومسروق والاسود بن هلال انهم
فروا من الطاعون وقال عمرو بن العاص فروا عن هذا الرجز في الشعاب
والاودية ورؤس الجبال فقال معاذ بل هو شهادة ورحمة ويتأول هؤلاء النهي
على انه لم ينه عن الدخول عليه والخروج منه مخافة ان يصيبه غير المقدر
لكن مخافة الفتنة على الناس لئلا يظنوا ان هلاك القادم انما حصل بقدومه
وسلامة الفار انما كانت بفراره قالوا وهو من نحو النهي عن الطيرة والقرب
من المجذوم وقد جاء عن ابن مسعود قال الطاعون فتنة على المقيم والفار اما الفار
فيقول فررت فنجوت واما المقيم فيقول اقمت فمت وانما فر من لم يات اجله واقام
من حضر اجله انتهى وذكر الطحاوي في مشكل الآثار هذا الحديث فقال تأويله

عن الطاعون فاخبرلی انه عذاب یبعثه الله علی من یشاء وان الله جعله رحمة للمؤمنین لیس من احد یقع الطاعون فیمکث فی بلده صابرا محتسبا یعلم انه لایصیبه الا ما کتب الله له الا کان له مثل اجر شهید رواه البخاری وعن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الفار من الطاعون کالفار من الزحف والصابر فیه له اجر شهید رواه احمد وعن انس قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول قال الله سبحانه وتعالی اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیه ثم صبر عوضته منهما الجنة یرید عینیه رواه البخاری۔

باب تمنی الموت وذکرہ

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یتمنی[1] احدکم الموت اما محسنا فلعله ان یزداد خیرا واما مسیئا فلعله ان یستعتب رواه البخاری وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یتمنی احدکم الموت ولا یدع به من قبل ان یأتیه انه اذا مات انقطع عمله وانه لا یزید المؤمن عمره الا خیرا

انه اذا کان بحال لو دخل وابتلی به وقع عنده انه ابتلی بدخوله ولو خرج ونجا وقع عنده انه نجا بخروجه فلا یدخل ولا یخرج صیانة لاعتقاده فاما اذا کان یعلم ان کل شئ بقدر الله وانه لا یصیبه الا ما کتبه الله فلا بأس بان یدخل ویخرج کذا فی الظهیریة قاله فی العالمگیریة ۱۲۔

[1] قوله لا یتمنی احدکم الموت الخ قال فی رد المحتار قال فی النهر ویکره تمنی الموت بضرر نزل به النهی عن ذلک فان کان ولا بد فلیقل اللهم احینی ما کانت الحیاة خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاة خیرا لی کذا فی السراج ۱۲۔

رواہ مسلم وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنوا الموت
فان ھول المطلع شدید وان من السعادۃ ان یطول عمر العبد ویرزقہ اللہ
عز وجل الانابۃ رواہ احمد وعن ابی امامۃ قال جلسنا الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فذکرنا ورققنا فبکی سعد بن ابی وقاص فاکثر البکاء فقال یا لیتنی
مت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا سعد أعندی تتمنی الموت فردد ذلك
ثلاث مرات ثم قال یا سعد ان کنت خلقت للجنۃ فما طال عمرك وحسن من
عملك فھو خیر لك رواہ احمد وعن حارثۃ بن مضرب قال دخلت علی خباب
وقد اکتوی سبعا فقال لولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
لا یتمن احدکم الموت لتمنیتہ ولقد رأیتنی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما املك درھما وان فی جانب بیتی الآن لاربعین الف درھم قال
ثم اتی بکفنہ فلما راٰہ بکی وقال لکن حمزۃ لم یوجد لہ کفن الا بردۃ ملحاء
اذا جعلت علی رأسہ قلصت عن قدمیہ واذا جعلت علی قدمیہ قلصت
عن رأسہ حتی مدت علی رأسہ وجعل علی قدمیہ الاذخر رواہ احمد
والترمذی الا انہ لم یذکر ثم اتی بکفنہ الی اٰخرہ وعن انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت من ضر اصابہ
فان کان لابد فاعلا فلیقل اللھم احینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی وتوفنی
اذا کانت الوفاۃ خیرا لی متفق علیہ وعن عبادۃ بن الصامت قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ
لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ فقالت عائشۃ او بعض ازواجہ انا لنکرہ الموت
قال لیس ذلك ولکن المؤمن اذا حضرہ الموت بشر برضوان اللہ وکرامتہ
فلیس شیء احب الیہ مما امامہ فاحب لقاء اللہ واحب اللہ لقاءہ

وان الکافر اذا حضر بشر بعذاب اللہ وعقوبتہ فلیس شئ اکرہ الیہ مما امامہ فکرہ لقاء اللہ وکرہ اللہ لقاءہ متفق علیہ وفی روایۃ عائشۃ والموت قبل لقاء اللہ وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شئتم انبأتکم ما اول مایقول اللہ للمؤمنین یوم القیامۃ وما اول مایقولون لہ قلنا نعم یارسول اللہ قال ان اللہ یقول للمؤمنین ھل احببتم لقائی فیقولون نعم یا ربنا فیقول لم فیقولون رجونا عفوک ومغفرتک فیقول قد وجبت لکم مغفرتی رواہ فی شرح السنۃ وابو نعیم فی الحلیۃ وعن انس قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی شاب وھو فی الموت فقال کیف تجدک قال ارجو اللہ یارسول اللہ وانی اخاف ذنوبی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایجتمعان فی قلب عبد فی مثل ھذا الموطن الا اعطاہ اللہ مایرجوا منہ وامنہ مما یخاف رواہ الترمذی وابن ماجۃ وعن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل موتہ بثلاثۃ ایام یقول لایموتن احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ رواہ مسلم وعن ابی قتادۃ انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح اومستراح منہ فقالوا یارسول اللہ ما المستریح والمستراح منہ فقال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا واذاھا الی رحمۃ اللہ والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب متفق علیہ وعن عبد اللہ بن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال کن فی الدنیا کانک غریب اوعابر سبیل وکان ابن عمر یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک ومن حیاتک لموتک رواہ البخاری ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا ذکر ھاذم اللذات الموت رواہ الترمذی

والنسائی وابن ماجة وعن ابن مسعود ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ذات یوم لاصحابه استحیوا من الله حق الحیاء قالوا انا نستحیی من الله یا نبی الله والحمد لله قال لیس ذٰلك ولکن من استحیی من الله حق الحیاء فلیحفظ الرأس وما وعی ولیحفظ البطن وما حوی ولیذکر الموت والبلی ومن اراد الآخرة ترك زینة الدنیا فمن فعل ذٰلك فقد استحیی من الله حق الحیاء رواه احمد والترمذی۔ وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تحفة المؤمن الموت رواه البیهقی فی شعب الایمان۔ وعن بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمن یموت بعرق الجبین رواه الترمذی والنسائی وابن ماجة۔ وعن عبید الله بن خالد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم موت الفجأة اخذة الاسف رواه ابوداؤد وزاد البیهقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابه اخذة الاسف للکافر ورحمة للمؤمن۔

باب ما یقال عند من حضره الموت

وقول الله عز وجل ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت والملائکة باسطوا ایدیهم اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الهون وقوله النار یعرضون علیها غدوا وعشیا وقوله کذلك یجزی الله المتقین الذین تتوفّٰهم الملائکة طیبین یقولون سلام علیکم ادخلوا الجنة بما کنتم تعملون عن ابی سعید وابی هریرة قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقنوا[1] موتاکم لا اله الا الله رواه مسلم

---

[1] قوله لقنوا موتاکم الخ قال فی الدر المختار ویلقن ندبا وقیل وجوبا بذکر الشهادتین لان الاولی لا تقبل بدون الثانیة عنده قبل الغرغرة من غیر امره بها لئلا یضجر د

وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان اخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ رواہ ابوداؤد وعن عبد اللہ بن جعفر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین قالوا یا رسول اللہ کیف للاحیاء قال اجود واجود رواہ ابن ماجۃ ـ وعن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرؤا سورۃ یٰسٓ علی موتاکم رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ ـ وعن محمد بن المنکدر قال دخلت علی جابر بن عبد اللہ وهو یموت فقلت اقرأ[۱] علی

اذا قالہا مرۃ کفاہ ولا یکرر علیہ ما لم یتکلم لیکون اخر کلامہ لا الہ الا اللہ ویندب قراءۃ یٰسٓ والرعد ولا یلقن بعد تلحیدہ وان فعل لا ینہی عنہ وفی الجوہرۃ انہ مشروع عند اہل السنۃ ویکفی قولہ یا فلان یا ابن فلان اذکر ما کنت علیہ وقل رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا قیل یا رسول اللہ فان لم یعرف اسمہ قال ینسب الیٰ ادم وحواء ومن لا یسأل ینبغی ان لا یلقن انتہی وقال فی رد المحتار وقد اطال فی الفتح فی تائید حمل موتاکم فی الحدیث علی حقیقتہ مع التوفیق بین الادلۃ علی ان المیت یسمع اولا لکن قال فی شرح المنیۃ ان الجمہور علی ان المراد منہ مجازہ ثم قال وانما لا ینہی عن التلقین بعد الدفن لانہ لا ضرر فیہ بل فیہ نفع فان المیت یستأنس بالذکر علی ما ورد فی الاثار الخ ثم ذکر ان من لا یسأل ثمانیۃ الشہید والمرابط والمطعون والمیت زمن الطاعون بغیرہ اذا کان صابرا محتسبا والصدیق والاطفال والمیت یوم الجمعۃ اولیلتہا والقاری کل لیلۃ تبارک الملک وبعضہم ضم الیہا السجدۃ والقاری فی مرض موتہ قل ہو اللہ احد اھ واشار الشارح الی انہ یزاد الانبیاء علیہم السلام لانہم اولی من الصدیقین ۱۲ ـ

[۱] قولہ اقرأ الخ قال الشرنبلالی وهکذا علیہ تبلیغ السلام الی حضرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الذی امرہ بہ قالہ فی رد المحتار ۱۲ ـ

علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام رواہ ابن ماجۃ وعن عبد الرحمٰن بن
کعب عن ابیہ قال لما حضرت کعبا الوفاۃ اتتہ ام بشر بنت البراء بن معرور
فقالت یا ابا عبد الرحمن ان لقیت فلانا فاقرأ علیہ منی السلام فقال غفر اللہ لک
یا ام بشر نحن اشغل من ذٰلک فقالت یا ابا عبد الرحمٰن اما سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ان ارواح المؤمنین فی طیر خضر تعلق بشجر الجنۃ قال بلی قالت فہو
ذاک رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی کتاب البعث والنشور وعن عائشۃ قالت ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبّل[1] عثمان بن مظعون وھو میت وھو یبکی حتی
سال دموع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی وجہ عثمان رواہ الترمذی وابوداؤد
وابن ماجۃ وعنہا قالت ان ابا بکر قبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو میت
رواہ الترمذی وابن ماجۃ وعن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون
رواہ مسلم وعنہا قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی سلمۃ وقد
شق بصرہ فاغمضہ ثم قال ان الروح اذا قبض تبعہ البصر فضج ناس من اھلہ
فقال لا تدعوا علی انفسکم الا بخیر فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون ثم قال
اللھم اغفر لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین
واغفر لنا ولہ یا رب العالمین وافسح لہ فی قبرہ ونور لہ فیہ رواہ مسلم وعنہا
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم تصیبہ مصیبۃ فیقول
ما امرہ اللہ بہ انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا
منہا الا اخلف اللہ لہ خیرا منہا فلما مات ابو سلمۃ قلت ای المسلمین خیر من ابی سلمۃ

---

[1] قولہ قبل وفی المجتبی ولا بأس بتقبیل المیت قالہ فی بحر الرائق وکذا فی عمدۃ القاری ۱۲

اول بیت هاجر الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ثم انی قلتها فاخلف اللّٰه لی رسول اللّٰه
صلی اللّٰه علیه وسلم رواه مسلم ۔ وعن عائشة قالت ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم
حین توفی سجی ببرد حبرة متفق علیه وعن حصین بن وحوح ان طلحة بن البراء
مرض فاتاه النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یعوده فقال انی لا اری طلحة الا قد حدث
به الموت فآذنونی به وعجلوا فانه لا ینبغی لجیفة مسلم ان تحبس بین ظهرانی اهله
رواه ابوداؤد وعن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم المیت تحضره
الملائکة فاذا کان الرجل صالحا قالوا اخرجی ایتها النفس الطیبة کانت فی الجسد
الطیب اخرجی حمیدة وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا تزال یقال
لها ذلك حتی تخرج ثم یعرج بها الی السماء فیفتح لها فیقال من هذا فیقول
فلان فیقال مرحبا بالنفس الطیبة کانت فی الجسد الطیب ادخلی حمیدة
وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا تزال یقال لها ذلك حتی تنتهی
الی السماء التی فیها اللّٰه فاذا کان الرجل السوء قال اخرجی ایتها النفس الخبیثة
کانت فی الجسد الخبیث اخرجی ذمیمة وابشری بحمیم وغساق واخر من
شکله ازواج فما تزال یقال لها ذلك حتی تخرج ثم یعرج الی السماء فیفتح لها
فیقال من هذا فیقال فلان فیقال لا مرحبا بالنفس الخبیثة کانت فی الجسد الخبیث
ارجعی ذمیمة فانها لا تفتح لك ابواب السماء فترسل من السماء ثم تصیر الی القبر
رواه ابن ماجة وعنه ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال اذا خرجت روح
المؤمن تلقاها ملکان یصعدانها قال حماد فذکر من طیب ریحها وذکر المسك قال
ویقول اهل السماء روح طیبة جاءت من قبل الارض صلی اللّٰه علیك وعلی
جسد کنت تعمرینه فینطلق به الی ربه ثم یقول انطلقوا به الی اخر الاجل
قال وان الکافر اذا خرجت روحه قال حماد وذکر من نتنها وذکر لعنا ویقول

اھل السماء روح خبیثۃ جاءت من قبل الارض فیقال انطلقوا بہ الی اٰخر الاجل قال ابو ھریرۃ فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ریطۃ کانت علی انفہ ھکذا رواہ مسلم
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضر المؤمن اتت ملائکۃ الرحمۃ بحریرۃ بیضاء فیقولون اخرجی راضیۃ مرضیا عنك الی روح اللہ وریحان ورب غیر غضبان فتخرج کاطیب ریح المسك حتی انہ لیناولہ بعضھم بعضا حتی یأتوا بہ ابواب السماء فیقولون ما اطیب ھذہ الریح التی جاء تکم من الارض فیأتون بہ ارواح المؤمنین فلھم اشد فرحا بہ من احدکم بغائبہ یقدم علیہ فیسألونہ ماذا فعل فلان ماذا فعل فلان فیقولون دعوہ فانہ کان فی غم الدنیا فیقول قد مات اما اتاکم فیقولون قد ذھب بہ الی امہ الھاویۃ وان الکافر اذا حضر اتتہ ملائکۃ العذاب بمسح فیقولون اخرجی ساخطۃ مسخوطا علیك الی عذاب اللہ عزوجل فتخرج کانتن ریح جیفۃ حتی یأتون بہ الی باب الارض فیقولون ما انتن ھذہ الریح حتی یأتون بہ ارواح الکفار رواہ احمد والنسائی
وعن البراء بن عازب قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجل من الانصار فانتھینا الی القبر ولما یلحد فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجلسنا حولہ کأن علی رؤسنا الطیر وفی یدہ عود ینکت بہ فی الارض فرفع رأسہ فقال استعیذوا باللہ من عذاب القبر مرتین او ثلاثا ثم قال ان العبد المؤمن اذا کان فی انقطاع من الدنیا واقبال من الاٰخرۃ نزل الیہ ملائکۃ من السماء بیض الوجوہ کأن وجوھھم الشمس معھم کفن من اکفان الجنۃ وحنوط من حنوط الجنۃ حتی یجلسوا منہ مد البصر ثم یجیئ ملك الموت علیہ السلام حتی یجلس عند رأسہ فیقول ایتھا النفس الطیبۃ اخرجی الی مغفرۃ من اللہ ورضوان قال فتخرج تسیل کما تسیل القطرۃ من السقاء فیأخذھا فاذا اخذھا لم یدعوھا فی یدہ طرفۃ عین حتی یأخذوھا فیجعلوھا

فی ذٰلك الكفن وفی ذٰلك الحنوط ويخرج منها كاطيب نفحة مسك وجدت على وجه الارض قال فيصعدون بها فلا يمرون يعنی بها على ملأ من الملائكة الا قالوا ما هذا الروح الطيب فيقولون فلان ابن فلان باحسن اسمائه التی كانوا يسمونه بها فی الدنيا حتى ينتهوا بها الى السماء الدنيا فيستفتحون له فيفتح لهم فيشيعه من كل سماء مقربوها الى السماء التی تليها حتى ينتهی به الى السماء السابعة فيقول الله عز وجل اكتبوا كتاب عبدی فی عليين واعيدوه الى الارض فانی منها خلقتهم وفيها اعيدهم ومنها اخرجهم تارة اخرى قال فتعاد روحه فی جسده فيأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول ربی الله فيقولان له ما دينك فيقول دينی الاسلام فيقولان له ما هذا الرجل الذی بعث فيكم فيقول هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولان له وما علمك فيقول قرأت كتاب الله فآمنت به وصدقت فينادی مناد من السماء ان صدق عبدی فافرشوه من الجنة والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الى الجنة قال فيأتيه من روحها وطيبها فيفسح له فی قبره مد بصره قال ويأتيه رجل حسن الوجه حسن الثياب طيب الريح فيقول ابشر بالذی يسرك هذا يومك الذی كنت توعد فيقول له من انت فوجهك الوجه يجيئ بالخير فيقول انا عملك الصالح فيقول رب اقم الساعة رب اقم الساعة حتى ارجع الى اهلی ومالی قال وان العبد الكافر اذا كان فی انقطاع من الدنيا واقبال من الآخرة نزل اليه من السماء ملائكة سود الوجوه معهم المسوح فيجلسون منه مد البصر ثم يجيئ ملك الموت حتى يجلس عند رأسه فيقول ايتها النفس الخبيثة اخرجی الى سخط من الله قال فتفرق فی جسده فينتزعها كما ينزع السفود من الصوف المبلول فيأخذها واذا اخذها لم يدعوها فی يده طرفة عين حتى يجعلوها فی تلك المسوح ويخرج منها كانتن ريح جيفة وجدت

على وجه الارض فيصعدون بها فلا يمرون بها على ملأ من الملائكة الا قالوا ما هذا الروح الخبيث فيقولون فلان بن فلان باقبح اسمائه التى كان يسمى بها فى الدنيا حتى ينتهى به الى السماء الدنيا فيستفتح له فلا يفتح له ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تفتح لهم ابواب السماء ولا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل فى سم الخياط فيقول الله عز وجل اكتبوا كتابه فى سجين فى الارض السفلى فتطرح روحه طرحا ثم قرأ ومن يشرك بالله فكانما خر من السماء فتخطفه الطير او تهوى به الريح فى مكان سحيق فتعاد روحه فى جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول هاه هاه لا ادرى فيقولان له ما دينك فيقول هاه هاه لا ادرى فيقولان له ما هذا الرجل الذى بعث فيكم فيقول هاه هاه لا ادرى فينادى مناد من السماء ان كذب فافرشوه من النار وافتحوا له بابا الى النار فيأتيه من حرها وسمومها ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه ويأتيه رجل قبيح الوجه قبيح الثياب منتن الريح فيقول ابشر بالذى يسوءك هذا يومك الذى كنت توعد فيقول من انت فوجهك الوجه يجئ بالشر فيقول انا عملك الخبيث فيقول رب لا تقم الساعة وفى رواية نحوه وزاد فيه اذا خرج روحه صلى عليه كل ملك بين السماء والارض وكل ملك فى السماء وفتحت له ابواب السماء ليس من اهل باب الا وهم يدعون الله ان يعرج بروحه من قبلهم وتنزع نفسه يعنى الكافر مع العروق فيلعنه كل ملك بين السماء والارض وكل ملك فى السماء وتغلق ابواب السماء ليس من اهل باب الا وهم يدعون الله ان لا يعرج روحه من قبلهم رواه احمد ورواه ابوداؤد فى سننه والحاكم فى مستدركه وابن ابى شيبة فى مصنفه والبيهقى فى كتاب عذاب القبر والطيالسى وعبد[1] فى مسنديهما وهناد بن السرى فى الزهد وابن جرير وابن ابى حاتم وغيره من طرق

[1] قوله عبد اراد بقوله عبد عبد بن حميد اول من كتب فى التفسير كذا فى المرقات ۱۲ –

صحيحة وقال ميرك حديث احمد حديث حسن ـ وعن عبد الرحمن بن كعب عن ابيه انه كان يحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما نسمة المؤمن طير تعلق فی شجر الجنة حتی یرجعه الله فی جسده یوم یبعثه رواه مالك والنسائی والبیهقی فی کتاب البعث والنشور ـ

باب غسل الميت وتكفينه

عن ام عطية قالت دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلاثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك بماء وسدر واجعلن فی الاخرة كافورا او شيئا من كافور فاذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا آذناه فالقى الينا حقوه فقال اشعرنها اياه وفی رواية اغسلنها وترا ثلاثا او خمسا او سبعا وابدأن بميامنها ومواضع الوضوء منها متفق عليه وفی رواية عبد الرزاق عن عائشة انها رأت امرأة يكدون رأسها بمشط فقالت علام[1] تنصون ميتكم وروى امامنا ابو حنيفة عنها انها رأت ميتا يسرح رأسه فقالت علی ما تنصون ميتكم وعن ابی سلمة انه قال سألت عائشة زوج النبی صلى الله عليه وسلم فقلت لها فی کم کفن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت فی ثلاثة اثواب سحولية رواه مسلم وعن ابن عباس قال كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم فی ثلثة اثواب نجرانية الحلة ثوبان وقميصه الذی مات فيه رواه ابوداؤد وسكت عنه وذلك دليل رضاه بصحته وفی سنده يزيد ابن ابی زياد وان مسلما قد اخرج له فی المتابعات

---

[1] قوله علام تنصون ميتكم قال الشافعی يسرح شعرها ويجعل ثلاث ظفائر ويجعل خلف ظهرها ابية قال احمد بن حنبل قلنا ليس فی الحديث الذی استدل به الشافعی واحمد

وفى الكافى روى له مسلم وابوداؤد والترمذى قاله فى شرح الهداية وعن جابر قال
اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الله بن ابى بعد ما ادخل حفرته فامر به
فاخرج فوضعه على ركبتيه فنفث فيه من ريقه والبسه[1] قميصه قال وكان كسا
عباسا قميصا متفق عليه وعن سماك عن جابر بن سمرة قال كفن رسول الله صلى الله
عليه وسلم فى ثلاثة اثواب قميص وازار ولفافة رواه ابن عدى فى الكامل وعن
ابراهيم النخعى ان النبى صلى الله عليه وسلم كفن فى حلة يمانيه وقميص رواه
محمد فى كتاب الأثار مرسلا وروى عبد الرزاق فى مصنفه نحوه وعن جابر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كفن احدكم اخاه فليحسن كفنه
رواه مسلم وعن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تغالوا فى الكفن
فانه يسلب سلبا سريعا رواه ابوداؤد وعن ابن عباس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم البسوا من ثيابكم البياض فانها من خير ثيابكم وكفنوا
فيها موتاكم ومن خير اكحالكم الاثمد فانه ينبت الشعر ويجلوا البصر رواه

اشارة من النبى صلى الله عليه وسلم الى ذلك وانما المذكور فيه الاخبار من ام عطية انها
مشطت شعرها ثلاثة قرون وكونها فعلت ذلك بامر النبى صلى الله عليه وسلم احتمال
والحكم لا يثبت به ولان ما ذكره زينة والميت مستغن عنها قاله فى عمدة القارى وحدث
عبد الرزاق واما منا ابى حنيفة الذى ذكر فى هذا الكتاب يؤيد مذهبنا ۱۲۔

[1] قوله والبسه قميصه وقال العلامة العينى فى عمدة القارى فيه دلالة على الكفن
فى القميص وفيه جواز اخراج الميت من قبره لحاجة او لمصلحة ونفث الريق فيه قاله
الكرمانى وقال ابن وهب اذا سوى عليه التراب فات اخراجه وقاله يحيى بن يحيى وقال
اشهب اذا اهيل عليه التراب فات اخراجه ويصلى عليه فى قبره انتهى ۱۲۔

ابوداؤد والترمذی وروی ابن ماجة الی موتاکم۔ وعن ابی سعید الخدری انه لما حضره الموت دعا بثیاب جدد فلبسها ثم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول المیت یبعث فی ثیابه التی یموت فیها رواه ابوداؤد وبوب علیه ما یستحب من تطهیر ثیاب المیت عند الموت وعن عائشة رضی الله عنها قالت لما احتضر ابوبکر رضی الله عنه تمثلت بهذا البیت اعاذل ما یغنی الثراء عن الفتی ٭ اذا حشرجت یوما وضاق بها الصدر فقال لها یا بنیة لیس کذلك ولکن قولی وجاءت سکرة الموت بالحق ذلك ما کنت منه تحید ثم انظروا ثوبی هذین فاغسلوهما ثم کفنونی فیهما فان الحی احوج الی الجدید رواه احمد فی کتاب الزهد وروی عبد الرزاق نحوه وفی روایة البخاری ومسلم عن عبد الله بن عباس قال ان رجلا کان مع النبی صلی الله علیه وسلم فوقصته ناقته وهو محرم فمات فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اغسلوه بماء وسدر[1] وکفنوه فی ثوبیه وفی روایة للدارقطنی عن ابن عباس عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المحرم یموت خمروه ولا تشبهوه بالیهود وفی روایة لمالك عن عائشة رضی الله عنها اصنعوا به ما تصنعون بموتاکم وفی روایة له ان ابن عمر لما مات ابنه واقد وهو محرم کفنه وخمر[2] رأسه ووجهه وقال لولا انا محرمون لحنطناك

---

[1] قوله وسدر وفیه غسله بالسدر وهذا یدل علی انه خرج من الاحرام لانه لایجوز غسل المحرم بسدر من عمدة القاری ملخصا ۱۲۔

[2] قوله وخمر رأسه الخ قال طاوس یغیب رأس المحرم اذا مات وقال الحسن اذا مات المحرم فهو حلال ومن حدیث مجالد عن عامر اذا مات المحرم ذهب احرامه ومن حدیث ابراهیم عن عائشة اذا مات المحرم ذهب احرام صاحبکم رواه عکرمة بسند جید وحکی ابن حزم انه صح عن عائشة تحنیط المیت المحرم اذا مات وتطییبه وتخمیر رأسه وعن جابر

يا واقد وفی رواية ابن ماجة اذا مات ابن آدم انقطع عمله[1] الا من ثلث صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له وعن عبادة بن الصامت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خير الكفن الحلة[2] وخير الاضحية الكبش الاقرن رواه ابو داؤد ورواه الترمذی وابن ماجة عن ابی امامة وعن خباب بن الارت

عن ابی جعفر قال المحرم يغطی رأسه ولا يكشف قاله العلامة العينی فی عمدة القاری ۱۲۔

[1] قوله انقطع عمله الخ وقال بعض الاعلام يشكل بالحديث الصحيح تجويز شافعنا تخمير وجه الميت محرما ورأسه لحديث ليس لی قوة هذا قاله فی شرح النقاية وقال العلامة فی هامشه هذا الاشكال مبنی على عدم الفرق بين احكام الدنيا واحكام الآخرة وشتان ما بينهما فتدبر فی قوله صلى الله عليه وسلم يظهر لك ان الاحرام له اثر قوی فی ستر الرأس فلذا رتب ستر الرأس عليه وقال فانه يبعث الخ واحكام الدنيا تنقطع عن الاموات فيغطی رأس المحرم اذا مات لانقطاع عمله وما هذا المحرم فعدم تغطية الرأس من خصوصياته الا ترى انه عليه الصلوة والسلام قال فانه يبعث الخ ولو كان كما ذهب اليه من يخالفنا لكان نسق الكلام فان المحرمين يبعثون او كل محرم يبعث ولو رتب على وصف الاحرام لعرفنا انه عدم تغطية الرأس اثر الاحرام بعد الموت ايضا فان قلت ان الضمير فی فانه يبعث راجع الى المحرم قلت كلا بل الى ذات المحرم فان الضمائر ترجع الى الذوات بخلاف اسماء الاشارات فانها تلاحظ فيه المشار اليه مع صفته فحاصل الكلام ان عدم تغطية الرأس اثر الاحرام كما هو ظاهر من قوله عليه الصلوة والسلام وما المحرم بعد الموت فلا [illegible] لانقطاع اعماله فی دار الدنيا

[2] قوله الحلة الحلة [illegible] على الثوبين والمقصود [illegible] اعلم انه لا ينبغی الاقتصار على الثوب الواحد والثوبان خير منه وان اريد السنة

قال ھاجرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتغی وجہ اللہ تعالیٰ فوقع اجرنا
علی اللہ فمنا من مضی لم یأکل من اجرہ شیئاً منہم مصعب بن عمیر قتل یوم احد
فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا نمرۃ فکنا اذا غطینا رأسہ خرجت رجلاہ واذا غطینا
رجلیہ خرج رأسہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غطوا بہا[1] رأسہ واجعلوا علی
رجلیہ من الاذخر ومنا من اینعت لہ ثمرتہ فھو یھدبہا متفق علیہ وعن
سعد بن ابراہیم عن ابیہ ان عبد الرحمن بن عوف اتی بطعام وکان صائماً فقال

والکمال فثلث علی ما علیہ الجمہور قالہ فی حاشیۃ ابی داؤد ۱۲-

[1] قولہ غطوا بہا رأسہ الخ ھذا دلیل علی ان کفن الضرورۃ ثوب واحد وعلی ان ستر
جمیع المیت واجب قالہ فی المرقات وفی الدر المختار وکفن الضرورۃ لھما ما یوجد واقلہ
ما یعم البدن وعند الشافعی ما یستر العورۃ کالحی وقال فی رد المحتار ان ما لا یستر البدن
لا یکفی عند الضرورۃ ایضا بل یجب ستر باقیہ بنحو حشیش کالاذخر ولذا قال
الزیلعی بعد سوقہ حدیث مصعب وھذا دلیل علی ان ستر العورۃ وحدھا لا یکفی
خلافا للشافعی وقال فی شرح المنیۃ ولا یجوز الجمع بین اثنین فی کفن واحد عندنا
خلافا للشافعیۃ والحنابلۃ حیث جوزوہ عند الضرورۃ لما روی انس قلنا معناہ
انہ کان یقسم الواحد بین الجماعۃ فیکفن کل واحد ببعضہ للضرورۃ وان لم یستر
الا بعض بدنہ ولیس المراد ان یلاصق بدناھما لان فیہ مباشرۃ عورۃ احدھما للآخر
ولا یجوز ان یدفن اثنان او اکثر فی قبر واحد الا عند الضرورۃ وحینئذ یجعل بینھما حاجز
من التراب انتھی وفی عمدۃ القاری عن العلامۃ ابن تیمیۃ معنی الحدیث انہ کان یقسم الثوب
الواحد بین الجماعۃ فیکفن کل واحد ببعضہ للضرورۃ وان لم یستر الا بعض بدنہ ویدل علیہ تمام
الحدیث انہ کان یسأل عن اکثرھم قرآنا فیقدمہ فی اللحد فلو انھم فی ثوب واحد جملۃ لیسأل

قتل مصعب بن عمیر وھو خیر منی کفن فی بردة ان غطی رأسه بدت رجلاه وان غطی رجلاه بدا رأسه واراه قال وقتل حمزة وھو خیر منی ثم بسط لنا من الدنیا ما بسط اوقال اعطینا من الدنیا ما اعطینا ولقد خشینا ان تکون حسناتنا عجلت لنا ثم جعل یبکی حتی ترك الطعام رواه البخاری وعن ابن عباس قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتلی احد ان ینزع عنھم الحدید والجلود وان یدفنوا بدمائھم وثیابھم رواه ابوداؤد وابن ماجة وفی روایة للبخاری ولم یغسلھم۔

باب المشی بالجنازة والصلوٰة علیہا

وقول اللہ عزوجل ولا تصل علی احد منھم مات ابدا عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعوا بالجنازة فان تك صالحة فخیر تقدمونھا الیه وان تك سوی ذٰلك فشر تضعونه عن رقابکم متفق علیه وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضعت الجنازة فاحتملھا الرجال علی اعناقھم فان کانت صالحة قالت قدمونی وان کانت غیر صالحة قالت لاھلھا یا ویلھا این تذھبون بھا یسمع صوتھا کل شئی الا الانسان ولو سمع الانسان لصعق رواه البخاری وعن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا بالقیام فی جنازة ثم جلس بعد ذٰلك وامرنا بالجلوس رواه احمد

عن افضلھم قبل ذٰلك کیلا یؤدی الی نقض التکفین واعادته ۱۲

والطحاوی وفی روایۃ مالک وابی داؤد قام فی الجنازۃ ثم قعد بعد وفی روایۃ
محمد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقوم فی الجنازۃ ثم جلس بعد
قال محمد وبھذا ناخذ لانری القیام للجنازۃ کان ھذا شیئاً فترک وھو قول
ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ وعن محمد بن سیرین قال ان جنازۃ
مرت بالحسن بن علی وابن عباس فقام الحسن ولم یقم ابن عباس فقال الحسن
الیس قد قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجنازۃ یہودی قال نعم ثم
جلس رواہ النسائی وعن ابن سخبرۃ قال کنا قعودا مع علی بن ابی طالب ننتظر
جنازۃ فمر بجنازۃ اخری فقمنا فقال ماھذا القیام فقلت ما تاتونا به
یا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوموسی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا رأیتم جنازۃ مسلم او یہودی او نصرانی فقوموا فانکم لستم لھا
تقومون انما تقومون لمن معھا من الملائکۃ فقال علی انما صنع ذلک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ واحدۃ کان یتشبہ باھل الکتاب فی الشئ فاذا
نھی عنہ ترکہ رواہ الطحاوی وعن ابن ابی سعید الخدری عن ابیہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تبعتم الجنازۃ فلا تجلسوا حتی توضع
رواہ ابوداؤد وفی روایۃ لہ حتی توضع بالارض وروی الترمذی وابوداؤد
وابن ماجۃ عن عبادۃ بن الصامت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا تبع جنازۃ لم یقعد حتی توضع فی اللحد فعرض لہ حبر من الیہود فقال لہ
انا ھکذا نصنع یا محمد قال فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال
خالفوھم[1] وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتبع

---

[1] قولہ خالفوھم لذلک قال فی شرح النقایۃ وکرہ الجلوس قبل وضعھا ای

جنازة مسلم ايمانا واحتسابا وكان معه حتى يصلى عليها ويفرغ من دفنها فانه يرجع من الاجر بقيراطين كل قيراط مثل احد ومن صلى عليها ثم رجع قبل ان تدفن فانه يرجع بقيراط متفق عليه **وعنه** ان النبى صلى الله عليه وسلم نعى للناس النجاشى اليوم الذى مات فيه وخرج بهم الى المصلى[1] فصف[2] بهم

عن اعناق الرجال موافقة لهم واستعدادا لاعانتهم فاذا وضعت على الارض فلا بأس بالجلوس ١٢

[1] قوله المصلى وفيه حجة للحنفية والمالكية فى منع الصلاة على الميت فى المسجد لانه صلى الله عليه وسلم خرج بهم الى المصلى فصف بهم وصلى عليه ولو ساغ ان يصلى عليه فى المسجد لما خرج بهم الى المصلى قاله فى عمدة القارى ١٢

[2] قوله فصف بهم الخ ذهب الشافعى الى جواز الصلوٰة على الغائب وعند ابى حنيفة لا تجوز ولا تصح واما صلوٰته عليه الصلوٰة والسلام على النجاشى لانه رفع سريره له حتى راٰه بحضرته فتكون صلوٰة من خلفه على ميت يراه الامام وبحضره دون المأمومين وهذا غير مانع من الاقتداء وذكر الحافظ ابن حجر العسقلانى ناقلا عن اسباب النزول للواحدى بغير اسناد عن ابن عباس قال كشف للنبى صلى الله عليه وسلم عن سرير النجاشى حتى راٰه وصلى عليه وفى مغازى الواقدى لما التقى الناس بموتة جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر وكشف له ما بينه وبين الشام فهو ينظر الى معتركهم فقال عليه السلام اخذ الراية زيد بن حارثة فمضى حتى استشهد وصلى عليه ودعا له وقال استغفروا له دخل الجنة وهو يسعى ثم اخذ الراية جعفر بن ابى طالب فمضى حتى استشهد فصلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ودعا له وقال استغفروا له دخل الجنة فهو يطير فيها بجناحين حيث شاء ويدل على ذلك انه توفى خلق كثير من اصحابه صلى الله عليه وسلم من اعزهم عليه القراء

وكبّر[1] اربع تكبيرات متفق عليه وروى ابن حبان فى صحيحه عن عمران بن الحصين ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ان اخاكم النجاشى توفى فقوموا صلوا عليه فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم وصفوا خلفه فكبر اربعا وهم لا يظنون الا ان جنازته بين يديه وفى رواية ابى عوانة فصلينا خلفه ونحن لا نرى الا ان الجنازة قدامنا وروى الطبرانى فى معجمه الاوسط عن ابى امامة قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بتبوك فنزل جبريل عليه السلام فقال يا رسول الله ان معاوية بن معاوية المزنى مات بالمدينة اتحب ان تطوى لك الارض فتصلى عليه قال نعم فضرب بجناحه على الارض ورفع له سريره فصلى عليه وخلفه صفان من الملائكة فى كل صف سبعون الف ملك ثم رجع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لجبريل عليه السلام بما ادرك هذا قال بحبه سورة قل هو الله احد وقراءته اياها جائيا وذاهبا وقائما وقاعدا وعلى كل حال وعن سلمان المؤذن قال توفى ابو شريحة فصلى عليه زيد بن ارقم فكبر عليه اربعا فقلنا ماهذا فقال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل رواه الطحاوى وعن ابراهيم النخعى ان الناس كانوا يصلون على الجنائز خمسا وستا واربعا حتى قبض النبى صلى الله عليه وسلم ثم كبروا كذلك فى ولاية ابى بكر الصديق ثم ولى عمر بن الخطاب رضى الله عنه ففعلوا ذلك فقال

ولم ينقل عنه انه صلى عليهم مع حرصه على ذلك حتى قال لا يموتن احد منكم الا اذنتمونى به فان صلاتى عليه رحمة له هذا احاصل ما فى المرقات والدر المختار ورد المختار وشرح المنية وفتح القدير ۱۲

[1] قوله وكبر اربع تكبيرات يدل على ان تكبيرات الجنازة اربع كذا فى عمدة القارى ۱۲

لهم عمر انكم معشر اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم متى تختلفون تختلف الناس بعدكم والناس حديث عهد بالجاهلية فاجمعوا على شئ يجمع عليه من بعدكم فاجمع رأى اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ان ينظروا آخر جنازة كبر عليها النبي صلى الله عليه وسلم حتى قبض فيأخذون به ويرفضون ما سواه فنظروا فوجدوا آخر جنازة كبر عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعا رواه محمد وروى احمد والطحاوی نحوه وعن ابن عباس قال آخر ما كبر النبي صلى الله عليه وسلم على الجنائز اربع تكبيرات وكبر عمر على ابی بكر اربعا وكبر ابن عمر على عمر اربعا وكبر الحسن بن علی علی علیّ اربعا وكبر الحسين بن علی علی الحسن اربعا وكبرت الملائكة على آدم اربعا رواه الحاكم فی المستدرك والبيهقی فی سننه والطبرانی وعن نافع ان عبد الله بن عمر كان لا يقرأ[1] فی الصلوٰة على الجنازة رواه مالك

---

[1] قوله كان لا يقرأ فی الصلوٰة على الجنازة وقال فی تابع الآثار وما روی من القراءة محمول على ما كان بنية الدعاء وقال فی الدر المختار وعين الشافعی الفاتحة فی الاولى وعندنا تجوز بنية الدعاء وتكره بنية القراءة لعدم ثبوتها فيها عنه عليه السلام قال ابن الملك بحديث الترمذی قرأ على الجنازة بفاتحة الكتاب قال الشافعی قلت مع عدم تعيين دلالته على ان القراءة كانت على الميت او فی الصلوٰة عليه او بعد اى تكبيرة من تكبيراتها والحديث لا يصح الاستدلال به وقال فی رد المحتار والظاهر ان الفاتحة بنية الدعاء تقوم مقام الثناء على ظاهر الرواية من انه يسن بعد الاولى التحميد وتكره بنية القراءة قال فی البحر عن التجنيس والمحيط لا يجوز لانها محل الدعاء دون القراءة اھ ومثله فی الولوالجية والتاترخانية وظاهره ان الكراهة تحريمية وقول القنية لو قرأ فيها الفاتحة جاز اى لو قرأها

ور وی عن ابن مسعود انہ قال لم یوقت النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیأ من القرآن فی صلوٰۃ الجنازۃ وقال ابن بطال وممن کان لایقرأ فی الصلوٰۃ علی الجنازۃ وینکر عمر بن الخطاب وعلی بن ابی طالب وابن عمر وابو ھریرۃ ومن التابعین عطاء وطاؤس وسعید بن المسیب وابن سیرین وسعید بن جبیر والشعبی والحکم وقال ابن المنذر وبہ قال مجاھد وحماد والثوری وقال مالک قراءۃ الفاتحۃ لیست معمولا بہا فی بلدنا فی صلاۃ الجنازۃ قالہ فی عمدۃ القاری وقال فی شرح النقایۃ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم[1] علی المیت فاخلصوا لہ الدعاء رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی علی الجنازۃ قال اللّٰھم[2] اغفر لحینا ومیتنا

بنیۃ الدعاء لیوافق ما ذکرہ غیرہ او اراد بالجواز الصحۃ علی ان کلام القنیۃ لایعمل بہ اذا عارضہ غیرہ فقول الشرنبلالی فی رسالتہ انہ نص علی جواز قراءتہا فیہ نظر ظاھر لما علمتہ وقولہ وقول ملا علی القاری ایضا یستحب قراءتہا بنیۃ الدعاء خروجا من خلاف الامام الشافعی فیہ نظر ایضا لانہا لاتتم عندہ الا بنیۃ القرآن ولیس لہ ان یقرأھا بنیۃ القراءۃ ویرتکب مکروہ مذھبہ لیراعی مذھب غیرہ کما مر تقریرہ اول الکتاب

[1] قولہ اذا صلیتم الخ ای لاتجب ولاتسن عندنا قراءۃ القرآن فیہا ای بنیۃ القرآن فلو قرأ الفاتحۃ بنیۃ الثناء جاز کذا فی الاشباہ والاصل فیہ ھذا الحدیث کذا فی عمدۃ الرعایۃ ۱۲

[2] قولہ اللّٰھم اغفر الخ وفی فتح القدیر ویدعو فی الثالثۃ للمیت ولنفسہ ولابویہ وللمسلمین ولاتوقیت فی الدعاء سوی انہ بامور الآخرۃ وان دعا بالمأثور فما احسنہ وابلغہ انتہی ۱۲۔

وشاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وانثانا اللهم من احييته منا فاحيه
على الاسلام ومن توفيته منا فتوفه على الايمان اللهم لا تحرمنا اجره ولا تفتنا
بعده رواه احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجة ورواه النسائی عن ابراهیم
الاشهلی عن ابیه وانتهت روایته عند قوله وانثانا وفی روایة
ابی داؤد فاحیه علی الایمان وتوفه علی الاسلام وفی اخره ولا تضلنا بعده
وعن عوف بن مالك قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی جنازة
فحفظت من دعائه وهو یقول اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واکرم
نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطایا کما نقیت
الثوب الابیض من الدنس وابدله دارا خیرا من داره واهلا خیرا من اهله
وزوجا خیرا من زوجه وادخله الجنة واعذه من عذاب القبر ومن
عذاب النار وفی روایة وقه فتنة القبر وعذاب النار قال حتی تمنیت ان
اکون انا ذلك المیت رواه مسلم وعن واثلة بن الاسقع قال صلی بنا رسول الله
صلی الله علیه وسلم علی رجل من المسلمین فسمعته یقول اللهم ان فلان بن
فلان فی ذمتك وحبل جوارك فقه من فتنة القبر وعذاب النار وانت
اهل الوفاء والحق اللهم اغفر له وارحمه انك انت الغفور الرحیم رواه ابوداؤد
وابن ماجة وعن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم فی الصلوٰة علی الجنازة
اللهم انت ربها وانت خلقتها وانت هدیتها الی الاسلام وانت قبضت روحها
وانت اعلم بسرها وعلانیتها جئنا شفعاء فاغفر له رواه ابوداؤد وعنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی علی جنازة فی المسجد فلا

لہ قولہ من صلی علی جنازۃ الخ وقال الطحاوی ان الروایات لما اختلفت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شئ له رواه ابوداؤد واحمد والطحاوی وقال فی البنایة وسکت ابوداؤد عنه فهذا دلیل رضاه به وانه صحیح عنده انتهی وحقق ابن القیم فی زاد المعاد وغیره ان سنده حسن محتج به ویؤیده ان النبی صلی الله علیه وسلم لم یکن من عادته الصلوٰة علی الجنازة فی مسجده مع شرفه بل کان یخرج الی المصلی قاله فی عمدة الرعایة وقال محمد فی موطأه لایصلی علی جنازة فی المسجد وکذلك بلغنا عن ابی هریرة وموضع الجنازة بالمدینة خارج من المسجد وهو الموضع الذی کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی علی الجنازة فیه وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی علی جنازة فی المسجد فلیس له شئ رواه ابن ماجة

فی هذا الباب فاحتجنا الی کشف ذلك لنعلم المتأخر منها فنجعله ناسخا لما تقدم فحدیث عائشة رضی الله عنها اخبار عن فعل رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حال الاباحة التی لم یتقدمها نهی وحدیث ابی هریرة اخبار عن نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی قد تقدمته الاباحة فصار حدیث ابی هریرة ناسخا لحدیث عائشة وانکار الصحابة علیها مما یؤید ذلك قاله العلامة العینی فی شرح الهدایة ملخصا وفی العنایة ولنا ماروی ابوهریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من صلی علی جنازة فی المسجد فلا اجر له وحدیث عائشة مشترك الالزام لان الناس فی زمانها المهاجرون والانصار قد عابوا علیها فدل علی ان کراهة ذلك کانت معروفة فیما بینهم وتأویل صلاته صلی الله علیه وسلم علی جنازة سهیل فی المسجد انه کان معتکفا فی ذلك الوقت فلم یمکنه الخروج فامر بالجنازة فوضعت خارج المسجد انتهی وقال فی فتح القدیر ومما یقطع بعدم مسنونیته انکارهم وتخصیصها رضی الله عنها فی الروایة ابنی بیضاء اذ لوکان سنة فی کل میت ذلك کان هذا مستقرا عندهم لاینکرونه لانهم کانوا حینئذ یتوارثونه

واسنادہ حسن وفی روایۃ الطیالسی وابن ابی شیبۃ فلا صلاۃ لہ۔ وعن
ابی غالب قال صلیت خلف انس علی جنازۃ فقام حیال[1] صدرہ رواہ احمد
فیہ ابوغالب قال فی فتح القدیر ابوغالب الباھلی الخیاط البصری قال ابن معین
صالح وابوحاتم شیخ وذکرہ ابن حبان فی الثقات وعن ابراھیم قال یقوم الرجل الذی
یصلی علی الجنازۃ عند صدرھا رواہ الطحاوی وعن ابی ھریرۃ ان امرأۃ سوداء کانت
تقم المسجد اوشاب ففقدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسأل عنھا او عنہ
فقالوا مات قال افلا کنتم اذنتمونی قال فکأنھم صغروا امرھا اوامرہ فقال دلونی
علی قبرہ فدلوہ فصلی[2] علیہا ثم قال ان ھذہ القبور مملوأۃ ظلمۃ علی اھلھا وان اللہ

ولقالت کان صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی الجنائز فی المسجد ۱۲۔

[1] قولہ حیال صدرہ وما روی من القیام عند رأس الرجل اوعند عجیزۃ المرأۃ
اوفی الوسط فاما اتفاق اوکان لمصلحۃ وایضا الوسط یحتمل الصدر ومن المصلحۃ
عدم التعرض لذالک کما نقلہ صاحب الفتح عن ابی داؤد قالہ فی تابع الآثار ۱۲۔

[2] قولہ فصلی علیہا فھذا یفید ان للسلطان الاعادۃ ولو لم یکن حاضرا علی ما یفھم
من رد المحتار وقال فی فتح القدیر واما ماروی انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی علی قبر
بعد ما صلی علیہ اھلہ فلانہ علیہ السلام کان لہ حق التقدم فی الصلوٰۃ انتھی وقال
محمد فی موطاہ ولا ینبغی ان یصلی علی جنازۃ قد صلی علیہا ولیس النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی ھذا کغیرہ الا یری انہ صلی علی النجاشی بالمدینۃ وقد مات بالحبشۃ فصلوۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم برکۃ وطھور فلیست کغیرھا من الصلوات وھو قول ابی حنیفۃ
انتھی وقال فی التعلیق الممجد حاصلہ انہ من خصوصیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لان صلاتہ علی امۃ برکۃ وطھور کما یفیدہ ما ورد فی صحیح مسلم وابن حبان

بيتوّيها لهم بصلاتي عليهم متفق عليه ولفظه لمسلم وروى ابن حبان نحوه وقال
في التعليق المجد ان الصلوٰة على الجنازة بعد ما صلى عليه من خصوصيات النبي
صلى الله عليه وسلم لأنّ صلاته على امته بركة وطهور كما يفيده ماورد في هذا الحديث
وعن كريب مولى بن عباس عن عبد الله بن عباس انه مات له ابن بقديد او
بعسفان فقال يا كريب انظر ما اجتمع له من الناس قال فخرجت فاذا ناس
قد اجتمعوا له فاخبرته فقال تقول هم اربعون قال نعم قال اخرجوه فاني سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل مسلم يموت فيقوم على جنازته
اربعون رجلا لا يشركون بالله شيئا الا شفعهم الله فيه رواه مسلم وعن عائشة
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت تصلي عليه امة من المسلمين
يبلغون مائة كلهم يشفعون له الا شفعوا فيه رواه مسلم وعن مالك بن هبيرة
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم يموت فيصلي عليه
ثلاثة صفوف من المسلمين الا اوجب فكان مالك اذا استقل اهل الجنازة
جزأهم ثلاثة صفوف لهذا الحديث رواه ابوداؤد وفي رواية الترمذي
قال كان مالك ابن هبيرة اذا صلى على جنازة فتقال الناس عليها جزأهم
ثلاثة اجزاء ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى عليه
ثلاثة صفوف اوجب وروى ابن ماجة نحوه وعن انس قال مروا بجنازة
فاثنوا عليها خيرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم وجبت ثم مروا باخرى فاثنوا

فصلى على القبر ثم قال ان هذه القبور مملوّة ظلمة على اهلها وان الله ينورها لهم
بصلاتي عليهم وفي حديث زيد فان صلوتي عليه رحمة وهذا لا يتحقق في غيره
كما انه صلى على النجاشي مع انه قد صلى عليه في بلده ومع غيبوبة الجنازة ١٢-

علیها شرا فقال وجبت فقال عمر ما وجبت فقال هذا اثنیتم علیه خیرا فوجبت له الجنة وهذا اثنیتم علیه شرا فوجبت له النار انتم شهداء الله فی الارض متفق علیه وفی روایة المؤمنون اشهداء الله فی الارض وروی الحاکم نحوه وفیه فقال نعم یا ابا بکران لله ملائکة تنطق علی لسان بنی ادم بما فی المرأ من الخیر والشر وقال الحاکم هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم وعن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما مسلم شهد له اربعة بخیر ادخله الله الجنة قلنا وثلاثة قال وثلاثة قلنا واثنان قال واثنان ثم لم نسأله عن الواحد رواه البخاری وعن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاتسبوا الاموات فانهم قد افضوا الی ما قدموا رواه البخاری وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویهم رواه ابوداؤد والترمذی وعن عقبة بن عامر الجهنی ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی علی قتلی احد صلوته علی المیت ذکره الحاکم فی المستدرک وقال قد اتفقا جمیعا علی اخراجه وعن عطاء بن ابی رباح ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی علی قتلی احد رواه ابوداؤد فی المراسیل[1] وفی الباب عن جابر رواه الحاکم وقال صحیح الاسناد وعن ابن مسعود رواه احمد وعن ابن عباس رواه الدارقطنی وعن جابر قال فقد رسول الله صلی الله علیه وسلم حمزة حین فاء الناس من القتال فقال رجل رأیته عند تلك الشجرة فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم نحوه فلما رآه ورأی ما مثل به شهق وبکی فقام رجل من الانصار فرمی علیه بثوب ثم جئی بحمزة فصلی علیه

---

[1] قوله فی المراسیل وقال فی فتح القدیر ونمنع اصل المخالف فی تضعیف المراسیل ولو سلم فعندنا اذا اعتضد یرفع معناه ۱۲۔

ثم بالشهداء فيوضعون الى جانب حمزة فيصلى عليهم ثم يرفعون ويترك حمزة
حتى صلى على الشهداء كلهم وقال صلى الله عليه وسلم حمزة سيد الشهداء
عند الله يوم القيامة رواه الحاكم[1] وعن ابن عباس قال اتى بهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم يوم احد فجعل يصلى على عشرة عشرة وحمزة هو كما
هو يرفعون وهو كما هو موضوع[2] رواه ابن ماجة وروى الطحاوى نحوه وعن
شداد بن الهاد ان رجلا من الاعراب جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فآمن
به واتبعه ثم قال اهاجر معك فاوصى به النبى صلى الله عليه وسلم بعض
اصحابه فلما كانت غزوة غنم النبى صلى الله عليه وسلم سبيا فقسم وقسم له
فاعطى اصحابه ما قسم له وكان يرعى ظهرهم فلما جاء دفعوه اليه فقال ما هذا
قالوا قسم قسمه لك النبى صلى الله عليه وسلم فاخذه فجاء به الى النبى
صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا قال قسمته لك قال ما على هذا اتّبعتُك
ولكنى اتّبعت على ان ارمى الى ههنا واشار الى حلقه بسهم فاموت فادخل الجنة

---

[1] قوله رواه الحاكم الخ وقال صحيح الاسناد ولم يخرجاه الا ان فى سنده مفضل بن صدقة
ابو حماد الحنفى وهو وان ضعفه يحيى والنسائى فقد قال الاهوازى كان عطاء بن مسلم
يوثقه وكان احمد بن محمد بن شعيب يثنى عليه ثناء تاما وقال ابن عدى ما ارى به بأسا فلا يقصر
الحديث عن درجة الحسن وهو حجة استقلالا فلا اقل من صلاحيته عاضدا لغيره قاله فى فتح القدير[12]
[2] قوله موضوع فان قلت روى ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى على حمزة سبعين مرة وكان الفرض
قد تأدى بالاولى قلت اجيب عنه انه كان موضوعا بين يديه فيوتى بعشرة عشرة من
الذين استشهدوا وكان عليه السلام يصلى عليهم صلاة فظن الراوى انه عليه السلام صلى
على حمزة فى كل مرة فقال صلى على حمزة سبعين مرة مثله قال العلامة العينى فى شرح الهداية[12]

فقال ان تصدق اللہ یصدقک فلبثوا قلیلاً ثم نھضوا فی قتال العدو فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحمل قد اصابہ سھم حیث اشار فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھو ھو قالوا نعم قال صدق اللہ فصدقہ ثم کفنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قدمہ فصلی علیہ فکان مما ظھر من صلاتہ اللھم ھذا عبدک خرج مھاجرا فی سبیلک فقتل شھید انا شھید علی ذلک رواہ النسائی والطحاوی واسنادہ صحیح وعن سعید بن عبد اللہ قال سمعت مکحولاً یسأل عبادۃ بن اوفی النمیری عن الشھداء یصلی علیھم فقال عبادۃ[۱] نعم رواہ الطحاوی وعن طاؤس قال ما مشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی مات الا خلف الجنازۃ رواہ عبد الرزاق واسنادہ مرسل صحیح وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجنازۃ متبوعۃ ولا تتبع لیس معھا من تقدمھا رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ قال الترمذی وابو ماجد الراوی رجل مجھول وقال علی القاری جھل الراوی المتأخر لا یضر للمجتھد حیث ثبت الحدیث عندہ وقال بہ وعن عبد الرحمن بن ابزی قال کنت امشی فی جنازۃ فیھا ابوبکر وعمر وعلیؓ فکان ابوبکر وعمر یمشیان امامھا وعلی یمشی خلفھا یدی فی یدہ فقال علیؓ اما ان فضل الرجل یمشی خلف الجنازۃ علی الذی یمشی امامھا کفضل صلوٰۃ الجماعۃ علی صلوٰۃ

---

[۱] قولہ فقال عبادۃ وقال الطحاوی فھذا عبادۃ بن اوفی یقول ھذا ومغازی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما کان جلھا ھناک نحو الشام فلم یکن یخفی علی اھلہ ما کانوا یصنعون بشھدائھم من الغسل والصلوٰۃ وغیر ذلک ۱۲۔

الفذ وانہما لیعلمان[1] من ذٰلک مثل الذی اعلم ولکنہما سہلان یسہلان علی الناس رواہ الطحاوی وعبد الرزاق وابن ابی شیبۃ واسنادہ صحیح قالہ فی اٰثار السنن وذکر ابن الحجر فی الفتح اسنادہ حسن وہو موقوف فی حکم المرفوع وعن عبداللّٰہ ابن عمرو بن العاص ان اباہ قال لہ کن خلف الجنازۃ فان مقدمہا للملائکۃ وخلفہا لبنی اٰدم رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ واسنادہ حسن وعن نافع قال خرج عبداللّٰہ بن عمر وانا معہ فی جنازۃ فرأی معہا نساء فوقف ثم قال ردوھن فانہن فتنۃ الحی والمیت ثم مضی فمشی خلفہا فقلت یا ابا عبد الرحمٰن کیف المشی فی الجنازۃ امامہا ام خلفہا فقال اما ترانی امشی خلفہا رواہ الطحاوی وعن ابراہیم قال کان الاسود[2] اذا کان معہا نساء اخذ بیدی فتقدمنا نمشی امامہا فاذا لم یکن معہا نساء مشینا خلفہا رواہ الطحاوی وعنہ قال کانوا[3] یکرہون السیر امام الجنازۃ رواہ الطحاوی وفی روایۃ لابی داؤد

---

[1] قولہ انہما لیعلمان الخ قال الطحاوی ففی ہذا الحدیث تفضیل علی رضی اللّٰہ عنہ المشی خلف الجنازۃ علی المشی امامہا وقولہ ان ابابکر وعمر یعلمان مثل ما اعلم وانہما انما یترکان ذٰلک للتسہیل علی الناس لالان ذٰلک افضل من غیرہ وھذا مما لایقال بالرأی انما یقال بالعلم بما قد وقفہم علیہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وعلمہم ایاہ من ذٰلک ۱۲

[2] قولہ کان الاسود الخ وقال الطحاوی فھذا الاسود بن یزید علی طول صحبتہ لعبداللّٰہ بن مسعود وعلی صحبۃ لعمر قد کان قصدہ فی المشی مع الجنازۃ الی المشی خلفہا الا ان یعرض لہ عارض فیمشی امامہا لذالک العارض لا لان ذٰلک افضل عندہ من غیرہ فکذلک عمر ما رویناہ عنہ فیما فعلہ فی جنازۃ زینب ہو علی ھذا المعنی عندنا واللّٰہ اعلم ۱۲۔

[3] قولہ کانوا یکرہون الخ وقال الطحاوی فھذا ابراہیم یقول ھذا واذا قال کانوا

المغيرة بن شعبة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الراكب يسير خلف الجنازة
وعن ثوبان قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في جنازة فرأى ناسا ركبانا فقال
الا تستحيون ان ملائكة الله على اقدامهم وانتم على ظهور الدواب رواه الترمذي
وابن ماجة وروى ابو داود نحوه وقال الترمذي وقد روي عن ثوبان موقوفا
وعن جابر بن سمرة قال اتي النبي صلى الله عليه وسلم بفرس معرور فركبه حين
انصرف من جنازة ابن الدحداح ونحن نمشي حوله رواه مسلم وعن جابر ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال الطفل لا يصلى عليه ولا يرث ولا يورث حتى يستهل
رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة الا انه لم يذكر ولا يورث وصححه ابن حبان
والحاكم وقال انه على شرط الشيخين وروى الحاكم نحوه وقال الشيخ ابن الهمام اسناده
صحيح وعن ابي عبيدة قال قال عبد الله بن مسعود من اتبع جنازة فليحمل
بجوانب السرير كلها فانه من السنة ثم ان شاء فليتطوع وان شاء فليدع رواه
ابن ماجة واسناده مرسل جيد وروى البيهقي والطيالسي عنه وابن ابي شيبة
عن ابي الدرداء نحوه وفي رواية عبد الرزاق عن ابي هريرة رضي الله عنه قال من

قال يعني بذلك اصحاب عبد الله فقد كانوا يكرهون هذا ثم يفعلونه لعذر لان ذلك
هو افضل من مخالطة النساء اذا قربن من الجنازة فاما اذا بعدن منها او لم يكن معها نساء
فان المشي خلفها افضل من المشي امامها وعن يمينها وعن شمالها وهذا قول ابي حنيفة
وابي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى ١٢

ـه قوله بجوانب السرير كلها وما روي انه عليه الصلوة والسلام حمل جنازة سعد بن معاذ
بين العمودين ضعيف الاسناد قال النووي ليس في حملها بين العمودين نص ثابت عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قاله في شرح المنية ١٢ ـ

حمل الجنازۃ بجوانبہا الاربع فقد قضی الذی علیہ وعن ابی الدرداء قال من تمام اجر الجنازۃ ان تشیعہا من اہلہا وان تحمل بارکانہا الاربعۃ وان تحثو فی القبر رواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ واسنادہ مرسل قوی وعن علی الازدی قال رأیت ابن عمر فی جنازۃ تحمل بجوانب السریر الاربع رواہ ابن ابی شیبۃ وعبد الرزاق۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حمل بجوانب السریر الاربع کفر اللہ عنہ اربعین کبیرۃ رواہ الطبرانی فی الاوسط وعن منصور بن المعتمر قال من السنۃ حمل الجنازۃ بجوانب السریر الاربع رواہ محمد۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد المؤمنین فی جبل[۱] فی الجنۃ یکفلہم ابراہیم وسارۃ حتی یردھم الی آبائہم یوم القیامۃ رواہ الحاکم فی المستدرک وقال ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ذراری المؤمنین فی الجنۃ یکفلہم ابراہیم علیہ السلام رواہ الحاکم فی المستدرک وقال ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ وروی البیہقی من حدیث ابی ہریرۃ انہ اذا کان المیت طفلا استحب ان یقول المصلی اللہم اجعلہ لنا سلفا وفرطا واجرا وعن البخاری تعلیقا ویقول اللہم اجعلہ لنا سلفا وفرطا وذخرا واجرا وعن ابی مسعود الانصاری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوم الامام فوق شیئ[۲] والناس خلفہ یعنی اسفل منہ رواہ الدارقطنی فی المجتبی فی کتاب الجنائز۔

---

[۱] قولہ فی جبل فی الجنۃ وقال فی الدر المختار والاصح ان الانبیاء لا یسألون والاطفال المؤمنین ۱۲

[۲] قولہ فوق شیئ قال ابن الہمام ولا تجوز الصلاۃ والمیت علی دابۃ او ایدی الناس لانہ کالامام واختلاف المکان مانع من الاقتداء وقال فی موضع آخر وشرط صحتہا اسلام المیت وطہارتہ

باب دفن الميت

(قول الله عزوجل فاقبره) عن عامر بن سعد بن ابی وقاص ان سعد
بن ابی وقاص قال فی مرضه الذی هلک فیه الحدوا لی لحدا وانصبوا علی اللبن
نصبا کما صنع برسول الله صلی الله علیه وسلم رواه مسلم وعن عروة بن الزبیر
قال کان بالمدینة رجلان احدهما یلحد والاخر لا یلحد فقالوا ایهما جاء اولا
عمل عمله فجاء الذی یلحد فلحد لرسول الله صلی الله علیه وسلم رواه فی شرح
السنة وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللحد لنا والشق
لغیرنا رواه الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجة ورواه احمد عن جریر
بن عبد الله وقال الترمذی وقد روی عن ابن عباس انه کره[1] ان یلقی
تحت المیت فی القبر شیئ وعن سفیان التمار انه رأی قبر النبی صلی الله
علیه وسلم مسنما رواه البخاری وعنه دخلت البیت الذی فیه قبر النبی
صلی الله علیه وسلم فرأیت قبر النبی صلی الله علیه وسلم وقبر ابی بکر
وعمر مسنمة رواه ابن ابی شیبة فی مصنفه وعن جابر
قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یجصص القبر

ووضعه امام المصلی فلهذا القید لا تجوز علی غائب ولا حاضر علی دابة وغیرها ولا
موضوع یتقدم علیه المصلی وهو کالامام من وجه قاله فی المرقات ۱۲

[1] قوله کره الخ فالکراهة تحریمیة لذا قال فی الدر المختار ولا یجوز ان یوضع فیه
مضربة انتهی وما روی انه جعل فی قبره علیه الصلوة والسلام قطیفة فقیل لانه عشق قیل
ان ذلک من خواصه علیه الصلوة والسلام فلا یحسن فی غیره ملتقط من المرقاة ورد المختار ۱۲

وان يبنى عليه وان يقعد عليه رواه مسلم وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لان يجلس احدكم على جمرة فتحرق ثيابه فتخلص الى جلده خير له من ان يجلس على قبر رواه مسلم وعن ابی الهياج الاسدی قال قال لى على الا ابعثك على ما بعثنی عليه رسول الله صلی الله عليه وسلم ان لا تدع تمثالا الا طمسته ولا قبرا مشرفا الا سويته رواه مسلم وعن ابی مرثد الغنوی قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا تجلسوا على القبور ولا تصلوا اليها رواه مسلم وعن هشام بن عامر ان النبی صلی الله عليه وسلم قال يوم احد احفروا واوسعوا واعمقوا واحسنوا وادفنوا الاثنين والثلاثة فی قبر واحد وقدموا اكثرهم قرآنا رواه احمد والترمذی وابو داؤد والنسائی وروى ابن ماجة الى قوله واحسنوا وعن جابر قال لما كان يوم احد جاءت عمتی بابی لتدفنه

له قوله وان يبنى عليه قال الطيبی فی البناء الكراهة ان كان فی ملكه وللحرمة فی المقبرة المسبلة وقال بعض الشراح من علمائنا لاضاعة المال وقد اباح السلف البناء على قبر المشائخ والعلماء المشهورين ليزورهم الناس ويستريحوا بالجلوس فيه كذا فی المرقاة ورد المحتار ۱۲

ك قوله ولا قبرا مشرفا الخ قال ابن الهمام هذا الحديث محمول على ما كانوا يفعلونه من تعلية القبور بالبناء العالی وليس مرادنا ذلك بتسنيم القبر بل بقدر ما يبدو من الارض يتميز عنها قال فی المرقات وفيه ايضا ولا دلالة فيه لا على التسطيح كما قاله ابن حجر ولا على التسنيم كما قاله غيره بل فيه مبالغة للزجر على البناء والا فلا يجوز تسويته بالارض حقيقة اذ السنة ان يعلم القبر وان يرفع شبرا لقبره عليه الصلوة والسلام كما رواه ابن حبان فی صحيحه ۱۲

قبل ان ندفن في مقابرنا فنادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم ردوا القتلى الى مضاجعهم[1]
رواه احمد والترمذي وابو داود والنسائي والدارمي ولفظه للترمذي وعن عبد الله بن
ابي مليكة قال لما توفي عبد الرحمن بن ابي بكر بالحبشي وهو موضع فحمل الى
مكة فدفن بها فلما قدمت عائشة اتت قبر عبد الرحمن بن ابي بكر فقالت

وكنا كندماني جذيمة حقبة من الدهر حتى قيل لن يتصدعا

فلما تفرقنا كأني ومالكا لطول اجتماع لم نبت ليلة معا

ثم قالت والله لو حضرتك ما دفنت الا حيث مت ولو شهدتك[2] ما زرتك رواه الترمذي
وعن ابي سعيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ من قبل القبلة واستقبل استقبالا
رواه ابن ماجة وعن ابن بريدة عن ابيه قال ألحد للنبي صلى الله عليه وسلم
واخذ من قبل القبلة ونصب عليه اللبن نصبا رواه ابو حنيفة وعن
ابراهيم النخعي ان النبي صلى الله عليه وسلم ادخل القبر من قبل القبلة
ولم يسل سلا رواه ابن ابي شيبة وابو داود في المراسيل وعن ابن عباس
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل قبرا ليلا فاسرج له سراج فاخذه
من قبل القبلة وقال رحمك الله ان كنت لاواها تلاء للقرآن وكبر عليه
اربعا رواه الترمذي وقال حديث حسن[3] وعنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم

---

[1] قوله ردوا القتلى الى مضاجعهم ويستحب في القتيل والميت دفنه في المكان الذي مات فيه في مقابر اولئك القوم وان نقل قبل الدفن قدر ميل او ميلين فلا بأس به لانه نقل عن سعد بن ابي وقاص انه مات في ضيعته على اربعة فراسخ من المدينة فحمل على اعناق الرجال اليها هذا حاصل ما في شرح المنية وفتح القدير ١٢ [2] قوله ولو شهدتك ما زرتك تحقيقه في باب زيارة القبور فراجعه ١٢ [3] قوله حديث حسن قال في فتح القدير ١٢

وابو بكر وعمر يدخلون الميت من قبل القبلة رواه الطبرانی فی الکبیر وفی اسناده عبد الله بن خراش وثقه ابن حبان وعن علی انه ادخل یزید بن المکفف من قبل القبلة رواه عبد الرزاق وابن ابی شیبة وصححه ابن حزم فی المحلی وعن ابن الحنفیة انه ولی ابن عباس فکبر علیه اربعا وادخله من قبل القبلة رواه ابن ابی شیبة وعن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا ادخل المیت القبر قال بسم الله وبالله وعلی ملة رسول الله رواه احمد والترمذی وابن ماجة وعن جعفر بن محمد عن ابیه مرسلا ان النبی صلی الله علیه وسلم حثی علی المیت ثلاث حثیات بیدیه جمیعا وانه رش علی قبر ابنه ابراهیم ووضع علیه حصباء رواه فی شرح السنة وروی الشافعی من قوله رش وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی علی جنازة ثم اتی القبر فحثی علیه من قبل رأسه ثلاثا رواه ابن ماجة وعن جابر قال رش قبر النبی صلی الله علیه وسلم وکان الذی رش الماء علی قبره بلال بن رباح بقربة بدأ من قبل رأسه حتی انتهی الی رجلیه رواه البیهقی فی دلائل النبوة وعنه قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یجصص القبور وان یکتب[ل] علیها وان توطأ رواه الترمذی۔ وعن المطلب بن ابی وداعة قال لما مات عثمان بن مظعون اخرج بجنازته

فیه الحجاج بن ارطاة ومنهال بن خلیفة وقد اختلفوا فیهما وذلک یحط الحدیث عن درجة الصحیح الی الحسن ۱۲

ل قوله ان یکتب علیها فصل فی المحیط فقال وان احتیج الی الکتابة حتی لا یذهب الاثر ولا یمتهن فلا بأس به فاما الکتابة بغیر عذر فلا اھ حتی انه یکره کتابة شیء علیه من القرآن او الشعر او اطراء مدح له ونحو ذلک حلیة ملخصا قاله فی رد المحتار ۱۲

قال فن امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا ان یأتیہ بحجر فلم یستطع حملھا فقام الیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحسر عن ذراعیہ قال المطلب قال الذی یخبرنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کأنی انظر الی بیاض ذراعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین حسر عنہما ثم حملھا فوضعہا عند رأسہ وقال اعلم بہا قبر اخی وأدفن الیہ من مات من اھلی رواہ ابوداؤد وعن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجل من الانصار فانتہینا الی القبر ولم یلحد بعد فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستقبل القبلۃ وجلسنا معہ رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وزاد فی اخرہ کأن علی رؤسنا الطیر۔ وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کسر عظم المیت ککسرہ حیا رواہ مالک وابوداؤد وابن ماجۃ وعن عمرو بن حزم قال رأنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی قبر فقال لا تؤذ صاحب ھذا القبر اولا تؤذہ رواہ احمد وعن انس قال شھدنا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تدفن ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس علی القبر فرأیت عینیہ تدمعان فقال ھل فیکم من احد لم یقارف اللیلۃ فقال ابو طلحۃ

لہ قولہ اعلم بہا وفی قاضیخان ولا بأس بوضع الاحجار لیکون علامۃ قال العلامۃ العینی فی شرح الھدایۃ ولقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلم بہا قبر اخی قال فی الدر المختار لا بأس بالکتابۃ اھ وقال فی رد المحتار لان النھی عن الکتابۃ وان صح ولکن لیس العمل علیہا فان ائمۃ المسلمین من الشرق الی الغرب مکتوب علی قبورھم وھو عمل اخذ بہ الخلف عن السلف ویتقوی بھذا الحدیث فان الکتابۃ طریق الی تعرف القبر بانعم یظھر ان محل ھذا الاجماع العملی علی الرخصۃ فیہا ما اذا کانت الحاجۃ داعیۃ الیہ فی الجملۃ کما اشار الیہ فی المحیط ۱۲۔

اناقال فانزل فی قبرها فنزل[1] فی قبرها رواه البخاری وعن عمرو بن العاص قال لابنه وهو فی سیاق الموت اذا انا مت فلا تصحبنی نائحة ولا نار فاذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور ویقسم لحمها حتی استأنس بکم واعلم ماذا اراجع به رسل ربی رواه مسلم وعن عبد الله بن عمر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول اذا مات احدکم فلا تحبسوه واسرعوا به الی قبره ولیقرأ عند رأسه فاتحة البقرة وعند رجلیه بخاتمة البقرة رواه البیهقی فی شعب الایمان وقال والصحیح انه موقوف علیه۔

باب البکاء علی المیت

وقول الله عزوجل وبشر الصابرین الذین اذا اصابتهم مصیبة قالوا انا لله وانا الیه راجعون اولئك علیهم صلوات من ربهم ورحمة واولئك هم المهتدون وقوله تعالی واستعینوا بالصبر والصلوة وانها لکبیرة الا علی الخاشعین الذین یظنون انهم ملاقوا ربهم وانهم الیه راجعون عن انس قال دخلنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ابی سیف القین وکان ظئرا لابراهیم فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم ابراهیم فقبله وشمه ثم دخلنا علیه بعد ذلك وابراهیم یجود بنفسه فجعلت عینا رسول الله صلی الله علیه وسلم تذرفان

---

[1] قوله فنزل قال الشیخ ابن الهمام لا یدخل احد من النساء القبر ولا یخرجهن الا الرجال ولو کانوا اجانب لان مس الاجنبی لها بحائل عند الضرورة جائز فی حیاتها فکذا بعد موتها فاذا ماتت ولا محرم لها دفنها اهل الصلاح عن جیرانها فان لم یکونوا فالشباب الصلحاء اما ان کان لها محرم ولو من رضاع او صهریة نزل والحدها ۱۲۔

فقال له عبد الرحمن بن عوف وانت یارسول الله فقال یا ابن عوف انها رحمة ثم اتبعها باخری فقال ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقك یا ابراهیم لمحزونون متفق علیه وعن اسامة بن زید قال ارسلت ابنة النبی صلی الله علیه وسلم الیه ان ابنا لی قبض فأتنا فارسل یقرئ السلام ویقول ان لله ما اخذ وله ما اعطی وکل عنده باجل مسمی فلتصبر ولتحتسب فارسلت الیه تقسم علیه لیأتینها فقام ومعه سعد بن عبادة ومعاذ بن جبل وابی بن کعب وزید بن ثابت ورجال فرفع الی رسول الله صلی الله علیه وسلم الصبی ونفسه تتقعقع ففاضت عیناه فقال سعد یارسول الله ما هذا فقال هذه رحمة جعلها الله فی قلوب عباده فانما یرحم الله من عباده الرحماء متفق علیه وعن ابی هریرة قال مات میت من آل رسول الله صلی الله علیه وسلم فاجتمع النساء یبکین علیه فقام عمر ینهاهن ویطردهن فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم دعهن یا عمر فان العین دامعة والقلب مصاب والعهد قریب رواه احمد والنسائی وعن عبد الله بن عمر قال اشتکی سعد بن عبادة شکوی له فاتاه النبی صلی الله علیه وسلم یعوده مع عبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وعبد الله بن مسعود فلما دخل علیه وجده فی غاشیة فقال قد قضی قالوا لا یارسول الله فبکی النبی صلی الله علیه وسلم فلما رأی القوم بکاء النبی صلی الله علیه وسلم بکوا فقال الا تسمعون ان الله لا یعذب بدمع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بهذا واشار الی لسانه او یرحم وان المیت[1] لیعذب ببکاء اهله علیه متفق علیه وعن المغیرة بن شعبة

---

[1] قوله ان المیت لیعذب ببکاء اهله علیه وفی الدر المختار ولا یعذب المیت ببکاء اهله اذا

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نیح علیہ فانہ یعذب بما نیح علیہ یوم القیامۃ متفق علیہ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مؤمن الا ولہ بابان باب یصعد منہ عملہ وباب ینزل منہ رزقہ فاذا مات بکیا علیہ فذلک قولہ تعالی فما بکت علیہم السماء والارض رواہ الترمذی وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاهلیۃ متفق علیہ وعن عمران بن حصین وابی برزۃ قالا خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرأی قوما قد طرحوا اردیتہم یمشون فی قمص فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أبفعل الجاهلیۃ تأخذون أو بصنیع الجاهلیۃ تشبہون لقد هممت ان ادعو علیکم دعوۃ ترجعون فی غیر صورکم قال فاخذوا اردیتہم ولم یعودوا لذلک رواہ ابن ماجۃ وعن ابی بردۃ قال اغمی علی ابی موسی الاشعری فاقبلت امرأتہ ام عبد اللہ تصیح برنۃ ثم افاق فقال الم تعلمی وکان یحدثہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا بریٔ ممن حلق وصلق وخرق متفق علیہ ولفظہ لمسلم وعن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع فی امتی من امر الجاهلیۃ لا یترکونہن الفخر فی الاحساب والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجوم والنیاحۃ وقال النائحۃ اذا لم تتب قبل موتہا تقام یوم القیامۃ وعلیہا سربال من قطران ودرع من جرب رواہ مسلم وعن ابی سعید الخدری قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اوصی بذلک وقال فی رد المحتار وتأویل الحدیث انہم فی ذلک الزمان کانوا یوصون بالنوح فقال علیہ الصلوۃ والسلام ذلک بحر عن الظہیریۃ ۱۲ـ

[illegible] رواه ابو داود وعن ام سلمة قالت لما مات ابو سلمة قلت غريب وفي ارض غربة لابكينه بكاء يتحدث عنه فكنت قد تهيأت للبكاء عليه اذ اقبلت امرأة تريد ان تسعدني فاستقبلها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اتريدين ان تدخلي الشيطان بيتا اخرجه الله منه مرتين وكففت عن البكاء فلم ابك رواه مسلم وعن ابن عباس قال ماتت زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فبكت النساء فجعل عمر يضربهن بسوطه فاخره رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده وقال مهلا يا عمر ثم قال اياكن ونعيق الشيطان ثم قال انه مهما كان من العين ومن القلب فمن الله عز وجل ومن الرحمة وما كان من اليد ومن اللسان فمن الشيطان رواه احمد وعن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تتبع[1] جنازة معها رانة رواه احمد وابن ماجة وعن انس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بامرأة تبكي عند قبر فقال اتقي الله واصبري قالت اليك عني فانك لم تصب بمصيبتي ولم تعرفه فقيل لها انه النبي صلى الله عليه وسلم فاتت باب النبي صلى الله عليه وسلم فلم تجد عنده بوابين فقالت لم اعرفك فقال انما الصبر عند الصدمة الاولى متفق عليه وعن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقول الله تبارك وتعالى ابن ادم ان صبرت واحتسبت عند الصدمة الاولى لم ارض لك ثوابا دون الجنة رواه ابن ماجة

---

[1] قوله ان تتبع وفي الدر المختار ويكره خروجهن تحريما وتزجر النائحة ولا يترك اتباعها لاجلها وقال في رد المحتار ناقلا عن ابي السعود والظاهر ان المراد باتباعها المشي معها مطلقا لا خصوص المشي خلفها بل يترك المشي خلفها اذا كانت نائحة لما مر من الاختيار وبه يحصل التوفيق ۱۲۔

وعن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یموت لمسلم ثلاثۃ من الولد فیلج النار الا تحلۃ القسم متفق علیہ وعن ابی سعید قال جاءت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ذھب الرجال بحدیثک فاجعل لنا من نفسک یوما نأتیک فیہ تعلمنا مما علمک اللہ فقال اجتمعن فی یوم کذا وکذا فی مکان کذا وکذا فاجتمعن فاتاھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلمھن مما علمہ اللہ ثم قال ما منکن امرأۃ تقدم بین یدیھا من ولدھا ثلاثۃ الا کان لھا حجابا من النار فقالت امرأۃ منھن یا رسول اللہ او اثنین فاعادتھا مرتین ثم قال واثنین واثنین واثنین رواہ البخاری وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنسوۃ من الانصار لا یموت لاحداکن ثلاثۃ من الولد فتحتسبہ الا دخلت الجنۃ فقالت امرأۃ منھن او اثنان یا رسول اللہ قال او اثنان رواہ مسلم وفی روایۃ لھما ثلاثۃ لم یبلغوا الحنث وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قدم ثلاثۃ من الولد لم یبلغوا الحنث کانوا لہ حصنا حصینا من النار فقال ابوذر قدمت اثنین قال واثنین قال ابی بن کعب ابو المنذر سید القراء قدمت واحدا قال وواحدا رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یتوفی لھما ثلاثۃ الا ادخلھما اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ ایاھما فقالوا یا رسول اللہ او اثنان قال او اثنان قالوا او واحد قال او واحد ثم قال والذی نفسی بیدہ ان السقط لیجر امہ بسررہ الی الجنۃ اذا احتسبتہ رواہ احمد وروی ابن ماجۃ من قولہ والذی نفسی بیدہ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان السقط لیراغم ربہ اذا ادخل ابویہ النار

فقال ايها السقط المراغم ربه ادخل ابويك الجنة فيجرهما بسرره حتى يدخلهما الجنة رواه ابن ماجة وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان له فرطان من امتى ادخله الله بهما الجنة فقالت عائشة فمن كان له فرط من امتك قال ومن كان له فرط يا موفقة فقالت فمن لم يكن له فرط من امتك قال فانا فرط امتى لن يصابوا بمثلى رواه الترمذى وقال هذا حديث غريب وعن ابى هريرة ان رجلا قال له مات ابن لى فوجدت عليه هل سمعت من خليلك صلوات الله عليه شيأ يطيب بانفسنا عن موتانا قال نعم سمعته صلى الله عليه وسلم قال صغارهم دعاميص الجنة يلقى احدهم اباه فيأخذ بناحية ثوبه فلا يفارقه حتى يدخله الجنة رواه مسلم واحمد واللفظ له وعن قرة المزنى ان رجلا كان يأتى النبى صلى الله عليه وسلم ومعه ابن له فقال له النبى صلى الله عليه وسلم أتحبه فقال يا رسول الله احبك الله كما احبه ففقده النبى صلى الله عليه وسلم فقال ما فعل ابن فلان قالوا يا رسول الله مات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما تحب ان لا تأتى بابا من ابواب الجنة الا وجدته ينتظرك فقال رجل يا رسول الله له خاصة ام لكلنا قال بل لكلكم رواه احمد وعن ابى موسى الاشعرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات ولد العبد قال الله تعالى لملائكته قبضتم ولد عبدى فيقولون نعم فيقول قبضتم ثمرة فؤاده فيقولون نعم فيقول ماذا قال عبدى فيقولون حمدك واسترجع فيقول الله ابنوا لعبدى بيتا فى الجنة وسموه بيت الحمد رواه احمد والترمذى وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله ما لعبدى المؤمن عندى جزاء اذا قبضت صفيه من اهل الدنيا ثم احتسبه الا الجنة رواه البخارى وعن الحسين بن على

رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم ولا مسلمۃ
یصاب بمصیبۃ فیذکرھا وان طال عہدھا فیحدث لذلک استرجاعا
الا جدد اللہ تبارک وتعالی لہ عند ذلک فاعطاہ مثل اجرھا یوم اصیب بہا
رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا انقطع شسع احدکم فلیسترجع فانہ من
المصائب رواہ البیہقی فی شعب الایمان وعن ام الدرداء قالت
سمعت ابا الدرداء یقول سمعت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان اللہ تبارک وتعالی قال یا عیسی انی باعث من بعدک امۃ اذا اصابہم
ما یحبون حمدوا اللہ وان اصابہم ما یکرھون احتسبوا وصبروا ولا حلم
ولا عقل فقال یارب کیف یکون ھذا لھم ولا حلم ولا عقل قال اعطیھم
من حلمی وعلمی رواہ البیہقی فی شعب الایمان وعن سعد بن ابی وقاص
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجب للمؤمن ان اصابہ خیر
حمد اللہ وشکروان اصابتہ مصیبۃ حمد اللہ وصبر والمؤمن یؤجر فی
کل امرہ حتی فی اللقمۃ یرفعہا الی فی امرأتہ رواہ البیہقی فی شعب
الایمان وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من عزی مصابا فلہ مثل اجرہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وعن ابی برزۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عزی ثکلی کسی بردا فی الجنۃ
رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وعن عائشۃ قالت لما جاء النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قتل ابن حارثۃ وجعفر وابن رواحۃ جلس[1] یعرف

---

[1] قولہ جلس یعرف فیہ الحزن قال البقالی ولا بأس بالجلوس للعزاء ثلاثۃ ایام فی بیت

فیہ الحزن وانا انظر من صائر الباب تعنی شق الباب فاتاہ رجل فقال ان نساء جعفر وذکر بکاءھن فامرہ ان ینھاھن فذھب ثم اتاہ الثانیۃ لم یطعنہ فقال انھن فاتاہ الثالثۃ قال واللہ غلبننا یا رسول اللہ فزعمت انہ قال فاحث فی افواھھن التراب فقلت ارغم اللہ انفک لم تفعل ما امرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم تترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من العناء متفق علیہ وعن عبد اللہ بن جعفر قال لما جاء نعی جعفر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا لاٰل جعفر طعاما فقد اتاھم ما یشغلھم

او مسجد وقد جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قتل جعفر وزید بن حارثۃ والناس یأتون ویعزونہ والتعزیۃ فی الیوم الاول افضل والجلوس فی المسجد ثلاثۃ ایام للتعزیۃ مکروہ وفی غیرہ جاءت الرخصۃ ثلاثۃ ایام للرجال وترکہ احسن ویکرہ للمعزی ان یعزی ثانیا قالہ فی البحر الرائق وفی العالمگیریۃ ولا بأس لاھل المصیبۃ ان یجلسوا فی البیت او فی مسجد ثلثۃ ایام والناس یأتونھم ویعزونھم ویکرہ الجلوس علی باب الدار وما یصنع فی بلاد العجم من فرش البسط والقیام علی قوارع الطرق من اقبح القبائح کذا فی الظھیریۃ انتھی وکذا فی البنایۃ وقال علی القاری ظاھر الحدیث ان جلوسہ فی المسجد کان للعزاء لکن قال ابن الھمام یجوز الجلوس للمصیبۃ ثلاثۃ ایام وھو خلاف الاولی ویکرہ فی المسجد اھ فلعلہ محمول علی الاختصاص او لبیان الجواز او کان جلوسہ فی المسجد اتفاقیا انتھی وفی رد المحتار ناقلا عن الامداد وقال کثیر من متأخری ائمتنا یکرہ الاجتماع عند صاحب البیت ویکرہ لہ الجلوس فی بیتہ حتی یأتی الیہ من یعزی بل اذا فرغ ورجع الناس من الدفن فلیتفرقوا ویشتغل الناس بامورھم وصاحب البیت بامرہ ۱۲۔

رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجة وعن البخاری تعليقا قال لما مات الحسن
ابن الحسن بن علی رضی الله عنهم ضربت امرأته القبة علی قبره سنة ثم رفعت فسمعت
صائحا يقول الا هل وجدوا ما فقدوا فاجابه اٰخر بل يئسوا فانقلبوا۔

باب زيارة القبور

عن بريدة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم نهيتكم[1] عن زيارة القبور
فزوروها ونهيتكم عن لحوم الاضاحی فوق ثلاث فامسكوا ما بدالكم ونهيتكم

---

[1] قوله نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها ای لا بأس بزيارة القبور بل تندب كما فی البحر
عن المجتبی فكان ينبغی التصريح به للامر بها فی الحديث المذكور كما فی الامداد وتزار فی كل اسبوع
كما فی مختارات النوازل قال فی شرح لباب المناسك الا ان الافضل يوم الجمعة والسبت
والاثنين والخميس فقد قال محمد بن واسع الموتی يعلمون بزوارهم يوم الجمعة ويوما قبله
ويوما بعده فتحصل ان يوم الجمعة افضل اھ وفيه يستحب ان يزور شهداء جبل احد
لما روی ابن ابی شيبة ان النبی صلی الله عليه وسلم كان يأتی قبور الشهداء باحد علی
رأس كل حول فيقول السلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبی الدار والافضل ان يكون ذلك
يوم الخميس متطهرا مبكرا لئلا تفوته الظهر بالمسجد النبوی اھ قلت استفيد منه ندب
الزيارة وان بعد محلها وهل تندب الرحلة لها كما اعتيد من الرحلة الی زيارة
خليل الرحمن واهله واولاده وزيارة السيد البدوی وغيره من الاكابر الكرام لم ار من
صرح به من ائمتنا ومنع منه بعض الائمة الشافعية الا لزيارته صلی الله عليه وسلم
قياسا علی منع الرحلة لغير المساجد الثلاث ورده الغزالی بوضوح الفرق فان ما عدا تلك
المساجد الثلاثة مستوية فی الفضل فلا فائدة فی الرحلة اليها واما الاولياء فانهم متفاوتون

عن النبیذ الا سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلہا ولا تشربوا مسکرا رواہ مسلم وعن ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروہا فانہا تزھد فی الدنیا وتذکر الاٰخرۃ رواہ ابن ماجۃ وعن ابی ھریرۃ قال زار النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر امہ فبکی وابکی من حولہ فقال استاذنت ربی فی ان استغفر لہا فلم یؤذن لی واستاذنتہ فی ان ازور قبرھا فاذن لی فزوروا القبور

فی القرب من اللہ تعالی ونفع الزائرین بحسب معارفہم واسرارھم قال ابن حجر فی فتاواہ ولا تترک لما یحصل عندھا من منکرات ومفاسد کاختلاط الرجال بالنساء وغیر ذلک لان القربات لا تترک لمثل ذلک بل علی الانسان فعلہا وانکار البدع بل وازالتہا ان امکن اھ کذا فی رد المحتار۔

لہ قولہ فلم یؤذن لی وفی اشعۃ اللمعات ما ترجمتہ ان ما ذکر فی ھذا الحدیث وامثالہ طریقۃ المتقدمین وقال بعضہم نزل فی ھذا الباب قولہ تعالی ما کان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی وقولہ ولا تسأل عن اصحاب الجحیم علی قراءۃ المعلوم واما المتأخرون فقد اثبتوا اسلامہما بل جمیع اٰبائہ وامہاتہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اٰدم ولہم فی اثباتہ طرق ثلثۃ اما انہما علی دین ابراھیم واما انہما لم یبلغہما الدعوۃ وماتا فی الفترۃ قبل زمان النبوۃ واما انہما احیاہما اللہ تعالی علی یدہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد مماتہ فاٰمنا بہ وحدیث احیائہ لہما وان ضعف فی ذاتہ فقد صححوہ وحسنوہ بتعدد الطرق وھذا العلم کانہ کان مستورا مختفیا علی المتقدمین فکشفہ ونقحہ اللہ علی المتأخرین واللہ یختص برحمتہ من یشاء بما یشاء من فضلہ والشیخ جلال الدین السیوطی صنف رسائل واثبتہ بدلائل واجاب عن شبہات المخالفین انتہی وبالجملۃ لا اقل فی ھذا الباب للمحتاط المتدین ان یکف لسانہ ولا یلوث بما لا یلیق بشانہ صلی اللہ علیہ وسلم ویلاحظ ادبہ ویحافظ اٰدابہ صلی اللہ علیہ وسلم ومع ذلک لیست ھذہ المسئلۃ مما یسأل عنہا فی القبر والحشر والموقف وقد صرح بذلک فی الشروح الفقہیۃ ایضا کالطحطاوی والشامی

فانہا تذکر الموت رواہ مسلم وقال فی رد المحتار فی باب المرتد ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم قد اکرمہ اللہ تعالی بحیاۃ ابویہ لہ حتی اٰمنا بہ کما فی حدیث صححہ القرطبی وابن ناصر الدین حافظ الشام وغیرہما فانتفعا بالایمان بعد الموت وعن بریدۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمہم اذا خرجوا الی المقابر السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ رواہ مسلم وعن عائشۃ قالت کیف اقول یارسول اللہ تعنی فی زیارۃ القبور قال قولی السلام علی اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستأخرین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون رواہ مسلم وعنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما کان لیلتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من اٰخر اللیل الی البقیع فیقول السلام علیکم دار قوم مؤمنین واتاکم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اللہم اغفر لاہل بقیع

فی الحاشیۃ علی الدر المختار ما نقل انہ مذہب ابی حنیفۃ علی ما ذکرہ فی الفقہ الاکبر فقیل انہ مدسوس علی الامام وان استناد الفقہ الاکبر الیہ ایضاً متردد فیہ کما ذکرہ الطحاوی قالہ فی تنسیق انتظام فی مسند الامام وقال فی رد المحتار فی باب المرتد ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم قد اکرمہ اللہ تعالی بحیاۃ ابویہ لہ حتی اٰمنا بہ کما فی حدیث صححہ القرطبی وابن ناصر الدین حافظ الشام وغیرہما فانتفعا بالایمان بعد الموت علی خلاف القاعدۃ اکراما لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم کما احیی قتیل بنی اسرائیل یخبر بقاتلہ وکان عیسی علیہ السلام یحیی الموتی وکذلک نبینا صلی اللہ علیہ وسلم احیی اللہ تعالی علی یدیہ جماعۃ من الموتی وقد صح ان اللہ تعالی ردّ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم الشمس بعد مغیبہا حتی صلی علی کرم اللہ وجہہ العصر فکما اکرم بعود الشمس والوقت بعد فواتہ فکذلک اکرم بعود الحیاۃ ووقت الایمان بعد فواتہ وما قیل ان قولہ تعالی ولا تسأل عن اصحاب الجحیم نزل فیہما لم یصح وخبر مسلم ابی وابوک فی النار کان قبل علمہ انتہی ۱۲

الغرقد رواه مسلم وعن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبور
المدینة فاقبل علیهم بوجهه فقال السلام[1] علیکم یا اهل القبور یغفر الله لنا ولکم
انتم سلفنا ونحن بالاثر رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب وعن
محمد بن النعمان یرفع الحدیث الی النبی صلی الله علیه وسلم قال من زار قبر ابویه
او احدهما فی کل جمعة غفر له وکتب برا رواه البیهقی فی شعب الایمان مرسلا
وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن[2] زوارات القبور
رواه احمد والترمذی وابن ماجة قال الترمذی هذا حسن صحیح وقال قد رأی
بعض اهل العلم ان هذا کان قبل ان یرخص النبی صلی الله علیه وسلم فی زیارة القبور
فلما رخص دخل فی رخصته الرجال والنساء وقال بعضهم انما کره زیارة القبور للنساء
لقلة صبرهن وکثرة جزعهن تم کلامه وعن عائشة قالت کنت ادخل بیتی الذی
فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم وانی واضع ثوبی واقول انما هو زوجی وابی فلما دفن
عمر معهم فوالله ما دخلته الا وانا مشدودة علی ثیابی حیاء[3] من عمر رواه احمد

---

[1] قوله السلام علیکم یا اهل القبور الخ کذا فی العالمگیریة ۱۲

[2] قوله لعن زوارات القبور قیل تحرم علیهن والاصح ان الرخصة ثابتة لهن بحر وجزم فی شرح المنیة بالکراهة لما مر فی اتباعهن الجنازة وقال الخیر الرملی ان کان ذلک لتجدید الحزن والبکاء والندب علی ما جرت به عادتهن فلا تجوز وعلیه حمل حدیث لعن الله زائرات القبور وان کان للاعتبار والترحم من غیر بکاء والتبرک بزیارة قبور الصالحین فلا بأس اذا کن عجائز ویکره اذا کن شواب کحضور الجماعة فی المساجد اھ وهو توفیق حسن قاله فی رد المحتار ۱۲۔

[3] قوله حیاء من عمر فیه ان احترام المیت کاحترامه حیا قاله فی المرقات وقال فی رد المحتار وان یجلس جلس بعیدا او قریبا بحسب مرتبته فی حال حیاته کذا فی العالمگیریة ناقلا عن خزانة الفتاوی

كتاب الزكوٰة

وقول الله عز وجل واتوا الزكوٰة وقوله سيطوقون ما بخلوا به يوم القيامة وقوله ولا تيمموا الخبيث[1] منه تنفقون ولستم بآخذيه الا ان تغمضوا فيه واعلموا ان الله غنى حميد عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معاذا الى اليمن فقال انك تأتى قوما اهل كتاب فادعهم الى شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله قد فرض عليهم خمس صلوات فى اليوم والليلة فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله قد فرض عليهم صدقة تؤخذ من اغنيائهم[2] فترد على فقرائهم فان هم اطاعوا لذلك فاياك وكرائم اموالهم واتق

---

[1] قوله ولا تيمموا الخ وقال فى التفسيرات الاحمدية وقد ذكر الفقهاء ايضا ان لا يأخذ المصدق الا الوسط ولا يأخذ رذالة المال ولا خياره ففى الآية دليل عليه ايضا وان لم يصرح به ۱۲

[2] قوله من اغنيائهم وفيه ان الضمير راجع الى المكلفين والطفل غير داخل فيهم وكذا المجنون كذا فى المرقات وعمدة القارى وعبارة الشافعية لا تجب الزكوٰة عليهما بل تجب فى مالهما وعند الحنابلة الوجوب عليهما احتجوا بحديث عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبى صلى الله عليه وسلم خطب فقال الا من ولى يتيما له مال فليتجر فى ماله ولا يتركه حتى تأكله الصدقة رواه الترمذى قلنا الشرط فى وجوب الزكوٰة العقل والبلوغ فلا تجب فى مال الصبى والمجنون لحديث عائشة رضى الله تعالى عنها عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتى يستيقظ وعن الصبى حتى يحتلم وعن المجنون حتى يفيق وحديث الترمذى ضعيف لان فى اسناده المثنى بن الصباح فقال احمد لا يساوى شيئا وقال النسائى متروك الحديث وقال يحيى ليس بشئ وقال الترمذى بعد ان رواه

دعوة المظلوم فانه ليس بينها وبين الله حجاب متفق عليه عن ابن مسعود قال ليس فی
مال اليتيم زكوٰة رواه محمد فی الآثار وروی عن ابراهيم نحوه وعن ابن عباس قال لا يجب
علی مال الصغير زكوٰة حتی تجب عليه الصلوٰة رواه الدارقطنی فی سنده ابن لهيعة احتج به
الامام احمد وصحح حديثه وحسن له الترمذی فهو مختلف فيه والاختلاف لا يضر وعن ابی هريرة
قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ما من صاحب ذهب ولا فضة لا يؤدی منها حقها الا اذا
كان يوم القيامة صفحت له صفائح من نار فاحمی عليها فی نار جهنم فيكوی بها جنبه وجبينه وظهره
وكلما ردت اعيدت له فی يوم كان مقداره خمسين الف سنة حتی يقضی بين العباد فيری سبيله
اما الی الجنة واما الی النار قيل يا رسول الله فالابل قال ولا صاحب ابل لا يؤدی منها حقها

وفی اسناده مقال لان المثنی بن الصباح يضعف فی الحديث وله طرق كلها ضعيفة واجاب
شمس الائمة وغيره من الاصحاب عن احاديثهم مع انها غير ثابتة ان المراد من الصدقة
النفقة ويؤيده انه اضاف الاكل الی جميع المال والنفقة التی هی تأكل جميع المال والصدقة
هی النفقة لقوله عليه الصلوٰة والسلام نفقة المرء علی عياله صدقة وقال الترمذی وقد
اختلف اهل العلم فی هذا الباب فرأی غير واحد من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم
فی مال اليتيم زكوٰة منهم عمر وعلی وعائشة وابن عمر وبه يقول مالك والشافعی واحمد
واسحاق وقالت طائفة من اهل العلم ليس فی مال اليتيم زكوٰة وبه قال سفيان الثوری
وعبد الله بن المبارك قلت وبه قال ابو حنيفة واصحابه وهو قول ابی وائل وسعيد بن
جبير والنخعی والشعبی والحسن البصری وحكی عنه اجماع الصحابة وقال سعيد بن المسيب
لا تجب الزكوٰة الا علی من تجب الصلوٰة والصيام وذكر حميد بن زنجويه النسائی انه مذهب
ابن عباس وفی المبسوط وهو قول علی ايضا وعن جعفر بن محمد عن ابيه مثله وبه قال شريح
ذكره النسائی هذا حاصل ما فی البناية وعمدة القاری ۱۲۔

ومن حقها[1] حلبها يوم وردها الا اذا كان يوم القيامة بطح لها بقاع قرقر اوفر ما كانت لا يفقد منها فصيلا واحدا تطؤه باخفافها وتعضه بافواهها كلما مر عليه اولاها رد عليه اخراها في يوم كان مقداره خمسين الف سنة حتى يقضى بين العباد فيرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار قيل يا رسول الله فالبقر والغنم قال ولا صاحب بقر ولا غنم لا يؤدى منها حقها الا اذا كان يوم القيامة بطح لها بقاع قرقر لا يفقد منها شيئا ليس فيها عقصاء ولا جلحاء ولا عضباء تنطحه بقرونها وتطؤه باظلافها كلما مر عليه اولها رد عليه اخرها في يوم كان مقداره خمسين الف سنة حتى يقضى بين العباد فيرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار قيل يا رسول الله فالخيل قال فالخيل ثلاثة هي لرجل وزر وهي لرجل ستر وهي لرجل اجر فاما التي هي له وزر فرجل ربطها رياء وفخرا ونواء على اهل الاسلام فهي له وزر واما التي هي له ستر فرجل ربطها في سبيل الله ثم لم ينس[2] حق الله في ظهورها ولا رقابها فهي له ستر واما التي هي له اجر فرجل ربطها في سبيل الله لاهل الاسلام في مرج وروضة فما اكلت من ذلك المرج او الروضة من شيء الا كتب له عدد ما اكلت حسنات وكتب له عدد ارواثها وابوالها حسنات ولا تقطع طولها فاستنت شرفا او شرفين الا كتب الله عدد اثارها وارواثها حسنات ولا مر بها صاحبها على نهر فشربت منه ولا يريد ان يسقيها الا كتب الله له عدد ما شربت حسنات قيل يا رسول الله فالحمر قال ما انزل علي في الحمر شيء

---

[1] قوله من حقها حلبها هذا على سبيل الاستحباب واعلم ان ذكره وقع استطرادا وبيانا لما ينبغي ان يعتنى به من له مروءة لا لكون التعذيب مرقات ملخصا ۱۲۔

[2] قوله ثم لم ينس حق الله في ظهورها ولا رقابها قال النواوى استدل به ابو حنيفة على وجوب الزكوٰة في الخيل ۱۲۔

الاهذه الآية الفاذة الجامعة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة
شرا يره رواه مسلم وعن ابی ذران النبی صلی الله عليه وسلم قال ما من رجل يكون
له ابل او بقر او غنم لا يؤدی حقها الا اتی بها يوم القيامة اعظم ما تكون واسمنه تطؤه
باخفافها وتنطحه بقرونها كلما جازت اخراها ردت عليه اولاها حتى يقضى بين الناس
متفق عليه وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من آتاه الله
مالا فلم يؤد زكوته مثل له ماله يوم القيامة شجاعا اقرع له زبيبتان يطوقه يوم القيامة
ثم يأخذ بلهزمتيه يعنی شدقيه ثم يقول انا مالك انا كنزك ثم تلا ولا يحسبن الذين
يبخلون الآية رواه البخاری وعنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم يكون كنز
احدكم يوم القيامة شجاعا اقرع يفر منه صاحبه وهو يطلبه حتى يلقمه اصابعه
رواه احمد وعن ابن مسعود عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ما من رجل لا يؤدی
زكوة ماله الا جعل الله يوم القيامة فی عنقه شجاعا ثم قرأ علينا مصداقه من كتاب الله
ولا يحسبن الذين يبخلون بما آتاهم الله من فضله الآية رواه الترمذی والنسائی
وابن ماجة وعن ابی هريرة قال بعث رسول الله صلی الله عليه وسلم عمر على
الصدقة فقيل منع ابن جميل وخالد بن الوليد والعباس فقال رسول الله صلی الله
عليه وسلم ما ينقم ابن جميل الا انه كان فقيرا فاغناه الله ورسوله واما خالد
فانكم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعه واعتده فی سبيل الله واما العباس
فهی علی ومثلها معها ثم قال يا عمر اما شعرت ان عم الرجل صنو ابيه متفق عليه وعنه
قال لما توفی النبی صلی الله عليه وسلم واستخلف ابو بكر بعده وكفر من كفر من العرب
قال عمر بن الخطاب لابی بكر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلی الله عليه وسلم
امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فمن قال لا اله الا الله عصم منی
ماله ونفسه الا بحقه وحسابه على الله فقال ابو بكر والله لاقاتلن من فرق بين الصلوٰة والزكوٰة

فان الزكوٰة حق المال واللّٰه لو منعونی عناقاً[1] کانوا یؤدونها الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لقاتلتهم علی منعها قال عمر فواللّٰه ما هو الا رأیت ان اللّٰه شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انه الحق متفق علیه وعن ابن عباس قال لما نزلت هذه الاٰیة والذین[2] یکنزون الذهب والفضة کبر ذٰلك علی المسلمین فقال عمر انا افرج عنکم فانطلق فقال یا نبی اللّٰه انه کبر علی اصحابك هذه الاٰیة فقال ان اللّٰه لم یفرض الزکوٰة الا لیطیب ما بقی من اموالکم وانما فرض المواریث وذکر کلمة لتکون لمن بعدکم فقال فکبر عمر ثم قال له الا اخبرك بخیر ما یکنز المرء المرأة الصالحة اذا نظر الیها سرته واذا امرها اطاعته واذا غاب عنها حفظته رواه ابوداؤد وعن جریر بن عبد اللّٰه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا

---

[1] قوله عناقاً ولیس فی الفصلان والحملان والعجاجیل صدقة عند ابی حنیفة الا ان یکون معها کبار وهذا اٰخر اقواله وهو قول محمد وفی القهستانی عن التحفة الصحیح قولهما وحدیث ابی بکر لا یعارضه لان اخذ العناق لا یستلزم الاخذ من الصغار لان ظاهر ما قدمنا فی حدیث المرتدین فی صدقة الغنم ان العناق یقال علی الجذعة والثنیة ولو مجازاً فارجع الیه فیجب الحمل علیه دفعاً للتعارض ولو سلم جاز اخذها بطریق القیمة لا انها هی نفس الواجب ونحن نقول به او هو علی طریق المبالغة لا التحقیق یدل علیه ان فی الروایة الاخری عقالا مکان العناق هذا حاصل ما فی الهدایة ورد المحتار وفتح القدیر ۱۲۔

[2] قوله والذین یکنزون الحق الوعید الشدید بکنز الذهب والفضة وترك انفاقها فی سبیل اللّٰه من غیر فصل بین الحلی وغیره وکل مال لم تؤد زکوٰته فهو کنز بالحدیث الذی روینا فکان تارك اداء الزکوٰة منه کانزاً فیدخل تحت الوعید ولا یلحق الوعید الا بترك الواجب وقول النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ادوا زکوٰة اموالکم طیبة بها انفسکم من غیر فصل بین مال ومال ولان الحلی مال فاضل عن الحاجة الاصلیة اذ الاعداد للتجمل والتزین دلیل الفضل عن الحاجة الاصلیة فکان

اتاكم المصدق فليصدر عنكم وهو عنكم راض رواه مسلم وعنه قال جاء ناس يعني من الاعراب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ان ناسا من المصدقين يأتوننا فيظلمونا فقال ارضوا مصدقيكم قالوا يا رسول الله وان ظلمونا[1] قال ارضوا مصدقيكم وان ظلمتم رواه ابوداؤد وعن جابر بن عتيك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيأتيكم ركيب مبغضون فاذا جاؤكم فرحبوا بهم وخلوا بينهم وبين ما يبتغون فان عدلوا فلانفسهم وان ظلموا فعليهم وارضوهم فان تمام زكوتكم رضاهم وليدعوا لكم رواه ابوداؤد وعن بشير بن الخصاصية قال قلنا ان اهل الصدقة يعتدون علينا أفنكتم[2] من اموالنا بقدر ما يعتدون قال لا رواه ابوداؤد وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا تؤخذ صدقاتهم الا في دورهم رواه ابوداؤد وعن عبد الله بن ابي اوفى قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اتاه قوم بصدقتهم قال اللهم[3] صل على ال فلان فاتاه ابي

نعمة لحصول التنعم به فيلزمه شكرها باخراج جزء منها للفقراء قاله في البدائع ١٢۔

[1] قوله وان ظلمونا في الاشباه والنظائر في الفن الثالث الفسق لا يمنع اهلية الشهادة والقضاء والامرة والسلطنة والامامة والولاية في مال الولد والتولية على الاوقاف ولا تحل توليته كما كتبناه في الشرح واذا فسق لا ينعزل وانما يستحقه بمعنى انه يجب عزله او يحسن عزله انتهى وقال النووي في شرح مسلم بخلافه لعل انعزال الساعي مذهب الشافعي كانعزال القاضي عنده بالفسق وظاهر الحديث حجة عليه

[2] قوله أفنكتم وفي الاشباه والنظائر في فن الالغاز مع الحموي اي رجل يستحب له اخفاؤها فقل الخائف من الظلمة لئلا يعلموا كثرة ماله يعني فيأخذونها فيضعونها في غير اهلها فالسر افضل ذكرها ابن وهبان في شرحه لمنظومته ولم يعزها الى احد من ائمتنا ١٢

[3] قوله اللهم صل على ال فلان قال صاحب رد المحتار في الجزء الخامس في مسائل شتى ناقلا

بصدقتہ فقال اللھم صل علی ال ابی اوفی متفق علیہ وفی روایۃ اذا اتی الرجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصدقتہ قال اللھم صل علیہ وعن ابی حمید الساعدی قال استعمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من الازد یقال لہ ابن اللتبیۃ علی الصدقۃ فلما قدم قال ھذا لکم وھذا اھدی لی فخطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ و اثنی علیہ ثم قال اما بعد فانی استعمل رجالا منکم علی امور مما ولانی اللہ فیأتی احدھم فیقول ھذا لکم وھذہ ھدیۃ اھدیت لی فھلا[1] جلس فی بیت ابیہ او بیت امہ فینظر أیھدی لہ ام لا والذی نفسی بیدہ لا یأخذ احد منہ شیأ الاجاء بہ یوم القیامۃ یحملہ علی رقبتہ ان کان بعیرا لہ رغاء او بقرا لہ خوار او شاۃ تیعر ثم رفع یدیہ حتی رأینا عفرۃ ابطیہ ثم قال اللھم ھل بلغت اللھم ھل بلغت متفق علیہ قال الخطابی وفی قولہ ھلا جلس فی بیت امہ او ابیہ فینظر أیھدی الیہ ام لا دلیل[2] علی ان کل امر یتذرع بہ الی محظور

عن المستصفی وحدیث صلی اللہ علی ال ابی اوفی الصلوٰۃ حقہ فلہ ان یصلی علی غیرہ ابتداء اما الغیر فلا انتہی وفی غنیۃ الفتاوی فان قلت قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم صل علی ال ابی اوفی یدل علی جواز استعمالھا فی غیرہ قلت انہ مما خص بہ النبی علیہ السلام بدلیل ان السلف لم یستعملوھا مطلقا کذا فی فصول الحواشی لاصول الشاشی ۱۲۔

[1] قولہ فھلا جلس قال صاحب رد المحتار فی الجزء الرابع فی کتاب القضاء تعلیل النبی صلی اللہ علیہ وسلم دلیل علی تحریم الھدیۃ التی سببھا الولایۃ فتح ۱۲

[2] قولہ دلیل قال فی المرقات وما قالہ فی الکلیۃ الاولی فھو موافق لمذھبنا ومذھب الشافعی لان من القواعد المقررۃ ان للوسائل حکم المقاصد فوسیلۃ الطاعۃ طاعۃ ووسیلۃ المعصیۃ معصیۃ واما ما قالہ فی المشکات من الکلیۃ الثانیۃ فانما یلیق بمذھب من منع الحیل الموصلۃ الی الخروج عن الربا وغیرہ کمالک وابوحنیفۃ والشافعی وغیرھما ممن یری اباحۃ الحیل لا ینظرون

فهو محظور هكذا فی شرح السنة وقال علی القاری ان کل عقد توسط فی معاملة لخرجها عن المعاملة المؤدية الی الربا جائز وعن عدی بن عميرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من استعملناه منکم علی عمل فکتمنا مخیطا فما فوقه کان غلولا یأتی به یوم القیامة رواه مسلم وعن رافع بن خدیج قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم العامل علی الصدقة بالحق کالغازی فی سبیل الله حتی یرجع الی بیته رواه ابوداؤد والترمذی وفی روایة للترمذی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان من السنة شهرا تؤدون فیه زکوة اموالکم فما حدث بعد ذلك فلا زکوٰة فیه حتی یجیئ رأس الشهر[1] وعن

الی هذا الدخیل لان النبی صلی الله علیه وسلم علم عامله علی خیبر وقد قال له انه یشتری صاع تمر جید بصاعی ردیٔ حیلة تخرجه عن الربا وهی ان یبیع الردیٔ بدراهم ویشتری بها الجید فتستفاد منه الکلیة الثانیة التی فی هذا الکتاب وتنتقض بها الکلیة الثانیة التی قالها فی المشکوٰة

[1] قوله حتی یجیئ رأس الشهر وقال فی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق رواه الترمذی وهذا یقتضی ان تجب الزکوة فی الحادث عند مجیئ رأس السنة انتهی وقال سبط ابن الجوزی رواه الترمذی بمعناه وقیل انه موقوف علی عثمان وقال السکاکی ایضا رواه الترمذی وجزم بذلك ثم اعلم ان مذهبنا فی هذا الباب هو قول عثمان وابن عباس والحسن البصری والثوری والحسن بن صالح قاله العلامة العینی فی شرح الهدایة وفی التعلیق الممجد وقال الشافعی واحمد لا یضم لحدیث من استفاد مالا فلا زکوة علیه حتی یحول علیه الحول اخرجه الترمذی وغیره وقال اصحابنا هو حدیث ضعیف انتهی قلت لان الترمذی قال وعبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف فی الحدیث ضعفه احمد بن حنبل وعلی بن المدینی وغیرهما من اهل الحدیث وهو کثیر الغلط وفی التعلیق الممجد وعلی تسلیم ثبوته فعمومه لیس مرادا بالاتفاق علی خروج الارباح والاولاد فعللنا بالمجانسة نقلنا انما اخرج الاولاد والارباح للمجانسة لا للتولد فیجب ان یخرج المستفاد اذا کان من جنسا

علی ان العباس سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقتہ قبل ان تحل فرخص لہ فی ذلک رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی وعن طاؤس قال قال معاذ لاھل الیمن ائتونی بعرض ثیاب خمیص او لبیس فی الصدقۃ مکان الشعیر[1] والذرۃ اھون علیکم وخیر لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ رواہ البخاری فی صحیحہ تعلیقا وتعلیقہ صحیح ورواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ نحوہ وفی روایۃ للبخاری عن ثمامۃ ان انسا حدثہ ان ابابکر رضی اللہ عنہ کتب لہ التی امر اللہ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن بلغت صدقتہ بنت مخاض ولیست عندہ وعندہ بنت لبون فانہا تقبل منہ ویعطیہ المصدق عشرین درھما او شاتین فان لم یکن عندہ بنت مخاض علی وجہہا وعندہ ابن لبون[2] فانہ یقبل منہ ولیس معہ شئ وقد احتج

وھو ادفع للحرج علی اصحاب الحرف الذین یجدون کل یوم درھما فاکثر واقل فان فی اعتبار الحول لکل مستفاد حرجا عظیما وھو مدفوع بالنص کذا قررہ ابن الھمام وغیرہ انتھی ویمکن تاویل الحدیث ان المراد من استفاد مالا ولم یکن لہ مال غیر ھذا بقدر النصاب فلا زکوۃ علیہ حتی یحول علیہ الحول۔

[1] قولہ مکان الشعیر احتج بہ اصحابنا فی جواز دفع القیم فی الزکوات ولھذا قال ابن رشید وافق البخاری فی ھذہ المسئلۃ الحنفیۃ مع کثرۃ مخالفتہ لھم لکن قادہ الی ذلک الدلیل ثم اعلم ان الاصل فی ھذا الباب ان دفع القیمۃ فی الزکوۃ جائزۃ عندنا وکذا فی الکفارۃ وصدقۃ الفطر والعشر والخراج والنذر وھو قول عمر وابنہ عبد اللہ وابن مسعود وابن عباس ومعاذ وطاؤس وقال الثوری یجوز اخراج العروض فی الزکوۃ اذا کانت بقیمتہا وھو مذھب البخاری واحدی الروایتین عن احمد ولو اعطی عرضا عن ذھب وفضۃ قال اشھب یجزئہ وقال الطرطوشی ھذا قول بین فی جواز اخراج القیم فی الزکوۃ عمدۃ القاری ملخصا ۱۲۔

[2] قولہ عندہ ابن لبون ھذا الحدیث حجۃ لنا لان ابن لبون لا مدخل لہ فی الزکوۃ الا بطریق

بہا من یری تعلق الزکوٰۃ بالذمۃ۔

باب مایجب فیہ الزکوٰۃ

وقول اللہ عزوجل یاایہا الذین اٰمنوا انفقوا من طیبٰت[1] ماکسبتم ومما[2] اخرجنا لکم من الارض وقولہ واٰتوا[3] حقہ یوم حصادہ وقولہ والذین[4] یکنزون الذھب والفضۃ

القیمۃ لان الذکر لایجوز فی الابل الابالقیمۃ ولذلک احتج بہ البخاری ایضا فی جواز اخذ القیم مع شدۃ مخالفتہ للحنفیۃ قالہ فی عمدۃ القاری ۱۲۔

[1] قولہ من طیبات ماکسبتم قال فی التفسیرات الاحمدیۃ وقد صرح صاحب المدارک ان فی قولہ تعالٰی من طیبات ماکسبتم دلیل وجوب الزکوٰۃ فی اموال التجارۃ ۱۲

[2] قولہ مما اخرجنا لکم من الارض وصرح الامام الزاھد ان فی قولہ تعالٰی ومما اخرجنا لکم من الارض دلیل تجوب العشر وفی کلام باقی المفسرین ان ما اخرجنا ھو الحبۃ والثمار والمعادن وغیرھا فحینئذ یتناول الاٰیۃ عشر الخارج وخمس المعادن جمیعا قالہ فی التفسیرات الاحمدیۃ وفی عمدۃ القاری وقال بعض اصحابنا حجۃ ابی حنیفۃ فیما ذھب الیہ عموم قولہ تعالٰی یاایہا الذین اٰمنوا انفقوا من طیبات ماکسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض وقولہ تعالٰی واٰتوا حقہ یوم حصادہ والاحادیث التی تعلقت بہا اھل المقالۃ الاولی اخبار اٰحاد فلا تقبل فی مقابلۃ الکتاب ۱۲

[3] قولہ واٰتوا قال صاحب المدارک وھو حجۃ ابی حنیفۃ رحمہ اللہ فی تعمیم العشر ویسمی ھذا زکوٰۃ الخارج فی الفقہ وبیان للمسئلۃ ان عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ فی کل ما اخرجتہ الارض یجب الزکوٰۃ الا الحطب والقصب والحشیش ولکن فرق بین ما سقی بسیح اوسقتہ السماء وبین ما سقی بغرب اودالیۃ فان الواجب فی الاول العشر وفی الثانی نصفہ لکثرۃ المؤنۃ فیہ وقلتہا فی الاول ولم یشترط بقاءہ سنۃ ولا بلوغہ خمسۃ اوسق عندہ کذا فی التفسیرات الاحمدیۃ ۱۲۔ [4] قولہ والذین یکنزون الذھب

ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون عن عبداللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت[1] السماء والعیون او کان عثریا العشر وما سقی بالنضح نصف العشر رواہ البخاری وعن جابر بن عبداللہ یذکر انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت الانہار والغیم العشور وفیما سقی بالسانیۃ نصف العشر رواہ مسلم وعن معاذ بن جبل قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن وامرنی ان آخذ مما سقت السماء وما سقی بعلا العشر وما سقی بالدوالی نصف العشر رواہ ابن ماجۃ والطحاوی وروی ابوداؤد نحوہ وعن ابراھیم قال فی کل شئی اخرجت الارض الصدقۃ رواہ الطحاوی وعن[2] خصیف

والفضۃ ھذا یدل علی ان الزکوٰۃ فی الذھب والفضۃ واجبۃ لانہ رتب الوعید الشدید علی تارکہا ولا یکون ذلک الا فی الواجب وظنی ان الآیۃ عامۃ فی حق الرجال والنساء وان کان المذکورۃ فیہا صفۃ المذکر فتکون دلیلا علی وجوب الزکوٰۃ فی الحلی للنساء ولعل الجباہ والجنوب والظھور فی حقہن مواضع الحلی منہن فیکون حجۃ علی الشافعی رحمہ اللہ فیما ذھب الیہ فی عدم وجوب الزکوٰۃ فی الحلی وقد ذکر فی شرح الاصول لابن الحاجب ان العام المسوق للمدح والذم للعموم عندنا خلافا للشافعی رحمہ اللہ ولھذا لم یوجب الزکوٰۃ فی حلی النساء مع ان قولہ تعالی والذین یکنزون الذھب والفضۃ الآیۃ عام مسوق للذم علی مانع الزکوٰۃ ھذا حاصل ما فی التفسیرات الاحمدیۃ ۱۲

[1] قولہ فیما سقت الخ العشر یجب عند الشافعی فیما تنبتہ الارض اذا کان قوتا وعندنا فیما تنبتہ الارض قوتا کان اولا کالقثاء والبطیخ والرمان ھذا الحدیث ظاہر فی عموم المقتات وغیرھا کذا فی المرقات ۱۲۔

[2] قولہ وعن الخ ھذہ الاحادیث کلہا مطلقۃ ولیس فیہا فصل وبظاہرھا اخذ ابوحنیفۃ رضی اللہ عنہ

عن مجاهد قال سألته عن زكوٰة الطعام فقال فيما قل منه اوكثر العشر اونصف العشر
رواه الطحاوي وروى ابن ابي شيبة وعبد الرزاق عن عمر بن عبد العزيز وعن مجاهد
وعن ابراهيم النخعي نحوه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

لانه صلى الله عليه وسلم لم يقيد فيه مقدارا فدل على وجوب الزكوٰة فى كل ما يخرج من الارض قل او
كثر فان قلت هذا الحديث مجمل يفسره قوله صلى الله عليه وسلم ليس فيما دون خمسة اوسق
صدقة قلت لا نسلم انه مجمل فان المجمل ما لا يعرف المراد بصيغته لا بالتأمل ولا بغيره وهذا
الحديث عام فان كلمة ما من الفاظ العموم فان قلت سلمنا انه عام ولكن الحديث المذكور خصص
قلت اجراء العام على عمومه اولى من التخصيص لان فيه اخراج بعض ما تناوله العام ان يكون مرادا
ولو صلح هذا الحديث ان يكون مخصصا او مفسرا لحديث الباب لصلح حديث ماعز ان يكون مخصصا
او مفسرا لحديث انيس فى الاقرار بالزنا وقد رويتم انتم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه رد ماعزا
عند ما جاء فاقر عنده بالزنا اربع مرات ثم رجمه بعد ذلك ورويتم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لانيس اغد على امرأة هذا فان اعترفت فارجمها فجعلتم هذا دليلا على ان الاعتبار بالاقرار
بالزنا مرة واحدة لان ذلك ظاهر قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فان اعترفت فارجمها ولم
تجعلوا حديث ماعز المفسر قاضيا على حديث انيس هذا المجمل فيكون الاعتراف المذكور فى حديث
انيس المجمل هو الاعتراف المذكور فى حديث ماعز المفسر فاذا كنتم قد فعلتموه هذا فيما ذكرنا
فما تنكرون على من فعل فى احاديث الزكوات ما وصفنا بل حديث انيس اولى ان يكون معطوفا
على حديث ماعز لانه ذكر فيه الاعتراف واقراره مرة واحدة ليس هو اعترافا بالزنا الذى
يوجب الحد عليه فى قول مخالفكم وحديث معاذ وابن عمر وجابر فى الزكوٰة انما فيه ذكروا ايجابها فيما
سقى بكذا وفيما سقى بكذا فذلك اولى ان يكون مضادا لما فيه ذكر الاوساق من حديث انيس
لحديث ماعز وقد حمل حديث معاذ وجابر وابن عمر على ما ذكرنا وذهب من معناه الى ما وصفنا

ليس على المسلم صدقة فى عبده ولا فى فرسه وفى رواية قال ليس فى عبده صدقة الا صدقة الفطر متفق عليه وقال فى التعليق الممجد لا خلاف انه ليس فى رقاب العبد صدقة الا ان يشتروا للتجارة وقال فى الدر المختار ولا شئ فى خيل سائمة عندهما وعليه الفتوى خانية وغيرها انتهى وفى رد المحتار قال الطحاوى هذا احب القولين الينا ورجحه القاضى ابو زيد فى الاسرار وفى الينابيع وعليه الفتوى وفى الجواهر والفتوى على قولهما وفى الكافى هو المختار للفتوى وتبعه الزيلعى والبزازى تبعا للخلاصة وفى الخانية قالوا الفتوى على قولهما تصحيح العلامة قاسم قلت وبه جزم فى الكنز انتهى فى فتاوى قاضيخان قالوا الفتوى على قولهما كذا فى فتح القدير وقال فى العالمگيرية لا شئ فى الخيل وهذا عندهما وهو المختار للفتوى الا ان تكون للتجارة كذا فى الكافى وعن انس ان ابابكر

ابراهيم النخعى ومجاهد فحينئذ يحمل قوله صلى الله عليه وسلم على ان المراد بالصدقة هى الزكوٰة وهى زكوٰة التجارة بقرينة عطفها على زكوٰة الابل والورق اذ الواجب فى العروض والنقود واحد وهو الزكوٰة وكانوا يتبايعون بالاوساق وقيمة خمسة اوساق كانت مأتى درهم فى ذٰلك الوقت غالبا فادير الحكم على ذٰلك وقول ابى حنيفة مذهب ابراهيم النخعى ومجاهد وحماد وزفر وعمر بن عبد العزيز ذكره ابو عمر وهو مروى عن ابن عباس وهو قول داؤد واصحابه فيما لا يوسق وحكاه يحيى بن ادم بسند جيد عن عطاء ما اخرجته الارض فيه العشر او نصف العشر وقاله ايضا حفص بن غياث عن اشعث عن الحكم وعن ابى بردة فى الرطبة صدقة وقال بعضهم فى دستجة من بقل والنظر الصحيح ايضا يدل على ذٰلك وذٰلك انا رأينا الزكوات تجب فى الاموال والمواشى فى مقدار منها معلوم بعد وقت معلوم وهو الحول فكانت تلك الاشياء تجب بمقدار معلوم ووقت معلوم ثم رأينا ما تخرج الارض يؤخذ منه الزكوٰة فى وقت ما تخرج ولا ينتظر به وقت فلما سقط ان يكون له وقت يجب فيه الزكوٰة بحلوله سقط ان يكون له مقدار يجب الزكوٰة فيه ببلوغه فيكون

كتب له هذا الكتاب لما وجهه الى البحرين بسم الله الرحمن الرحيم هذه فريضة الصدقة التى فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين والتى امر الله بها رسوله فمن سئلها من المسلمين على وجهها فليعطها ومن سئل فوقها فلا يعط[1] فى اربع وعشرين من الابل فما دونها من الغنم من كل خمس شاة فاذا بلغت خمسا وعشرين الى خمس وثلاثين ففيها بنت مخاض انثى فاذا بلغت ستا وثلاثين الى خمس واربعين ففيها بنت لبون انثى فاذا بلغت ستا واربعين الى ستين ففيها حقة طروقة الجمل فاذا بلغت واحدة وستين الى خمس وسبعين ففيها جذعة فاذا بلغت ستا وسبعين الى تسعين ففيها بنتا لبون فاذا بلغت احدى وتسعين الى عشرين ومائة ففيها حقتان طروقتا الجمل رواه البخارى وروى[2] ابوداؤد فى المراسيل والطحاوى فى مشكله واسحق بن راهويه فى مسنده عن عمرو بن حزم ان النبى صلى الله عليه وسلم كتبه لجده فقرأته فكان فيه

حكم المقدار والميقات فى هذا سواء اذا سقط احدهما سقط الأخر كما انا فى الاموال التى ذكرنا سواء لما ثبت احدهما ثبت الأخر فهذا هو النظر وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى هذا حاصل ما فى عمدة القارى وشرح معانى الأثار وقال فى رد المحتار قول الامام هو الصحيح كما فى التحفة ۱۲۔

[1] قوله فلا يعط وقال فى المرقات لا دلالة فيه اكثر ما اذا طلب منه اكثر مما عليه لا يعطى الزائد بل يعطى الواجب وهذا صريح فى بقاء ولايتهما وان فسقا بطلب غير الواجب ۱۲۔

[2] وقوله وروى ابوداؤد الخ وقال العلامة العينى اما الذى استدل به الشافعى فنحن قد عملنا به لانا قد اوجبنا فى الاربعين بنت لبون فان الواجب فى الاربعين ما هو الواجب فى ست وثلاثين وكذالك اوجبنا فى خمسين حقة وهذا الحديث لا يتعرض لنفى الواجب عما دونه وانما هو عمل بمفهوم النص فنحن عملنا بالنصين وهو اعرض عن العمل بما رويناه ۱۲۔

ذکرمایخرج من فرائض الابل فقص الحدیث الی ان تبلغ عشرین و مائۃ فاذا
کانت اکثرمن عشرین ومائۃ فانہ یعاد الی اول فریضۃ الابل وماکان اقل من
خمس وعشرین ففیہ الغنم فی کل خمس ذود شاۃ وروی النسائی فی الدیات
نحوہ وفی روایۃ لابن ابی شیبۃ عن علی رضی اللہ عنہ قال اذا زادت الابل
علی عشرین ومائۃ یستقبل بہا الفریضۃ وفی روایۃ لہ عن ابراھیم مثلہ وعن
حماد بن سلمۃ قال قلت لقیس بن سعد اکتب لی کتاب ابی بکر بن محمد بن عمرو بن
حزم فکتبہ لی فی ورقۃ ثم جاء بہا واخبرنی انہ اخذہ من کتاب ابی بکر بن محمد بن عمرو
ابن حزم واخبرنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتبہ لجدہ عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ
فی ذکرما تخرج من فرائض الابل فکان فیہ انہا اذا بلغت تسعین ففیہا حقتان الی
ان تبلغ عشرین ومائۃ فاذا کانت اکثرمن ذٰلك ففی کل خمسین حقۃ فما فضل فانہ
یعاد الی اول فریضۃ الابل فما کانت اقل من خمس وعشرین ففیہ الغنم فی کل
خمس ذود شاۃ رواہ الطحاوی فی شرح معانی الاثار وعن عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ انہ قال فی فرائض الابل اذا زادت علی تسعین ففیہا حقتان الی عشرین
ومائۃ فاذا بلغت العشرین ومائۃ استقبلت الفریضۃ بالغنم فی کل خمس شاۃ فاذا
بلغت خمسا وعشرین ففرائض الابل فاذا کثرت الابل ففی کل خمسین حقۃ
رواہ الطحاوی وروی محمد فی الآثار عنہ نحوہ وفی روایۃ البخاری ومن لم یکن
معہ الا اربع من الابل فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا فاذا بلغت خمسا ففیہا
شاۃ ومن بلغت عندہ من الابل صدقۃ الجذعۃ ولیست عندہ جذعۃ
وعندہ حقۃ فانہا تقبل منہ الحقۃ ویجعل معہا شاتین[1] ان استیسرتا لہ او

---

[1] قولہ شاتین ان استیسرتا لہ او عشرین درھما فیہ دلیل علی جواز اداء القیم فی الزکوٰۃ ثم اعتبر

عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الحقة وعنده الجذعة فانها تقبل منه الجذعة ويعطيه المصدق عشرين درهما اوشاتين ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الا بنت لبون فانها تقبل منه بنت لبون ويعطي شاتين اوعشرين درهما ومن بلغت صدقته بنت لبون وعنده حقة فانها تقبل منه الحقة ويعطيه المصدق عشرين درهما اوشاتين ومن بلغت صدقته بنت لبون وليست عنده وعنده بنت مخاض فانها تقبل منه بنت مخاض ويعطي معها عشرين درهما اوشاتين ومن بلغت صدقته بنت مخاض وليست عنده وعنده بنت لبون فانها تقبل منه ويعطيه المصدق عشرين درهما اوشاتين فان لم تكن عنده بنت مخاض على وجهها وعنده[1] ابن لبون فانه يقبل منه وليس معه شئ وفي صدقة الغنم في سائمتها اذا كانت اربعين الى عشرين ومائة شاة فاذا زادت على عشرين ومائة الى مائتين ففيها شاتان فاذا زادت على مائتين الى ثلثمائة ففيها ثلاث شياه فاذا زادت على ثلث مائة ففي كل مائة شاة فاذا كانت سائمة الرجل ناقصة من اربعين شاة واحدة فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها ولا تخرج في الصدقة هرمة ولا

مابين القيمتين في الرد والاسترداد اى شئ كان لان القيمة يتفاوت باختلاف الرخص والغلاء وتقدير العشرين في الحديث ليس بلازم لانه كان بحسب الغالب في ذلك الزمان لا انه تقدير شرعي وكيف ذلك وربما يؤدي الى الاضرار بالفقراء اوالاجحاف بارباب الاموال هذا حاصل مافي السندهي والبناية والعناية وعمدة القاري ١٢ـ

[1] قوله وعنده ابن لبون حجة لنا لان ابن لبون لامدخل له في الزكوة الا بطريق القيمة لان الذكر لايجوز في الابل الا بالقيمة ولذلك احتج به البخاري ايضا في جواز اخذ القيم مع شدة مخالفته للحنفية قاله في عمدة القاري ولهذا قال في الدر المختار ولا تجزئ ذكور الابل الا بالقيمة للاناث ١٢ـ

ذات عوار ولا تيس الا ما شاء المصدق ولا يجمع[1] بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية الصدقة وما كان من خليطين[2] فانهما يتراجعان بينهما بالسوية وفی الرقة ربع العشر فان لم تكن الا تسعين ومائة فليس فيها شئ الا ان يشاء ربها وفی رواية للبخاری ومسلم عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولیس ما فی دون خمس اواق من الورق صدقة ولیس فیما دون خمس ذود من الابل صدقة وعن علی قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قد عفوت عن الخیل والرقیق فہاتوا صدقة الرقة من کل اربعین درھما درھم ولیس فی تسعین ومائة شئ فاذا بلغت مائتین ففیہا خمسة دراھم رواہ الترمذی وابو داؤد وروی البیہقی عنہ نحوہ وقال ابن حزم صحیح مسند وفی روایة للدارمی ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کتب مع عمرو بن حزم الی شرحبیل بن عبد کلال ونعیم بن عبد کلال ان فی کل خمس اواق من الورق خمسة

---

[1] قوله ولا یجمع بین متفرق الخ کذا فی فتاوی قاضیخان وعالمگیریہ ۱۲

[2] قوله وما کان من خلیطین الخ وفی المرقات اما الرجوع علی مذهب ابی حنیفة وهو القائل بان لا تاثیر للخلطة فی حکم الصدقة والمعتبر هو الملک مثلا فالشافعی نقل ان یأخذ الساعی شاتین من جملة مائة وعشرین شائعة بین رجلین اثلاثا قبل قسمتها الاغنام فالمأخوذ من صاحب الثلثین شاة وثلث وواجبه فی الثمانین شاة والمأخوذ من صاحب الثلث ثلثا شاة وواجبه فی اربعین شاة فصاحب الثلثین یرجع بالسویة علی صاحبه بثلث شاة حتی ترجع حصته من ثمانین شاة الی تسع وسبعین وحصة صاحبه من اربعین الی تسع وثلاثین انتهی وفی العٰلمگیریة نحوه واما علی مذهب الشافعی نقل ان یکون لاحد الخلیطین خلطة الجوار ثلاثون بقرا وللاخر اربعون واخذ الساعی تبیعا من صاحب الثلثین ومسنة من صاحب الاربعین فیرجع الاول باربعة اسباع تبیع علی الثانی ویرجع الثانی بثلاثة اسباع المسنة علی الاول کذا فی المرقات ۱۲۔

دراھم فما زاد[1] ففی کل اربعین درھما درھم و روی البیھقی مثلہ وقال بجود الاسناد ورواہ جماعۃ الحفاظ موصولا حسنا وروی البیھقی عن احمد بن حنبل انہ قال ارجوان یکون صحیحا وفی روایۃ للنسائی وابن حبان والحاکم وفی کل خمس اواق من الورق خمسۃ دراھم وما زاد ففی کل اربعین درھما درھم ولیس فیما دون خمس اواق شئی وعن انس قال ولانی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ الصدقات فامرنی ان اخذ من کل عشرین دینارا نصف دینار وما زاد فبلغ اربعۃ دنانیر ففیہ درھم وان اخذ من کل مائتی درھم خمسۃ دراھم فما زاد فبلغ اربعین درھما ففیہ درھم رواہ ابو عبید القاسم بن سلام فی کتاب الاموال وفی احکام عبد الحق عن عبد اللہ ومحمد ابنی ابی بکر بن عمرو بن حزم عن ابیھما عن جدھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کتب ھذا الکتاب لعمرو بن حزم حین امرہ علی الیمن وفیہ الزکوٰۃ لیس فیھا صدقۃ حتی تبلغ مأتی درھم فاذا بلغت مأتی درھم ففیھا خمسۃ دراھم وما زاد ففی کل اربعین درھما درھم ولیس فیما دون الاربعین صدقۃ وعن الحسن البصری قال کتب عمر رضی اللہ عنہ الی ابی موسی فما زاد علی المأتین ففی کل اربعین درھما درھم رواہ ابن ابی شیبۃ ورواہ الطحاوی فی احکام القراٰن من وجہ اٰخر عن انس عن عمر نحوہ وعن محمد الباقر مرفوعا قال اذا بلغت خمس اواقی ففیھا خمسۃ دراھم وفی کل اربعین درھما درھم رواہ ابن ابی شیبۃ بسند صحیح[2] وفی روایۃ لابی داؤد وفی الغنم فی کل اربعین شاۃ شاۃ الی عشرین ومائۃ فان زادت واحدۃ فشاتان

---

[1] قولہ فما زاد الخ وفی عمدۃ القاری قال صاحب التمھید وھو قول ابن المسیب والحسن ومکحول وعطاء وطاؤس وعمرو بن دینار والزھری وبہ یقول ابو حنیفۃ والاوزاعی وذکر الخطابی الشعبی معھم ۱۲

[2] قولہ بسند صحیح قال العلامۃ العینی والعجب من النووی معروفتہ علی ھذہ الاحادیث الصحیحۃ کیف یقول ولابی حنیفۃ حدیث ضعیف ویذکر الحدیث المتکلم فیہ ولا یذکر غیرہ من الاحادیث الصحیحۃ ۱۲ –

الی مائتین فان زادت فثلاث شیاہ الی ثلثمائۃ فاذا زادت علی ثلثمائۃ ففی کل مائۃ شاۃ فان لم یکن الا تسع وثلاثون فلیس علیك فیها شیٔ وفی البقر فی کل ثلاثین تبیع وفی الاربعین مسنۃ ولیس علی العوامل شیٔ وقال فی الدر المختار وفیما زاد علی الاربعین بحسابہ فی ظاہر الروایۃ عن الامام وعنہ لاشیٔ فیما زاد الی ستین ففیها ضعف مافی ثلاثین وهو قولهما والثلاثۃ وعلیہ الفتوی بحر عن الینابیع و تصحیح القدوری انتهی وفی المحیط وهو اوفق الروایات عن ابی حنیفۃ وفی جوامع الفقہ وهو المختار قالہ العلامۃ العینی فی البنایۃ وقال فی عمدۃ الرعایۃ وروی عنہ انہ لاشیٔ فی الزیادۃ الی ان تبلغ الی ستین وهو قولهما وعلیہ الفتوی کما فی النهر والبحر والدر المختار وغیرها وعن معاذ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما وجهہ الی الیمن امرہ ان یأخذ من البقر من کل ثلاثین تبیعا او تبیعۃ ومن کل اربعین مسنۃ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی والدارمی وعن طاؤس ان معاذ بن جبل اتی بوقص البقر فقال لم یأمرنی فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشیٔ رواہ الدارقطنی والشافعی وقال الوقص ما لم یبلغ الفریضۃ وعن بهز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی کل ابل سائمۃ[1] من کل اربعین ابنۃ لبون رواہ النسائی وابوداؤد والحاکم وقال صحیح الاسناد وعن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی العوامل صدقۃ رواہ الدارقطنی وصححہ ابن القطان وعن طاؤس عن معاذ انہ کان لایأخذ من البقر العوامل

---

[1] قولہ سائمۃ وفی عمدۃ القاری وقد ورد تقیید السوم وهو مفهوم الصفۃ والمطلق یحمل علی المقید اذا کانا فی حادثۃ واحدۃ والصفۃ اذا قرنت بالاسم العلم تنزل منزلۃ العلۃ لایجاب الحکم ۱۲۔

صدقۃ رواہ ابن ابی شیبۃ وعن مغیرۃ بن ابراھیم ومجاھد قالا لیس فی البقر العوامل صدقۃ رواہ ابن ابی شیبۃ وعن جابر رضی اللہ عنہ قال لا یؤخذ من البقر التی یحرث علیھا من الزکوۃ شیئ رواہ الدارقطنی[1] وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحھا جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس[2] متفق علیہ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعتدی فی الصدقۃ کمانعھا رواہ ابوداؤد والترمذی وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الخرص[3] وقال ارأیتم ان ھلک التمر أیحب احدکم ان یأکل مال اخیہ بالباطل رواہ الطحاوی وعن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اخذ من العسل

---

[1] قولہ رواہ الدارقطنی کذا فی عمدۃ القاری ۱۲۔

[2] قولہ وفی الرکاز الخمس وقال الشیخ ابن الھمام الرکاز یعم المعدن والکنز علی ماحققناہ فکان ایجابا فیھما ولا یتوھم عدم ارادۃ المعدن بسبب عطفہ علیہ بعد افادۃ انہ جبار ای ھدر لا شیئ فیہ والا لتناقض فان الحکم المعلق بالمعدن لیس ھو المعلق بہ فی ضمن الرکاز لیختلف بالسلب والایجاب اذ المراد بہ ان اھلاکہ او الھلاک بہ للاجیر الحافر لہ غیر مضمون لا انہ لا شیئ فیہ نفسہ والا لم یجب شیئ اصلا وھو خلاف المتفق علیہ اذ الخلاف انما ھو فی کمیتہ لا فی اصلہ وکما ان ھذا ھو المراد فی البئر والعجماء فحاصلہ انہ اثبت للمعدن بخصوصہ حکما فنص علی خصوص اسمہ ثم اثبت لہ حکما اٰخر مع غیرہ فعبر باسم الذی یعمھا یثبت فیھما فانہ علق الحکم اعنی وجوب الخمس بما یسمی رکازا فما کان من افرادہ وجب فیہ ۱۲۔

[3] قولہ نھی عن الخرص الخ الخرص ثابت عند الشافعی وعندنا لا عبرۃ بالخرص لھذا الحدیث ولافضائہ الی الربوا والاحادیث الواردۃ فیہ کانت قبل تحریم الربا وحدیث جابر الطویل فی الصحیح صریح بان تحریم الربا کان فی حجۃ الوداع اخذتہ من المرقات ۱۲۔

العشر رواه ابن ماجة وروى ابوداؤد والترمذي نحوه ولم يتكلم ابوداؤد عليه فاقل
حاله ان يكون حسنا[1] وهو حجة وعن زينب امرأة عبد الله قالت خطبنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال يا معشر النساء تصدقن ولو من حليكن فانكن اكثر اهل جهنم
يوم القيامة رواه الترمذي قال ميرك ورجاله موثقون وعن عمرو بن شعيب
عن ابيه عن جده ان امرأة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعها ابنة لها
وفي يد ابنتها مسكتان غليظتان من ذهب فقال لها أتعطين زكوة هذا قالت
لا قال ايسرك ان يسورك الله بهما يوم القيامة سوارين من نار قال فخلعتهما فالقتهما
الى النبي صلى الله عليه وسلم قالت هما لله ولرسوله رواه ابوداؤد قال ابن القطان
في كتابه اسناده صحيح وقال الحافظ المنذري اسناده لا مقال فيه وقال العلامة العيني
هذا اسناد[2] يقوم به الحجة ان شاء الله تعالى وعن عبد الله بن شداد بن الهاد
انه قال دخلنا على عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فقالت دخل على رسول الله
صلى الله عليه وسلم فرآى في يدي فتخات من ورق فقال ما هذا يا عائشة فقلت
صنعتهن أتزين لك يا رسول الله قال أتؤدين زكوتهن قلت لا او ما شاء الله قال
هو حسبك من النار رواه ابوداؤد واخرجه الحاكم في مستدركه وقال صحيح على

---

[1] قوله حسنا في الجوهر النقي عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان هلالا جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم بعشور نحل له الحديث قلت حسنه ابن عبد البر في الاستذكار ۱۲۔

[2] قوله هذا اسناد يقوم الخ قال في المرقات وتضعيف الترمذي وقوله لا يصح في هذا الباب مؤول والا لخطاء قال المنذري لعل الترمذي قصد الطريقين اللذين ذكرهما والا فطريق ابي داؤد لا مقال فيها وقال ابن القطان بعد تصحيحه لحديث ابي داؤد وانما ضعف الترمذي هذا الحديث لان عنده فيه ضعيفين ابن لهيعة والمثنى بن الصباح انتهى ۱۲۔

شرط الشيخين ولم يخرجاه وعن ام سلمة قالت كنت البس اوضاحا من ذهب فقلت يارسول الله اكنز هو فقال ما بلغ ان تؤدى زكوته فزكى فليس بكنز رواه مالك وابوداؤد واخرجه الحاكم فى مستدركه وقال صحيح على شرط البخارى ولم يخرجه وعن سمرة بن جندب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمرنا ان نخرج الصدقة من الذى نعد للبيع رواه ابوداؤد۔

باب صدقة الفطر

وقول الله عز وجل قد افلح من تزكى[1] وذكر اسم ربه فصلى عن عبدالله ابن ثعلبة قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس قبل يوم الفطر بيوم او يومين فقال ادّوا صاعا من بر او قمح بين اثنين او صاعا من تمر او شعير عن كل حر وعبد رواه عبد الرزاق وقال الشيخ ابن الهمام هذا اسند صحيح وروى ابوداؤد نحوه وعن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر صارخا ببطن مكة ينادى ان صدقة الفطر حق واجب على كل مسلم رواه الحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه بهذه الالفاظ وعن ابن عمر قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بصدقة الفطر عن الصغير والكبير والحر والعبد ممن تمونون رواه الدارقطنى وعن ابن المبارك عن ابن لهيعة[2] عن عبيد الله

---

[1] قوله من تزكى وقال فى الخازن هو صدقة الفطر روى عن ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه فى قوله قد افلح من تزكى قال اعطى صدقة الفطر كذا فى الترغيب والترهيب ۱۲۔

[2] قوله ابن لهيعة قال العلامة العينى وحديث ابن لهيعة يصلح للمتابعة سيما رواية ابن المبارك عنه ولم يتركه احد ۱۲۔

ابن ابی جعفر عن الاعرج عن ابی هریرة قال کان یخرج صدقة الفطر عن کل انسان یعول من صغیر وکبیر حرا وعبد ولو کان نصرانیا[1] مدین من قمح او صاعا من تمر رواه الطحاوی فی مشکله وعن ابن عباس قال یخرج الرجل الزکوة الفطر عن کل مملوک له وان کان یهودیا او نصرانیا رواه عبد الرزاق فی مصنفه وفی روایة للبخاری ومسلم وامر بها ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوٰة وفی روایة للبخاری عن ابن عمر وکانوا یعطون قبل الفطر بیوم او یومین وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا صدقة الا عن ظهر غنی رواه احمد فی مسنده وذکره البخاری فی صحیحه تعلیقا فی کتاب الوصایا وتعلیقاته المجزومة لها حکم الصحة ورواه مرة مسندا بغیر هذا اللفظ وعن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث صارخا بمکة صاح ان صدقة الفطر حق واجب مدان من قمح[2] او صاع من شعیر

---

[1] قوله نصرانیا قال الثوری وابو حنیفة واصحابه علیه ان یؤدی صدقة الفطر عن عبده الکافر وهو قول عطاء ومجاهد وسعید بن جبیر وعمر بن عبد العزیز والنخعی وروی ذلک عن ابی هریرة وابن عمر رضی الله تعالی عنهم واحتجوا فی ذلک بما ثبت فی الصحیح حدیث لیس علی المسلم فی عبده صدقة الا صدقة الفطر وهو بعمومه یتناول الکافر ایضا وکذا ما تقدم فی حدیث ابن عمر والخدری عن کل حر وعبد وقال ابن بزیزة ان قوله من المسلمین زیادة مضطربة من غیر شک من جهة الاسناد والمعنی لان ابن عمر راویه کان من مذهبه اخراج الزکوٰة عن العبد الکافر والراوی اذا خالف ما رواه کان تضعیفا لروایته هذا حاصل ما فی عمدة القاری والجوهر النقی ۱۲۔

[2] قوله مدان من قمح ای نصف صاع ثبت هذا التقدیر فی الحنطة عن عمر وعلی عند الطحاوی وعن ابی بکر عند البیهقی وعن ابن الزبیر وجابر وابن عباس وابن مسعود وابی هریرة عند عبد الرزاق وروییت فی ذلک ایضا احادیث مرفوعة عند ابی داؤد والدارقطنی وغیرهما

او تمر رواه الحاكم فی المستدرك وصححه وروی البزار نحوه وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی اللہ علیه وسلم بعث منادیا ینادی فی فجاج مکة الا ان صدقة الفطر واجبة علی کل مسلم وفیه مدان من قمح رواه الترمذی وقال حسن غریب فیه سالم بن نوح قال صاحب التنقیح هو صدوق روی له مسلم فی صحیحه و قال ابو زرعة صدوق ثقة ووثقه ابن حبان وروی الدارقطنی نحوه وفیه علی بن صالح قال صاحب التنقیح ولا نعلم احدا ضعفه لکنه غیر مشهور الحال وقیل هو مکی معروف وهو احد العباد وکنیته ابو الحسن وعن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنهما قالت کنا نؤدی زکوة الفطر علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مدین من قمح بالمد الذی تقتات به رواه احمد فی مسنده وفیه ابن لهیعة وقال صاحب التنقیح وحدیثه یصلح للمتابعة سیما اذا کان من روایة امام مثل ابن المبارك عنه وعن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فرض زکوة الفطر مدین من حنطة رواه ابو داؤد فی مراسیله وروی الطحاوی عنه نحوه وقال فی التنقیح اسناده صحیح کالشمس وکونه مرسلا لا یضر فانه مرسل سعید ومراسیله حجة و فی روایة لابی داؤد عن ابن عباس قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم زکوة الفطر طهرة[له] الصیام من اللغو والرفث وطعمة للمساکین۔

وسند بعضها ضعیف کما فصله الزیلعی فی تخریج احادیث الهدایة لکن لا یضر ذلك بعد ما ثبت عن اکابر الصحابة علی وفقه واما التقدیر بالصاع فی التمر والشعیر فثابت من عدة احادیث مخرجة فی کتب السنن وغیرها من الصحاح قاله فی عمدة الرعایة ۱۲۔

[له] قوله طهرة الصیام من اللغو والرفث قال ابن الملك وهذا لان الحسنات یذهبن السیأت تمسك به من لم یوجب الفطرة علی الاطفال لانهم اذا لم یلزمهم الصیام لم یلزم طهرته والاکثرون علی ایجابها

باب من لا تحل له الصدقة

وقول الله عز وجل خذ من اموالہم صدقة تطہرہم[1] وقوله او مسكينا ذا متربة عن انس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بتمرة في الطريق فقال لولا اني اخاف ان تكون من الصدقة لاكلتها متفق عليه وعن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتي بطعام سأل عنه أهدية ام صدقة فان قيل صدقة قال لاصحابه كلوا ولم يأكل وان قيل هدية ضرب بيده فاكل معهم متفق عليه وعنه قال اخذ الحسن بن علي تمرة من تمر الصدقة فجعلها في فيه فقال النبي صلى الله عليه وسلم كخ كخ ليطرحها ثم قال اما شعرت انا لا نأكل[2] الصدقة متفق عليه وعن عبد المطلب بن ربيعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذه الصدقات

عليهم ولعلهم نظروا الى ان علة الايجاب مركبة من الطهرة والنفعة رعاية لجانب المساكين وذهب الشافعي مع هذا ايضا الى ان شرط وجوبها ان يملك ما يفضل عن قوت يومه لنفسه وعياله لاستواء الغني والفقير في كونها طهرة اقول كما انه شرط ما ذكر شرطنا النصاب لما تقدم من الادلة جمعا بين الاحاديث ما امكن كذا في المرقات ۱۲ ـ

[1] قوله تطہرہم قال علي القاري فهي كغسالة الاوساخ ۱۲ ـ

[2] قوله انا لا نأكل الصدقة لذلك قال في الدر المختار ولا يصرف الى بني هاشم حيث نقله عن ظاهر المذهب اطلاق المنع وقول العيني والهاشمي يجوز له دفع زكاته لمثله صوابه لا يجوز نهر انتهى وقال في شرح النقاية قال الطحاوي وعن ابي حنيفة ان الصدقات كلها جائزة على بني هاشم والحرمة كانت في عهده عليه السلام لوصول الخمس اليهم فلما سقط ذلك بموته صلى الله عليه وسلم حلت لهم الصدقة قال وبه نأخذ ۱۲ ـ

انما هي اوساخ الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لآل محمد رواه مسلم وعن عائشة قالت كان في بريرة ثلاث سنن احدى السنن انها اعتقت فخيرت في زوجها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الولاء لمن اعتق ودخل رسول الله صلى الله عليه وسلم والبرمة تفور بلحم فقرب اليه خبز وادم من ادم البيت فقال ألم ار برمة فيها لحم قالوا بلى ولكن ذلك لحم تصدق به على بريرة وانت لا تأكل الصدقة قال هو عليها صدقة ولنا هدية رواه مسلم ورواه البخاري مقطعا وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل الهدية ويثيب عليها رواه البخاري وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو دعيت الى كراع لاجبت ولو اهدى الى ذراع لقبلت رواه البخاري وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس المسكين الذي يطوف على الناس ترده اللقمة واللقمتان والتمرة والتمرتان ولكن المسكين الذي لا يجد[1] غنى يغنيه ولا يفطن به فيتصدق عليه ولا يقوم فيسأل الناس متفق عليه وعن ابي رافع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث رجلا من بني مخزوم على الصدقة فقال لابي رافع اصحبني كيما تصيب منها فقال لا حتى آتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسأله فانطلق الى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله فقال ان الصدقة لا تحل لنا وان مولى القوم من انفسهم رواه الترمذي وابو داود والنسائي وعن حبشي بن جنادة

---

[1] قوله لا يجد غنى اي شيأ وما لا يغنيه اي عن غيره ويكفيه وفيه حجة لما ذهب اليه ابو حنيفة ومالك ومن تبعهما من ان المسكين هو الذي لا يملك شيأ فهو اسوأ حالا من الفقير لانه يملك ما لا يكفيه قاله علي القاري في المرقات حاصله ان مصرف الزكوة الفقير اي من له ما دون النصاب والمسكين اي من لا شئ له على المذهب وقيل على العكس والاول اصح وعن الشافعي ان الفقير اسوأ حالا من المسكين الدر المختار ورد المحتار ملتقط منهما ۱۲۔

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سأل من غیر فقر[1] فانما یأکل الجمر رواہ الطحاوی وفی روایۃ للترمذی وابی داؤد والدارمی واحمد والنسائی وابن ماجۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل[2] الصدقۃ لغنی وعن عبید اللہ بن عدی بن الخیار قال اخبرنی رجلان انہما اتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی حجۃ الوداع وھو یقسم الصدقۃ فسألاہ منہا فرفع فینا النظر وخفضہ فرآنا جلدین فقال ان شئتما[3] اعطیتکما ولا حظ فیہا لغنی ولا لقوی مکتسب رواہ ابوداؤد والنسائی وعن

[1] قولہ من غیر فقر وقال الطحاوی فھذا حبشی قد حکی ھذا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوافق ما حکی من ذلک ما حکاہ الحنفیۃ من ان المسألۃ انما تحل بالفقر ۱۲۔

[2] قولہ لا تحل الصدقۃ لغنی لذلک قال فی شرح النقایہ لا یدفع الزکوٰۃ علی اغنیاء الغزاۃ والحجاج عندنا وجوز مالک والشافعی دفعہا الی اغنیاء الغزاۃ لما فی سنن ابی داؤد ابن ماجۃ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل الصدقۃ لغنی الا لخمسۃ العامل علیہا ورجل اشتراھا بمالہ اوغارم اوغاز فی سبیل اللہ ومسکین تُصُدق بہا علیہ فاھدیہا لغنی ولنا ما فی ابی داؤد والترمذی من حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحل الصدقۃ لغنی الخ رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ انتہی وقال ابن الھمام قیل لم یثبت ھذا الحدیث یعنی حدیث عطاء بن یسار ولو ثبت لم یقو قوۃ ترجح حدیث معاذ فانہ رواہ اصحاب الکتب الستۃ مع قرینہ من الحدیث الاخر یعنی قولہ لا تحل الصدقۃ لغنی ولو قوی قوتہ ترجح حدیث معاذ بانہ مانع وما رواہ مبیح ۱۲۔

[3] قولہ ان شئتما الخ وفی المرقات لا تحل الزکوٰۃ لمن اعضاؤہ صحیحۃ وھو قوی یقدر علی الاکتساب بقدر ما یکفیہ وعیالہ وبہ قال الشافعی والحنفیۃ علی انہ ان لم یکن لہ نصاب حلت لہ الصدقۃ وقال الشیخ ابن الھمام والجواب ان الحدیث دل علی ان المراد حرمۃ سؤالہا لقولہ وان شئتما اعطیتکما

زياد بن الحارث الصدائی يقول امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم على قومي فقلت يا رسول الله اعطني من صدقاتهم ففعل وكتب لي بذلك كتابا فاتاه رجل فقال يا رسول الله اعطني من الصدقة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عزوجل لم يرض بحكم نبي ولا غيره في الصدقات حتى حكم فيها هو من السماء فجزأها ثمانية اجزاء فان كنت من تلك الاجزاء اعطيتك منها رواه الطحاوي وروى ابو داؤد نحوه وعن ابن عباس في قوله تعالى انما الصدقات للفقراء والمساكين الآية قال في اى صنف وضعته اجزأك رواه البيهقي وروى ابن ابي شيبة عن عمر نحوه وعن ابي سعيد الخدري قال اعوزنا مرة فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال النبي صلى الله عليه وسلم من استعف اعفه الله ومن استغنى اغناه الله ومن سألنا اعطيناه قال قلت فلا استعف فيعفني الله ولا استغني فيغنيني الله قال فوالله ما كان الا ايام حتى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

فلو كان الاخذ محرما غير مسقط عن صاحب المال لم يفعله انتهى وقال السندي هذا يدل على انه لو ادى احد اليهما يحل لهما اخذه ويجزئ عنه والا لم يصح له ان يؤدى اليهما بمشيئتهما انتهى وقال الطحاوي فالحجة للحنفية عليه في ذلك ان قوله ان شئتما اعطيتكما ولا حظ فيها لغني اى ان غناكما يخفى على فان كنتما غنيين فلا حظ لكما فيها وان شئتما اعطيتكما لاني لم اعلم بغناكما فمباح لي اعطاؤكما وحرام عليكما اخذ ما اعطيتكما ان كنتما تعلمان من حقيقة اموركما في الغنى خلاف ما ارى من ظاهركما الذي استدللت به على فقركما فهذا معنى قوله ان شئتما اعطيتكما ولا حظ فيها لغني واما قوله ولا لقوي مكتسب فذلك على انه لا حظ فيها للقوي المكتسب من جميع الجهات التي يجب الحظ فيها ١٢۔

[1] قوله امرني الخ وقال الطحاوي فهذا الصدائي قد امره رسول الله صلى الله عليه وسلم على قومه ومحال ان يكون امره وبه زمانة ثم قد سأله من صدقة قومه وهي زكوتهم فاعطاه منها ولم يمنعه منه لصحة بدنه ثم سأله الرجل الآخر بعد ذلك فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم

قسم زبیبا فارسل الینا منه ثم قسم شعیرا فارسل الینا منه ثم سالت علینا الدنیا فغرقتنا الا من عصم اللّٰہ رواہ الطحاوی وعن ابن عباس ان معاذا قال بعثنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال انک تأتی قوما من اھل الکتاب فادعھم الی شھادۃ ان لا الہ الا اللّٰہ وانی رسول اللّٰہ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلمھم ان اللّٰہ افترض علیھم خمس صلوات فی کل یوم ولیلۃ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلمھم ان اللّٰہ افترض علیھم صدقۃ تؤخذ من اغنیاءھم فترد فی فقراءھم فان ھم اطاعوا لذلک فایاک وکرائم اموالھم واتق دعوۃ المظلوم متفق علیہ وعن زید بن اسلم قال شرب عمر بن الخطاب لبنا فاعجبہ فسأل الذی سقاہ من این ھذا اللبن فاخبرہ انہ ورد علی ماء قد سماہ فاذا نعم من نعم الصدقۃ وھم یسقون فحلبوا من البانھا فجعلتہ فی سقائی فھو ھذا فادخل عمر یدہ فاستقاءہ رواہ مالک والبیھقی فی شعب الایمان

باب من لا تحل له المسئلة ومن تحل له

عن قبیصۃ بن مخارق قال تحملت حمالۃ فاتیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

ان کنت من الاجزاء الذین جزأ اللّٰہ عزوجل الصدقۃ فیھم اعطیتک منھا فرد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بذلک حکم الصدقات الی ما ردھا اللّٰہ عزوجل الیہ بقولہ انما الصدقات للفقراء والمساکین الآیۃ فکان من وقع علیہ اسم صنف من تلک الاصناف فھو من اھل الصدقۃ الذین جعلھا اللّٰہ عزوجل لھم فی کتابہ ورسولہ فی سنتہ زمنا کان او صحیحا ۱۲

ہ قولہ من سألنا اعطیناہ وقال الطحاوی فھذا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول من سألنا اعطیناہ ویخاطب بذلک اصحابہ واکثرھم صحیح لازمانۃ بہ الا انہ فقیر فلم یمنعھم منھا لصحتھم

اسأله فیها فقال اقم حتی تأتینا الصدقة فنأمر لك بها ثم قال یا قبیصة ان المسئلة لا تحل الا لاحد ثلاثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسئلة حتی یصیبها ثم یمسك ورجل اصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسئلة حتی یصیب قواما من عیش او قال سدادا من عیش ورجل اصابته فاقة حتی یقوم ثلاثة من ذوی الحجا من قومه لقد اصابت فلانا فاقة فحلت له المسئلة حتی یصیب[1] قواما من عیش او قال سدادا من عیش فما سواهن من المسئلة یا قبیصة سحت یأکلها صاحبها سحتا رواه مسلم وعن حبشی ابن جنادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان المسئلة[2] لا تحل لغنی ولا لذی مرة سوی الا لذی فقر مدقع او غرم مفظع ومن سأل الناس لیثری به ماله کان خموشا فی وجهه یوم القیامة ورضفا یأکله من جهنم فمن شاء فلیقل ومن شاء فلیکثر رواه الترمذی وعن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المسائل

فقد دل ذلك علی ما ذکرنا وفضل من استعف ولم یسأل علی من سأل فلم یسأله ابو سعید رضی الله عنه ولو سأله لاعطاه اذ قد کان یذل ذلك له ولامثاله من اصحابه ۱۲۔

[1] قوله یصیب قواما الخ وقال الطحاوی فاباح رسول الله صلی الله علیه وسلم فی هذا الحدیث لذی الحاجة ان یسأل لحاجته حتی یصیب قواما من عیش او سدادا من عیش فدل ذلك ان الصدقة لا تحرم بالصحة اذا ارادبها الذی تصدق بها علیه سد فقره وانما تحرم علیه اذا کان یرید بها غیر ذلك من التکثر ونحوه ومن یرید بها ذلك فهو ممن یطلبها لسوی المعانی الثلثة التی ذکرها رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حدیث قبیصة بن مخارق الذی ذکرنا فهو علیه سحت ۱۲۔

[2] قوله ان المسئلة لا تحل الخ وقال فی الدر المختار ولا یحل ان یسأل شیأ من القوت من له قوت یومه بالفعل او بالقوة کالصحیح المکتسب ۱۲

کدوح یکدح بها الرجل وجهه فمن شاء ابقی علی وجهه ومن شاء ترکه الا ان یسأل الرجل
ذا سلطان او فی امر لا یجد منه بدا رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وعن ابن الفراسی
ان الفراسی قال قلت لرسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اسأل یا رسول اللّٰه فقال النبی
صلی اللّٰه علیه وسلم لا وان کنت لابد فسل الصالحین رواه ابوداؤد والنسائی وعن
الزبیر بن العوام قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لان یأخذ احدکم حبله فیأتی
بحزمة حطب علی ظهره فیبیعها فیکف اللّٰه بها وجهه خیر له من ان یسأل الناس
اعطوه او منعوه رواه البخاری وعن انس ان رجلا من الانصار اتی النبی صلی اللّٰه
علیه وسلم یسأله فقال اما فی بیتك شیٔ فقال بلی حلس نلبس بعضه ونبسط بعضه
وقعب نشرب فیه من الماء قال ائتنی بهما فاتاه بهما فاخذهما رسول اللّٰه صلی اللّٰه
علیه وسلم بیده وقال من یشتری هذین قال رجل انا اٰخذهما بدرهم قال من
یزید علی درهم مرتین او ثلاثا قال رجل انا اٰخذهما بدرهمین فاعطاهما ایاه فاخذ
الدرهمین فاعطاهما الانصاری وقال اشتر باحدهما طعاما فانبذه الی اهلك واشتر
بالاٰخر قدوما فأتنی به فاتاه به فشد فیه رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عودا
بیده ثم قال اذهب فاحتطب وبع ولا ارینك خمسة عشر یوما فذهب الرجل
یحتطب ویبیع فجاءه وقد اصاب عشرة دراهم فاشتری ببعضها ثوبا
و ببعضها طعاما فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم هذا خیر لك من ان تجیئ
المسألة نکتة فی وجهك یوم القیامة ان المسألة لا تصلح الا لثلاثة لذی فقر مدقع
او لذی غرم مفظع او لذی دم موجع رواه ابوداؤد وروی ابن ماجة الی قوله یوم القیامة
وعن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من سأل الناس اموالهم تکثرا
فانما یسأل جمرا فلیستقل او یستکثر رواه مسلم وعن عبد اللّٰه بن عمر قال قال
رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم مایزال الرجل یسأل الناس حتی یأتی یوم القیامة

ليس فى وجهه مزعة لحم متفق عليه وعن معاوية قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه
وسلم لا تلحفوا فى المسئلة فواللّٰه لا يسألنى احد منكم شيأ فتخرج له مسئلته منى شيأ وانا له
كاره فيبارك له فيما اعطيته رواه مسلم وعن ابن مسعود قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه
عليه وسلم من اصابته فاقة فانزلها بالناس لم تسد فاقته ومن انزلها باللّٰه اوشك
اللّٰه له بالغناء اما بموت عاجل او غنى اجل رواه ابوداؤد والترمذى وعن ثوبان
قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم من يكفل لى ان لا يسأل الناس شيأ فاتكفل له
بالجنة فقال ثوبان انا فكان لا يسأل احدا شيأ رواه ابوداؤد والنسائى وعن ابى ذر
قال دعانى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وهو يشترط علىّ ان لا تسأل الناس شيأ قلت
نعم قال ولا سوطك ان سقط منك حتى تنزل اليه فتأخذه رواه احمد وعن
على انه سمع يوم عرفة رجلا يسأل الناس فقال أفى هذا اليوم وفى هذا المكان تسأل
من غير اللّٰه فخفقه بالدرة رواه رزين وعن عمر قال تعلمن ايها الناس ان الطمع
فقر وان الاياس غنى وان المرء اذا يئس عن شئ استغنى عنه رواه رزين وعن
ابن عمر ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال وهو على المنبر وهو يذكر الصدقة
والتعفف عن المسئلة اليد العليا خير من اليد السفلى واليد العليا هى المنفقة
والسفلى هى السائلة متفق عليه وعن حكيم بن حزام قال سألت رسول اللّٰه
صلى اللّٰه عليه وسلم فاعطانى ثم سألته فاعطانى ثم قال لى يا حكيم ان هذا المال
خضر حلو فمن اخذه بسخاوة نفس بورك له فيه ومن اخذه باشراف نفس لم يبارك
له فيه وكان كالذى يأكل ولا يشبع واليد العليا خير من اليد السفلى قال حكيم فقلت
يا رسول اللّٰه والذى بعثك بالحق لا ارزأ احدا بعدك شيأ حتى افارق الدنيا متفق عليه
وعن ابى سعيد الخدرى قال ان اناسا من الانصار سألوا عن رسول اللّٰه صلى اللّٰه
عليه وسلم فاعطاهم ثم سألوه فاعطاهم حتى نفد ما عنده فقال ما يكون عندى

من خیرفلن ادخره عنکم ومن یستعف یعفه الله ومن یستغن یغنه الله ومن یتصبر یصبره الله وما اعطی احد عطاء هو خیر واوسع من الصبر متفق علیه وعن عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یعطنی العطاء فاقول اعطه افقر الیه منی فقال خذه فتموله وتصدق به فما جاءك من هذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذه ومالا فلا تتبعه نفسك متفق علیه وعن ابن الساعدی قال استعملنی عمر علی الصدقة فلما فرغت منها وادیتها الیه امر لی بعمالة فقلت انما عملت لله واجری علی الله قال خذ ما اعطیت فانی قد عملت علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فعملنی فقلت مثل قولك فقال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسأله فکل وتصدق رواه ابو داؤد وعن سهل بن الحنظلیة رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سأل الناس عن ظهر غنیً فانما یستکثر من جمر جهنم قلت یا رسول الله وما ظهر غنی قال ان یعلم ان عند اهله ما یغدیهم وما یعشیهم رواه الطحاوی وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سأل وعنده ما یغنیه فانما یستکثر من النار قال النفیلی وهو احد رواته فی موضع اخر وما الغنی الذی لا تنبغی معه المسئلة قال قدر ما یغدیه ویعشیه وقال فی موضع اخر ان یکون له شبع یوم اولیلة ویوم رواه ابو داؤد۔

له قوله ما یغدیهم وما یعشیهم فی المحیط الغنی علی ثلاثة انواع غنی یوجب الزکوة وهو ملك نصاب حولی تام وغنی یحرم الصدقة ویوجب صدقة الفطر والاضحیة وهو ملك ما یبلغ قیمة نصاب من الاموال الفاضلة عن حاجته الاصلیة وغنی یحرم السؤال دون الصدقة وهو ان یکون له قوت یومه وما یستر عورته قاله فی المرقات وقال فیه ایضا ان من ملك مائتی درهم یحرم علیه اخذ الصدقة ومن ملك قوت یومه یحرم علیه السؤال لا اخذ الصدقة ففرق بین الاخذ والسؤال ۱۲۔

باب الانفاق
و
کراهیة الامساك

وقول الله عز وجل وانفقوا من ما رزقناکم من قبل ان یأتی احدکم الموت فیقول رب لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق واکن من الصالحین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کان لی مثل احد ذهبا لسرنی ان لا یمر علی ثلاث لیال وعندی منه شئ الا شئ ارصده لدینی رواه البخاری وعن ابی ذر انه استأذن علی عثمان فاذن له وبیده عصاه فقال عثمان یا کعب ان عبد الرحمن توفی وترك مالا فما تری فیه فقال ان کان یصل فیه حق الله فلا بأس علیه فرفع ابوذر عصاه فضرب کعبا وقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما احب لو ان لی هذا الجبل ذهبا انفقه ویتقبل منی اذر خلفی منه ست اواقی انشدك بالله یا عثمان أسمعته ثلاث مرات قال نعم رواه احمد وعن عقبة بن الحرث قال صلیت وراء النبی صلی الله علیه وسلم بالمدینة العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطی رقاب الناس الی بعض حجر نسائه ففزع الناس من سرعته فخرج علیهم فرأی انهم قد عجبوا من سرعته قال ذکرت شیأ من تبر عندنا فکرهت ان یحبسنی فامرت بقسمته رواه البخاری وفی روایة له قال کنت خلفت فی البیت تبرا من الصدقة فکرهت ان ابیته وعن عائشة انها قالت کان لرسول الله صلی الله علیه وسلم عندی فی مرضه ستة دنانیر او سبعة فامرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان افرقها فشغلنی وجع نبی الله صلی الله علیه وسلم ثم سألنی عنها ما فعلت الستة او السبعة قلت لا والله لقد کان شغلنی وجعك فدعا بها ثم وضعها فی کفه فقال ما ظن نبی الله لو لقی الله عز وجل وهذه عنده رواه احمد۔

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم یصبح العباد فیہ الا ملکان ینزلان فیقول احدھما اللھم اعط منفقا خلفا ویقول الآخر اللھم اعط ممسکا تلفا متفق علیہ وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا رجل بفلاۃ من الارض فسمع صوتا فی سحابۃ اسق حدیقۃ فلان فتنحی ذٰلك السحاب فافرغ ماءہ فی حرۃ فاذا شرجۃ من تلك الشراج قد استوعبت ذٰلك الماء کلہ فتتبع الماء فاذا رجل قائم فی حدیقتہ یحول الماء بمسحاتہ فقال لہ یا عبد اللہ ما اسمك قال فلان للاسم الذی سمع فی السحابۃ فقال لہ یا عبد اللہ لم تسألنی عن اسمی فقال انی سمعت صوتا فی السحاب الذی ھذا ماءہ ویقول اسق حدیقۃ فلان لاسمك فما تصنع فیھا قال اما اذا قلت ھذا فانی انظر الی مایخرج منھا فاتصدق بثلثہ واٰکل انا وعیالی ثلثا وارد فیھا ثلثہ رواہ مسلم وعن اسماء قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفقی ولا تحصی فیحصی اللہ علیك ولا توعی فیوعی اللہ علیك ارضخی ما استطعت متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی انفق یا ابن اٰدم انفق علیك متفق علیہ وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی بلال وعندہ صبرۃ من تمر فقال ما ھذا یا بلال قال شیٔ ادخرتہ لغد فقال اما تخشی ان تری لہ غدا بخارا فی نار جھنم یوم القیامۃ انفق بلال ولا تخش من ذی العرش اقلالا رواہ البیھقی فی شعب الایمان وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن اٰدم ان تبذل الفضل خیر لك وان تمسکہ شر لك ولا تلام علی کفاف وابدأ بمن تعول[1] رواہ مسلم وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بالصدقۃ فان البلاء لا یتخطاھا رواہ رزین وعن ابی ھریرۃ قال قال

---

[1] قولہ بمن تعول وقال فی رد المحتار اعلم ان الصدقۃ تستحب بفاضل عن کفایتہ وکفایۃ من یمونہ وان تصدق بما ینقص مؤنۃ من یمونہ اثم ١٢ ـ

رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل البخيل والمتصدق كمثل رجلين عليهما جنتان من حديد قد اضطرت ايديهما الى ثديهما وتراقيهما فجعل المتصدق كلما تصدق بصدقة انبسطت عنه وجعل البخيل كلما هم بصدقة قلصت واخذت كل حلقة بمكانها متفق عليه وعن ابى الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل الذى يتصدق عند موته او يعتق كالذى يهدى اذا شبع رواه احمد والنسائى والدارمى والترمذى وصححه وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السخاء شجرة فى الجنة فمن كان سخيا اخذ بغصن منها فلم يتركه الغصن حتى يدخله الجنة والشح شجرة فى النار فمن كان شحيحا اخذ بغصن منها فلم يتركه الغصن حتى يدخله النار رواه البيهقى فى شعب الايمان وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات يوم القيامة واتقوا الشح فان الشح اهلك من كان قبلكم حملهم على ان سفكوا دماءهم واستحلوا محارمهم رواه مسلم وعن ابى ذر قال انتهيت الى النبى صلى الله عليه وسلم وهو جالس فى ظل الكعبة فلما رانى قال هم الاخسرون ورب الكعبة فقلت فداك ابى وامى من هم قال الاكثرون اموالا الا من قال هكذا وهكذا وهكذا من بين يديه ومن خلفه وعن يمينه وعن شماله وقليل ما هم متفق عليه وعن ابى هريرة انه سمع النبى صلى الله عليه وسلم يقول ان ثلاثة من بنى اسرائيل ابرص واقرع واعمى فاراد الله ان يبتليهم فبعث اليهم ملكا فاتى الابرص فقال اى شئ احب اليك قال لون حسن وجلد حسن ويذهب عنى الذى قد قذرنى الناس قال فمسحه فذهب عنه قذره واعطى لونا حسنا وجلدا حسنا قال فاى المال احب اليك قال الابل او قال البقر شك اسحاق الا ان الابرص او الاقرع قال احدهما الابل وقال الاخر البقر قال فاعطى ناقة عشراء فقال بارك الله لك فيها قال فاتى الاقرع فقال اى شئ احب اليك قال شعر حسن ويذهب عنى هذا الذى قد قذرنى الناس قال فمسحه فذهب عنه قال واعطى شعرا حسنا قال فاى المال احب اليك قال البقر

فاعطی بقرۃ حاملا قال بارک اللہ لک فیہا قال فاتی الاعمی فقال ای شئی احب الیک
قال ان یرد اللہ الی بصری فابصر بہ الناس قال فمسحہ فرد اللہ الیہ بصرہ قال فای المال
احب الیک قال الغنم فاعطی شاۃ والدا فانتج ھذان وولد ھذا فکان لھذا واد من
الابل ولھذا واد من البقر ولھذا واد من الغنم قال ثم انہ اتی الابرص فی صورتہ وھیئتہ فقال
رجل مسکین قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ ثم بک اسألک
بالذی اعطاک اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعیرا اتبلغ بہ فی سفری فقال
الحقوق کثیرۃ فقال انہ کانی اعرفک الم تکن ابرص یقذرک الناس فقیرا فاعطاک اللہ
مالا فقال انما ورثت ھذا المال کابرا عن کابر فقال لہ ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی
ما کنت قال واتی الاقرع فی صورتہ فقال لہ مثل ما قال لھذا ورد علیہ مثل ما رد علی
ھذا فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاعمی فی صورتہ وھیئتہ
فقال رجل مسکین وابن سبیل انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ
ثم بک اسألک بالذی رد علیک بصرک شاۃ اتبلغ بہا فی سفری فقال قد کنت اعمی فرد اللہ
الی بصری فخذ ما شئت ودع ما شئت فواللہ لا اجھدک الیوم بشئی اخذتہ للہ فقال
امسک مالک فانما ابتلیتم فقد رضی عنک وسخط علی صاحبیک متفق علیہ۔

وعن مولی لعثمان قال اھدی لام سلمۃ بضعۃ من لحم وکان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یعجبہ اللحم فقالت للخادم ضعیہ فی البیت لعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یأکلہ فوضعتہ فی کوۃ البیت وجاء سائل فقام علی الباب فقال تصدقوا بارک اللہ
فیکم فقالوا بارک اللہ فیک فذھب السائل فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یا ام سلمۃ ھل عندکم شئی اطعمہ فقالت نعم قالت للخادم اذھبی فأتی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بذلک اللحم فذھبت فلم تجد فی الکوۃ الا قطعۃ مروۃ فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فان ذلک اللحم عاد مروۃ لما لم تعطوہ السائل رواہ البیہقی فی

دلائل النبوۃ وعن حارثۃ بن وھب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا فانہ یأتی علیکم زمان یمشی الرجل بصدقتہ فلایجد من یقبلھا یقول الرجل لوجئت بھا بالامس لقبلتھا فاما الیوم فلاحاجۃ لی بھا متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رجل یارسول اللہ ای الصدقۃ اعظم اجرا قال ان تصدق وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتأمل الغنی ولاتمھل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان متفق علیہ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یتصدق المرء فی حیاتہ بدرھم خیرلہ من ان یتصدق بمائۃ عند موتہ رواہ ابوداؤد وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السخی قریب من اللہ قریب من الجنۃ قریب من الناس بعید من النار والبخیل بعید من اللہ بعید من الجنۃ بعید من الناس قریب من النار ولجاھل سخی احب الی اللہ من عابد بخیل رواہ الترمذی وعن عائشۃ ان بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اینا اسرع بک لحوقا قال اطولکن یدا فاخذوا قصبۃ یذرعونھا وکانت سودۃ اطولھن یدا فعلمنا بعد انما کان طول یدھا الصدقۃ وکانت اسرعنا لحوقا بہ زینب وکانت تحب الصدقۃ رواہ البخاری وفی روایۃ مسلم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعکن لحوقابی اطولکن یدا قالت وکانت یتطاولن ایتھن اطول یدا قالت فکانت اطولنا یدا زینب لانھا کانت تعمل بیدھا وتتصدق وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان لایجتمعان فی مؤمن البخل وسوء الخلق رواہ الترمذی وعن ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایدخل الجنۃ خب ولابخیل ولا منان رواہ الترمذی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرما فی الرجل شح ھالع وجبن خالع رواہ ابوداؤد وعن ابن عباس قال قال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بشر الناس منزلا قیل نعم قال الذی یسئل باللہ ولا یعطی بہ رواہ احمد وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رجل لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی سارق فقال اللہم لک الحمد علی سارق لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی زانیۃ فقال اللہم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی غنی فقال اللہم لک الحمد علی سارق وزانیۃ وغنی فاتی فقیل لہ اما صدقتک علی سارق فلعلہ ان یستعف عن سرقتہ واما الزانیۃ فلعلہا ان تستعف عن زناہا واما الغنی فلعلہ یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ متفق علیہ ولفظہ للبخاری وعن ام بجید قالت قلت یارسول اللہ ان المسکین لیقف علی بابی حتی استحیی فلا اجد فی بیتی ما ادفع فی یدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادفعی فی یدہ ولو ظلفا محرقا رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح۔

باب فضل الصدقة

وقول اللہ عزوجل ویربی الصدقات وقولہ ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملائکۃ والکتاب والنبیین واٰتی المال[1] علی حبہ ذوی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوۃ واٰتی الزکوٰۃ وعن فاطمۃ بنت قیس قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی المال لحقا سوی الزکوۃ ثم تلا لیس البر ان تولوا وجوہکم قبل المشرق والمغرب الاٰیۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تصدق

---

[1] قولہ اٰتی المال قال فی المدارک المراد بہ نوافل الصدقات والمبار ۱۲۔

بعدل تمرة من کسب طیب ولا یقبل الله الا الطیب فان الله یتقبلها بیمینه ثم
یربیها لصاحبها کما یربی احدکم فلوه حتی تکون مثل الجبل متفق علیه وعن ابی امامة
قال قال ابو ذر یا نبی الله ارأیت الصدقة ما ذا هی قال اضعاف مضاعفة وعند الله
المزید رواه احمد وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما نقصت
صدقة من مال وما زاد الله عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله
رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من انفق زوجین من شیٔ
من الاشیاء فی سبیل الله دعی من ابواب الجنة وللجنة ابواب فمن کان من اهل الصلوٰة
دعی من باب الصلوٰة ومن کان من اهل الجهاد دعی من باب الجهاد ومن کان من
اهل الصدقة دعی من باب الصدقة ومن کان من اهل الصیام دعی من باب الریان
فقال ابو بکر ما علی من دعی من تلک الابواب من ضرورة فهل یدعی احد من تلک الابواب
کلها قال نعم وارجو ان تکون منهم متفق علیه وعن ابی ذر قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ما من عبد مسلم ینفق من کل مال له زوجین فی سبیل الله
الا استقبلته حجبة الجنة کلهم یدعوه الی ما عنده قلت وکیف ذٰلک قال ان
کانت ابلا فبعیرین وان کانت بقرة فبقرتین رواه النسائی وعن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من اصبح منکم الیوم صائما قال ابو بکر انا قال فمن تبع
منکم الیوم جنازة قال ابو بکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکینا قال ابو بکر انا قال فمن
عاد منکم الیوم مریضا قال ابو بکر انا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اجتمعن فی
امرئ الا دخل الجنة رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
یا نساء المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة متفق علیه وعن جابر وحذیفة
قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل معروف صدقة متفق علیه وعن ابی ذر
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تحقرن من المعروف شیأ ولو ان تلقی اخاک

بوجه طليق رواه مسلم وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل معروف صدقة وان من المعروف ان تلقى اخاك بوجه طلق وان تفرغ من دلوك في اناء اخيك رواه احمد والترمذي وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تبسمك في وجه اخيك صدقة وامرك بالمعروف صدقة ونهيك عن المنكر صدقة وارشادك الرجل في ارض الضلال لك صدقة ونصرك الرجل الردئ البصر لك صدقة واماطتك الحجر والشوك والعظم عن الطريق لك صدقة وافراغك من دلوك في دلو اخيك لك صدقة رواه الترمذي وعن ابي جري جابر بن سليم قال اتيت المدينة فرأيت رجلا يصدر الناس عن رأيه لا يقول شيئاً الا صدروا عنه قلت من هذا قالوا هذا رسول الله قال قلت عليك السلام يا رسول الله مرتين قال لا تقل عليك السلام عليك السلام تحية الميت قل السلام عليك قلت انت رسول الله فقال انا رسول الله الذي ان اصابك ضر فدعوته كشفه عنك وان اصابك عام سنة فدعوته انبتها لك واذا كنت بارض قفر او فلاة فضلت راحلتك فدعوته ردها عليك قلت اعهد الي قال لا تسبن احدا قال فما سببت بعده حرا ولا عبدا ولا بعيرا ولا شاة قال ولا تحقرن شيأ من المعروف وان تكلم اخاك وانت منبسط اليه وجهك ان ذلك من المعروف وارفع ازارك الى نصف الساق فان ابيت فالى الكعبين واياك واسبال الازار فانها من المخيلة وان الله لا يحب المخيلة وان امرؤ شتمك وعيرك بما يعلم فيك فلا تعيره بما تعلم فيه فانما وبال ذلك عليه رواه ابوداؤد وروى الترمذي منه حديث السلام وفي رواية فيكون لك اجر ذلك ووباله عليه وعن ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على كل مسلم صدقة قالوا فان لم يجد قال فليعمل بيديه فينفع نفسه ويتصدق قالوا فان لم يستطع او لم يفعل قال فيعين ذا الحاجة الملهوف قالوا فان لم يفعله

قال فيأمر بالخير قالوا فان لم يفعل قال فيمسك عن الشر فانه له صدقة متفق عليه ۔
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل سلامى من الناس
عليه صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس يعدل بين الاثنين صدقة ويعين الرجل
على دابته فيحمل عليها او يرفع عليها متاعه صدقة والكلمة الطيبة صدقة وكل خطوة
يخطوها الى الصلوٰة صدقة ويميط الاذى عن الطريق صدقة متفق عليه وعن عائشة
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلق كل انسان من بني اٰدم على ستين وثلثمائة
مفصل فمن كبر الله وحمد الله وهلل الله وسبح الله واستغفر الله وعزل حجرا عن
طريق الناس او شوكة او عظما او امر بمعروف او نهى عن منكر عدد تلك الستين
والثلثمائة فانه يمشي يومئذ وقد زحزح نفسه عن النار رواه مسلم وعن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مر رجل بغصن شجرة على ظهر طريق فقال
لانحين هذا عن طريق المسلمين لا يؤذيهم فادخل به الجنة متفق عليه وعنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد رأيت رجلا يتقلب في الجنة في شجرة قطعها من
ظهر الطريق كانت تؤذي الناس رواه مسلم وعن ابي برزة قال قلت يا نبي الله علمني
شيأ انتفع به قال اعزل الاذى عن طريق المسلمين رواه مسلم وعن ابي ذر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بكل تسبيحة صدقة وكل تكبيرة صدقة وكل
تحميدة صدقة وكل تهليلة صدقة وامر بالمعروف صدقة ونهي عن المنكر صدقة
وفي بضع احدكم صدقة قالوا يا رسول الله أيأتي احدنا شهوته ويكون له فيها اجر
قال أرأيتم لو وضعها في حرام اكان عليه فيه وزر فكذلك اذا وضعها في الحلال كان له
اجر رواه مسلم وعن بهيسة عن ابيها قالت قال يا رسول الله ما الشيء الذي لا يحل
منعه قال الماء قال يا نبي الله ما الشيء الذي لا يحل منعه قال الملح قال يا نبي الله
ما الشيء الذي لا يحل منعه قال ان تفعل الخير خير لك رواه ابو داؤد وعن انس

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیاکل منہ انسان اوطیر اوبہیمۃ الاکانت لہ صدقۃ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن جابر وماسرق لہ صدقۃ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیا ارضا میتۃ فلہ فیہا اجر وما اکلت العافیۃ منہ فہو لہ صدقۃ رواہ النسائی والدارمی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الصدقۃ اللقحۃ الصفی منحۃ[1] والشاۃ الصفی منحۃ تغدو باناء وتروح باخر متفق علیہ وعن البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منح منحۃ لبن او ورق اوھدی زقاقا کان لہ مثل عتق رقبۃ رواہ الترمذی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفر لامرأۃ مومسۃ مرت بکلب علی رأس رکی یلہث کاد یقتلہ العطش فنزعت خفہا فاوثقتہ بخمارہا فنزعت لہ من الماء فغفر لہا بذلک قیل ان لنا فی البہائم اجرا قال فی کل ذات کبد رطبۃ اجر متفق علیہ وعن ابن عمر وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذبت امرأۃ فی ہرۃ امسکتہا حتی ماتت من الجوع فلم تکن تطعمہا ولا ترسلہا فتاکل من خشاش الارض متفق علیہ وعن عبد اللہ بن سلام قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ جئت فلما تبینت وجہہ عرفت ان وجہہ لیس بوجہ کذاب فکان اول ما قال یا ایہا الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی

---

[1] قولہ منحۃ وقال فی البدائع ولو منحہ شاۃ حلوبا اوناقۃ حلوبا اوبقرۃ حلوبا وقال ہذہ الشاۃ لک منحۃ اوہذہ الناقۃ اوہذہ البقرۃ کان عاریۃ وجازلہ الانتفاع بلبنہا لان اللبن وان کان عینا حقیقۃ فہو معدود من المنافع عرفا وعادۃ فاعطی لہ حکم المنفعۃ کأنہ اباح لہ شرب اللبن فیجوز لہ الانتفاع بلبنہا ۱۲ س

وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعبدوا الرحمن
واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنة بسلام رواه الترمذي وابن ماجة وعن
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصدقة لتطفئ غضب الرب
وتدفع ميتة السوء رواه الترمذي وعن مرثد بن عبد الله قال حدثني بعض
اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
ان ظل المؤمن يوم القيامة صدقته رواه احمد وعن عائشة انهم ذبحوا شاة فقال
النبي صلى الله عليه وسلم مابقي منها قالت مابقي منها الا كتفها قال بقي كلها غير كتفها
رواه الترمذي وصححه وعن عبد الله بن مسعود يرفعه قال ثلاثة يحبهم الله رجل
قام من الليل يتلو كتاب الله ورجل يتصدق بصدقة بيمينه يخفيها اراه قال من
شماله ورجل كان في سرية فانهزم اصحابه فاستقبل العدو رواه الترمذي وعن
ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة يحبهم الله وثلاثة يبغضهم الله
فاما الذين يحبهم الله فرجل اتى قوما فسألهم بالله ولم يسألهم لقرابة بينه وبينهم
فمنعوه فتخلف رجل باعيانهم فاعطاه سرا لا يعلم بعطيته الا الله والذي اعطاه وقوم
ساروا ليلتهم حتى اذا كان النوم احب اليهم مما يعدل به فوضعوا رؤسهم فقام يتملقني
ويتلو اياتي ورجل كان في سرية فلقي العدو فهزموا فاقبل بصدره حتى يقتل او يفتح له
والثلاثة الذين يبغضهم الله الشيخ الزاني والفقير المختال والغني الظلوم رواه الترمذي
والنسائي وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما خلق الله الارض جعلت
تميد فخلق الجبال فقال بها عليها فاستقرت فعجبت الملائكة من شدة الجبال فقالوا
يارب هل من خلقك شئ اشد من الجبال قال نعم الحديد فقالوا يارب هل من
خلقك شئ اشد من الحديد قال نعم النار فقالوا يارب هل من خلقك شئ اشد
من النار قال نعم الماء فقالوا يارب هل من خلقك شئ اشد من الماء قال نعم الريح

فقالوا یارب هل من خلقك شیئ اشد من الریح قال نعم ابن آدم تصدق صدقة بیمینه یخفیها من شماله رواه الترمذی وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ایما مسلم کسا مسلما ثوبا علی عری کساه اللہ من خضر الجنة وایما مسلم اطعم مسلما علی جوع اطعمه اللہ من ثمار الجنة وایما مسلم سقی مسلما علی ظمأ سقاه اللہ من الرحیق المختوم رواه ابوداؤد والترمذی وعن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول ما من مسلم کسا مسلما ثوبا الا کان فی حفظ من اللہ ما دام علیه منه خرقة رواه احمد والترمذی وعن سعد بن عبادة قال یارسول اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقة افضل قال الماء فحفر بئرا وقال هذه لام سعد رواه ابوداؤد والنسائی وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من وسع علی عیاله فی نفقة یوم عاشوراء وسع اللہ علیه سائر سنته قال سفیان انا قد جربناه فوجدناه کذلك رواه رزین وروی البیهقی فی شعب الایمان عنه وعن ابی هریرة وابی سعید وجابر وضعفه قال العراقی له طرق صحح بعضها وبعضها علی شرط مسلم۔

باب افضل الصدقة

عن ابی هریرة وحکیم بن حزام قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خیر الصدقة ما کان عن ظهر غنی وابدأ بمن تعول رواه البخاری ورواه مسلم عن حکیم وحده۔ وعنه قال یارسول اللہ ای الصدقة افضل قال جهد المقل وابدأ بمن تعول رواه ابوداؤد وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم افضل الصدقة ان تشبع کبدا جائعا رواه البیهقی فی شعب الایمان وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم افضل دینار ینفقه الرجل دینار ینفقه علی عیاله ودینار ینفقه علی دابته فی سبیل اللہ ودینار ینفقه علی اصحابه فی سبیل اللہ رواه مسلم وعن

ابی ہریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال عندی دینار قال انفقہ
علی نفسک قال عندی اخر قال انفقہ علی ولدک قال عندی اخر قال انفقہ علی اھلک
قال عندی اخر قال انفقہ علی خادمک قال عندی اخر قال انت اعلم رواہ ابوداؤد
والنسائی وعن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفق المسلم
نفقۃ علی اھلہ وھو یحتسبھا کانت لہ صدقۃ متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینار انفقتہ فی سبیل اللہ ودینار انفقتہ
فی رقبۃ ودینار تصدقت بہ علی مسکین ودینار انفقتہ علی اھلک اعظمھا اجرا
الذی انفقتہ علی اھلک رواہ مسلم وعن ام سلمۃ قالت قلت یارسول اللہ ألی
اجران انفق علی بنی ابی سلمۃ انما ھم بنی فقال انفقی علیھم فلک اجر ما انفقت علیھم
متفق علیہ وعن میمونۃ بنت الحارث انھا اعتقت ولیدۃ فی زمان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو اعطیتھا
اخوالک کان اعظم لاجرک متفق علیہ وعن سلیمان بن عامر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الصدقۃ علی المسکین صدقۃ وھی علی ذی الرحم ثنتان صدقۃ
وصلۃ رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وعن انس قال
کان ابو طلحۃ اکثر الانصار بالمدینۃ مالا من نخل وکان احب اموالہ الیہ بیرحاء وکانت
مستقبلۃ المسجد وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخلھا ویشرب من ماء فیھا
طیب قال انس فلما نزلت ھذہ الأیۃ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قام ابو طلحۃ
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ ان اللہ تعالی یقول لن تنالوا
البر حتی تنفقوا مما تحبون وان احب مالی الی بیرحاء وانھا صدقۃ للہ تعالی
ارجو برھا وذخرھا عند اللہ فضعھا یارسول اللہ حیث اراک اللہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخ بخ ذلک مال رابح وقد سمعت ما قلت وانی

اری ان تجعلها فی الاقربین فقال ابوطلحة افعل یارسول الله فقسمها ابوطلحة فی اقاربه وبنی عمه متفق علیه وعن رابطة بنت عبد الله امرأة عبد الله بن مسعود وکانت امرأة صنعاء[1] ولیس لعبد الله بن مسعود مال فکانت تنفق علیه وعلی ولده منها فقالت لقد شغلتنی والله انت وولدك عن الصدقة فما استطیع ان اتصدق معکم بشیئ فقال ما احب ان لم یکن لك فی ذلك اجران تفعلی فسألت رسول الله صلی الله علیه وسلم هی وهو فقالت یارسول الله انی امرأة ذات صنعة ابیع منها ولیس لولدی ولا لزوجی شیئ فشغلونی فلا اتصدق فهل لی فیهم اجر فقال لك فی ذلك اجر ما انفقت علیهم فانفقی علیهم رواه الطحاوی وعن عائشة قالت یارسول الله ان لی جارین فالی ایهما اهدی قال الی اقربهما[2] منك بابا رواه البخاری وعن ابی ذر

---

[1] قوله امرأة صنعاء الخ وقال فی شرح معانی الآثار ففی هذا الحدیث ان تلك الصدقة مما لم یکن فیه زکوٰة ورابطة هذه هی زینب امرأة عبد الله لا نعلم ان عبد الله کانت له امرأة غیرها فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم والدلیل علی ان تلك الصدقة کانت تطوعا کما ذکرنا قولها کنت امرأة صنعاء اصنع بیدی فابیع من ذلك فانفق علی عبد الله فکان قول رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی فی هذا الحدیث وفی الحدیث الاول جوابا لسؤالها هذا وفی حدیث رابطة هذا کنت انفق من ذلك علی عبد الله وعلی ولده منی وقد اجمعوا علی انه لا یجوز للمرأة ان تنفق علی ولدها من زکاتها فلما کان ما انفقت علی ولدها لیس من الزکوٰة فکذلك ما انفقت علی زوجها لیس هو ایضا من الزکوٰة ۱۲۔

[2] قوله اقربهما منك بابا جارك من یلاصق داره دارك هذا علی رأی ابی حنیفة وقالا من یسکن فی محلتك ویجمعکم مسجد المحلة وهو استحسان وقال الشافعی الجار الی اربعین دارا من کل جانب والصحیح قول الامام کما افاده فی الدر المنتقی وصرح به العلامة قاسم وهو القیاس ومن حقوق الجار

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طبخت مرقۃ فاکثر ماؤھا وتعاھد جیرانک

رواہ مسلم وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم

بخیر الناس رجل ممسک بعنان فرسہ فی سبیل اللہ الا اخبرکم بالذی یتلوہ رجل

معتزل فی غنیمۃ لہ یؤدی حق اللہ فیھا الا اخبرکم بشر الناس رجل یسئل[1] باللہ ولا

یعطی بہ رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان لا ینسہ فی الطعام والشراب واللباس ویعاونہ فی کل ھم وغم فان یقدر علی اطعامہ فلیطعم

والا فلا یظھر اثر الطبخ من الدخان وغیرہ لانہ یصیر مغموما بہ ھذا حاصل ما فی التفسیرات

الاحمدیۃ والدر المختار ورد المحتار فی کتاب الوصایا ولھذا قال علی القاری فی المرقات ولعل وجھہ

انہ اکثر اختلاطا واظھر اطلاعا فیکون بحسن العشرۃ وظھور المودۃ اولی وقد قال تعالی وبالوالدین

احسانا وبذی القربی والیتامی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب فدل علی ان الجار الاقرب

بمزید الاحسان انسب ولیس المراد انحصار الاھداء الی الاقرب کما ھو ظاھر الحدیث ۱۲۔

[1] قولہ یسئل باللہ وفی المختارات قال ابن المبارک سأل لوجہ اللہ اولحق اللہ یعجبنی ان لا یعطیہ

شیئا لانہ عظم ما حقر اللہ محمول علی ما اذا لم یعلم ضرورتہ اقول ولیتأمل المنع مع ما ذکرہ شیخ

مشائخنا الجراحی ما عند الطبرانی بسند رجالہ رجال الصحیح عن ابی موسی رضی اللہ عنہ انہ

سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ملعون من سأل بوجہ اللہ وملعون من سئل

بوجہ اللہ ثم منع سائلہ ما لم یسأل ھجرا یعنی قبیحا ولابی داؤد والنسائی وصححہ ابن

حبان وقال الحاکم علی شرط الشیخین عن ابن عمر رضی اللہ عنھما رفعہ من یسأل اللہ بوجہ

فاعطوہ وللطبرانی ملعون من سأل بوجہ اللہ وملعون من یسئل بوجہ اللہ فیمنع سائلہ

الا ان یحمل علی السؤال من غیر الدنیا وعلی ما اذا علم عدم حاجتہ وان سؤالہ للتکثیر تأمل ھذا

حاصل ما فی الدر المختار ورد المحتار ۱۲۔

من استعاذ منكم بالله فاعيذوه ومن سأل بالله فاعطوه ومن دعاكم فاجيبوه ومن صنع اليكم معروفا فكافئوه فان لم تجد واما تكافئوه فادعوا له حتى تروا ان قد كافأتموه رواه احمد وابوداؤد والنسائي وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يسأل بوجه الله الا الجنة رواه ابوداؤد وعن ام بجيد قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ردوا السائل ولو بظلف محرق رواه مالك والنسائي وروى الترمذي وابوداؤد معناه

باب صدقة المرأة من مال الزوج

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انفقت[1] المرأة من طعام بيتها غير مفسدة كان لها اجرها بما انفقت ولزوجها اجره بما كسب وللخازن مثل ذلك لا ينقص بعضهم اجر بعض شيأ متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انفقت المرأة من كسب زوجها من غير امره فلها نصف اجره متفق عليه وعن ابي امامة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في

---

[1] قوله اذا انفقت وقال في المرقات قال محي السنة عامة العلماء على انه لا يجوز لها التصدق من مال زوجها بغير اذنه صريحا او دلالة وكذا الخادم والحديث الدال على الجواز اخرج على عادة اهل الحجاز يطلقون الامر للاهل والخادم في التصدق والانفاق عند حضور السائل ونزول الضيف انتهى كذا قال الشريف الجرجاني في حاشية المشكوٰة وقال العلامة العيني في عمدة القاري احاديث هذا الباب جاءت مختلفة كيفية الجمع بينها ان ذلك يختلف باختلاف عادات البلاد وباختلاف حال الزوج من مسامحته ورضاه بذلك او كراهته لذلك وباختلاف الحال في الشئ المنفق بين ان يكون شيأ يسيرا يتسامح به وبين ان يكون له خطر في نفس الزوج يبخل بمثله وبين ان يكون ذلك رطبا يخشى فساده ان تأخر وبين ان يكون يدخر ولا يخشى عليه الفساد ۱۲۔

الخطبة عام حجة الوداع لا تنفق امرأة شيئاً من بيت زوجها الا باذن زوجها قيل يا رسول الله ولا الطعام قال ذلك افضل اموالنا رواه الترمذی وعن سعد قال لما بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم النساء قامت امرأة جليلة كانها من نساء مضر فقالت يا نبی الله انا كل على ابائنا وابنائنا وازواجنا ما يحل لنا من اموالهم قال الرطب تأكلنه وتهدينه رواه ابوداؤد وعن عمير مولى ابی اللحم قال امرنی مولای ان اقدد لحما فجاءنی مسكين فاطعمته منه فعلم بذلك مولای فضربنی فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فدعاه فقال لم ضربته فقال يعطی طعامی بغير ان امره فقال الاجر بينكما وفی رواية قال كنت مملوكا فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم اتصدق من مال موالی بشیء قال نعم والاجر بينكما نصفان رواه مسلم وعن ابی موسى الاشعری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخازن المسلم الامين الذی يعطی ما امر به كاملا موفرا طيبة به نفسه فيدفعه الى الذی امر له به احد المتصدقين متفق عليه وعن عائشة قالت ان رجلا قال للنبی صلى الله عليه وسلم ان امی افتلتت نفسها واظنها لو تكلمت تصدقت فهل[1] لها اجران تصدقت عنها قال نعم متفق عليه وفی رواية الدارقطنی ان رجلا سأل النبی صلى الله عليه وسلم فقال كان لی ابوان ابرهما حال حياتهما فكيف لی ببرهما بعد موتهما فقال له النبی صلى الله عليه وسلم ان من البر

---

[1] قوله فهل لها اجر الخ صرح علماءنا فی باب الحج عن الغير بان للانسان ان يجعل ثواب عمله لغيره صلاةً اوصوما اوصدقة اوغيرها كذا فی الهداية وقد ثبت ما يوجب المصير الى ذلك وهو ما رواه الدارقطنی ان رجلا سأله صلى الله عليه وسلم فقال كان لی ابوان ابرهما حال حياتهما فكيف لی ببرهما بعد موتهما فقال له صلى الله عليه وسلم ان من البر بعد الموت ان تصلی لهما مع صلاتك وتصوم لهما مع صيامك هذا حاصل ما فی رد المحتار وفتح القدير ۱۲

بعد الموت ان تصلی لهما مع صلوٰتك وتصوم لهما مع صیامك۔

باب من لایعود فی الصدقة

عن عمر بن الخطاب قال حملت علی فرس فی سبیل الله فاضاعه الذی کان عنده فاردت ان اشتریه وظننت انه یبیعه برخص فسألت النبی صلی الله علیه وسلم فقال لاتشتره[1] ولاتعد[2] فی صدقتك وان اعطاکه بدرهم فان العائد فی صدقته کالکلب یعود فی قیئه وفی روایة لاتعد فی صدقتك فان العائد فی صدقته کالعائد فی قیئه متفق علیه وعن بریدة قال کنت جالسا عند النبی صلی الله علیه وسلم اذ اتته امرأة فقالت یارسول الله انی تصدقت علی امی بجاریة وانها ماتت قال وجب

---

[1] قوله لاتشتره وقال فی عمدة القاری فیه کراهة شراء الرجل صدقته لحدیث عمر رضی الله تعالی عنه وهو قول مالك والکوفیین والشافعی وسواء کانت الصدقة فرضا وتطوعا فان اشتری احد صدقته لم یفسخ بیعه واولی به التنزه عنها انتهی وقال علی القاری ذهب بعض العلماء الی ان شراء المتصدق صدقته حرام لظاهر الحدیث والاکثرون علی انها کراهة تنزیه لکون القبح فیه لغیره وهو ان المتصدق علیه ربما یسامح المتصدق فی الثمن بسبب تقدم احسانه فیکون کالعائد فی صدقته فی ذلك المقدار الذی سومح ۱۲۔

[2] قوله ولاتعد فی صدقتك والذی یفهم من صنیع البخاری انه لایفرق بین الهبة والصدقة ولیس کذلك فان الهبة یجوز الرجوع فیها علی مافیه من الخلاف والتفصیل بخلاف الصدقة فانه لایجوز الرجوع فیها مطلقا قاله العلامة العینی فی عمدة القاری فی کتاب الهبة وقال صاحب الدر المختار والصدقة کالهبة بجامع التبرع وحینئذ لاتصح غیر مقبوضة ولافی مشاع یقسم ولارجوع فیها ۱۲۔

اجرك ورد[1] ها عليك الميراث رواه مسلم وفى رواية ابن ماجة عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات وعليه صيام شهر فليطعم عنه مكان كل يوم مسكين قال فى الجوهر النقى هذا حديث صحيح وفى رواية للطحاوى عن عمرة بنت عبد الرحمن قلت لعائشة ان امى توفيت وعليها صيام رمضان أيصلح ان اقضى عنها فقالت لا ولكن تصدقى عنها مكان كل يوم على مسكين خير من صيامك قال فى عمدة القارى هذا سند صحيح وفى رواية مسلم قالت انها لم تحج قط أفاحج عنها قال نعم حجى عنها۔

كتاب الصوم

وقول الله عز وجل يا ايها الذين امنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون اياما معدودات وقوله شهر رمضان الذى انزل فيه القرآن هدى للناس وبينات من الهدى والفرقان فمن شهد منكم الشهر فليصمه عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا

---

[1] قوله ردها عليك الميراث واجمعوا ان من تصدق بصدقة ثم ورثها انها حلال له وقال ابن التين وشذت فرقة من اهل الظاهر فكرهت اخذها بالميراث وقالوا يجب صرفها الى نقير لانها صارت حقا لله تعالى وهذا تعليل فى معرض النص فلا يعقل الا ترى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اباح للمتصدق صدقته لما رجعت اليه بالميراث ومنع عمر بن الخطاب رضى الله عنه من ابتياع صدقته فثبت بهذين الحديثين اباحة الصدقة الراجعة الى المتصدق بفعل الله وكراهة الصدقة الراجعة اليه بفعل نفسه هذا حاصل ما فى عمدة القارى والمرقات وشرح معانى الآثار ۱۲۔

دخل[1] رمضان فتحت ابواب السماء وفی روایة فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب
جهنم وسلسلت الشیاطین وفی روایة فتحت ابواب الرحمة متفق علیه وعنه قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان اول لیلة من شهر رمضان صفدت
الشیاطین ومردة الجن وغلقت ابواب النار فلم یفتح منها باب وفتحت ابواب الجنة
فلم یغلق منها باب وینادی منادیا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر وللہ عتقاء من النار
وذلک کل لیلة رواہ الترمذی وابن ماجة ورواہ احمد عن رجل وعنه قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاکم رمضان شهر مبارک فرض اللہ علیکم صیامه
تفتح فیه ابواب السماء وتغلق فیه ابواب الجحیم وتغل فیه مردة الشیاطین للہ
فیه لیلة خیر من الف شهر من حرم خیرها فقد حرم رواہ احمد والنسائی وعن
انس بن مالک قال دخل رمضان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان هذا الشهر
قد حضرکم وفیه لیلة خیر من الف شهر من حرمها فقد حرم الخیر کله ولا یحرم
خیرها الا کل محروم رواہ ابن ماجة وعن سلمان الفارسی قال خطبنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اخر یوم من شعبان فقال یا ایها الناس قد
اظلکم شهر عظیم شهر مبارک شهر فیه لیلة خیر من الف شهر جعل اللہ
صیامه فریضة وقیام لیله تطوعا من تقرب فیه بخصلة من الخیر کان کمن ادی
فریضة فیما سواہ ومن ادی فریضة فیه کان کمن ادی سبعین فریضة فیما
سواہ وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر یزاد فیه

---

[1] قوله دخل رمضان قال بعضهم الصحیح ما رواہ محمد عن مجاهد ولم یحک خلافه انه کرہ ان
یقال جاء رمضان وذهب رمضان لانه اسم من اسماء اللہ تعالی وعامة المشائخ انه لا یکرہ لمجیئه
فی الاحادیث الصحیحة کذا فی رد المحتار ۱۲۔

رزق المؤمن من فطر فیه صائماً کان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وکان له
مثل اجره من غیر ان ینتقص من اجره شیئ قلنا یا رسول الله لیس کلنا نجد ما نفطر به
الصائم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یعطی الله هذا الثواب من فطر صائماً
علی مذقة لبن او تمرة او شربة من ماء ومن اشبع صائماً سقاه الله من حوضی شربة
لا یظمأ حتی یدخل الجنة وهو شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة واخره عتق من النار
ومن خفف عن مملوکه فیه غفر الله له واعتقه من النار رواه البیهقی فی شعب الایمان
وعن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الجنة ثمانیة ابواب
منها باب یسمی الریان لا یدخله الا الصائمون متفق علیه وعن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم
من ذنبه ومن قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام لیلة
القدر ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه وعنه قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم کل عمل ابن ادم یضاعف الحسنة بعشر امثالها الی سبعمائة ضعف قال
الله تعالی الا الصوم فانه لی وانا اجزی به یدع شهوته وطعامه من اجلی للصائم فرحتان
فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف[1] فم الصائم اطیب عند الله من

---

[1] قوله ولخلوف فم الصائم الخ وقال فی المرقات لا یلزم من هذه العبارة عدم ازالة الخلوف بالسواک
وغیره کما استدل الشافعی بهذا الحدیث علی ان السواک بعد الزوال مکروه لان نظیره قول الوالدة
لبول ولدی اطیب من ماء الورد عندی وهو لا یستلزم عدم غسل البول فکذا هذا وسیأتی
بسط هذه المسئلة ان شاء الله تعالی فی اثناء باب تنزیه الصوم انتهی وقال القدوری من الحنفیة
وابن العربی من المالکیة وابو عثمان الصابونی وابو بکر بن السمعانی وغیرهم من الشافعیة
جزموا کلهم بانه عبارة عن الرضی والقبول وقال القاضی وقد یجزیه الله تعالی فی الآخرة حتی

ریح المسك والصیام جنة واذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابه احد
اوقاتله فلیقل انی امرؤ صائم متفق علیه وعن عبد الله بن عمرو ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال الصیام والقرآن یشفعان للعبد یقول الصیام ای رب انی
منعته الطعام والشهوات بالنهار فشفعنی فیه ویقول القرآن منعته النوم باللیل
فشفعنی فیه فیشفعان رواه البیهقی فی شعب الایمان وعن ابن عباس قال
کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل شهر رمضان اطلق کل اسیر[1] واعطی
کل سائل رواه البیهقی فی شعب الایمان وعن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم
قال ان الجنة تزخرف لرمضان من رأس الحول الی حول قابل قال فاذا کان اول یوم
من رمضان هبت ریح تحت العرش من ورق الجنة علی الحور العین فیقلن یارب

یکون نکهته اطیب من ریح المسك وقد اختلف الشیخ تقی الدین بن الصلاح والشیخ عز الدین
ابن عبد السلام فی طیب رائحة الخلوف هل هی فی الدنیا او فی الآخرة فذهب ابن عبد السلام
الی ان ذلك فی الآخرة کما فی دم الشهید واستدل بما رواه مسلم واحمد والنسائی من طریق عطاء
عن ابی صالح اطیب عند الله یوم القیامة کذا فی عمدة القاری وقال الشیخ ابن الهمام واما المعنی
فلا یستلزم کراهة الاستیاك لانه بناء علی ان السواك یزیل الخلوف وهو غیر مسلم بل انما یزیل
اثره الظاهر علی السن من الاصفرار وهذا لان سببه خلو المعدة من الطعام والسواك لا یفید
شغلها بطعام لیرتفع السبب انتهی وقال فی عمدة القاری انما مدح النبی صلی الله تعالی علیه وسلم
الخلوف نهیا للناس عن تحرز مکالمة الصائمین بسبب الخلوف لا نهیا للصوام عن السواك
والله غنی عن وصول الرائحة الطیبة الیه فعلمنا یقینا انه لم یرد بالنهی استبقاء الرائحة
وانما اراد نهی الناس عن کراهتها ۱۲۔

[1] قوله کل اسیر ای محبوس ممن یستحق الحبس لحق الله او لحق العبد بتخلیصه منه تخلقا باخلاق الله تعالی ۱۲

اجعل لنا من عبادك ازواجا تقر بهم اعيننا وتقر اعينهم بنا رواه البيهقي في شعب الايمان

وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال يغفر لامته في اخر ليلة في رمضان قيل يا رسول الله أهي ليلة القدر قال لا ولكن العامل انما يوفى اجره اذا قضى عمله رواه احمد۔

باب رؤية الهلال

وقول الله عز وجل يسئلونك عن الاهلة قل هي مواقيت[1] للناس والحج عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصوموا حتى تروا الهلال ولا تفطروا حتى تروه فان غم عليكم فاقدروا[2] له وفي رواية قال الشهر تسع وعشرون ليلة فلا

---

[1] قوله مواقيت الخ وقال في المدارك اي معالم يوقت بها الناس مزارعهم ومتاجرهم ومحال ديونهم وصومهم وفطرهم وعدة نسائهم وايام حيضهن ومدة حملهن وغير ذلك ومعالم للحج يعرف بها وقته ۱۲۔

[2] قوله فاقدروا له وفي القنية نقل عن شمس الائمة الحلواني ان الشرط في وجوب الصوم والافطار الرؤية ولا يؤخذ فيه بقول الموقتين ثم نقل عن مجد الائمة الترجماني انه اتفق اصحاب ابي حنيفة الا النادر والشافعي انه لا اعتماد على قولهم ولا عبرة ولو عدولا وقال المازري حمل جمهور الفقهاء قوله صلى الله تعالى عليه وسلم فاقدروا له على ان المراد اكمال العدة ثلاثين كما فسره في حديث آخر ولا يجوز ان يكون المراد حساب النجوم لان الناس لو كلفوا به شاق عليهم لانه لا يعرفه الا الافراد والشارع انما يأمر الناس بما يعرفه جماهيرهم وعلى هذا مذهب جمهور فقهاء الامصار بالحجاز والعراق والشام والمغرب منهم مالك والشافعي والاوزاعي والثوري وابو حنيفة واصحابه وعامة اهل الحديث الا احمد ومن قال بقوله هذا حاصل ما في رد المحتار والدر المختار وعمدة القاري ۱۲۔

تصوموا حتى تروه فان غم عليكم فاكملوا العدة ثلاثين متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته فان غم عليكم فاكملوا عدة شعبان ثلاثين متفق عليه وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتحفظ من شعبان ما لا يتحفظ من غيره ثم يصوم لرؤية رمضان فان غم عليه عد ثلاثين يوما ثم صام رواه ابوداود وعن ابي البختري قال خرجنا للعمرة فلما نزلنا ببطن نخلة تراءينا[1] الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال بعض القوم هو ابن ليلتين فلقينا ابن عباس فقلنا انا رأينا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال بعض القوم هو ابن ليلتين فقال اى ليلة رأيتموه قلنا ليلة كذا وكذا فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مده للرؤية فهو لليلة رأيتموه وفي رواية عنه قال اهللنا رمضان ونحن بذات عرق فارسلنا رجلا الى ابن عباس يسأله فقال ابن عباس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى قد امده لرؤيته فان أغمي عليكم فاكملوا العدة رواه مسلم وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا امة امية لا نكتب ولا نحسب الشهر هكذا وهكذا وهكذا وعقد الابهام في الثالثة ثم قال الشهر هكذا وهكذا وهكذا يعني تمام ثلاثين يعني مرة تسعا وعشرين ومرة ثلاثين متفق عليه وعن ابي بكرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا عيد لا ينقصان[2] رمضان وذو الحجة

---

[1] قوله تراءينا الهلال اى اجتمعنا الرؤية الهلال لكمال ظهوره اوارى بعضنا بعضا لخفاءه لعدم علمه بمستقره دائر ه قال ابن الهمام الاشارة الى الهلال تكره لانه فعل اهل الجاهلية فيه انه يحتاج الى الاشارة عند الاراءة فتحمل الكراهة على وقت عدم الضرورة قاله في المرقات ۱۲

[2] قوله لا ينقصان قال في عمدة القارى قد يكون ايام الحج من الاغماء والنقصان مثل ما يكون في آخر رمضان بان يغمى هلال ذى القعدة ويقع فيه الغلط بزيادة يوم او نقصانه فيقع

متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتقدن[1] من احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم یوما فلیصم ذلک

عرفۃ فی الیوم الثامن او العاشر منہ فمعناہ ان اجرالواقفین بعرفۃ فی مثلہ لا ینقص عما لا غلط فیہ وقال ابن بطال قالت طائفۃ من وقف بعرفۃ بخطأ شامل لجمیع اھل الموقف فی یوم قبل یوم عرفۃ او بعدہ انہ یجزئ عنہ لانہا لا ینقصان عند اللہ من اجر المتعبدین بالاجتہاد کما لا ینقص اجر رمضان الناقص وھو قول عطاء والحسن وابی حنیفۃ والشافعی ۱۲۔

[1] قولہ لا یتقدمن من الحزای لا یصام یوم الشک ھو یوم الثلاثین من شعبان الا نفلا والتنفل فیہ احب ای افضل اتفاقا ان وافق صوما یعتادہ او صام من اٰخر شعبان ثلاثۃ فاکثر لا اقل لحدیث لا تقدموا رمضان بصوم یوم او یومین حاصلہ ان مذھبنا اباحتہ ومذھب الشافعی کراھتہ ان لم یوافق صوما لہ ومذھب احمد وجوب صومہ بنیۃ رمضان فی اصح الروایتین عنہ ذکرہ ابن الجوزی فی التحقیق والمراد من حدیث التقدم ھو التقدم بصوم رمضان حتی لا یزاد علی صوم رمضان کما زاد اھل الکتاب علی صومھم توفیقا بینہ وبین حدیث السرر سرر الشھر بفتح السین المھملۃ وکسرھا اٰخرہ کذا قال ابو عبید وجمہور اھل اللغۃ لاستترار القمر فیہ ای اختفائہ وربما کان لیلۃ او لیلتین کذا افادہ نوح فی حاشیۃ الدرر واستدل احمد بحدیث السرر علی وجوب صوم یوم الشک وھو عندنا محمول علی الاستحباب لانہ معارض بحدیث التقدم توفیقا بین الادلۃ ما امکن کما وضحہ فی الفتح ھذا وقد صرح فی الھدایۃ وشروحھا وغیرھا بان المنھی عنہ ھو التقدم علی رمضان بصوم رمضان ووجہ تخصیصہ بیوم او یومین ان صومہ عن رمضان انما یکون غالبا عند توھم النقصان فی شھر او شھرین فیصوم یوما او یومین عن رمضان علی ظن ان ذلک احتیاط لما افادہ فی الامداد والسعدیۃ وقال فی الفتح وعلیہ فلا یکرہ صوم واجب اٰخر فی یوم الشک قال وھو ظاھر کلام التحفۃ حیث قال وقد قام الدلیل علی ان الصوم فیہ عن واجب

الیوم متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری ومسلم عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ او لآخر أصمت من سرر شعبان قال لا قال فاذا افطرت فصم یومین

اخر وعن التطوع مطلقا لایکرہ فثبت ان المکروہ ماقلنا یعنی صوم رمضان وفی المحیط کان ینبغی ان لایکرہ بنیۃ واجب اخر الا انہ وصف بنوع کراھۃ احتیاطا فلایؤثر فی نقصان الثواب کالصلوٰۃ فی الارض المغصوبۃ انتہی وتوضیحہ ان فیہ تفصیلا واختلافا للعلماء فذھب داؤد الی انہ لایصح صومہ اصلا ولو وافق عادۃ لہ وذھبت طائفۃ الی انہ لایجوز ان یصام اخر یوم من شعبان تطوعا الا ان یوافق صوما کان یصومہ واخذوا بظاھر ھذا الحدیث وھو قول الشافعی واجازت طائفۃ صومہ تطوعا روی عن عائشۃ واسماء اختھا انھما کانتا تصومان یوم الشک وھو قول اللیث والاوزاعی وابی حنیفۃ واحمد واسحاق ومارواہ اصحاب السنن من حدیث العلاء بن عبدالرحمن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ مرفوعا اذا انتصف شعبان فلا تصوموا فھو منکر قالہ احمد وابن معین وقال بعضھم وضعف الحدیث الوارد فیہ وقد استدل البیھقی بحدیث المتقدم علی ضعفہ فقال الرخصۃ فی ذلک بماھو اصح من حدیث العلاء وقیل کان ابوھریرۃ یصوم فی النصف الثانی من شعبان فقال من یقول العبرۃ بما رأی ان فعلہ ھو المعتبر وقیل فعلہ یدل علی ان مارواہ منسوخ وقد روی الطحاوی مایقوی قول من ذھب الی ان الصوم فیما بعد انتصاف شعبان جائز غیر مکروہ بمارواہ من حدیث ثابت عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل الصیام بعد رمضان شعبان وایضا لما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان یکون رجل کان یصوم یوما فلیصم ذلک الیوم دل ذلک علی امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امتہ ماقد وافق عملہ وعلی ان ما بعد النصف من شعبان الی رمضان حکم صومہ حکم صوم سائر الدھر المباح صومہ فلما ثبت ھذا المعنی الذی ذکرنا دل ذلک ان النھی الذی کان من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث العلاء اذا

رواه النسائي وابوداؤد والطحاوي ايضاً وعن ام سلمة قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم شهرين متتابعين الا انه كان يصل شعبان برمضان رواه النسائي وروى ابوداؤد والترمذي وابن ماجة نحوه وفي رواية للطحاوي عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرن شعبان برمضان وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احصوا[1] هلال شعبان لرمضان

انتصف شعبان فلا تصوموا لم يكن الا على الاشفاق منه على صوام رمضان لا لمعنى غير ذلك وكذلك نأمر من كان الصوم بقرب رمضان يدخله به ضعف يمنعه من صوم رمضان ان لا يصوم حتى يصوم رمضان لان صوم رمضان اولى به من صوم ما ليس عليه صومه فهذا هو المعنى الذي ينبغي ان يحمل عليه معنى ذلك الحديث حتى لا يضاد غيره من هذه الاحاديث وايضا لما اباح رسول الله صلى الله عليه وسلم في الآثار المتواترة صوم يوم وافطار يوم من سائر الدهر دل ذلك ان صوم ما بعد النصف من شعبان مما قد دخل في اباحة النبي صلى الله عليه وسلم هذا حاصل ما في الدر المختار ورد المحتار وفتح القدير وعمدة القاري وشرح معاني الآثار وقال في الدر المختار اما حديث من صام يوم الشك فقد عصى ابا القاسم فلا اصل له انتهى كذا قال الزيلعي ثم قال ويروى موقوفا على عمار بن ياسر وهو في مثله كالمرفوع قلت وينبغي حمل نفي الاصل على نفي الرفع قال في الفتح واخرجه اصحاب السنن الاربعة وغيرهم وصححه الترمذي عن صلة بن زفر قال كنا عند عمار في اليوم الذي يشك فيه فاتي بشاة مصلية فتنحى بعض القوم فقال عمار من صام هذا اليوم فقد عصى ابا القاسم قال في الفتح وكانه فهم من الرجل المتنحي انه قصد صومه عن رمضان فلا يعارض ما مر وهذا ابعد حمله على السماع من النبي صلى الله عليه وسلم رد المحتار ملخصاً

[1] قوله احصوا الخ ينبغي ان يلتمسوا هلال شعبان ايضا في حق اتمام العدد كذا في العالمگيرية ۱۲

رواه الترمذي وعن ابن عباس قال جاء اعرابي[1] الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال انى رأيت الهلال يعنى هلال رمضان فقال أتشهد ان لا اله الا الله قال نعم قال أتشهد ان محمدا رسول الله قال نعم قال يا بلال اذن فى الناس ان يصوموا غدا[2] رواه ابوداؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي وصححه الحاكم وذكر البيهقي انه جاء من طرق موصولا ومن طرق مرسلا وان كانت طرق الاتصال صحيحة وعن ابن عمر قال تراءى الناس الهلال فاخبرت رسول الله صلى الله عليه وسلم انى رأيته[3] فصام وامر الناس بصيامه رواه ابوداؤد والدارمي ورواه الحاكم وقال على شرط مسلم ورواه البيهقي وصححه ابن حبان وقال النووي اسناده على شرط مسلم۔

باب

قال الله عز وجل كلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر ثم اتموا[4] الصيام الى الليل عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تسحروا فان فى السحور بركة متفق عليه وعن العرباض بن سارية قال دعانى

---

[1] قوله اعرابي دل الحديث على ان المستور تقبل شهادته وعلى ان شهادة الواحد مقبولة فى هلال رمضان قاله فى المرقات كذا فى الدر المختار ورد المحتار والعالمگيرية ۱۲۔

[2] قوله ان يصوموا غدا قال فى المرقات وفى عدم تقييده برمضان اشعار الى مذهبنا من انه يصح اداؤه بنية مطلق الصوم ۱۲۔

[3] قوله انى رأيته الخ فيه ايضا دليل على ان شهادة الواحد مقبولة فى هلال رمضان ۱۲

[4] قوله ثم اتموا الصيام الى الليل بحرف ثم وهو للتراخي فيصير العزيمة بعد الفجر لا محالة لان الليل لا ينقضى الا بجزء من النهار الا انا جوزنا تقديم النية على الفجر بالسنة فاما ان يكون الليل

رسول الله صلى الله عليه وسلم الى السحور فى رمضان فقال هلم الى الغداء المبارك
رواه ابوداؤد والنسائى وعن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم فصل مابين صيامنا وصيام اهل الكتاب أكلة السحر رواه مسلم وعن ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم سحور المؤمن التمر رواه ابوداؤد وعن
سهل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايزال الناس بخير ما عجلوا الفطر
متفق عليه وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى
احب عبادى الى اعجلهم فطرا رواه الترمذى وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لايزال الدين ظاهرا ما عجل الناس الفطر لان اليهود والنصارى يؤخرون رواه
ابوداؤد وابن ماجة وعن ابى عطية قال دخلت انا ومسروق على عائشة فقال
لها مسروق رجلان من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم كلاهما لايالو عن الخير احدهما
يعجل المغرب والافطار والأخر يؤخر المغرب والافطار فقالت من يعجل المغرب والافطار
قال عبد الله فقالت هكذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع رواه مسلم وعن ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سمع النداء احدكم والاناء فى يده فلا يضعه[1] حتى

اصلا للنية ويكون محظورا فى النهار كما زعم الشافعى فلا وفيه ايضا دليل على حرمة صوم الوصال صرح به فى الكشاف والمدارك كذا فى التفسيرات الاحمدية ۱۲۔

[1] قوله فلا يضعه الخ قال البيهقى ان صح هذا يحمل عند الجمهور على انه صلى الله عليه وسلم قال حين كان المنادى ينادى قبل طلوع الفجر بحيث يقع شربه قبل طلوع الفجر قلت من يتأمل فى هذا الحديث وكذا حديث كلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم فانه لايؤذن حتى يطلع الفجر وكذا ظاهر قوله تعالى حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر يرى ان المدار هو تبيّن الفجر وهو يتأخر عن اوائل الفجر والمؤذن لانتظاره يصادف اوائل الفجر

يقضى حاجته منه رواه ابوداؤد وعن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا اقبل الليل من هٰهنا وادبر النهار من هٰهنا وغربت الشمس فقد افطر الصائم
متفق عليه وعن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوصال
فى الصوم فقال له رجل انك تواصل يارسول الله قال وايكم مثلى انى ابيت يطعمنى

فيجوز الشرب حينئذ الى ان يتبين لكن هذا خلاف المشهور بين العلماء فلا اعتماد عليه عندهم
والله اعلم قاله فى فتح الودود ويؤيده مافى العالمگيرية حيث قال قد اختلف فى ان العبرة لاول
طلوع الفجر الثانى اولاستطارته وانتشاره فيه قال شمس الائمة الحلوائى القول الاول احوط
والثانى اوسع وارفق هكذا فى المحيط انتهى وكذا فى البحر ورد المحتار وقال على القارى ولعل هذا
الحديث مبنى على الرفق والله تعالى اعلم ويؤيده لفظ التبين فى الآية انتهى وفى شرح الارشاد
والثانى اصح والاول احوط قاله فى البناية ولكن قال الطحاوى قد جاء عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم خلاف ذٰلك فيحتمل هذا الحديث عندنا والله اعلم ان يكون كان قبل نزول قوله
تعالى وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر ثم اتموا
الصيام الى الليل فلما انزل الله عز وجل تلك الآية احكم ذٰلك ورد الحكم الى ما بين
فيها فلا يجب ترك اية من كتاب الله تعالى نصا واحاديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
متواترة قد قبلتها الامة وعملت بها من لدن رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليوم الى
حديث قد يجوز ان يكون منسوخا ومع ذٰلك من اخبار الآحاد فلا يجوز الاعتراض به على القرآن
قال الله تعالى حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر فاوجب الصيام بظهور الخيط
الابيض الذى هو بياض الفجر فكيف يجوز التسحر الذى هو الاكل بعد هذا مع تحريم الله اياه
بالقرآن معانى الآثار وعمدة القارى ملخصا ويصح ان يراد من الحديث طلب تعجيل الفطر
اى اذا سمع احدكم نداء المغرب وصادف ذٰلك ان الاناء فى يده لحاجة اخرى فليبادر بالفطر

ربي ويسقيني متفق عليه وعن سلمة بن الاكوع انه قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا من اسلم يوم عاشوراء فامره ان يؤذن في الناس من كان لم يصم فليصم ومن كان اكل فليتم صيامه الى الليل متفق عليه وفي رواية للبخاري ومسلم عن الربيع بنت معوذ قالت ارسل النبي صلى الله عليه وسلم غداة عاشوراء الى قرى الانصار

منه ولا يؤخرالى وضعه قاله في المرقات ١٢-

له قوله عن سلمة الخ وقد احتج اصحابنا بهذا الحديث وبحديث الربيع على صحة الصيام لمن لم ينو من الليل سواء كان رمضان اوغيره لانه صلى الله تعالى عليه وسلم امر بالصوم في اثناء النهار فدل على ان النية لا تشترط من الليل وفي حديث الربيع وحديث عائشة الذي ذكرناه في عاشوراء دليل على ان صوم يوم عاشوراء كان فرضا وعن عائشة وعبد الله بن مسعود وعبد الله بن عمر وجابر ابن سمرة ان صوم يوم عاشوراء كان فرضا قبل ان يفرض رمضان فلما فرض رمضان فمن شاء صام ومن شاء ترك ذكره ابن شداد في احكامه وفي امره صلى الله تعالى عليه وسلم بصومه بعد ما اصبحوا وامره بالامساك بعد ما اكلوا دليل على فرضيته اذ لا يأمر صلى الله تعالى عليه وسلم في النفل بالامساك الى اخر النهار بعد الاكل ولا بصومه لمن لم يصمه وفيه دليل ايضا على ان من كان عليه صوم يوم بعينه ولم يكن نوى صومه من الليل تجزئه النية بعد ما اصبح والاكثرون على انه كان فرضا ونسخ بصوم رمضان وكون لفظ امر مشتركا بين الصيغة الطالبة ندبا وايجابا ممنوع ولو سلم فقولها فلما فرض رمضان قال من شاء الخ دليل انه مستعمل هنا في الصيغة الموجبة للقطع بان التخيير ليس باعتبار الندب لانه مندوب الى الآن بل مسنون فكان باعتبار الفرضية فدل ذلك على اجزاء النية بعد الطلوع ايضا في رمضان اذ لا يظهر فرق بين فرض وفرض و ما روي عن حفصة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من لم يجمع الصيام قبل الفجر فلا صيام له لا يرفعه الحفاظ الذين يروونه عن ابن شهاب ويختلفون عنه فيه اختلافا يوجب اضطراب

من اصبح مفطرا فليتم بقية يومه ومن اصبح صائما فليصم قالت فكنا نصومه بعد ونصوم صبياننا ونجعل لهم اللعبة من العهن فاذا بكى احدهم على الطعام اعطيناه ذلك حتى

الحديث بما هو دونه ولكن مع ذلك نثبته ونجعله على خاص من الصوم وهو الصوم الفرض الذى ليس فى ايام بعينها مثل الصوم فى الكفارات وقضاء رمضان والنذر المطلق ومن لم يخص هذا الحديث بها يلزم منه النسخ لمطلق الكتاب بخبر الواحد فلا يجوز ذلك بيانه ان قوله تعالى احل لكم ليلة الصيام الرفث الى قوله ثم اتموا الصيام الى الليل مبيح للاكل والشرب والجماع فى ليالى رمضان الى طلوع الفجر ثم الامر بالصيام عنها بعد طلوع الفجر متأخر عنه لان كلمة ثم للتعقيب مع التراخى فكان هذا امر بالصيام متراخيا عن اول النهار والامر بالصوم امر بالنية اذ لا صوم شرعا بدون النية فكان امر الصوم بنية متأخرة عن اول النهار وقد اتى به فيخرج عن العهدة وفيه دلالة ان الامساك فى اول النهار يقع صوما وجدت فيه النية اولم توجد لان اتمام الشئ يقتضى سابقة وجود بعض شئ منه فاذا شرطنا النية من اول الليل بخبر الواحد يكون نسخ المطلق الكتاب فلا يجوز ذلك فحينئذ يحمل ذلك على الصيام الخاص المعين وهو الذى ذكرناه لان مشروع الوقت فى هذا متنوع فيحتاج الى التعيين بالنية بخلاف شهر رمضان لان الصوم فيه غير متنوع فلا يحتاج فيه الى التعيين وكذلك النذر المعين فهذا هو السر الخفى فى هذا التخصيص الذى استبعده من لا وقوف له على دقائق الكلام ومدارك استخراج المعانى من النصوص فلما جاءت هذه الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم على ما ذكرنا لم يجز ان نجعل بعضها مخالفا لبعض فتتنافى ويدفع بعضها بعضا ما وجدنا السبيل الى تصحيحها وتخريج وجهها فكان حديث عائشة الذى رواه مسلم فى الصوم التطوع فكذلك وجهه عندنا وكان ما روى فى عاشوراء فى الصوم المفروض فى اليوم الذى بعينه فكذلك حكم الصوم المفروض فى ذلك اليوم جائز ان يعقد له النية بعد طلوع الفجر ومن ذلك شهر رمضان فهو فرض فى ايام بعينها كيوم

يكون عند الافطار وفي رواية لهما عن عائشة قالت كان يوم عاشوراء تصومه قريش في
الجاهلية وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصومه في الجاهلية فلما قدم المدينة
صامه وامر بصيامه فلما فرض رمضان ترك يوم عاشوراء فمن شاء صامه ومن شاء تركه وفي
رواية لمسلم عن عائشة ام المؤمنين قالت دخل على النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم فقال
هل عندكم شئ قلنا لا قال فاني اذا صائم وعن سلمان بن عامر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا افطر احدكم فليفطر على تمر فانه بركة فان لم يجد فليفطر على ماء
فانه طهور رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجة والدارمي ولم يذكر فانه بركة
غير الترمذي في رواية اخرى وعن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يفطر قبل
ان يصلي على رطبات فان لم تكن رطبات فتميرات فان لم تكن تميرات حسا حسوات من
ماء رواه الترمذي وابو داود وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب وعن زيد بن
خالد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فطر صائما او جهز غازيا فله مثل
اجره رواه البيهقي في شعب الايمان ومحي السنة في شرح السنة وقال صحيح وعن ابن عمر

عاشوراء اذ كان فرضا في يوم بعينه فلما كان يوم عاشوراء يجزئ من نوى صومه بعد ما اصبح فكذلك
شهر رمضان يجزئ من نوى صوم يوم منه كذلك وبقي بعد هذا ما روي في حديث حفصة عن
النبي صلى الله عليه وسلم فهو عندنا في الصوم الذي هو خلاف هذين الصومين من صوم الكفارات
وقضاء شهر رمضان حتى لا يضاد ذلك شيأ مما ذكرناه ويكون حكم النية التي يدخل بها في الصوم
على ثلاثة اوجه فما كان منه فرضا في يوم بعينه كانت تلك النية مجزئة قبل دخول ذلك اليوم في الليل
وفي ذلك اليوم ايضا وما كان منه فرضا لا في يوم بعينه كانت النية التي يدخل بها فيه في الليلة التي قبله ولم تجز
بعد دخول اليوم وما كان منه تطوعا كانت النية التي يدخل بها فيه في الليل الذي قبله وفي النهار
الذي بعد ذلك فهذا هو الوجه الذي يخرج عليه الآثار التي ذكرنا ولا تتضاد هذا حاصل
ما في عمدة القاري وفتح القدير والتعليق الممجد ومعاني الآثار ۱۲ ـ

قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا افطر قال ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء الله رواه ابوداؤد وعن معاذ بن زهرة قال ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا افطر قال اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت رواه ابوداؤد مرسلا۔

باب تنزيه الصوم

وقول الله عز وجل احل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم هن لباس لكم وانتم لباس لهن علم الله انكم كنتم تختانون انفسكم فتاب عليكم وعفا عنكم فالآن باشروهن[1] وابتغوا ما كتب الله لكم[2] وكلوا واشربوا حتى يتبين[3] لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يدع قول الزور[4] والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه

---

[1] قوله باشروهن يعني الجماع قاله محمد في الموطا ۱۲

[2] قوله ما كتب الله لكم يعني الولد كذا في الموطا ۱۲

[3] قوله حتى يتبين الخ قال محمد في موطاه يعني حتى يطلع الفجر فاذا كان الرجل قد رخص له ان يجامع وينبغي الولد ويأكل ويشرب حتى يطلع الفجر فمتى يكون الغسل الا بعد طلوع الفجر فهذا لا بأس به وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى والعامة وقال البيضاوي في تجويز المباشرة الى الصبح الدلالة على جواز تأخير الغسل اليه وصحة صوم المصبح جنبا انتهى وقال الطيبي لان المباشرة اذا كانت مباحة الى الانفجار لم يمكنه الاغتسال الا بعد الصبح ۱۲۔

[4] قوله قول الزور واختلف العلماء في ان الغيبة والنميمة والكذب هل يفطر الصائم فذهب الجمهور من الائمة الى انه لا يفسد الصوم بذلك وانما التنزه عن ذلك من تمام الصوم وقوله فليس لله حاجة هو مجاز عن عدم القبول والحديث وهو قوله صلى الله عليه وسلم ثلاث تفطر الصائم مؤول بالاجماع بذهاب الثواب لان الغيبة اثم متعلق باللسان ولا تعلق لمثل هذه الآثام بافساد الصوم

وشرابه رواه البخاری وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کم من صائم لیس له من صیامه الا الظماء وکم من قائم لیس له من قیامه الا السهر رواه الدارمی وعن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقبل[1] ویباشر وهو صائم وکان املککم لاربه متفق علیه وعن ابی هریرة ان رجلا سأل النبی صلی الله علیه وسلم عن المباشرة للصائم فرخص له واتاه اخر فسأله فنهاه فاذا الذی رخص له شیخ واذا الذی نهاه شاب رواه ابوداؤد وعن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدرکه الفجر فی رمضان وهو جنب من غیر حلم فیغتسل ویصوم متفق علیه وعن ابن عباس قال ان النبی صلی الله علیه وسلم احتجم وهو محرم

هذا حاصل ما فی عمدة القاری والمرقات ورد المحتار وعمدة الرعایة ۱۲۔

[1] قوله یقبل فیها آثار واخبار مختلفة بعضها تدل علی الجواز وبعضها علی الامتناع وبعضها علی الفرق بین الشاب والشیخ فمنها حدیث عائشة بنت طلحة عن عائشة وحدیث زید بن اسلم عن عطاء وهما یدلان علی الجواز مطلقا من غیر فرق بین الشاب والشیخ واثر ابن عمر المذکور فی مؤطا محمد یدل علی المنع مطلقا وحدیث عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقبل نسائه وهو صائم المخرج فی الصحیحین وغیرهما یدل علی الجواز وحدیث ابی هریرة عند ابی داؤد نص فی الفرق فهذه الاخبار وامثالها یعلم منها انه لا کراهة فی القبلة للصائم فی نفسها وانما کرهها من کرهها لخوف ما تؤدی الیه فطریق الجمع انه اذا ملك نفسه فلا بأس به وان خاف فالکف افضل التعلیق الممجد ملخصا وفی الدر المختار وکره قبلة ومس ومعانقة ومباشرة فاحشة ان لم یأمن المفسد وان امن لا بأس انتهی وفی شرح النقایة والقبلة والمس والمباشرة فی ظاهر الروایة کره ان خاف علی نفسه الجماع او الانزال قید به لانه لو لم یخف فلا بأس بها وقال العلامة العینی فی عمدة القاری فان قلت روی ابوداؤد من طریق مصدع ابی یحیی عن عائشة رضی الله تعالی عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم

واحتجم وهو صائم متفق عليه وفي رواية لاما منا ابي حنيفة عن ابي سفيان عن
انس قال احتجم النبي صلى الله عليه وسلم بعد ما قال[1] افطر الحاجم والمحجوم
هذا حديث صحيح ابو سفيان هذا طلحة بن نافع احتج به مسلم وغيره قاله في المرقات
قال الشيخ الامام محي السنة رحمة الله عليه وتأوله بعض من رخص في الحجامة اي
تعرضا للافطار المحجوم للضعف والحاجم لانه لايأمن من ان يصل شئ الى جوفه
بمص الملازم وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث لايفطرن
الصائم الحجامة والقئ والاحتلام رواه الترمذي وقال هذا حديث غير محفوظ
وعبد الرحمن بن زيد الراوي يضعف في الحديث ورواه ابوداؤد عن رجل
من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال ابوحاتم حديث ابي داؤد اشبه بالصواب
وقال ابوزرعة انه اصح ورواه البزار عن ابن عباس قال الشيخ ابن الهمام هذا من
احسنها اسنادا واصحها وعن ثابت البناني قال سئل انس بن مالك كنتم تكرهون
الحجامة للصائم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا الامن[2] اجل الضعف

كان يقبلها ويمص لسانها قلت كلمة ويمص لسانها غير محفوظة واسناده ضعيف والآفة من محمد بن
دينار عن سعد بن اوس عن مصدع وتفرد به ابوداؤد وحكى الاعرابي عن ابي داؤد انه قال
هذا الحديث ليس بصحيح وعن يحيى محمد بن دينار ضعيف وقال ابوداؤد كان تغير قبل ان
يموت وسعد بن اوس ضعفه يحيى ايضا قيل على تقدير صحة الحديث يجوز ان يكون التقبيل
وهو صائم في وقت والمص في وقت آخر ۱۲

[1] قوله بعد ما قال الخ فيكون منسوخا بهذا ۱۲

[2] قوله من اجل الضعف وفي العالمگيرية ولا بأس بالحجامة ان امن على نفسه الضعف اما اذا خاف
فانه يكره وينبغي له ان يؤخر الى وقت الغروب وذكر شيخ الاسلام شرط الكراهة ضعف يحتاج فيه

رواه البخاری وعن البخاری تعلیقا قال کان ابن عمر یحتجم وهو صائم ثم ترکه فکان یحتجم باللیل وعن الدارقطنی قال کان انس یحتجم وهو صائم وفی رواته کلهم ثقات ولا اعلم له علة وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نسی وهو صائم فاکل وشرب فلیتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه متفق علیه وعنه قال بینما نحن جلوس عند النبی صلی الله علیه وسلم اذ جاءه رجل فقال یا رسول الله هلکت قال مالك قال وقعت علی امرأتی وانا صائم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هل تجد رقبة[1] تعتقها قال لا قال فهل تستطیع ان تصوم شهرین متتابعین قال لا قال هل تجد[2] اطعام ستین مسکینا قال لا قال اجلس ومکث النبی صلی الله علیه وسلم فبینا نحن علی ذلك اتی النبی صلی الله علیه وسلم بعرق فیه تمر والعرق المکتل الضخم قال این السائل قال انا قال خذ هذا فتصدق به فقال الرجل أعلی افقر منی یا رسول الله فوالله ما بین لابتیها یرید الحرتین اهل بیت افقر من اهل بیتی فضحك النبی

الی الفطر والفصد نظیر الحجامة هکذا فی المحیط ۱۲ ـ

[1] قوله رقبة قال النووی فیه دلالة لابی حنیفة ومن یقول یجزئ عتق کافر عن کفارة الجماع والظهار وانما یشترطون الرقبة المؤمنة فی کفارة القتل لانها منصوص علی وصفها بالایمان فی القرآن ۱۲

[2] قوله هل تجد اطعام ستین مسکینا الخ وفی روایة لابی داؤد والطحاوی فهل تجد ما تعتق رقبة قال لا قال فهل تستطیع ان تصوم شهرین متتابعین قال لا قال فهل تستطیع ان تطعم ستین مسکینا قال لا الخ وفی المرقات قال القاضی وکذا فی شرح السنة رتب الثانی بالفاء علی فقد الاول ثم الثالث بالفاء علی فقد الثانی فدل علی الترتیب واعلم ان الفاء فی اصلنا الموافق للنسخ المصححة فی الثانی غیر موجود واما فی اصل البخاری فموجود فی بعض النسخ وفی بعضها مفقود واما الفاء فی الاول فموجود اتفاقا وهو یکفی للدلالة علی الترتیب لعدم القائل بالفصل ۱۲ ـ

صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ ثم قال اطعمہ[۱] اھلک متفق علیہ وفی روایۃ

للدارقطنی عنہ ان رجلا اکل فی رمضان فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یعتق

الحدیث وفی روایۃ لمسلم فامرہ ان یجلس فجاء و عرقان[۲] فیہما طعام فامرہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ان یتصدق بہ وفی روایۃ ابن ملجۃ عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم بذلک[۳] قال وصم یوما مکانہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] قولہ اطعمہ اھلک قال ابوداؤد زاد الزھری وانما کان ھذا رخصۃ لہ خاصۃ ولو ان رجلا فعل ذلک الیوم لم یکن لہ بد من التکفیر انتہی وفی المبسوط وما امرہ بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان تطوعا لانہا لم تکن واجبۃ علیہ فی الحال لعجزہ ولھذا الحال صرفہا الی نفسہ وعیالہ قالہ فی عمدۃ القاری القاری وقال النووی والمختار ان الکفارۃ لا تسقط بل تستقر فی ذمتہ حتی یمکن قیاسا علی سائر الدیون والحقوق والمواخذات کجزاء الصید وغیرہ واما الحدیث فلیس فیہ نفی استقرار الکفارۃ بل فیہ دلیل لاستقرارھا لانہ اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بانہ عاجز عن الخصال الثلاث ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق التمر فامرہ باخراجہ فی الکفارۃ فلو کانت تسقط بالعجز لم یکن علیہ شیٔ ولم یأمرہ باخراجہ فدل علی ثبوتہا فی ذمتہ وانما اذن لہ فی اطعام عیالہ لانہ کان محتاجا و مضطرا الی الانفاق علی عیالہ فی الحال والکفارۃ علی التراخی فاذن لہ فی اکلہ واطعام عیالہ وبقیت الکفارۃ فی ذمتہ وانما لم یبین لہ بقاءھا فی ذمتہ لان تأخیر البیان الی وقت الحاجۃ جائز عند جماھیر الاصولیین وھذا ھو الصواب فی معنی الحدیث وحکم المسئلۃ ۱۲۔

[۲] قولہ عرقان عندنا الواجب لکل مسکین نصف صاع من بر او صاع من تمر کما فی کفارۃ الظھار فاذا کان العرق خمسۃ عشر صاعا فالعرقان ثلاثون صاعا علی ستین مسکینا لکل مسکین نصف صاع واما قصۃ العرق الذی کان فیہ التمر اقل من ذلک فمحمول علی القدر المعجل عمدۃ القاری والتعلیق الممجد ملخصا ۱۲

[۳] قولہ بذلک ای بالحدیث الذی فیہ ھلکت وقد تقدم قبلہ ثم قال ویصوم یوما مکانہ

من ذرعه القئ وهو صائم فلیس[1] علیه قضاء ومن استقاء عمدا فلیقض رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجة والدارمی ورواه الحاکم فی المستدرك وقال هذا حدیث صحیح حسن علی شرط الشیخین ولم یخرجاه وصححه ابن حبان ورواه الدارقطنی وقال رواته کلهم ثقات ثم قد تابعه عیسی بن یونس عن هشام بن حسان حفص بن غیاث رواه ابن ماجة ورواه الحاکم وسکت علیه ورواه مالك فی المؤطا موقوفا علی ابن عمر ورواه النسائی من حدیث الاوزاعی موقوفا علی ابی هریرة ووقفه عبد الرزاق علی ابی هریرة وعلی ایضا وقال الترمذی هذا حدیث غریب قال الشیخ ابن الهمام قال البخاری لا اراه محفوظا لهذا یعنی للغرابة وعن عامر بن ربیعة قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم مالا احصی یتسوك[2] وهو صائم رواه الترمذی وابوداؤد وفی روایة الطبرانی

قاله فی عمدة القاری ۱۲۔

[1] قوله فلیس علیه قضاء وماروی فی سنن ابن ماجة انه علیه الصلوٰة والسلام خرج فی یوم کان یصومه فدعا باناء فشرب فقلنا یارسول الله ان هذا یوم کنت تصومه قال اجل ولکنی قئت محمول علی ما قبل الشرع او عروض الضعف قاله الشیخ ابن الهمام وفی المرقات قال ابن الملك قیل روایة ابی الدرداء حکایة قئ النبی صلی الله علیه وسلم لا یعلم انه علیه الصلوٰة والسلام لای علة افطر للقئ اولغیره وقد علم من قوله من ذرعه القئ الحدیث ان القئ لا یکون سببا للفطر فظهران السبب غیره وهو عود ما قاء او وصول الماء الی الجوف عند غسل الفم وقول ثوبان صدق تصدیق للقئ والافطار لا تصدیق کون الافطار للقئ ۱۲۔

[2] قوله یتسوك وهو صائم قال فی الدر المختار ولا یکره سواك ولو عشیا اورطبا بالماء علی المذهب انتهی لانه روی عن معاذ مثل ما قلنا وفی المطلوب ایضا احادیث ضعیفة نذکر منها شیئا الاستشهاد والتقویة وان لم یحتج الیه فی الاثبات منها ما رواه البیهقی عن ابراهیم بن

عن عبد الرحمن بن غنم قال سألت معاذ بن جبل اتسوك وانا صائم قال نعم قلت ای النهار اتسوك قال ای النهار شئت غدوة وعشية قلت ان الناس يكرهونه عشية ويقولون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك فقال سبحان الله لقد امرهم بالسواك وهو يعلم انه لابد بفی الصائم خلوف وان استاك وما كان بالذی يأمرهم ان ينتنوا افواههم عمدا ما فی ذلك من الخير شئ بل فيه شرالامن ابتلی ببلاء لايجد منه بدا وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خير خصال الصائم السواك رواه ابن ماجة والدارقطنی والبيهقی فيه مجالد بن سعيد وثقه النسائی وروی له مسلم مقرونا بغيره وعن انس قال جاء رجل الى النبی صلى الله عليه وسلم قال اشتكيت عينی أفاكتحل وانا صائم قال نعم رواه الترمذی وقال ليس اسناده بالقوی وابوعاتكة الراوی

عبد الرحمن ثنا اسحق الخوارزمی قال سألت عاصم الاحول أيستاك الصائم بالسواك الرطب قال نعم اتراه اشد رطوبة من الماء قلت اول النهار وآخره قال نعم قلت عمن رحمك الله قال عن انس عن النبی صلى الله عليه وسلم وروی ابن حبان عن ابن عمر قال كان صلى الله عليه وسلم يستاك آخر النهار وبه بطل قول ابن حجر ليس فيه دليل لقول ابی حنيفة ومالك بعدم كراهة تسوكه قبل الزوال ووجه بطلانه ان المانع لايحتاج الى دليل لاسيما اذا ورد عن الشارع احاديث مطلقة شاملة لما قبل الزوال ومابعده وخصوصا اذا وردعن الصحابة فعلهم وافتاؤهم على جوازه بعد الزوال وكيف يصلح بعد هذا كله ان يكون حديث الخلوف دليلا للشافعی ومن تبعه على منع السواك بعد الزوال وصرف الاطلاق الى ما قبل الزوال من غير دليل صريح او تعليل صحيح بل هو الامبالغة فی فضيلة الصوم كما يبالغ احد ويقول لعرق فلان الذی يحصل حال كده فی آخر النهار عندی احسن من ماء الورد فيكون فيه دلالة على كراهة

یضعف وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکتحل وھو صائم رواہ ابن ماجۃ وابوداؤد والدارقطنی وعن عبید اللہ بن ابی بکر بن انس عن انس بن مالک انہ کان یکتحل وھو صائم رواہ ابوداؤد وعن الاعمش قال ما رأیت احدا من اصحابنا یکرہ الکحل للصائم وکان ابراھیم یرخص ان یکتحل الصائم بالصبر رواہ ابوداؤد وعن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج یصب علی رأسہ الماء وھو صائم من العطش او من الحر رواہ مالک وابوداؤد وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افطر یوما من رمضان من غیر رخصۃ ولا مرض لم یقض عنہ صوم الدھر کلہ وان صامہ رواہ احمد والترمذی

ازالۃ العرق بالاغتسال مرقات ملخصا ھکذا فی فتح القدیر ۱۲۔

لہ قولہ عن عائشۃ الخ کذا فی شرح النقایۃ ۱۲

لہ قولہ یصب علی رأسہ الماء الخ لا تکرہ حجامۃ وتلفف بثوب مبتل ومضمضۃ او استنشاق او اغتسال للتبرد عند الثانی وبہ یفتی شرنبلالیۃ عن البرھان لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صب علی رأسہ الماء وھو صائم من العطش او من الحر رواہ ابوداؤد وکان ابن عمر رضی اللہ عنہما یبل الثوب ویلفہ علیہ وھو صائم ولان ھذہ الاشیاء بہا عون علی العبادۃ ودفع الضجر الطبعی وانما کرہ ابوحنیفۃ رحمہ اللہ ذلک اعنی الدخول فی الماء والتلفف بالثوب المبلول لما فیہ من اظہار الضجر فی اقامۃ العبادۃ لا لانہ قریب من الافطار حاصل الکلام ان کلام الامام محمول علی کراھۃ التنزیہ وخلاف الاولی وھو علیہ الصلوۃ والسلام فعل ذلک لبیان الجواز من اظہار العجز للرحمۃ علی ضعفاء الامۃ ھذا حاصل ما فی الدر المختار ورد المحتار والمرقات ۱۲

لہ قولہ لم یقض عنہ الخ قال الطیبی ای لم یجد فضیلۃ الصوم المفروض بصوم النفل وان سقط قضاءہ بصوم یوم واحد وھذا علی طریق المبالغۃ والتشدید ولذلک اکدہ بقولہ

وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی والبخاری فی ترجمۃ باب وقال الترمذی سمعت محمدا یعنی البخاری یقول ابوالمطوس الراوی لااعرف لہ غیر ھذا الحدیث وقال علی القاری وعلی تقدیر ضعفہ من طریق الترمذی لایلزم ان یکون ضعیفا من طریق ابی داؤد فانہ اذا سکت یدل علی حسنہ لاسیما وقد اخرجہ احمد وغیرہ وعن عطاء قال ان تمضمض ثم افرغ مافی فیہ من الماء لایضیرہ[۱] ان یزدرد ریقہ ومابقی فی فیہ ولایمضغ العلک فان ازدرد ریق العلک لااقول[۲] انہ یفطر ولکن ینھی عنہ رواہ البخاری فی ترجمۃ باب۔

باب صوم المسافر

وقول اللہ عزوجل وان تصوموا خیرلکم عن عائشۃ قالت ان حمزۃ بن عمرو الاسلمی قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اصوم فی السفر وکان کثیر الصیام فقال ان شئت[۳] فصم وان شئت فافطر متفق علیہ وعن ابی سعید الخدری قال غزونا

وان صامہ ای حق الصیام قال ابن الملک والا فالاجماع علی انہ یقضی یوما مکانہ قالہ فی المرقات ۱۲۔

[۱] قولہ لایضیرہ الخ ھکذا فی الدر المختار ۱۲۔

[۲] قولہ لااقول انہ یفطر ولکن ینھی عنہ لذلک قال علماءنا رحمھم اللہ وکرہ مضغ شئی سواء کان علکا ام غیرہ وقال ابن الھمام وقیل اذا لم یکن ملتئما بان لم یمضغہ احد ان کان ابیض وکذا اذا کان اسود والابیض یتفتت قبل المضغ فیصل الی الجوف واطلاق محمد عدم الفساد محمول علی ما اذا لم یکن کذلک للقطع بانہ معلل بعدم الوصول فاذا فرض فی بعض العلک معرفۃ الوصول منہ عادۃ وجب الحکم فیہ بالفساد لانہ کالمتیقن ووجہ الکراھۃ انہ تعرض للفساد وتھمۃ الافطار کذا فی المرقات وشرح النقایۃ ۱۲۔

[۳] قولہ ان شئت فصم الخ قال الطحاوی فھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اباح الصوم

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لست عشرة مضت من شهر رمضان فمنا[1] من صام
ومنا من افطر فلم يعب الصائم على المفطر ولا المفطر على الصائم رواه مسلم وعن انس
قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في السفر فمنا الصائم ومنا المفطر فنزلنا منزلا
في يوم حار فسقط الصوامون وقام المفطرون فضربوا الابنية وسقوا الركاب فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب[2] المفطرون اليوم بالاجر متفق عليه وعن
ابن عباس قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من المدينة الى مكة فصام[3]
حتى بلغ عسفان ثم دعا بماء فرفعه الى يده ليراه الناس فافطر حتى قدم مكة

في السفر لمن شاء ذلك والفطر لمن شاء ذلك فثبت بهذا وبما نذكره بعده ان صوم رمضان
في السفر جائز ۱۲۔

[1] قوله فمنا من صام الخ وقال الطحاوي فدل ما ذكرنا فيه ان ما كان من افطار رسول الله
صلى الله عليه وسلم وامره اصحابه بذلك ليس على المنع من الصوم في السفر وانما على الاباحة للافطار ۱۲

[2] قوله ذهب المفطرون بالاجر اي بالثواب الاكمل لان الافطار كان في حقهم حينئذ افضل وفي
ذكر اليوم اشارة الى عدم اطلاق هذا الحكم قاله في المرقات ۱۲

[3] قوله فصام الخ وقال في عمدة القاري فيه بيان صريح انه صلى الله عليه وسلم صام في السفر
وفيه رد على من لم يجوز الصوم في السفر وفيه بيان اباحة الافطار في السفر انتهى وفي فتح القدير
واعلم ان اباحة الفطر للمسافر اذا لم ينو الصوم فاذا نواه ليلا واصبح من غير ان ينقض عزيمته
قبل الفجر اصبح صائما فلا يحل فطره في ذلك اليوم لكن لو افطر فيه لا كفارة عليه لان السبب
المبيح من حيث الصورة وهو السفر قائم فاورث شبهة وبها تندفع الكفارة ويشكل عليه
حديث كراع الغميم بناء على ان الصحيح ان فطره عنده ليس في اليوم الذي خرج فيه من المدينة
لانه مسافة بعيدة لا يصل اليها في يوم واحد بل معنى قول الراوي حتى اذا كان بكراع الغميم

وذٰلك فی رمضان فکان ابن عباس یقول قد صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن جابر انہ شرب بعد العصر وذکر ابو داؤد فی سننہ قال ابو سعید ثم لقد رأیتنی اصوم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ذٰلك وبعد ذٰلك وفی روایۃ لامامنا ابی حنیفۃ عن انس بن مالك قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للیلتین خلتا من شہر رمضان من المدینۃ الی مکۃ فصام حتی اتی قدید أفشکا الناس الیہ الجہد فافطر فلم یزل مفطرا حتی اتی مکۃ وروی ابن ابی شیبۃ ومسلم عن جابر والطحاوی عن ابن عباس وابی سعید

وھو صائم انہ کان صائما حین وصل الیہ ولاشك انہ صوم یوم لم یکن فی اولہ مقیما غیر انہ شرع فی صوم الفرض وھو مسافر ثم افطر وتبین بھذا اندفاع الاشکال عن تعین الصوم فی الیوم الذی انشأ فیہ السفر وتقریرہ علی تعین صوم الیوم الذی شرع فی صومہ عن الفرض وھو مسافر والحاصل انہ ان کان بلوغہ کراع الغمیم فی الیوم الذی خرج فیہ اشکل علی الاول وان کان فیما بعد اشکل علی ما بعدہ ولا مخلص الا بتجویز کونہ علیہ الصلوۃ والسلام علم من نفسہ بلوغ الجہد المبیح لفطر المقیم ونحوہ ممن تعین علیہ الصوم وخشی الھلاك انتھی وقال محمد فی موطاہ وانما بلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افطر حین سافر الی مکۃ لان الناس شکوا الیہ الجہد من الصوم فافطر لذلك انتھی حاصلہ ما فی رد المحتار وتنسیق النظام من ان السفر لا یبیح الفطر وانما یبیح عدم الشروع فی الصوم فلو سافر بعد الفجر لا یحل الفطر والحدیث محمول علی انہ افطر للتقوی علی العدو وللمشقۃ الحاصلۃ لہ ولھم ۱۲

لـہ قولہ قال ابو سعید الخ یعنی انہ کان یصوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر بعد ذٰلك فدل ھذا الحدیث علی ان الصوم فی السفر بعد افطار النبی صلی اللہ علیہ وسلم المذکور فی ھذہ الاٰثار مباح قالہ الطحاوی ۱۲۔

نحوه۔ وعن ابن عباس قال انما اراد الله عزوجل بالفطر فى السفر التيسير[1] عليكم فمن يسر عليه الصيام فليصم ومن يسر عليه الفطر فليفطر رواه الطحاوى وعن انس ابن مالك الكعبى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله وضع[2] عن المسافر شطر الصلوٰة والصوم عن المسافر وعن المرضع والحبلى رواه ابوداؤد والترمذى والنسائى وابن ماجة وعن ابن ابى اوفى قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى سفر[3] فقال لرجل انزل فاجدح لى قال يا رسول الله الشمس قال انزل فاجدح لى قال

---

[1] قوله التيسير عليكم الخ فهذا ابن عباس لم يجعل افطار النبى صلى الله عليه وسلم فى السفر بعد صيامه فيه ناسخا للصوم فى السفر ولكنه جعله على جهة التيسير قاله فى شرح معانى الآثار ۱۲

[2] قوله وضع الخ فان قال قائل لما كان الصيام موضوعا عنه كان اذا صامه فقد صامه وهو غير مفروض عليه فلا يجزئه قيل له انه قد يجوز ان يكون ذلك الصيام الذى وضعه عنه هو الصيام الذى لا يكون له منه بد فى تلك الايام كما لا بد للمقيم من ذلك وفى هذا الحديث ما قد دل على هذا المعنى الا تراه يقول وعن الحامل والمرضع افلا ترى ان الحامل والمرضع اذا صامتا رمضان ان ذلك يجزئهما وانهما لا يكونان كمن صام قبل وجوب الصوم عليه بل جعلنا يجب الصوم عليهما بدخول الشهر فجعل لهما تاخيره للضرورة والمسافر فى ذلك مثلهما وهذا اولى ما حمل عليه هذا الاثر حتى لا يضاد غيره من الآثار التى قد ذكرناها فى هذا الباب شرح معانى الآثار مختصرا وفى المرقات قال ابن حجر فيه حجة لما عليه الشافعى ان قصر الصلوٰة جائز لا واجب قلنا وهو غير سديد وعندنا هذا القصر واجب وقد تقدم دليل مذهبنا الصريح فى المقصود ومنه حديث عائشة فى الصحيحين قالت فرضت الصلوٰة ركعتين ركعتين فاقرت صلوٰة السفر وزيد فى صلوٰة الحضر فمعنى وضع اى رفع ابتداء عن المسافر ۱۲ ـ

[3] قوله فى سفر الخ فثبت بهذا وبما نذكره بعده ان الصوم فى السفر فى رمضان افضل

یارسول اللہ الشمس قال انزل فاجدح لی فنزل فجدح له فشرب ثم رمی بیده ههنا ثم قال اذا رأیتم اللیل اقبل من ههنا فقد افطر الصائم رواه البخاری وعن ابی الدرداء قال خرجنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی بعض اسفاره فی یوم حار حتی یضع الرجل یده علی رأسه من شدة الحر وما فینا صائم الا ما کان من النبی صلی الله علیه وسلم وابن رواحة رواه البخاری وعن عاصم وهو الاحول قال سألت انس بن مالک عن صوم شهر رمضان فی السفر فقال الصوم افضل رواه الطحاوی وعن انس قال

من الافطار ویشهد له ان النبی صلی الله علیه وسلم وکثیرا من اصحابه صاموا فی رمضان فی سفر غزوة فتح مکة رواه البخاری ولو کان الافضل الترک مطلقا لما وقع ذلک عمدة القاری وعمدة الرعایة مختصرا فیستفاد من هذه الاحادیث ان المسافر ان کان لا یستضر بالصوم فصومه افضل وان افطر جاز کذا فی الهدایة وقال الاسبیجابی فی شرح مختصر الطحاوی الافضل ان یصوم فی السفر اذا لم یضعفه الصوم فان اضعفه ولحقه مشقة بالصوم فالفطر افضل فان افطر من غیر مشقة لا یأثم قاله فی عمدة القاری وما روی فی الصحیحین انه علیه الصلوة والسلام کان فی سفر فرأی زحاما ورجلا قد ظلل علیه فقال ما هذا قالوا صائم فقال لیس من البر الصیام فی السفر وکذا ما روی مسلم عن جابر رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج عام الفتح الی مکة فی رمضان حتی بلغ کراع الغمیم فصام الناس ثم دعا بقدح من ماء فشربه فقیل له ان بعض الناس قد صام فقال اولئک العصاة وکذا ما روی ابن ملجة عن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صائم رمضان فی السفر کالمفطر فی الحضر محمول علی انهم استضروا به واورث صومهم ضعفا ومرضا کما یعلم من شان ورودها وبدلیل ما ورد فی صحیح مسلم فی لفظ فیه فقیل له ان الناس قد شق علیهم الصوم ورواه الواقدی فی المغازی وفیه وکان امرهم بالفطر فلم یقبلوا والعبرة وان کان لعموم اللفظ لا لخصوص السبب

ان افطرت فرخصة وان صمت فالصوم افضل رواه الطحاوی وعن سعيد بن جبير قال الصوم افضل والافطار رخصة يعنی فی السفر رواه الطحاوی وعن يحيی بن ابی كثير قال حدثنی القاسم بن محمد عن عائشة انها كانت تصوم فی السفر فی الحر فقلت ما حملها علی ذٰلك فقال انها كانت تبادر[1] رواه الطحاوی وعن سلمة بن المحبق قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم من كان له حمولة[2] تأوی الی شبع فليصم رمضان حيث ادركه رواه ابوداؤد۔

باب القضاء

وقول اللّٰه عز وجل ولا تزر وازرة وزر اخری وقوله فمن كان منكم مريضا او علی سفر فعدة[3] من ايام اخر عن ابراهيم النخعی قال اذا فرط حتی جاء رمضان

لكن يحمل عليه دفعا للمعارضة بين الاحاديث فانها صريحة فی الصوم فی السفر فتح القدير ملخصا ۱۲

[1] قوله تبادر قال الطحاوی فهذه عائشة كانت تری المبادرة لصوم رمضان فی السفر افضل من تأخير ذٰلك الی الحضر ۱۲

[2] قوله حمولة الخ ای كل ما يحمل عليه من ابل او حمار وغيرهما ای مركب يوصله الی المنزل فی حال الشبع والرفاهية ولم يلحقه فی سفره جهد ومشقة والامر فيه محمول علی الندب والا فالافطار جائز فی السفر وان لم يلحقه مشقة قاله فی اللمعات وقال فی المرقات الامر فيه محمول علی الندب والحث علی الاولی والافضل للنصوص الدالة علی جواز الافطار فی السفر مطلقا ۱۲۔

[3] قوله فعدة الخ عموم قوله تعالی فعدة من ايام اخر يقتضی ان تأخير القضاء ليس بمقيد الی مجيئ رمضان اخر وتأخير عائشة انما كان لانه عليه السلام كان يستمتع بها وكان فی شعبان يشتغل بالصوم فتشتغل هی بالقضاء وفی غير رمضان تستفرغ لخدمته قاله فی الجوهر النقی وقال

اخر یصومھما ولم یر علیہ طعاما رواہ البخاری تعلیقا وقال لم یذکر اللہ الاطعام انما قال فعدۃ من ایام اخر ووصلہ سعید بن منصور من طریق یونس عن الحسن ومن طریق الحارث العکلی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل للمرأۃ ان تصوم وزوجھا شاھد الا باذنہ[1] ولا تأذن فی بیتہ الا باذنہ رواہ مسلم وعن معاذۃ العدویۃ انھا قالت لعائشۃ ما بال الحائض تقضی الصوم ولا تقضی الصلوٰۃ قالت عائشۃ کان یصیبنا ذلک فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلوٰۃ رواہ مسلم وعن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات وعلیہ صیام شھر رمضان فلیطعم عنہ مکان کل یوم مسکین رواہ الترمذی وقال والصحیح انہ موقوف علی ابن عمر قال فی الجوھر النقی رواہ ابن ماجۃ مرفوعا بسند صحیح وعن مالک بلغہ ان ابن عمر کان یسأل ھل یصوم احد عن احد او یصلی احد عن احد فیقول لا یصوم احد عن احد ولا یصلی احد عن احد رواہ فی الموطا وقال ولم اسمع[2] عن احد من الصحابۃ ولا من التابعین بالمدینۃ ان احدا منھم امر احدا ان یصوم عن احد ولا یصلی

فی الھدایۃ وقضاء رمضان ان شاء فرقہ وان شاء تابعہ لاطلاق النص لکن المستحب المتابعۃ مسارعۃ الی اسقاط الواجب وان اخرہ حتی دخل رمضان اخر صام الثانی لانہ فی وقتہ وقضی الاول بعدہ لانہ وقت القضاء ولا فدیۃ علیہ انتھی وفی حدیث الفدیۃ ابراھیم بن نافع قال ابو حاتم الرازی کان یکذب وفیہ ایضا من اتھم بالوضع ھکذا فی فتح القدیر ۱۲۔

[1] قولہ الا باذنہ ای لا تصوم المرأۃ نفلا الا باذن الزوج الا عند عدم الضرر بہ واطلق النفل فشمل ما اصلہ نفل لکن وجب بعارض ولذا قال فی البحر عن القنیۃ للزوج ان یمنع زوجتہ عن کل ما کان الایجاب من جھتھا کالتطوع والنذر والیمین دون ما کان من جھتہ تعالی کقضاء رمضان الدر المختار ورد المحتار ملتقط منھما ۱۲۔

[2] قولہ لم اسمع الخ ھذا مما یؤید النسخ وانہ الامر الذی استقر علیہ الشرع آخرا قالہ فی فتح القدیر ۱۲۔

احد عن احد وروى عبد الرزاق فی مصنفه فی کتاب الوصایا عن ابن عمر قال
لا یصلین احد عن احد ولا یصوم احد عن احد وعن ابن عباس قال لا یصلی[1]
احد عن احد ولا یصوم احد عن احد ولکن یطعم عنه مکان کل یوم مد[2] من حنطة
رواه النسائی فی سننه وقال فی الجوهر النقی هذا سند صحیح علی شرط الشیخین خلا
ابن عبد الاعلی فانه علی شرط مسلم وذکر فی البنایة نحوه وفیه مدین من حنطة و
روی ابوبکر الرازی فی شرحه لمختصر الطحاوی عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم من مات وعلیه رمضان فلیطعم عنه مکان کل یوم نصف صاع لمسکین
وعن القاسم بن محمد قال لا یقضی ذلك احد عن احد لقوله تعالی ولا تزر وازرة
وزر اخری ذکره فی الجوهر النقی ۔

باب صیام التطوع

وقول الله عز وجل وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوه عند الله عن
عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی
نقول لا یصوم وما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم استکمل صیام شهر قط الا
رمضان وما رأیته فی شهر اکثر منه صیاما فی شعبان وفی روایة قالت کان یصوم شعبان[3]

---

[1] قوله لا یصلی احد الخ فی هذا الحدیث دلیل علی ان الاطعام کما فی ایام الصیام الفائتة
کذا فی صلوة کل یوم ۱۲ ۔

[2] قوله مد من حنطة هکذا فی الجوهر النقی ۱۲ ۔

[3] قوله کان یصوم شعبان کله قال فی فتح القدیر ومن صام شعبان ووصله برمضان ۔
فحسن انتهی والمرغوبات من الصیام انواع اولها صوم المحرم والثانی صوم رجب والثالث

کلہ وکان یصوم شعبان الا قلیلا متفق علیہ وعن عبداللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ أکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شہرا کلہ قالت ما علمتہ صام شہرا کلہ الا رمضان ولا افطرہ کلہ حتی یصوم منہ حتی مضی لسبیلہ رواہ مسلم وحدیث السرر مضی فی باب رؤیۃ الھلال وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شہر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلوۃ[1] اللیل رواہ مسلم وعن ابن عباس قال ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحری صیام یوم فضلہ علی غیرہ الا ھذا الیوم یوم عاشوراء[2] وھذا الشہر یعنی شہر رمضان متفق علیہ وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فوجد الیہود صیاما یوم عاشوراء فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذا

صوم شعبان وصوم عاشوراء وھو الیوم العاشر من المحرم عند عامۃ العلماء والصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم کذا فی الظہیریۃ قالہ فی العالمگیریۃ فان قلت ما وجہ تخصیصہ بشعبان بکثرۃ الصوم قلت لکون اعمال العباد ترفع فیہ ففی النسائی من حدیث اسامۃ قلت یا رسول اللہ اراک لا تصوم من شہر من الشہور ما تصوم من شعبان قال ذاک شہر ترفع فیہ الاعمال الی رب العالمین فاحب ان یرفع عملی وانا صائم قالہ العلامۃ العینی فی عمدۃ القاری ۱۲۔

[1] قولہ صلوۃ اللیل اقول ھی افضل من صلوۃ النہار کما فی الجوھرۃ ونور الایضاح وقد صرحت الآیات والاحادیث بفضلہا والحث علیہا قال فی البحر فمنہا ما فی صحیح مسلم مرفوعا افضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلوۃ اللیل قالہ فی رد المحتار ۱۲۔

[2] قولہ یوم عاشوراء وقال الشیخ ابن الہمام یستحب صوم یوم عاشوراء ما لم یظن الحاقہ بالواجب کذا فی المرقات واختلفوا فی حکمہ اول الاسلام فقال ابو حنیفۃ کان واجبا فلما نزل صوم رمضان صار مستحبا قالہ فی عمدۃ القاری ۱۲۔

اليوم الذی تصومونه فقالوا هذا يوم عظيم انجی الله فيه موسی وقومه وغرق فرعون وقومه فصامه موسی شكرا فنحن نصومه فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم فنحن احق واولی بموسی منكم فصامه رسول الله صلی الله عليه وسلم وامر بصيامه متفق عليه وعن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلی الله عليه وسلم يأمر بصيام يوم عاشوراء ويحثنا عليه ويتعاهدنا عنده فلما فرض رمضان لم يأمرنا ولم ينهنا عنه ولم يتعاهدنا عنده رواه مسلم وعن ابن عباس عن النبی صلی الله عليه وسلم فی صوم يوم عاشوراء صوموه وصوموا[1] قبله يوما وبعده يوما ولا تشتبهوا باليهود رواه الطحاوی وعن ام الفضل بنت الحارث ان ناسا تماروا عندها يوم عرفة فی صيام رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال بعضهم هو صائم وقال بعضهم ليس بصائم فارسلت اليه بقدح لبن وهو واقف علی بعيره بعرفة فشربه[2] متفق عليه وعن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم نهی عن صوم يوم عرفة بعرفة رواه ابو داؤد وعن حفصة قالت اربع لم يكن يدعهن النبی صلی الله عليه وسلم صيام عاشوراء والعشرة[3]

---

[1] قوله صوموا قبله الخ وقال الشيخ ابن الهمام يستحب صوم يوم عاشوراء ويستحب ان يصوم قبله يوما اوبعده يوما فان افرده فهو مكروه للتشبه باليهود اه وروی احمد خبر صوموا يوم عاشوراء وخالفوا اليهود وصوموا قبله يوما وبعده يوما وظاهره ان الواو بمعنی او لدلالة هذا الحديث عليه ولان المخالفة تحصل باحدهما واخذ الشافعی بظاهر حديث احمد فيجمعون بين الثلاثة اخذ ته من المرقات ۱۲۔

[2] قوله فشربه وقال الشيخ ابن الهمام صوم يوم عرفة لغير الحاج مستحب وللحاج ان كان يضعفه عن الوقوف والدعوات فالمستحب تركه وقيل يكره وهی كراهة تنزيه لانه لاخلال به بالاهم فی ذلك الوقت كذا فی المرقات ۱۲۔ [3] قوله والعشرة وفی العالمگيرية ويستحب صوم تسعة ايام من اول

وثلاثة ايام من كل شهر وركعتان قبل الفجر رواه النسائي وعن بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصوم تسعة من ذي الحجة ويوم عاشوراء وثلاثة ايام من كل شهر اثنين[1] من الشهر وخميسين رواه النسائي وروى ابوداؤد نحوه وعن ابي قتادة ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال كيف تصوم فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم من قوله فلما رأى عمر غضبه قال رضينا بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد نبيا نعوذ بالله من غضب الله ومن غضب رسوله فجعل عمر يردد هذا الكلام حتى سكن غضبه فقال عمر يا رسول الله كيف من يصوم الدهر كله قال لاصام[2] ولا افطرا وقال لم يصم ولم يفطر قال كيف من يصوم يومين ويفطر يوما قال ويطيق ذلك احد قال كيف من يصوم يوما ويفطر يوما قال ذلك صوم داؤد قال كيف من يصوم يوما ويفطر يومين قال وددت اني طوقت ذلك ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث من كل شهر ورمضان الى رمضان فهذا صيام الدهر كله صيام يوم عرفة احتسب على الله ان يكفر السنة التي قبله والسنة التي بعده وصيام يوم عاشوراء احتسب على الله ان يكفر السنة التي قبله رواه مسلم وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا اباذر اذا صمت من الشهر ثلاثة ايام فصم ثلاث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة رواه الترمذي والنسائي وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال لي رسول الله

ذي الحجة كذا في السراج الوهاج ۱۲

[1] قوله اثنين الخ وقال في رد المحتار ومن المندوب صوم الاثنين والخميس ۱۲

[2] قوله لاصام ولا افطر وقال الشيخ ابن الهمام يكره صوم الدهر لانه يضعفه او يصير طبعا له ومبنى العبادة على مخالفة العادة كذا في المرقات ۱۲

صلى الله عليه وسلم يا عبد الله ألم اخبر انك تصوم النهار وتقوم الليل فقلت بلى
يا رسول الله قال فلا تفعل صم وافطر وقم ونم فان لجسدك عليك حقا وان لعينك
عليك حقا وان لزوجك عليك حقا وان لزورك عليك حقا لا صام من صام الدهر
صوم ثلاثة ايام من كل شهر صوم الدهر كله صم كل شهر ثلاثة ايام واقرأ القرآن
في كل شهر قلت اني اطيق اكثر من ذلك قال صم افضل الصوم صوم داود صيام
يوم وافطار يوم واقرأ في كل سبع ليال مرة ولا تزد على ذلك متفق عليه وفي رواية
للترمذي عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لم يفقه من قرء القرآن في اقل من
ثلاث[1] وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفطر ايام البيض
في حضر ولا سفر رواه النسائي وعن ابي قتادة قال سئل رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن صوم الاثنين فقال فيه ولدت وفيه انزل علي رواه مسلم وعن
عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم الاثنين والخميس رواه
الترمذي والنسائي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
تعرض الاعمال يوم الاثنين والخميس فاحب ان يعرض عملي وانا صائم رواه الترمذي
وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصوم يوم الاثنين والخميس فقيل يا رسول
الله انك تصوم يوم الاثنين والخميس فقال ان يوم الاثنين والخميس يغفر الله
فيهما لكل مسلم الا ذا هاجرين يقول دعهما حتى يصطلحا رواه احمد وابن ماجة
وعن ابي ايوب الانصاري انه حدثه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
من صام رمضان ثم اتبعه[2] ستا من شوال كان كصيام الدهر رواه مسلم وعن

---

[1] وفي كنز الدقائق لا يختم في اقل من ثلثة ايام ولا يزيد على اربعين يوما قاله في العرف الشذى ۱۲

[2] قوله ثم اتبعه الخ وفي العالمگيرية ويكره صوم ستة من شوال عند ابي حنيفة رحمه الله تعالى

ابی سعید الخدری قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الفطر والنحر متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن زیاد بن جبیر قال جاء رجل الی ابن عمر فقال انی نذرت[1] ان اصوم یوما فوافق یوم اضحیٰ او فطر فقال ابن عمر امر اللہ بوفاء النذر ونھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام ھذا الیوم **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصوم فی یومین الفطر والاضحی متفق علیہ **وعن** نبیشۃ الھذلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام تشریق ایام اکل وشرب وذکر اللہ رواہ مسلم **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قلما[2] رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر یوم الجمعۃ رواہ ابن ماجۃ وروی الترمذی والنسائی مثلہ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب وصححہ ابن حبان وابن عبد البر وابن حزم **وعن** ابن عمر قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفطرا یوم الجمعۃ قط رواہ ابن ابی شیبۃ وفی روایۃ لہ

متفرقا کان او متتابعا وعن ابی یوسف کرہ متتابعا لا متفرقا لکن عامۃ المتأخرین لم یروا بہ بأسا ھکذا فی البحر الرائق والاصح انہ لا بأس بہ کذا فی محیط السرخسی ۱۲۔

[1] قولہ انی نذرت الخ ولو نذر صوم الایام المنھیۃ او صوم ھذہ السنۃ صح مطلقا علی المختار وفرق بین النذر والشروع فیھا بان نفس الشروع معصیۃ ونفس النذر طاعۃ فصح ولکنہ افطر الایام المنھیۃ وجوبا تحامیا عن المعصیۃ وقضاھا اسقاطا للواجب ویدل علیہ ھذا الحدیث والمعنی انہ یمکن قضاءہ فیخرج بہ عن عھدۃ الامر والنھی الدر المختار ورد المحتار ملتقط منھما ۱۲۔

[2] قولہ قلما الخ وفی العالمگیریۃ وصوم یوم الجمعۃ بانفرادہ مستحب عند العامۃ کالاثنین والخمیس کذا فی البحر الرائق انتھی وفی العرف الشذی یستحب صوم یوم الجمعۃ کما فی الدر المختار الا ان المحشین ترددوا فی الاستحباب وعندی ان کان یتوھم فساد الاعتقاد لا یصوم والا فیستحب وھکذا یجمع فی الروایات الفقھیۃ والحدیثیۃ ۱۲۔

عن ابن عباس مثله وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من
صام یوم الجمعة کتب الله تعالیٰ له عشرة ایام عددهن من ایام الآخرة غرّاء زهراء
لا تشاکلهن ایام الدنیا رواه البیهقی فی شعب الایمان وقال یحیی سمعت مالکا یقول
لم اسمع احدا من اهل العلم والفقه ومن یقتدی به نهی عن صیام یوم الجمعة وصیامه
حسن وقد رأیت بعض اهل العلم یصومه واراه کان یتحرّاه وعن ابی هریرة قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تختصّوا[1] لیلة الجمعة بقیام من بین اللیالی رواه مسلم
وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام یوما
فی سبیل الله بعد الله وجهه عن النار سبعین خریفا متفق علیه وعن ابی هریره
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام یوما ابتغاء وجه الله بعده الله من
جهنم کبعد غراب طائر وهو فرخ حتی مات هرما رواه احمد وروی البیهقی فی
شعب الایمان عن سلمة[2] بن قیصر وعن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم من صام یوما فی سبیل الله جعل الله بینه وبین النار خندقا کما بین السماء والارض
رواه الترمذی وعن عبدالله بن بسر عن اخته الصماء ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال لا تصوموا[3] یوم السبت الا فیما افترض علیکم فان لم یجد احدکم الا لحاء عنبة
او عود شجرة فلیمضغه رواه احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجة والدارمی وعن

---

[1] قوله لا تختصوا الخ وفی احکامات الاشباه ویکره افراد لیلتها بالقیام ۱۲۔

[2] قوله سلمة بن قیصر ان ما وقع فی نسخ المشکوة سلمة بن قیس غلط والصواب سلمة بن قیصر
قاله فی المرقات ۱۲۔

[3] قوله لا تصوموا الخ والنهی فیه للتنزیه عند الجمهور قاله الطیبی وقال فی الدر المختار والمکروه تنزیها
کعاشوراء وحده وسبت وحده ۱۲۔

عامر بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغنیمۃ الباردۃ الصوم فی الشتاء رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث مرسل وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل شیء زکوٰۃ وزکوٰۃ الجسد الصوم رواہ ابن ماجۃ۔

باب

قال اللہ عزوجل ولا تبطلوا[1] اعمالکم وقال ورھبانیۃ[2] ابتدعوھا ماکتبنٰھا علیھم الا ابتغاء رضوان اللہ فما رعوھا حق رعایتھا عن عائشۃ قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ھل عندکم شیء فقلنا لا قال فانی[3] اذا صائم

---

[1] قولہ ولا تبطلوا الخ قال بعضھم اما القضاء فلیس فی شیء من طرق حدیث ابی جحیفۃ الا ان الاصل عدمہ وقد اقرہ الشارع ولو کان القضاء واجبا لبینہ مع حاجتہ الی البیان فالجواب عنہ ان القضاء ثبت فی غیرہ من الاحادیث ونذکرھا الآن وقولہ فلیس فی شیء من طرق حدیث ابی جحیفۃ لا یستلزم عدم ذکرہ القضاء فی طرق ھذا الحدیث نفی وجوب القضاء فی طرق غیرہ وقولہ الا ان الاصل عدمہ ای عدم القضاء غیر مسلم بل الاصل وجوب القضاء لان الذی یشرع فی عبادۃ یجب علیہ ان یأتی بھا والا یکون مبطلا لعملہ وقد قال تعالی ولا تبطلوا اعمالکم قالہ فی عمدۃ القاری ۱۲۔

[2] قولہ ورھبانیۃ الآیۃ سیقت فی معرض ذمھم علی عدم رعایۃ ما التزموہ من القرب التی لم تکتب علیھم والقدر المؤدی علی کذلک فوجب صیانتہ عن الابطال قالہ فی المرقات ۱۲۔

[3] قولہ فانی اذا صائم یدل علی جواز نیۃ النفل فی النھار قالہ فی المرقات وکذا فی الدر المختار ۱۲۔

ثم اتانا يوما اٰخر فقلنا يا رسول الله اهدى لنا حيس فقال اريفيه فلقد اصبحت صائما فاكل[1] رواه مسلم وقال الشمني[2] وزاد النسائي ولكن اصوم يوما مكانه وصحح عبد الحق هذه الزيادة وعن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كنت انا وحفصة صائمتين فعرض لنا طعام اشتهيناه فاكلنا منه فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فبدرتني اليه حفصة وكانت ابنة ابيها فقالت يا رسول الله انا كنا صائمتين فعرض لنا طعام اشتهيناه فاكلنا منه قال اقضيا يوما اٰخر مكانه رواه[3] الترمذي ورواه ابوداؤد والنسائي عن زميل مولى عروة عن عروة عن عائشة ورواه محمد عن مالك عن الزهري وقال وبهذا نأخذ من صام تطوعا ثم افطر فعليه القضاء وهو قول ابي حنيفة

---

[1] قوله فاكل قال في العرف الشذي واما مسئلة الافطار ففي ظاهر الرواية جواز افطاره بالعذر وانضيافة عذر للضيف والمضيف وفي الكنز في رواية عن ابي حنيفة يجوز الافطار بلا عذر ايضا وكذلك في منتقى الحاكم الشهيد والجمع بين الروايتين ان الافطار بلا عذر جائز ولكنه غير مرضي انتهى واعتقادي ان رواية المنتقى اوجه قاله في فتح القدير وفي الدر المختار ولا يفطر الشارع في نفل بلا عذر في رواية وهي الصحيحة وفي اخرى يحل بشرط ان يكون من نيته القضاء واختارها الكمال وتاج الشريعة وصدرها في الوقاية وشرحها ۱۲۔

[2] قوله وقال الشمني الخ كذا في المرقات والبناية ۱۲۔

[3] قوله رواه الترمذي الخ وقال الشيخ ابن الهمام واعله الترمذي بان الزهري لم يسمع من عروة واعله البخاري بانه لا يعرف لزميل سماع من عروة ولا ليزيد سماع من عروة قلنا قول البخاري مبني على اشتراط العلم بذلك والمختار الاكتفاء بالعلم بالمعاصرة على ما مر غير مرة ولو سلم اعلاله واعلال الترمذي فهو قاصر على هذا الطريق فانما يلزم لو لم يكن له طريق اٰخر لكن قد رواه ابن حبان في صحيحه من غيرها عن جرير بن حازم عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة

رحمه الله والعامة قبلنا وقال الترمذي وقد ذهب قوم من اهل العلم من اصحاب النبي

الحديث ورواه ابن ابي شيبة من طريق اخر غيرها عن خصيف عن سعيد بن جبير ان عائشة
وحفصة الحديث ورواه الطبراني في معجمه من حديث خصيف عن عكرمة عن ابن عباس ان
عائشة وحفصة ورواه البزار من طريق غيرها عن حماد بن الوليد عن عبيد الله بن عمر رضي الله
عنهما عن نافع عن ابن عمر الحديث واخرجه الطبراني من غير الكل في الاوسط حدثنا موسى
ابن هرون حدثنا محمد بن مهران الجمال قال ذكره محمد بن ابي سلمة المكي عن محمد بن عمرويه
عن ام سلمة عن ابي هريرة الحديث فقد ثبت هذا الحديث ثبوتا لامرد له لو كان كل طريق
من هذه ضعيفا لتعددها وكثرة مجيئها وثبت في ضمن ذلك ان ذلك المجهول في قول الزهري
فيما اسند الترمذي اليه عن بعض من سأل عائشة رضي الله عنها عن هذا الحديث ثقة اخبر
بالواقع فكيف وبعض طرقه مما يحتج به انتهى وقال العلامة العيني في عمدة القاري فان قلت قال
الترمذي رواه مالك بن انس ومعمر وعبيد الله بن عمر وزياد بن سعد وغير واحد من الحفاظ
عن الزهري عن عائشة مرسلا وقال النسائي في سننه بعد ان رواه هذا خطأ وقال ابو عمر في
التمهيد بعد ذكره لهذا الحديث مدار حديث صالح بن كيسان ويحيى بن سعيد على يحيى بن
ايوب وهو صالح واسمعيل بن ابراهيم متروك الحديث قلت وقد وصله اخرون واذا
دار الحديث بين الانقطاع والاتصال فطريق الاتصال اولى وهو قول الاكثرين وذلك لان
طريق الانقطاع ساكت عن الراوي وحاله اصلا وفي طريق الاتصال بيان له ولا معارضة بين الساكت
والناطق ولئن سلمنا انه روي مرسلا انه اصح وقد وافقه حديث متصل وهو حديث عائشة
بنت طلحة رواه الطحاوي وقول النسائي هذا خطأ دعوى بلا اقامة برهان لان كونه مرسلا
على زعمهم لا يستلزم كونه خطأ وقول ابي عمر فيه وهمان احدهما ان قوله مدار حديث يحيى
ابن سعيد على يحيى بن ايوب غفلة منه فانه هو بعد هذا باسطر رواه من رواية ابي خالد الاحمر

صلى الله عليه وسلم وغيرهم الى هذا الحديث فرأوا عليه القضاء اذا افطر وهو قول مالك بن انس وعن المزنی عن الشافعی عن سفيان عن طلحة بن يحيى عن عمته عائشة بنت طلحة عن عائشة زوج النبی صلی الله عليه وسلم قالت دخل علی رسول الله صلی الله عليه وسلم فقلت له يا رسول الله انا قد خبأنا لك حيسا فقال اما انی كنت اريد الصوم ولكن قربيه سأصوم يوما مكان ذلك رواه الطحاوی وقال صاحب العرف الشذی والسند صحيح غاية الصحة ورواه البيهقی فی سننه الكبير من طريق الطحاوی وفی كتابه المعرفة ايضا ورواه النسائی فی الكبری والدارقطنی فی سننه وعن ابن عباس ان النبی صلی الله عليه وسلم دخل علی حفصة وعائشة وهما صائمتان ثم خرج فرجع وهما يأكلان فقال ألم تكونا صائمتين قالتا بلی ولكن اهدی لنا هذا الطعام فاعجبنا فاكلنا منه فقال صوما يوما مكانه رواه النسائی فيه خطاب بن القاسم

عن يحيى بن سعيد وغيره عن الزهری عن عروة عن عائشة والثانی ان قوله واسمعيل بن ابراهيم متروك الحديث قد انقلب عليه هذا الاسم فظن اسمعيل بن ابراهيم هو ابن حبيبة قال فيه ابو حاتم متروك الحديث وليس هو الراوی لهذا الحديث وهذا اسمعيل بن عقبة احتج به البخاری ووثقه ابن معين وابو حاتم والنسائی وقال ابن عبد البر فی التمهيد واحسن حديث فی الباب حديث ابن الهاد عن زميل عن عروة وحديث جرير بن حازم عن يحيى بن سعيد عن عمرة اما حديث ام هانئ فقال الترمذی فی اسناده مقال وقال العلامة العينی فيه اضطراب متنا وسندا وقال الذهبی فی مختصر سنن البيهقی ولا اراه يصح ۱۲۔

عـــه قوله قبلنا وروی وجوب القضاء عن ابی بكر وعمر وعلی وابن عباس وجابر بن عبد الله وعائشة وام سلمة رضی الله تعالی عنهم وهو قول الحسن البصری وسعيد بن جبير فی قول وابی حنيفة ومالك وابی يوسف ومحمد رحمهم الله قاله فی عمدة القاری ۱۲۔

وخصيف قال[1] ابن القطان خطاب ثقة قاله ابن معين وابو زرعة وقال ابوداؤد ويحيى ابن معين وابو زرعة والعجلى خصيف ثقة عن ابن معين صالح وعنه ليس به بأس وعن انس بن سيرين انه صام يوم عرفة فعطش عطشا شديدا فافطر فسأل عدة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فامروه ان يقضي يوما مكانه رواه ابن ابى شيبة وقال صاحب الجوهر النقى هذا سند على شرط الشيخين ما خلا التيمى فانه اخرج له اصحاب الاربعة ووثقه ابن سعد وابن سفيان والدارقطنى ورواه الطحاوى نحوه وعن ابن عباس انه اخبر اصحابه انه صائم ثم خرج عليهم ورأسه يقطر فقالوا او لم تك صائما قال بلى ولكنى مررت بى جارية لى فاعجبتنى فاصبتها وكانت حسنة هممت بها وانا قاضيها يوما آخر رواه الطحاوى وعن جابر قال صنع رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما فدعا النبى صلى الله عليه وسلم واصحابا له فلما اتى بالطعام تنحى احدهم فقال له صلى الله عليه وسلم مالك فقال انى صائم فقال صلى الله عليه وسلم تكلف لك اخوك وصنع ثم تقول انى صائم كل[2] وصم يوما مكانه رواه الدارقطنى والطيالسى وفى رواية للبخارى عن انس قال دخل النبى صلى الله عليه وسلم على ام سليم فاتته بتمر وسمن فقال اعيدوا سمنكم فى سقائه وتمركم فى وعائه فانى صائم ثم قام الى ناحية من البيت فصلى غير المكتوبة فدعا لام سليم واهل بيتها وفى رواية لمسلم عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دعى احدكم الى طعام وهو صائم فليقل انى صائم وفى رواية له قال اذا دعى احدكم فليجب فان كان صائما فليصل وان كان مفطرا فليطعم وعن ام عمارة بنت كعب ان النبى صلى الله عليه وسلم دخل عليها

---

[1] قوله قال ابن القطان الخ كذا فى عمدة القارى ۱۲۔

[2] قوله كل الخ وقال فى الدر المختار والضيافة عذر للضيف والمضيف ان كان صاحبها ممن لا يرضى

فدعت له بطعام فقال لها كلي فقالت اني صائمة فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الصائم اذا اكل عنده صلت عليه الملائكة حتى يفرغوا رواه احمد والترمذي وابن ماجة والدارمي وعن بريدة قال دخل بلال على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يتغدى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغداء يا بلال قال اني صائم يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نأكل رزقنا وفضل رزق بلال في الجنة أشعرت يا بلال ان الصائم يسبح عظامه ويستغفر له الملائكة ما اكل عنده رواه البيهقي في شعب الايمان.

باب ليلة القدر

وقول الله عز وجل انا انزلناه في ليلة القدر وما ادراك ما ليلة القدر ليلة القدر خير من الف شهر تنزل الملائكة والروح فيها باذن ربهم من كل امر سلام هي حتى مطلع الفجر عن ابن عمر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اسمع عن ليلة القدر فقال هي في كل[1] رمضان رواه الطحاوي ورواه ابو داؤد مرفوعا وقال رواه سفيان وشعبة عن ابي اسحاق موقوفا على ابن عمر وعن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صلى من اول شهر رمضان الى اخره في جماعة فقد اخذ بحظ

بمجرد حضوره ويتأذى بترك الافطار فيفطر والا لا هو الصحيح من المذهب ۱۲۔

[1] قوله في كل رمضان ففي هذا الحديث انها في كل رمضان فقال قوم هذا دليل على انها قد تكون في اوله وفي وسطه كما قد تكون في اخره قاله في شرح معاني الآثار وقال ابن الملك اي ليست مختصة بالعشر الاواخر بل كل ليلة من رمضان يمكن ان يكون ليلة القدر انتهى وقال في الدر المختار وليلة القدر دائرة في رمضان اتفاقا الا انها تتقدم وتتأخر خلافا لهما وثمرته فيمن قال بعد ليلة منه انت حر او انت طالق ليلة القدر فعنده لا يقع حتى ينسلخ

من ليلة القدر رواه الخطيب وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى المغرب والعشاء فى جماعة حتى ينقضى شهر رمضان فقد اصاب من ليلة القدر بحظ وافر رواه البيهقى فى شعب الايمان وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى العشاء الآخرة فى جماعة فى رمضان فقد ادرك ليلة القدر رواه البيهقى فى شعب الايمان ورواه الطبرانى باسناد حسن عن ابى امامة مرفوعا وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى رأيت هذه الليلة فى رمضان فتلاحى رجلان فرفعت رواه مالك والشافعى وابو عوانة وعن ابن مسعود قال من يقم[1] الحول يصب ليلة القدر رواه مسلم وروى ابوداؤد والترمذى والنسائى واحمد والبيهقى فى شعب الايمان والدارقطنى فى الافراد وابن حبان نحوه وفى رواية للطحاوى عنه قال من قام السنة كلها اصاب ليلة القدر وفى رواية لمسلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انها تطلع يومئذ لاشعاع لها وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجتهد

شهر رمضان الآتى لجواز كونها فى الاول فى الاولى وفى الآتى فى الاخيرة وقالا يقع اذا مضى مثل تلك الليلة فى الآتى ولا خلاف انه لو قال قبل دخول رمضان وقع بمضيه قال فى المحيط والفتوى على قول الامام لكن قيده بكون الحالف فقيها يعرف الاختلاف والا ففى ليلة السابع والعشرين انتهى واجاب ابو حنيفة عن الادلة للتقييد لكونها فى العشر الاواخر بان المراد فى ذلك رمضان الذى كان عليه الصلوٰة والسلام التمسها فيه والسياقات تدل عليه لمن تأمل طرق الاحاديث والفاظها كقوله ان الذى تطلب امامك وانما كان يطلب ليلة القدر من تلك السنة وغير ذلك مما يطلع عليه الاستقراء قاله فى المرقات ۱۲۔

[1] قوله من يقم الحول الخ وفى رد المحتار وذكر فى البحر عن الخانية ان المشهور عن الامام انها تدور فى السنة كلها قد تكون فى رمضان وقد تكون فى غيره قلت ويؤيده ما ذكره سلطان العارفين

في العشر الاواخر ما لا يجتهد في غيره رواه مسلم وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل العشر شد مئزره واحيا ليله وايقظ اهله متفق عليه وعن عائشة قالت قلت يا رسول الله ارأيت ان علمت اى ليلة ليلة القدر ما اقول فيها قال قولي اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عني رواه احمد وابن ماجة والترمذي وصححه وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان ليلة القدر نزل جبرئيل في كبكبة من الملائكة يصلون على كل قائم او قاعد يذكر الله عز وجل فاذا كان يوم عيدهم يعني يوم فطرهم باهى بهم ملائكته فقال يا ملائكتي ما جزاء اجير وفى عمله قالوا ربنا جزاءه ان يوفى اجره قال ملائكتي عبيدي وامائي قضوا فريضتي عليهم ثم خرجوا يعجون الى الدعاء وعزتي وجلالي وكرمي وعلوي وارتفاع مكاني لاجيبنهم فيقول ارجعوا قد غفرت لكم وبدلت سيأتكم حسنات قال فيرجعون مغفورا لهم رواه البيهقي في شعب الايمان۔

سيدي محي الدين ابن العربي في فتوحاته المكية بقوله واختلف الناس في ليلة القدر اعني في زمانها فمنهم من قال هي في السنة كلها تدور وبه اقول فاني رأيتها في شعبان وفي شهر ربيع وفي شهر رمضان واكثر ما رأيتها في شهر رمضان وفي العشر الآخر منه ورأيتها مرة في العشر الوسط من رمضان في غير ليلة وتر وفي الوتر منها فانا على يقين من انها تدور في السنة في وتر وشفع من الشهر انتهى وقال في المسوى قال المحلي قال المزني وابن خزيمة انها تنتقل كل سنة ليلة جمعا بين الاخبار قال النووي في روضة وهو قوي ومذهب الشافعي انها لا يلزم ليلة بعينها وفي المنهاج ميل الشافعي الى انها ليلة الحادي والثالث والعشرين وفي العالمگيرية اعلم ان ليلة القدر يستحب طلبها وعن ابي حنيفة انها في رمضان لا يدري اية ليلة هي وقد تتقدم وتتأخر وعندهما كذلك الا انها متعينة لا تتقدم ولا تتأخر انتهى وفي قاضي خان المشهور عن ابي حنيفة انها تدور في السنة كلها وقد تكون في رمضان وقد تكون في غيره وصح ذلك عن ابن مسعود وابن عباس وعكرمة وغيرهم قاله في عمدة القاري ١٢۔

باب الاعتکاف

وقول اللہ عزوجل ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد[1] عن علی قال لا اعتکاف الا فی مسجد جماعۃ رواہ ابن ابی شیبۃ وعبد الرزاق فی مصنفیھما وروی الطبرانی عن حذیفۃ مثلہ وعن حذیفۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مسجد لہ مؤذن وامام فالاعتکاف فیہ یصلح رواہ الدارقطنی وقال الضحاک لم یسمع من حذیفۃ وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان[2] یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ[3] اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ

---

[1] قولہ فی المساجد ای فی مسجد جماعۃ ھو مالہ امام ومؤذن ادیت فیہ الخمس اولا وعن الامام اشتراط اداء الخمس فیہ وصححہ بعضھم وقال یصح فی کل مسجد وصححہ السروجی لکونہ موافقا لاطلاق القرآن وھو اختیار الطحاوی قال الخیر الرملی وھو ایسر خصوصا فی زماننا فینبغی ان یعول علیہ الدر المختار ورد المحتار وعمدۃ الرعایۃ مختصرا ۱۲۔

[2] قولہ کان یعتکف العشر الاواخر یستفاد منہ ان اول الوقت الذی یدخل فیہ المعتکف قبیل غروب الشمس وعلیہ الائمۃ الاربعۃ وطائفۃ من اھل العلم لان المعلوم انہ کان صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر ویحث الصحابۃ علیہ وعدہ العشر عدد اللیالی فیدخل فیہ اللیلۃ الاولی والا لا یتم ھذا العدد اصلا وایضا من اعظم ما یطلب بالاعتکاف ادراک لیلۃ القدر وھی قد تکون لیلۃ الحادی والعشرین کما جاء فی حدیث ابی داؤد فینبغی لہ ان یکون معتکفا فیھا لا ان یعتکف بعدھا بذل المجھود ملتقط منہ وقال مالک یدخل المعتکف المکان الذی یرید ان یعتکف فیہ قبل غروب الشمس من اللیلۃ التی یرید ان یعتکف فیھا حتی یستقبل باعتکافہ اول اللیلۃ التی یرید ان یعتکف فیھا ۱۲ [3] قولہ حتی توفاہ اللہ الخ

متفق عليه وفي رواية لمسلم عنها لو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى ما احدثت النساء بعده لمنعهن المسجد كما منعت نساء بني اسرائيل وروى ابن عبد البر بسنده في التمهيد عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايها الناس انهوا نساءكم عن لبس الزينة والتبختر في المساجد فان بني اسرائيل لم يلعنوا حتى لبس نساءهم الزينة وتبختروا في المساجد وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوٰة المرأة في بيتها افضل من صلواتها في حجرتها وصلوٰتها في مخدعها افضل من صلوٰتها في بيتها رواه ابو داؤد وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اجود الناس بالخير وكان اجود ما يكون في رمضان كان جبرئيل يلقاه كل ليلة في رمضان يعرض عليه النبي صلى الله عليه وسلم القرآن فاذا لقيه جبرئيل كان اجود بالخير من الريح المرسلة متفق عليه وعن ابي هريرة قال كان يعرض على النبي صلى الله عليه وسلم القرآن كل عام مرة فعرض عليه مرتين في العام الذي قبض وكان يعتكف كل عام عشرا فاعتكف[1] عشرين في العام الذي قبض رواه البخاري وفي رواية للترمذي عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم

هذه المواظبة المقرونة بعدم الترك مرة لما اقترنت بعدم الانكار على من لم يفعله من الصحابة كانت دليل السنية والا كانت دليل الوجوب هذا ما قاله الشيخ ابن الهمام قال في عمدة القاري وهذه الزيادة تدل على انه لم ينسخ لقوله حتى توفاه الله تعالى واكد ذلك بقوله ثم اعتكف ازواجه من بعده اي استمر حكمه بعده حتى في حق النساء ولا هو من الخصائص انتهى و اما المرأة فتعتكف في مسجد بيتها اي الافضل ذلك ولو اعتكفت في الجامع او في مسجد حيها وهو افضل من الجامع في حقها جاز وهو مكروه ذكر الكراهة قاضيخان لان موضع الاعتكاف في حقها الموضع الذي تكون صلاتها فيه افضل كما في حق الرجل وصلاتها في مسجد بيتها افضل فكان موضع الاعتكاف مسجد بيتها فتح القدير وعناية ملتقطا منهما ۱۲ [1] قوله فاعتكف عشرين الخ

یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان فلم یعتکف[1] عاما فلما کان العام المقبل اعتکف عشرین رواه ابو داود وابن ماجة عن ابی بن کعب وعن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اعتکف ادنی الی[2] رأسه وهو فی المسجد فارجله وکان[3] لا یدخل البیت الا لحاجة الانسان متفق علیه وعن عبد الله بن عمر قال ان عمر بن الخطاب سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو بالجعرانة بعد ان رجع من الطائف فقال یا رسول الله انی نذرت فی الجاهلیة ان اعتکف یوما فی المسجد الحرام فکیف تری قال اذهب فاعتکف[4] یوما رواه مسلم وفی روایة له

وقیل یحتمل انه کان فی العام الذی قبله کان مسافرا فلم یعتکف فلما کان العام المقبل اعتکف عشرین قاله فی عمدة القاری ۱۲۔

[1] قوله فلم یعتکف الخ لعل هذا الحدیث تفسیر الحدیث المتقدم قال الطیبی دل الحدیث علی ان النوافل المؤقتة تقضی اذا فاتت کما تقضی الفرائض اهو الظاهر ان التشبیه لمجرد القضاء بعد الفوت والا فقضاء الفرائض فرض وقضاء النوافل نفل قاله فی المرقات وقال فی الدر المختار فی باب قضاء الفوائت وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض وواجب وسنة انتهی قلت و تحقیقه فی رد المحتار فی باب قضاء الفوائت ۱۲

[2] قوله ادنی الی الخ ولا بأس ان یخرج رأسه الی بعض اهله لیغسله کذا فی التاتارخانیة قاله فی العالمگیریة ۱۲۔

[3] قوله وکان لا یدخل الخ ومن الاعذار الخروج للغائط والبول واداء الجمعة فاذا خرج لبول اوغائط لا بأس بان یدخل بیته ویرجع الی المسجد کما فرغ من الوضوء ولو مکث فی بیته فسد اعتکافه وان کان ساعة عند ابی حنیفة رحمة الله علیه کذا فی المحیط قاله فی العالمگیریة ۱۲

[4] قوله فاعتکف الخ وقال الطحاوی فذهب قوم الی ان الرجل اذا اوجب علی نفسه شیئا فی حال

عنه قال لما قفل النبی صلی الله علیه وسلم من حنین سأل عمر رسول الله صلی الله علیه وسلم عن نذر کان نذره فی الجاهلیة اعتکاف یوم الحدیث وفی روایة[1] للبخاری ومسلم انه جعل علی نفسه ان یعتکف یوما وعند ابی داؤد والنسائی والطبرانی بزیادة اعتکف وصم وفی روایة فامره ان یعتکف ویصوم وفیه عبد الله بن بدیل قال ابن معین[2] صالح وذکره ابن حبان فی الثقات وعن عائشة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم

شرکه من اعتکاف او صدقة او شیٔ ما یوجبه المسلمون لله ثم اسلم ان ذلك واجب علیه واحتجوا فی ذلك بهذه الآثار قلت اراد بالقوم هؤلاء طاؤس وقتادة والحسن البصری والشافعی واحمد واسحق وجماعة الظاهریة وبه قال ابن حزم ثم قال الطحاوی وخالفهم فی ذلك آخرون لا یجب علیه فی ذلك شیٔ قلت اراد بالآخرین ابراهیم النخعی والثوری وابا حنیفة وابا یوسف ومحمدا ومالکا والشافعی فی قول واحمد فی روایة واحتجوا فی ذلك بحدیث عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما النذر ما ابتغی به وجه الله رواه الطحاوی عن عبد الله ابن وهب فی مسنده فدل علی ان فعل الکافر لم یکن تقربا الی الله لانه حین کان یوجبه یقصد به الذی کان یعبده من دون الله وذلك معصیة فدخل فی قوله صلی الله علیه وسلم لا نذر فی معاصیة الله واما حدیث عمر رضی الله تعالی عنه فالجواب عنه ان الشارع لم یأمره علی جهة الایجاب وانما هو علی جهة الندب عمدة القاری والمرقات ملتقط منهما ۱۲۔

[1] قوله فی روایة الخ کذا فی عقود الجواهر المنیفة وقال فی العرف الشذی قال الشافعیة لا یجب الصوم فی الاعتکاف وتمسکوا بحدیث المشکات بان فیه اعتکاف اللیالی ولا صوم فی اللیالی اقول لا یجب الصوم علی مختار صاحب البحر فی اعتکاف النفل ویقال من جانب الشیخ ابن همام ان فی روایة البخاری لفظ الیوم ایضا ۱۲۔

[2] قوله قال ابن معین الخ بذل المجهود ملتقط منه ۱۲۔

یعود المریض وھو معتکف فیمر[۱] کما ھو فلا یعرج یسأل عنہ رواہ ابو داؤد و ابن ماجۃ وعنھا قالت السنۃ علی المعتکف ان لا[۲] یعود مریضا ولا یشھد جنازۃ ولا یمس[۳] المرأۃ ولا یباشرھا ولا یخرج لحاجۃ الا لما لابد منہ ولا اعتکاف[۴]

[۱] قولہ فیمر کما ھو الخ والمذھب عند الحنفیۃ ان المعتکف لا یخرج لعیادۃ مریض ولا الصلوۃ جنازۃ لانہ لا ضرورۃ الی الخروج لان عیادۃ المریض لیست من الفرائض بل من الفضائل وصلوۃ الجنازۃ لیست بفرض عین بل فرض کفایۃ تسقط عنہ بقیام الباقین بھا وما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الرخصۃ فی عیادۃ المریض وصلوۃ الجنازۃ فقد قال ابو یوسف ذلک محمول عندنا علی الاعتکاف الذی یتطوع بہ من غیر ایجاب فلہ ان یخرج متی شاء ویجوز ان تحمل الرخصۃ علی ما اذا کان خرج المعتکف لوجہ مباح کحاجۃ الانسان او الجمعۃ ثم عاد مریضا او صلی علی جنازۃ من غیر ان کان خروجہ لذلک قصدا قالہ فی بذل المجھود وکذا فی البحر الرائق وعند الائمۃ الاربعۃ اذا خرج لقضاء الحاجۃ واتفق لہ عیادۃ المریض والصلوۃ علی المیت فلم ینحرف عن الطریق ولم یقف اکثر من قدر الصلوۃ لم یبطل الاعتکاف والا بطل ذکرہ الطیبی کذا فی المرقات ۱۲

[۲] قولہ ان لا یعود الخ وفی العالمگیریۃ ولا یخرج لعیادۃ المریض کذا فی البحر الرائق ولو خرج لجنازۃ یفسد اعتکافہ وکذا لصلوتھا ھذا کلہ فی الاعتکاف الواجب اما فی النفل فلا بأس بان یخرج بعذر وغیرہ فی ظاھر الروایۃ فی التحفۃ لا بأس فیہ بان یعود المریض ویشھد الجنازۃ کذا فی شرح النقایۃ للشیخ ابی المکارم ۱۲۔

[۳] قولہ ولا یمس الخ ویبطل بوطئ فی فرج انزل ام لا ویبطل بانزال بقبلۃ او لمس او تفخیذ ولو لم ینزل لم یبطل وان حرم الکل لعدم الحرج الدر المختار مختصرا ۱۲۔

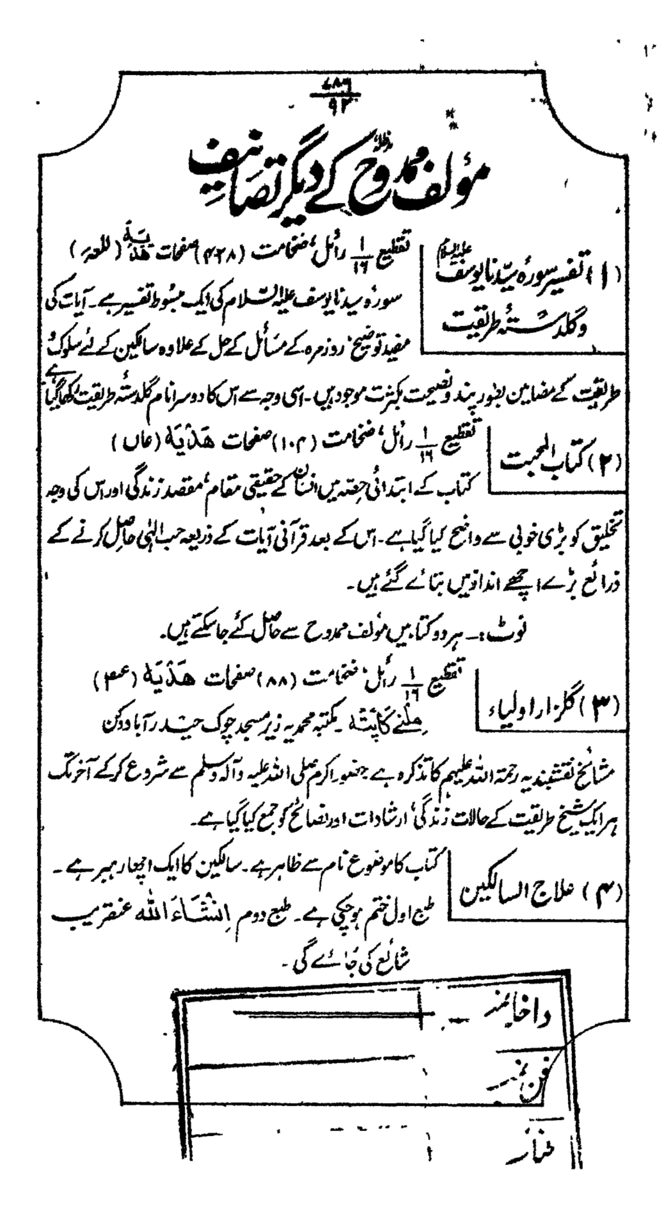
[۴] قولہ ولا اعتکاف الا بصوم وقال فی الھدایۃ ثم الصوم شرط لصحۃ الواجب منہ روایۃ واحدۃ ولصحۃ التطوع فیما روی الحسن عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی لظاھر ما روینا وعلی

الا بصوم ولا اعتكاف الا فی مسجد جامع رواه ابوداؤد وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا اعتکف طرح لہ فراشہ او یوضع لہ سریرہ وراء استوانۃ التوبۃ رواہ ابن ماجۃ وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المعتکف ہو یعتکف الذنوب ویجری لہ من الحسنات کعامل الحسنات کلہا رواہ ابن ماجۃ ٭

ھذہ الروایۃ لایکون اقل من یوم وفی روایۃ الاصل وھو قول محمد رحمہ اللہ تعالی اقلہ ساعۃ فیکون من غیر صوم لان مبنی النفل علی المساھلۃ الاتری انہ یقعد فی صلوۃ النفل مع القدرۃ علی القیام انتہی وقال الشامی فی ردالمحتار قلت ومقتضی ذلک ان الصوم شرط ایضا فی الاعتکاف المسنون لانہ مقدر بالعشر الاخیر حتی لو اعتکفہ بلا صوم لمرض اوسفر ینبغی ان لا یصح عنہ بل یکون نفلا فلا تحصل بہ اقامۃ سنۃ الکفایۃ ویؤیدہ قول الکنز سن لبث فی مسجد بصوم ونیۃ فانہ لایمکن حملہ علی المنذور لتصریحہ بالسنیۃ ولا علی التطوع لقولہ بعدہ واقلہ نفلا ساعۃ فتعین حملہ علی المسنون سنۃ مؤکدۃ فیدل علی اشتراط الصوم فیہ ۱۲۔

قولہ ولا اعتکاف الا فی مسجد جامع قال الشمنی شرط الاعتکاف مسجد الجماعۃ وھو الذی لہ مؤذن وامام ویصلی فیہ الصلوات الخمس او بعضہا بجماعۃ وعن ابی حنیفۃ لایصح الاعتکاف الا فی مسجد جامع یصلی فیہ الصلوات الخمس بجماعۃ وھو قول احمد قال ابن الہمام وصححہ بعض المتأخرین اھ وقال قاضیخان وفی روایۃ لایصح الاعتکاف عندہ الا فی الجامع اھ وھو ظاھر الحدیث وعن ابی یوسف ومحمد یصح الاعتکاف فی کل مسجد وھو قول مالک والشافعی ھذا ما قالہ علی القاری وقال فی ردالمحتار ھذا اکثرہ لبیان الصحۃ قال فی النہر والفتح واما افضل الاعتکاف ففی المسجد الحرام ثم فی مسجدہ صلی اللہ علیہ وسلم





مؤلف ممدوح مدظلہ کے دیگر تصانیف

(۱) تفسیر سورۂ سیدنا یوسف علیہ السلام و گلدستۂ طریقت

تقطیع ۱/۱۶ رائل، ضخامت (۴۲۸) صفحات ہدیۂ (للعہ)

سورۂ سیدنا یوسف علیہ السلام کی ایک مبسوط تفسیر ہے۔ آیات کی مفید توضیح، روزمرہ کے مسائل کے حل کے علاوہ سالکین کے لئے سلوک و طریقت کے مضامین بطور پند و نصیحت بکثرت موجود ہیں۔ اسی وجہ سے اس کا دوسرا نام گلدستۂ طریقت رکھا گیا ہے۔

(۲) کتاب المحبت

تقطیع ۱/۱۶ رائل، ضخامت (۱۰۴) صفحات ہدیۂ (عا)

کتاب کے ابتدائی حصہ میں انسان کے حقیقی مقام، مقصد زندگی اور اس کی وجہ تخلیق کو بڑی خوبی سے واضح کیا گیا ہے۔ اس کے بعد قرآنی آیات کے ذریعہ حب الٰہی حاصل کرنے کے ذرائع بڑے اچھے انداز میں بتائے گئے ہیں۔

نوٹ:- ہر دو کتابیں مؤلف ممدوح سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(۳) گلزار اولیاء

تقطیع ۱/۱۶ رائل، ضخامت (۸۸) صفحات ہدیۂ (عمر)

ملنے کا پتہ: مکتبہ محمدیہ زیر مسجد چوک حیدرآباد دکن

مشائخ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم کا تذکرہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شروع کرکے آخر تک ہر ایک شیخ طریقت کے حالات زندگی، ارشادات اور نصائح کو جمع کیا گیا ہے۔

(۴) علاج السالکین

کتاب کا موضوع نام سے ظاہر ہے۔ سالکین کا ایک اچھا رہبر ہے۔ طبع اول ختم ہو چکی ہے۔ طبع دوم انشاء اللہ عنقریب شائع کی جائے گی۔

يطلب الكتاب من حضرة المؤلف بهذا العنوان :-

مولانا ابو الحسنات السيد عبد الله الحيدر ابادي الحنفي

دار البريد الجوبلي (۲) حسيني علم

حيدر اباد الدكن (الهند)

ثمن الكتاب ست ربيات

THE BOOK CAN BE HAD FROM —

MAULANA ABUL HASNATH

SYED ABDULLAH SAHIB

P. O. JUBLI (2) HUSAINI ALAM

HYDERABAD DN. (INDIA)

PRICE I. G. RS. 6. 0. 0

علامه ممدوح حضرت ابو الحسنات سید عبد اللہ شاہ صاحب کی کتاب ہذا

حسب ذیل پتہ پر طلب فرمائی جا سکتی ہے

محلہ حسینی علم - جوبلی پوسٹ آفس (۲)

حیدرآباد دکن (ہند)

قیمت چھ روپیہ